بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

شرح ذریت خطاب گنجینۂ فوائد جسمیں حل لغات و معانی مرتب ہے جو ابتدائی تعلیم اطفال کے لیے نہایت مفید طلبا و مدرسین ہے

گنجینۂ فوائد ریاض خان
شرح فارسی کا پہلا

جسکو جناب فضیلت مآب زبدۂ فصحائے زمن مولوی محمد ابو الحسن صاحب ... نے حسب ایماء مالک مطبع ... تحریر فرمایا

بمطبع نامی منشی نولکشور میں بحسن زیبائی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منت خدای را عز و جل که طاعتش موجب قربت است و بشکر اندرش مزید نعمت هر نفسی که فرو می‌رود
ممد حیات است و چون بر می‌آید مفرح ذات پس در هر نفسی دو نعمت موجود است و بر هر نعمتی
شکری واجب۔ منت میم کے زیر اور نون کی تشدید سے شکر نعمت کا اور نیکی اور احسان کا کسی کے ساتھ
ظاہر کرنا۔ عز عین کے زبر اور نقطہ دار زے کی تشدید سے فعل ماضی معروف ہے بزرگ اور تندی اور غالب کے معنی میں۔
جل جیم کے زبر اور لام کی تشدید سے فعل ماضی معروف یعنی بزرگ ہے۔ طاعت بندگی۔ موجب میم کے پیش اور
جیم کے زیر سے [illegible] واجب اور لازم کرنے والا۔ قربت قاف کے پیش سے مصدر ہے [illegible]
[illegible] شکر پیش کے ساتھ ترجمہ اسکا سپاس ہے اور [illegible] دینے والے کی تعریف
کرنی [illegible] - مزید میم کے زبر اور نقطہ دار زے کے زیر سے افزونی اور افزون یعنی
بڑھا ہوا [illegible] نفس پہلے اور دوسرے حرف کے زبر سے دم
[illegible] ممد میم اول کے پیش اور میم دوم کے زیر اور دال کی تشدید سے مدد کرنے والا
[illegible] حیات [illegible] زندگی [illegible]
[illegible] مفرح میم کے پیش اور فے کے زبر اور رائے کی تشدید اور زیر سے خوش کرنے والا

M.A.LIBRARY, A.M.U.
PE1767

قولہ پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است یعنی ہر وقت دو نعمتین موجود ہین ایک مدد حیات
اور دوسری تفریح ذات اور حقیقت رحم نے نفس کے لفظ سے اس مقام پر مجاز آن یعنی زمان قلیل کا
ارادہ کیا اور اسکو مجاز مرسل کہتے ہین اسواسطے کہ مجاز مرسل سے مراد وہ لفظ ہی کہ اپنے معنی مقررہ سے دوسرے
معنی مین استعمال کیا جاے اور معنی حقیقی اور مجازی کے درمیان علاقہ تشبیہ کے سوا دوسری چیز ہو جس طرح
... کہ والا فی ... کا رشتہ وار دنیی قدرت وار درمیان ... علاقہ حال کا محل کے ساتھ ہی اسواسطے کہ
... قدرت کا محل ہی مگر اس مقام پر نفس حال ہی اور زمانہ محل پس یہ قسم آٹھوین مجاز مرسل سے ہوئی جس سے
ارادہ محل کا نام اسکے حال ... کہیں قول ہی اللہ تعالی کا واما الذین ابیضت وجوہہم ففی رحمۃ اللہ یعنی وہ لوگ
... جنکے منہ سفید ہونگے وہ رحمت خدا مین ہونگے اور رحمت سے مراد جنت ہی کہ محل رحمت ہی
بیت از دست و زبان کہ برآید کز عہدۂ شکرش بدر آید زبان بضمہ و ارزے کے
... کی ... ترجمہ ... لام زیست ... اور بیا ... ہین کاف پہلے
... کے ساتھ ... امر کا کسی کو کہ اسکی صلاح اور غمخواری کرے اور جاننا چاہیے کہ نعمت کے
... ہاتھ پاؤن سے کوئی کام کرنا اور زبان سے تعریف کہنا شکر ہی یعنی ایسا کون شخص ہی کہ ہاتھ اور زبان کی
... حق سبحانہ تعالی کی سپاسداری کے عہدہ سے نکل سکے ہم اور قول اللہ تعالی کا اعملوا آل داود شکرا
وقلیل من عبادی الشکور یعنی عمل کرو اے اولاد داود شکر کا اور تھوڑے ہین میرے بندون سے شکر گزار
... ہین قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد ورنہ سزاوار
خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد قطعہ زیر کے ساتھ وہ شعر جسکا مطلع نہو اور بعضے مختصر شعر کو بھی
کہتے ہین تقصیر کوتاہی کرنا عذر بفتح عین کے پیش اور نقطہ وار ذال کے سکون سے بہانہ یعنی کسی کی مجال
نہین کہ حق سبحانہ تعالی کی خداوندی کے لائق شکر ادا کر سکے اس وجہ سے کہ نعمت اسکی شمار سے بڑھکر ہی پس
یہی بہتر ہی کہ بندہ فضیلت اپنی کوتاہی سے بہانہ درگاہ مین پیش کرے اور اپنے تئین عذر شمار کرے
باران رحمت بیحسابش ہمہ را رسیدہ و خوان نعمت بیدریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموس بندگان
بگناہ فاحش ندرد و وظیفہ روزی بخطاے منکر نبرد ناموس ننگ اور عصمت فاحش نفے کا
... جسکی برائی حد سے گذر جا ... جو بات کا ... اور کام ... کا برا ...
... گناہ ... شرمندہ کرنے سے وظیفہ وہ چیز ہی ... روز کی مقرر ہوتی ہی روزی

مشہور ہے و منکر میم کے پیش اور کاف کے زیر سے ناشائستہ اور خلاف شرع اور کاف کے زیر سے انکار کرنے والا۔
یعنی حق تعالی کی رحمت بے انتہا کہ مینہ کی طرح فیض رسان ہے سب کو پہونچی اور اسکی نعمت سبیل و دریغ کا دسترخوان ہر جگہ
بچھا ہوا ہے اور بندون کو بیجا گناہ کے سبب شرمندہ نہین کرتا اور نالائق خطا سے روزی مقرری موقوف نہین
فرماتا اور پوشیدہ نرہے کہ رحمت کی تشبیہ مینہ کے ساتھ وجہ شبہ فیض اور سخاوت ہے اور اس قسم کی تشبیہ کو
تشبیہ موکدہ کہتے ہین اسواسطے کہ جس تشبیہ مین حروف تشبیہ مذکور نہون اسکو تشبیہ موکدہ کہتے ہین اور جسمین
حروف مذکور ہون اسکا نام مرسل ہے اور موکدہ کی دو قسم ہین ایک یہ کہ حروف تشبیہ کو حذف کرین فقط جیسے
اس مصرع مین ع می آفتاب زرفشان جام شراب و در زمین آسمان + یہان شراب کو آفتاب زرفشان سے اور جام کو
آسمان سے تشبیہ دی اور حروف تشبیہ کہ لفظ چون اور مانند وغیرہ ہین حذف کیے اور دوسری قسم یہ کہ حروف
تشبیہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو مشبہ کی طرف اضافت دین اور اسکو اضافت تشبیہی کہتے ہین جسطرح اس بیت مین ہے
بیت عبہر چشمش گرفته سرخی لاله + لاله رویش گرفته زردی عبہر + یعنی آنکھ اسکی کہ عبہر یعنی نرگس کے مانند ہے اور چہرہ
اسکا کہ لالہ کے مانند ہے پس باران رحمت ایک قسم کی تشبیہ موکدہ ہے کہ حروف تشبیہ کو حذف کر کے مشبہ بہ یعنی باران کو
مشبہ کی طرف کہ رحمت ہے اضافت دی قطعہ ای کریمی کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفه خور داری +
دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + خزانہ نقطہ دار خے کے زیر سے خزینہ داری
اور گنجینہ اور خے کے زبر سے غلط ہے غیب ضد شہادت ہے اور شہادت زبر کے ساتھ ظاہر کے معنی ہین۔ گبر
فارسی کاف کے زبر سے آتش پرست۔ ترسا نصرانی اور آتش پرست اور بعض کا قول ہے کہ ترسا عابد نصاری ہے
جسکو عربی مین راہب کہتے ہین محروم بے نصیب۔ فراش باد صبا را گفته تا فرش زمردین بگسترد و دایہ
ابر بہاری را فرموده تا بنات نبات را در مهد زمین بپرورد و درختان را بخلعت نوروزی قبای
سبز ورق در بر گرده و اطفال شاخ را بقدوم موسم بہاری کلاه شگوفه بر سر نہاده عصاره تاکی
بقدرتش شهد فائق شده و تخم خرما بتربیتش نخل باسق گشته۔ فراش فے کے زبر اور خالی رے کی
تشدید سے بساط اور فرش بچھانے والا۔ زمرد نقطہ دار زے اور میم دونون کے پیش اور خالی رے کی
تشدید اور زیر سے ایک قیمتی پتھر ہے کہ رنگ اسکا سبز ہوتا ہے اور ایک گروہ نے زبرجد کو اسکا مترادف یعنی ہم معنی
سمجھا ہے لیکن صحیح تر یہ ہے کہ زبرجد دوسرا پتھر ہے اور زمردین مین یا اور نون نسبت کے لیے ہے جیسے زرین اور سیمین
.. لفظ گسترد اور بپرورد کو خالی رے کے سکون سے پڑھنا چاہیے اس سبب سے کہ ماضی مطلق ہے بنات

جمع بنت کی یعنی لڑکیاں - نبات جو کچھ زمین سے اُگے - مہد زیر کے ساتھ گہوارہ - نوروز نیا دن اور وہ
دو ہیں ایک نوروز عام اور دوسرا نوروز خاص نوروز عام پہلا دن فروردین مہینے کا ہے کہ اُس دن آفتاب
برج حمل سے اول نقطہ پر آوے اور آفتاب کا اُس نقطہ پر آنا ابتدا سے بہار ہے اور فروردین کا چھٹا دن
نوروز خاص ہے - قدوم قاف اور خالی دال کے پیش کے ساتھ سفر سے آنا - موسم میم کے زبر اور خالی سین کے
زیر سے وقت اور ہنگام - شگوفہ نقطہ دار شین کے زیر اور عربی کاف کے پیش اور فے کے زبر سے بغیر کھلا
پھول اور پھول میوہ دار درخت کا ہے - عصارہ خالی عین کے پیش اور خالی صاد کے زبر سے جو کچھ
نچوڑنے سے نکلے جیسے پانی اور نچوڑی ہوئی چیز کا پھوک - نای جسکا مخفف نے ہے گنے کو کہتے ہیں -
نخل نون کے زبر اور نقطہ دار خے کے سکون سے درخت کھجور کا - باسق ایک نقطہ کی بے اور خالی
سین کے زیر سے درخت بلند اور بڑھنے والا - قطعہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند +
تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری + ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار + شرط انصاف
نباشد کہ تو فرمان نبری + خورشید شین نقطہ دار کے زیر سے مشہور اور ہندوستان کے عوام زبر سے
پڑھتے ہیں اور وہ غلط ہے کف زبر اور تشدید سے پنجہ اور تخفیف ضرورت کے سبب سے اور یہ قطعہ اس بنا
پر ہے کہ آفتاب کی گرمی سے زمین کے بخارات بلند ہو کر زمہریر کے کرہ تک پہونچتے ہیں اور وہاں بندھ جاتے ہیں
ہوا اُسکو جنبش دیکر برساتی ہے کہ وہ مینہ تازگی اور نشو و نما نباتات اور حیوانات کی حیات کا سبب ہوتا ہے اور آسمان
اور آبا علوی کی تاثیرات سے کہ وہ سات ستارے آفتاب چاند مشتری زہرہ اور عطارد وغیرہ ہیں زمین اور
زمین پر کے باشندے اثر قبول کرتے ہیں اور جہان کی آبادی اُسکے سبب سے اس واسطے فرمایا ہے کہ آفتاب
اور چاند اور ہوا اور مینہ وغیرہ ہمیشہ کام پر مستعد ہیں کہ روٹی تجھے ملے اور تیری زیست کی موجب ہو اور تو برابر
ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور اپنی عمر کو غفلت میں بسر نکرے جیسے یہ مصرعہ ع خوردن برای زیستن و ذکر
کردن است + پس اے غافل نا عاقبت اندیش سب کوئی تیری خاطر سرگردان اور تیرے کام بنانے کے
لیے مقرر ہیں انصاف کی یہ شرط نہیں کہ تو پیدا کرنے والے کے حکم کو نمانے - در خبر است از سرور
کائنات و مفخر موجودات و رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و تتمہ دور زمان محمد مصطفٰے
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شفیع مطاع نبی کریم + قسیم جسیم نسیم وسیم + خبر منقول شے اور ایک نقطہ کی
بے کے زبر سے بڑے بھلے سے خبرداری اور اصول حدیث کی اصطلاح علما میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے صحابہ علیہم الرضوان کے فرمائے ہوئے کو کہتے ہین اور متقیون کے شعار سے ہین وہ جسمین جمع ہونے
اور بیع کا احتمال ہو۔ کائنات موجودات جمع کائن کی صفوت صاد بے نقطہ کے تینون حرکت زبر زیر
اور پیش اور فے کے پیش اور واو کی تشدید اور زبر سے منتخب الانعامات مین برگزیدہ ہے۔ تتمہ پہلی تے کے
زبر اور دوسری تے کے زیر اور میم کی تشدید سے جو کہ ایک چیز کی تمامی اور تکملہ ہو اور کام کا انجام۔ درود یعنی
صلوٰۃ دعا اور رحمت اور بخشش چاہنا۔ شفیع شین نقطہ دار کے زبر اور فے کے زیر سے صراح مین ہے
چاہنے والا اور بیع کے معاملہ مین حق وار شفعہ اور لوگون کے گناہ کا بخشانے والا۔ مطاع پیش کے ساتھ
مصدر اطاعت کا اسم مفعول ہے یعنی حکم جسکا بجا لایا گیا ہو۔ نبی نون کے زبر اور ایک نقطہ کی بے کے زیر
اور نیچے دو نقطہ والی یے کی تشدید سے پیغمبر اور خبر دینے والا۔ قسیم قاف کے زبر سے شفیع کے وزن پر
خوبصورت اور جوبن والا اور بخشش کسی کا کہ قسمت سے نکلا ہے۔ اور قسیم بانٹنے والے کے معنی کے لیے
عربی مین نہین آیا۔ جسیم بھاری ڈیل کا اور بڑا۔ بسیم ایک نقطہ کی بے اور خالی مین سے مسکرانے والا
اور نسیم نون کے ساتھ تحریف ہے۔ وسیم مشتق وسامت سے حسین اور شکیل ہے۔ ع چہ غم دیوار
امت را کہ دارد چون تو پشتیبان ٭ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان ٭ پشتیبان
مددگار اور پشت پناہ۔ کشتیبان ملاح قولہ چون تو پشتیبان خطاب ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف اور اسطرح کے کلام کو التفات کہتے ہین اس واسطے کہ التفات کے معنی لغت مین پھر کر دیکھنے کے ہین
اور شاعرون کی اصطلاح مین اسکو کہتے ہین کہ پہلے کلام مین ضمیر غائب ممدوح کی طرف رجوع کر کے بعد ازان
خطاب کرین اور پوشیدہ نرہے کہ دیوار امت تشبیہ ہوا نہین ہے بلکہ استعارہ بالکنایہ اور استعارہ تخییلیہ ہے اور
اسکا طریقہ یہ ہے کہ مشبہ کا ذکر ہو اور مشبہ بہ کو گرا دین پس مشبہ کا ذکر اور مشبہ بہ کا حذف استعارہ بالکنایہ ہے اور
مشبہ بہ محذوف کے بعضے لوازم کا ثابت مشبہ کے واسطے کرنا استعارہ تخییلیہ ہے اور لوازم جو مشبہ بہ کے ساتھ
مخصوص ہین تین حال سے باہر نہین یا مشبہ بہ کا قوام اسکے ساتھ ہے یا اسکی تکمیل اسپر موقوف ہے یا آنکہ قوام اور
تکمیل مین اسکو دخل نہین پس یہان پر تشبیہ امت کی گھر اور اسکے مشابہ کے ساتھ ہے اور یہ استعارہ بالکنایہ ہے
نہ کہ تشبیہ امت کی دیوار کے ساتھ اور ثابت کرنا دیوار کا جو مشبہ بہ گھر کے لوازم غیر مقومہ سے ہے مشبہ مذکور یعنی
امت کے لیے استعارہ تخییلیہ ہے جسطرح کہین حکم کی مہار فلانے کے ہاتھ مین ہے سو اس جگہ حکم کی تشبیہ اونٹ کے
ساتھ جو محذوف ہے استعارہ بالکنایہ ہے اور مہار کا جو مشبہ بہ کے لوازم غیر مقومہ سے ہے مشبہ کے لیے ثابت کرنا

استعارہ تخییلیہ ہے بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ + کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ + حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ + صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ + یعنی پیغمبر علیہ السلام اپنی کمالیت کے سبب بزرگواری کو پہونچے اور اندھیرے کو اپنے جمال سے دور کر دیا اور تمام عادتیں آپ کی خوب ہیں آپ پر اور آپکی آل و اولاد پر درود بھیجو - ہر گہہ کہ یکے از بندگان گنہگار پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاہ حق جل و علا بردارد ایزد تعالیٰ در وی نظر نکند بازش بخواند باز اعراض کند بازش بتضرع و زاری بخواند حق سبحانہ و تعالیٰ گوید - انابت ہمزہ کے زیر سے خدا تعالیٰ کی طرف پھرنا برے کاموں سے - اعراض ہمزہ کے زیر سے منہ پھیرنا - تضرع وزن تفعل پر رونا - سبحان پیش کے ساتھ مصدر بمعنی پاک کرنا اور پاکی کے ساتھ خدا تعالیٰ کو یاد کرنا اور اصل اسکی ہر جگہ سبحان ہے یَا مَلَائِکَتِیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ رَبٌّ غَیْرِیْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَہٗ یعنی اے میرے فرشتو ہر آئینہ شرمایا میں اپنے بندے سے اس حال میں کہ میرے سوا کوئی پروردگار اسکے نہیں ہے پس تحقیق بخشدیا میں نے اسکو - دعوتش را اجابت کردم و حاجتش را برآوردم کہ از بسیاری دعا و زاری بندہ ہمی شرم دارم جلیت کرم بین و لطف خداوندگار + گنہ بندہ کردہ است و او شرمسار + دعوت زبر سے معنی یاد کرنا - دعا دال کے پیش سے یاد کرنا اور رحمت کا مانگنا خداوندگار فارسی کاف سے برہان قاطع میں ہے معنی بادشاہ بزرگ - عاکفان کعبۂ جلالش بتقصیر عبادت معترفند کہ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ و واصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ عاکف گوشہ نشین - کعبہ خانۂ خدا مشہور - جلال بزرگی - واصف سراہنے والا - حلیہ بے نقطہ حے کے زیر سے صورت اور شکل اور پیش سے گہنا کہ جواہرات اور سونے وغیرہ سے بناتے ہیں - تحیر مصدر تفعل کا معنی دنگ ہونا اور ہکا بکا ہونا - معرفت میم کے زبر اور بے نقطہ عین کے سکون سے اور خالی رے کے کسرہ سے پہچاننا یعنی اسکی بزرگی کے کعبے کے گوشہ نشین کوتاہی عبادت کے سبب مقر ہیں کہ نہیں پرستش کی ہم نے تیری جو حق پرستش کا ہے اور اسکے جمال کے زیور کے تعریف کرنے والے حیرانی کے ساتھ منسوب ہیں کہ نہیں پہچانا تجھے جو حق تیرے پہچاننے کا ہے قطعہ گر کسی وصف او ز من پرسد + بیدل از بے نشان چہ گوید باز عاشقان کشتگان معشوقند + بر نیاید ز کشتگان آواز + پہلا مصرعہ اس قطعہ کا شرط ہے اور جزا اسکی محذوف یعنی اگر کوئی اسکے وصف کی کیفیت مجھ سے پوچھے اسکے جواب سے میں معذور ہوں کیونکہ اس سبب سے کہ عشق میں دل کا ہارا ہوا اور اسکے حسن عالم آرا کا حیرت زدہ ہوں اور بیدل بے نشان کا وصف

کیا کر سکتا ہے اور دوسری بیت دلیل ہے دوسرے مصرع بیت اول کی اور ہو سکتا ہے کہ جزا مشرط محذوف ہو
بلکہ مصرعہ ثانی جزا شرط واقع ہوا ہے یعنی اگر کوئی اسکا وصف مجھ سے پوچھے تو یہ بیدل بے نشان کا ذکر کیا کرے
اس صورت میں یہی بیت دوم دلیل ہوگی - یکی از صاحبدلان سر بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ
مستغرق شدہ آنگاہ کہ ازان حالت باز آمد یکی از اصحاب بطریق انبساط گفت ازین بوستان
کہ تو بودی ما را چہ تحفہ کرامت آوردی گفت بخاطر داشتم کہ چون بدرخت گل رسم دامنے پر کنم
ہدیۂ اصحاب را چون برسیدم بوی گلم چنان مست کرد کہ دامنم از دست برفت قولہ ما را چہ تحفہ
کرامت آوردی یعنی ہمارے واسطے کیا تحفہ نوازش اور بزرگی کا تو لایا قولہ ہدیۂ اصحاب را یعنی صحابوں کے
ہدیہ کے لیے - صاحبدل وہ ہے کہ دل کی حقیقت کو پہونچا ہوا اور مراد اس سے ولی اللہ ہے جیب جیم کے
زبر اور یاے تحتانی کے سکون سے پیراہن کا گریبان - مراقبہ میم کے پیش اور قاف کے زبر سے ایک دوسرے کو
نگہبان کرنا اور اصطلاح میں دل کا حضور خدا تعالی کے ساتھ اور غائب ہونا ماسوے اللہ سے - مکاشفہ
وزن مراقبہ پر ظاہر کرنا اور اصطلاح صوفیہ میں اسے کہتے ہیں کہ کھلجاے ناسوت ملکوت جبروت اور لاہوت
یعنی نفس اور دل اور روح اور سر سے واقف حال ہو اور جو واقعہ اور حادثہ کہ دنیا میں ہو اسکو جانے مستغرق
مشغول ہوا - باب استفعال سے معنی فرو گرفتہ شدہ اور گھیرا ہوا - انبساط زیر سے فراخدلی کرنی - تحفہ پیش کے
ساتھ پیشکش - کرامت مہربانی اور بزرگواری - ہدیہ ہے کے زبر اور بے نقطہ دال کے زیر اور یاے
تحتانی کی تشدید سے تحفہ اور فارسی میں دال کے سکون اور یے کی تخفیف سے آتا ہے قطعہ ای مرغ سحر
عشق ز پروانہ بیاموز + کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد + این مدعیان در طلبش
بیخبرانند + کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد + مرغ سحر بلبل ہے اور قمری اور مرغ کو بھی کہتے ہیں سوختہ
شدہ یعنی جو چیز کہ اس میں آگ لگے اور اسکو جلا دیا ہو اور وہ شخص بھی جسکا جگر حرارت سے خراب ہو گیا ہو -
مدعی دعوی کرنے والا - یعنی اسے بلبل عشق کا انداز پروانہ بیدل سے حاصل کر کہ اس عشق کے جلنے
معشوق کی طلب میں جان دیدی اور دم نہ مارا اور یہ مدعی یعنی سالک بن ہیے کی آنکھوں کے جو اسکی
طلب کے دعویدار ہیں بیخبر محض ہیں یعنی معرفت الہی سے انکے دل کی آنکھیں مچی ہوئی اور بند ہیں اور جسکو خبر ہوئی
یعنی عرفان الہی سے اسکو حصہ ملا اسکی کچھ خبر نہ لگی یعنی فنا فی اللہ ہو گیا اور ما سوی اللہ کے طرف نہیں جھکا
قطعہ ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم + وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم +

مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر + ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم ۔ خیال زبر کے
ساتھ دھیان اور خیال جو خواب میں نظر آوے یا جاگنے کی حالت میں بندھ جاوے اور وہ صورت کہ شیشے
میں دکھائی دیا ہے اور خیال عالم مثال کو بھی کہتے ہیں اور وہ برزخ ہے عالم اجسام اور عالم ارواح کے درمیان
اور برزخ دو چیز کے درمیان کا نام ہے اور زمان موت کا زمان قیامت تک ۔ قیاس زیر کے ساتھ اندازہ کرنا
دو چیز کے درمیان اور برابر کرنا کسی کے ساتھ قیاس ہیں ۔ گمان مقابل یقین ہے کہ عربی میں اسے ظن کہتے ہیں
وہم زبر کے ساتھ دل کا جانا ایک چیز کی طرف حالانکہ اسکا قصد نہو ۔ مجلس لام کے زیر سے نشست گاہ اور
بیٹھک اور لام کے زبر سے بیٹھنا قولہ مجلس تمام گشت الخ یعنی مجلس مہمانداری اور دعوت کی کہ میزبان جہان
نے ہمارے واسطے تیار کی تھی ختم ہوگئی اور عمر بھی آخر ہوئی ۔ ذکر محامد پادشاہ اسلام اتابک ابوبکر سعد
بن زنگی ۔ ذکر جمیل سعدی کہ در افواہ عوام افتادہ است و صیت سخنش کہ در بسیط زمین رفتہ
و قصب الجیب حدیثش کہ ہمچو شکر میخورند و رقعہ منشآتش کہ چون کاغذ زر می برند ۔ محامد اول میم
زبر اور حے بے نقطہ اور دوسری میم کے زیر سے جمع محمدت کی معنی بہت تعریف اور ستایش ۔ جمیل خوب اور خوبصورت
افواہ جمع فوہ کی زبر کے ساتھ یعنی منھ ۔ عوام عین کے زبر سے جمع عامہ کی معنی سب آدمی ۔ صیت خالی
صاد کے زیر سے یاے تحتانی کے ساتھ آواز ۔ بسیط کشادہ جگہ ۔ قصب الجیب قاف اور خالی صاد اور جیم کے
زبر سے ایک قسم کی کھجور اور بعض کے قول سے ایک قسم کی شکر یا شیرینی ۔ حدیث زبر سے بات ۔ رقعہ خالی
رے کے پیش سے ٹکڑا اور عرف میں اکثر کاغذ کا ٹکڑا ۔ منشآت میم کے پیش اور نون کے سکون سے پیدا
کیا ہوا اور نثر اس سے مراد ہے ۔ کاغذ زر روپیہ وغیرہ نقد کی پڑیا اور ہنڈوی اور سونے کے ورق کو بھی کہتے ہیں
بر کمال فضل و بلاغتش حمل نتوان کرد بلکہ خداوند جہان قطب دائرہ زمان قائم مقام سلیمان
ناصر اہل ایمان شاہنشاہ معظم اتابک اعظم مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی ضمیر او کی سعدی کی طرف
پھرتی ہے بلاغت کلام کے لانے میں کمال کے مرتبے کو پہنچنا اور حال کے اقتضا کے موافق اسکو لانا ۔
جہان پہلے حرف کے زبر سے عالم ظاہر اور زیر کے ساتھ بھی آیا ہے ۔ قطب پیش کے ساتھ کیلی چکی کی
اور عرف اور روزمرہ میں ایک چیز کے مدار کو کہتے ہیں ۔ مقام زبر سے کھڑے ہونے کی جگہ ۔ ناصر مددگار
ایمان گرویدہ ہونا اور ماننا ۔ اتابک فارسی کا لفظ ہے نگہبان اور ادب دینے والا اور شیراز کے بادشاہوں
کو اتابک اس سبب سے کہتے ہیں کہ سلطان سنجر نے ایک رات نشہ کی حالت میں سعد زنگی کو جو سلطان سنجر کا

آتالیق تھا اور تین شخص اور کو بادشاہی دی اور سلطان سنجر کی وفات کے بعد انہون نے خطاب اتابک
اپنے اوپر قائم اور بحال رکھا اور اتابک ترکی لفظ ہے اسلیے کہ اتا باپ کو کہتے ہین اور بک امیر جو باپ کے بجائے
ہو اور شعر کے قافیہ مین عربی کا منہ سے استعمال کیا ہے ظل اللہ فی ارضہ رب ارض عنہ و ارضہ یعنی
وہ اکلا سایہ ہے خدا کی زمین مین اسے میرے پروردگار اس سے خوش رہ اور اسکو خوش رکھ بعین عنایت
نظر کردہ و تحسین بلیغ فرمودہ و ارادت صادق نمودہ لاجرم کافۂ انام از خواص و عوام بمحبت او
گرائیدہ اند کہ الناس علی دین ملوکہم یعنی لوگ اپنی خلقت بادشاہون کے طور اور طریق پر ہین - بلیغ حد سے
زیادہ - صادق سچا - لاجرم جیم اور رائے کے زبر سے ناچار - کافہ فے کی تشدید سے معنی تمام
سب اور فاء دونون بلا تشدید بھی مستعمل ہے رباعی زانگہ کہ ترا بر من مسکین نظر است + آثارم از
آفتاب مشہور تر است + گر خود ہمہ عیبہا بدین بندہ در است + ہر عیب کہ سلطان بپسندد
ہنر است + آثار بالمد جمع اثر کی معنی نشان - عیب ضد ہنر کی قطعہ گلی خوشبوی در حمام روزی +
۱ رسید از دست محبوبی بدستم + بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری + کہ از بوی دلاویز تو مستم + بگفتا من گلے
ناچیز بودم + ولیکن مدتی با گل نشستم + جمال ہمنشین در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ
ہستم + عبیر ایک قسم کی خوشبو - مشک حرف اول کے کسرہ اور دوسرے کے سکون سے مشہور اور
کہتے ہین کہ ملک خطا کے ہرن کی ناف ہے اور اہل عرب مسک خالی سین سے بولتے ہین دلاویز وہ شے کہ جسکے
ساتھ دل کو تعلق ہو اللّٰہمّ متّع المسلمین بطول حیاتہ وضاعف ثواب جمیل حسناتہ وارفع درجۃ اودّائہ
وولاتہ ودمّر علی اعدائہ وشناتہ بما تُلی فی القرآن من آیاتہ اللّٰہمّ آمن بلدہ واحفظ ولدہ شعر
لقد سعد الدنیا بہ دام سعدہ + وایّدہ المولی بالویۃ النصر + کذلک ینشأ لینۃ ہو عرقہا
وحسن نبات الارض من کرم البذر + یعنی خداوندا بھلا ہووے مسلمانون کو اسکی بڑی عمر سے اور اسکی نیکی کا
عوض اضعاف کر اسکے دوست اور حکام کا مرتبہ بلند کر اور اسکے دشمن اور بدخواہون کو بلائی مین ڈال
بحرمت آیات قرآنی جو تلاوت کی جاتی ہین اور خدایا اسکے شہر اور ملک کو امن امان مین رکھ اور اسکے
فرزند کی حفاظت کر ہر آئنہ دنیا اوسی سے سعادت ملے ہمیشہ کو رہے اسکی سرسبزی اور نیکبختی اور خدا تعالی کے
اسکو فتح کے نشانون سے قوت دے اور اسی طرح وہ درخت بالیدہ ہو کہ بادشاہ اسکی بیخ ہے اور زمین سے
جو پیدا ہوا اسکی خوبی تخم کی عمدگی سے ہے - ایزد تعالی و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہیبت حاکمان

عادل وبہمت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگاہ دارد - ایزد ہمزہ اور نقطہ دار
زے کے زیر سے نام اللہ تعالیٰ کا - تقدس ماضی معروف باب تفعل کا یعنی پاک ہو - خطہ نقطہ دار
خے کے زیر سے بے نقطہ طے کے تشدید سے علاقہ ٹکڑا زمین کا شیراز شہر مشہور ایران کا اسمین ہیبت
زبر کے ساتھ ڈرنا - ہمت پہلے حرف کے زیر اور دوسرے حرف کی تشدید اور زبر سے قصد اور آہنگ - عامل
میم کے زیر سے کام کرنے والا - امان زبر سے پناہ - سلامت زبر کے ساتھ چھٹکارا - قولہ بہ ہیبت حاکمان
عادل وبہمت عالمان عامل الخ یعنی حاکمان منصف کے خوف کی برکت سے جو خدا سے کرتے ہین اور اس قصد و
آہنگ کی برکت سے کہ عالمان عامل کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ خطہ پاک شیراز کو ستمگاری کی بلا دمین رکھے - قطعہ
اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست + تا بر سرش بود چو توئی سایۂ خدا + امروز کس نشان
ندہد در بسیط خاک + مانند آستان درت مامن رضا + بر تست پاس خاطر بیچارگان وشکر
بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا + یا رب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس + چندانکہ خاک را بود و
باد را بقا + آسیب مد کے ساتھ اور یائے مجہول سے صدمہ - نشان پہلے حرف کے زیر سے علامت اور
صدمہ اور نصیب کو بھی کہتے ہین - دہر زبر سے روزگار اور زمانہ - بسیط چوڑی جگہ اور پھیلائی ہوئی - مامن
پناہ کی جگہ - رضا خالی رے کے زیر سے خوشنودی - پاس نگاہ رکھنا - جزا نیکی اور بدی کا بدلا - مگر فارسی مین
فرق کیا ہے کہ نیکی مین جزا بولتے ہین اور بدی مین سزا - بقا زبر کے ساتھ رہنا اور فنا نہونا - قولہ بر تست پاس خاطر
بیچارگان وشکر الخ یعنی تیرے اوپر بیچارون کی خاطر کی نگہداشت لازم ہے اور ہمارے اوپر شکر اسکا ضرور ہے -
در سبب تالیف - یک شب تامل ایام گذشتہ میکردم و بر عمر تلف شدہ تاسف میخوردم
و سنگ سراچۂ دل را بالماس آب دیدہ می سفتم و این بیت مناسب حال خود میگفتم - سبب
اول دوم کے زبر سے جو چیز کہ اسکے ساتھ دوسرے سے ملے اور ایک چیز کے حصول کا وسیلہ ہو - تالیف
جمع کرنا اور علما کے کلام مین تصنیف کے مقابل آتا ہے اور تصنیف وہ شے ہے کہ اپنی طرف سے کہی جاسکے جیسے
اشعار وغیرہ اور تالیف دوسرون کے سخن کو جمع کرنا - تامل سوچنا - ایام زیر اور یائے تحتانی کی تشدید سے
جمع یوم کی اور معنی بہت دن - تلف دو زبر سے نیست ہونا - تاسف افسوس اور غم کھانا - سراچہ سنگ خانہ
یا سنگلاخ یا سنچہ [illegible] سعدی نے بھی یہی لکھا ہے - مثنوی ہر دم از عمر میرود نفسے + چون نگہ میکنم نماندہ
بسے + عمر حیثیت سے زندگی اور جینا - نفس دو زبر سے مجازاً لمحہ اور تھوڑا وقت یعنی ہر لمحہ [illegible]

تھوڑا تھوڑا گذرا جاتا ہے جب ہم خوب دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت گذر گیا اور تھوڑا وقت باقی ہے۔
بیت ایک پنجاہ رفت در بخوابی + مگر این پنج روز دریابی ؛ پنجاہ۔ ترجمہ پچاسون کا اشارہ بہت لوگون
کی طرف ہے اور پنج روز کنایہ تھوڑے دنون سے اور بہار ان قاطع مین آیا ہے کہ ہفتہ وہست پانچ دن کی اسلیے ہے کہ
آدمی دنیا مین ایام ہفتہ سے ایک دن آتا ہے اور ایک دن مین دنیا سے جاتا ہے اور پانچ دن ہفتہ سے باقی رہ گئے
جو زندگی کے دن ہین۔ مگر پہلے اور دوسرے حرف کے زبر سے ترجمہ الا کا جو استثنا کے واسطے آتا ہے اور
شک اور گمان کے مقام پر استعمال کرتے ہین نہ یقین اور تحقیق کی جگہ اور کبھی تمنا کے موقع پر آتا ہے پس اس
بیت مین مگر تمنا کے لیے ہوگا۔ اور دریابی مضارع مخاطب ہے مشتق دریافتن سے معنی حاصل تو کرے یعنی
اے شخص تیری عمر گرانمایہ پچاس سال سے پچاس سال گذر گئے اور ضائع ہوئے ویسے ہی خواب غفلت مین تو
پڑا ہے کاش کہ یہ پانچ دن تھوڑے دن جو تیری عمر سے باقی ہین تو حاصل کرے اور ضائع نہ کرے غرض یہ کہ
خالق کی طاعت اور بندگی مین تو مشغول رہے اور باقی احتمالات بے دلیل ہین۔ خجل آنکس کہ رفت و کار
نساخت + کوس رحلت زدند و بار نساخت + خجل نقطہ دار خے کے زبر اور جیم کے زیر سے شرمندہ
اور شرمیلا مرد اور دونون زبر سے سرگشتگی اور حیرتی شرم سے۔ کار نساخت یعنی پورا کام کرنے مین مشغول ہوا
کار بہار ان قاطع مین کھیتی کیاری اور پیشہ کے معنی مین آیا ہے رحلت زیر کے ساتھ کوچ کرنا۔ بار بستہ
گٹھری اسباب اور جو کچھ پیٹھ پر اٹھا سکین اور یہان عمل نیک سے مراد ہے اور چونکہ اس قول کے موافق
کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے کہ جزا اور سزا برے بھلے اعمال کی مرنے کے بعد ہر ایک کو پہونچتی ہے اسپر نظر کر کے
دنیا کا پیشہ ادھورا کام اپنا چھوڑا اور اس جہان سے چل بسا اسکو شرم کے سوا اور کچھ حاصل نہوگا۔ اور
وہ شخص جسکے کوچ کا وقت آ پہونچا اور اسنے گٹھری اپنی نہ باندھی بجز ندامت اور پشیمانی کے اسکا انجام کار
نہوگا بیت خواب نوشین بامداد رحیل + باز دارد پیادہ را ز سبیل + نوشین شیرین
رحیل کوچ۔ باز کے معنی رہجانا اور جدا کے معنی مین بھی آیا ہے اور اس بیت مین نفس کی تنبیہ ہے یعنی اے
نفس صبح کل جو صبح تیرے کوچ کی ہے غفلت مین نہ رہ اور ہر دم خدا کے ساتھ رہ نہین تو نجات کی راہ سے
تو رہ جائیگا اور منزل مقصود کو نہ پہونچیگا اسواسطے کہ میٹھی نیند کا کوچ کی صبح کے وقت خیال کرنا مسافر کو
راستہ چلنے سے باز رکھتا ہے بیت ہر کہ آمد عمارت نو ساخت + رفت و منزل بدیگری پرداخت
عمارت زیر سے آبادی اور آباد کرنا اور عرف مین حویلی اور مکان کو کہتے ہین قولہ منزل بدیگرے

پرداخت یعنی اُس مکان کو دوسرے شخص کے لیے خالی کیا + بیت + وان دگر پخت ہمچنان ہوسے +
وین عمارت بسر نبرد کسے + بسر بردن کنایہ ہے تمام کرنے سے اور دن کاٹنے اور موافقت کرنے سے
بیت + نیک و بد چون ہمی بباید مرد + خنک آنکس کہ گوئے نیکی برد + خنک پہلے اور دوسرے
حرف کے پیش اور عربی کاف کے سکون سے سرد اور اچھا اور خوشا اور خوش کے معنی میں بھی آیا ہے اور یہان
خوشا کے معنی میں چسپان ہے - گوی بردن کنایہ ہے زیادتی کرنے اور فائق ہونے سے یعنی ہر گاہ نیک و بد کو
اس جہان فانی سے جانا ضرور ہے اور اس عالم کی پائداری کسی کے لیے ممکن نہیں خوش وہ شخص ہے کہ اس جہان
بے ثبات کے وسیلہ فائدہ اس مقام مستعار سے حاصل کرے اور نیکی اور نیکنامی میں فائق ہو - بیت
برگ عیشے بگور خویش فرست + کس نیارد زپس تو پیش فرست + برگ سامان - عیش خالی
میں سے کہ زیست زندگانی - یعنی زندگی کے ایام میں طاعت اور عبادت کے ساتھ مشغول رہو کہ یہی سامان
عیش کا تیرے لیے قبر میں ہوگا اور تیرے مرنے کے بعد کسی کی مجال نہیں کہ تیرے پاس بھیجے - بیت + عمر
برف است و آفتاب تموز + اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز + تموز پہلے حرف کے زبر اور دوسرے کے
پیش سے گرمی سخت اور گرمی کے پہلے مہینے کا نام اور آفتاب کا برج سرطان میں ہونا اور دسوان مہینا
رومیون کے سال سے ہے - خواجہ گھر کے رئیس سردار کو کہتے ہیں اور بزرگ کے معنی میں بھی آیا ہے اور یہان
خواجہ سے مراد آدمی ہے - غرہ غین منقوطہ کے زبر اور خالی رے کی تشدید سے مغرور یعنی عمر برف کی
طرح ہمیشہ زوال کے اندر ہے اور آفتاب تموز یعنی زمانے کے حادثے اُسکی مسماری کے درپے ہیں - اور
باوجودیکہ تھوڑی عمر باقی رہ گئی میان بھولے ہوئے ہیں کہ ابھی بہت ہے پس لفظ خواجہ کا اس مقام پر بطور
استہزا تکلم ہے اور استعارہ حوادث کا آفتاب تموز کے ساتھ استعارہ بالتصریح کی قسم سے ہے اسلیئے کہ استعارہ
اگر مشبہ کو ترک کریں اور مشبہ بہ کا ذکر ہو اور دونوں میں تشبیہ کا علاقہ ہو نہ کہ سببیت یا لزوم وغیرہ کی وجہ سے
اُسکا نام استعارہ بالتصریح ہے پس یہان حوادث کو جو مشبہ ہے متروک کیا اور مشبہ بہ یعنی آفتاب کو ذکر اور آفتاب
اور حوادث میں علاقہ تشبیہ کا اشتراک دونوں کا ضرر رسانی میں ہے واللہ اعلم بالصواب - (از مترجم)
توجیہ شارح میں تکلف ہے اور صاف معنی بیت کے یہ ہو سکتے ہیں کہ عمر جو سرعت زوال میں حکم برف اور
آفتاب تموز کا رکھتی ہے تھوڑی رہ گئی اور خواجہ اب تلک دھوکے میں ہے کہ ابھی بہت باقی ہے - بیت
ای تہیدست رفتہ در بازار + ترسمت پر نیاوری دستار + تہیدست مفلس اور خالی ہاتھ

پہ پہلے حرف کے پیش اور دوسرے حرف کے سکون سے خمدخالی کا اور یہان مراد سلامت رہنے سے ہے
قولہ تہی دست پرنیاوری دستاری ترجمہ کہ دستارت پرنیاوری اسواسطے کہ ضمیر کا ایک کلمہ سے جدا کرنا اور دوسرے
کلمے کے ساتھ ملانا فارسی عبارت مین جائز ہے جیسے شعر محمد سلیم متخلص بہ سلیم کا اس قسم سے ہے ع زحیرتہا خرد
گردید آبش + کہ با قامت نی ماند جوالبش + یعنی حیرتون سے عقل اسکی آب ہوگئی اور یہی مصنف قدس سرہ
کی بیت اسکی شاہد ہے ع نماندہ ست با دامن گوہرم + ہنوز از خجالت سرانداز برم + یعنی نماندہ است با دامنم
گوہری اسکے باوجودیکہ دامن گوہر میرے پاس تھا کچھ میرے دامن مین نرہا سب اس کتاب مین خرچ کر دیا
اور اب تک شرمندہ ہون پس بیت کے معنی اسطرح ہونگے کہ ای خالی ہاتھ نقد کامل عیار عقیدت اور خلوص
سے یعنی ای عاشق بوالہوس مجھے ڈر ہے کہ عشق کی بازار سے جا کر پگڑی اپنی سلامت تو نہ لائیگا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے
ہوجائیگی اسواسطے کہ پگڑی کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا مار پیٹ سے موجب ذلت اور خفت کا ہے یعنی رقیبان
دیو سیرت کے ہاتھ سے کہ مراد انسے نفس امارہ غول راہ معرفت ہے تو ذلیل اور رسوا ہوگا اور ہر ایک نمایش
دکھلاوٹ مین کہ سراسر نتیجہ تلبیس الشیطان ہے راہ سے بھٹک کر جنون کے ساتھ متہم ہوگا اور بعضے
فاضل اور سلف سے منقول ہے کہ تہی دست جانا کنایہ بیراہ جانے اور بے فائدہ سفر کرنے سے ہے - بر عربی
بے سکہ : بر اور خال رے کے سکون سے کنار اور آغوش یعنی گود اور بغل ہے یعنی اسے بے راہ چلے اور
بے فائدہ سفر کیے ہوئے دنیا کے بازار مین مجھے خوف ہے کہ پگڑی اپنی قیامت کے دن کنار اور آغوش مین
تو محفوظ نہ لائیگا بلکہ وہ لٹ جائیگی اور اعمال کی سزا کے صدمے اور دھکا دھکی سے ٹکڑے ہوگی اور یہ اشارہ
ہوا اور ذلیل ہونے کی طرف چشم خلائق مین ہے اور خان آرزو نے بجاے پرنیاوری کے بازناوری
لکھا ہے اور بازار کے لفظ سے مراد بازار قیامت لیا ہے اور معنی اسطرح بیان کیے ہین کہ ایک شی کا نام
کہ وہ اس کام کے ساتھ جو آیندہ کے زمانے مین ہوگا مجازاً جائز ہے - کقولہ تعالی انی ارانی اعصر خمراً مراد
خمر سے یہان شیرہ انگور ہے کہ بعد اوسکے خمر یعنی شراب ہو جائیگا پس قول مصنف قدس سرہ کا ای تہی دست
رفتہ در بازار با آنکہ مراد بازار قیامت کا اور جانا بازار مین اس وقت ثابت نہین مجازاً اس قبیل سے ہے
کہ ایک شی کا نام آیندہ کے نام سے لیا جاسکے - (از مترجم) توجیہ خان آرزو راجح ہے اسواسطے کہ اولاً نسخہ
مشہور بازناوری کو اختیار کیا ہے ثانیاً گذشتہ اشعار اسی کی تائید کرتے ہین اور مجاز مذکورہ شرح کشف
مستعمل ہے اور عبارت بازناوری دستارت سے تہی دستی مراد مجازاً اس طور پر ہے کہ جب خریدار کے پاس نقد

موجود نہ ہو تو زراعت کے عوض دکاندار دوسری شی از قسم ملبوس لے لیتا ہے اور دستار باید الاعزاز ہوتا ہے کہ خریدار سر پر باندھتا ہے (سوم) **بیت** ہر کہ مزروع خود بخورد بخوید + وقت خرمنش خوشہ باید چید + مزروع حرف اول کے زبر اور تیسرے حرف کے پیش سے بویا ہوا - خوید پہلے حرف کے زبر اور دوسرے کے زیر سے ہرے گیہوں اور جَو کو کہتے ہیں جسکی بالی ابھی خام ہو اور غلہ زار کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور خوید حرف اول کے زیر سے بھی غلہ اور جَو خام کے معنی میں ہے اور بدلے کا صرف خوید میں ظرفیت کے واسطے ہے - خرمن حرف اول کے زیر سے ڈھیری غلہ کی جسکو ابھی نہ پیٹا ہو اور نہ بھوسے سے علیحدہ کیا ہو اور استعارہ کے طریق پر ہر چیز کی ڈھیری کو کہتے ہیں - خوشہ چیدن کنایہ بھیک مانگنے سے مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے کھیت اپنا پکنے سے پہلے کھا لیا جب کھیت کاٹنے اور کھلیان اٹھانے کا وقت آوے اسکو بھیک مانگنی چاہیے - **بیت** پند سعدی بگوش جان بشنو + رہ چنین است مرد باشی و برو + ای چینش آدمی شکم است + تا بہ تدریج میرود چہ غم است + گر ببندد چنانکہ نکشاید + گر دل از عمر برکند شاید + ورکشاید چنانکہ نتوان بست + گو بشو از حیات دنیا دست + چار طبعی مخالف و سرکش + چند روزے بوند باہم خوش + گر یکے زین چہار شد غالب + جان شیرین بر آید از قالب + لاجرم مرد عارف کامل + ننہد بر حیات دنیا دل + چینش زندگی اور فاعل میرود کا چینش ہے اور فاعل ببندد و کشاید کا شکم ہے (مترجم کے نزدیک فاعل میرود کا بھی شکم ہے) تدریج ایک چیز کو درجہ بدرجہ آہستہ دوسری چیز کی طرف لیجانا - چار طبعی مخالف اربع عناصر کہ ایک دوسرے کے ضد ہیں - (مترجم کے نزدیک چار طبع کمر توصیفی کے ساتھ مناسب ہے) اور یائے تحتانی بیچ کا ہے اور چند روزے میں یائے تحتانی تحقیر کے لیے ہے - سرکش گردنکش مغرور اور بیگانہ - لاجرم ناچار اور نالی رے کے زبر سے ناچار آور پوشیدہ نرہے کہ معدہ میں چار قوتیں ہیں جاذبہ - ماسکہ - ہاضمہ - دافعہ جاذبہ غذا کو چاہتی ہے اور ماسکہ غذا کو ٹھہراتی ہے اور جگر اس سے قوت حاصل کرتا ہے اور ہاضمہ غذا کو توڑتی اور چور چور کرتی ہے اور جگر کی آگ سے پکاتی ہے اور پیٹ میں ڈالتی ہے اور دافعہ پیشاب اور غائط کو دور کرتی ہے اور اعضا سے ردیہ کو اسکے بگاڑنے سے بچاتی ہے اسواسطے مصنف قدس سرہ نے کہا کہ آدمی کی زندگی کی جمع پونجی پیٹ ہے اگر آہستگی اور اعتدال کے ساتھ زندگی بسر ہو کچھ ڈر نہیں (از مترجم اگر آہستگی اور اعتدال کے ساتھ پیٹ جاری رہے تو کچھ ڈر نہیں) اور جو پیٹ قوت ماسکہ کے سبب غذا کو ضبط کرے

اور روکنے اسقدر کہ قوۃ دافعہ اسکی دور کرنے اور کھولنے سے تھک جاوے تو زندگی کی امید نہیں اور
اگر قوۃ دافعہ سست اسقدر ہووے کہ قوۃ ماسکہ اسکے روکنے سے عاجز ہو اس صورت مین بھی جینا دشوار
ہو اور واسطے انکے اربع عناصر ایک دوسرے کے مخالف ہین چند روز آپس مین موافق رہتے ہین کہ اسکے
سبب زندگی ہے اور اگر ایک دوسرے پر غالب آوے جان شیرین بدن سے نکلجاوے پس دونون کو زندگی
کا اعتبار نہین کہ اسپر بھروسا کیا جاوے اسلیے جو مرد عارف اور کامل ہین دنیا کی زندگی پر دل نہاد نہین ہوتے
ہین۔ بعد از تامل ہمین مصلحت آن دیدیم کہ در نشیمن عزلت نشینیم و دامن صحبت فراخود چینیم
و دفتر از گفتہای پریشان بشوئیم و دیگر پریشان نگوئیم بیت زبان بریدہ بہ کنجی نشستہ صم بکم
بہ از کسیکہ نباشد زبانش اندر حکم۔ تامل میم کے پیش اور تشدید سے سوچنا اور غور سے دیکھنا۔
مصلحت [illegible] زبر اور خالی صاد کے سکون اور لام کے زبر سے کام کی صلاح [illegible] کی نشیمن
اول اور دوسرے کے زیر اور تیسرے حرف کے زبر سے نشستگاہ اور خلوتخانہ۔ عزلت خالی عین کے
پیش اور [illegible] کے سکون سے گوشہ نشینی اور تنہائی صحبت پیش کے ساتھ یاری (یاری) اور
باز رستہ از [illegible] و دامن فراخود چیدن تہ کھینچنے اور چھوڑ دینے سے مراد ہے زبان بریدہ [illegible]
گنگ عربی کاف کے پیش اور نون کے سکون سے گوشہ صم خالی صاد کے زبر اور میم کی تشدید سے
بہرا اور پیش سے [illegible] بکم ایک [illegible] کی بے کے پیش اور عربی کاف کے سکون سے جمع ابکم کی
معنی گونگے اور اول دوم کے زبر سے گونگا ہونا۔ حکم اول کے پیش اور دوم کے سکون سے فرمان اور
فرمان دینا۔ زبان در حکم نبودن پریشان باتون کا کہنا۔ تا یکی از دوستان کہ در کجاوہ محنت انیس
من بودی و در حجرہ صحبت جلیس برسم قدیم از در درآمد چندانکہ نشاط ملاعبت کرد و بساط مداعبت
گسترد جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبد برنگرفتم رنجیدہ در من نگاہ کرد و گفت کجاوہ وہ جگہ کہ لادنے
اور آدمی کے بیٹھنے کو اونٹ پر باندھتے ہین۔ انیس بر وزن رئیس یار اور ہم سخن حجرہ خالی حے کے
پیش اور جیم کے سکون سے کوٹھری۔ جلیس ہمنشین۔ قدیم قاف کے زبر اور خالی دال کے زبر سے
پرانا۔ نشاط نون کے زبر سے خوشی کرنی۔ ملاعبت میم کے پیش اور خالی عین کے زبر سے ایک
دوسرے کے ساتھ کھیلنا۔ مداعبت ملاعبت کے وزن پر ایک دوسرے سے رغبت کرنی۔ تعبد
[illegible] دوسرے حرف کے زبر اور [illegible] کی بے کے پیش اور تشدید سے بندگی کرنی۔ قطعہ کنونت کہ امکان

گفتار ہست + بگوای برادر بلطف وخوشی + کہ فردا چو پیک اجل در رسد + بحکم ضرورت زبان درکشی + امکان ہو سکنا اور جائز ہونا - لطف پیش کے ساتھ کام اور عمل مین نرمی پیک اول کے زبر اور دوسرے حرف کے سکون اور فارسی کاف سے پیغام اور خبر کا لانے والا - اور عربی کا لفظ ہے آیا ہوا اور پیک اجل سے مجازاً اضافت بیانی کے ساتھ اجل ہے اور احتمال ہے کہ فرشتہ روح کے قبض کرنے والا اجل کا پیغام لانے والے مراد ہوں - زبان درکشیدن خاموش ہونے سے مراد ہے - یکی از متعلقان منش بر حسب واقعہ مطلع گردانید کہ فلان عزم کردہ است و نیت جزم کہ بقیہ عمر معتکف نشیند وخاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر وراہ مجانبت پیش گفتا بعزت عظیم وصحبت قدیم کہ دم بر نیارم وقدم بر ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بر عادت قدیم وطریق مالوف کہ آزردن دوستان جہل است وکفارت یمین سہل وخلاف راہ صواب است وعکس رای اولی الالباب کہ ذوالفقار علی در نیام وزبان سعدی در کام - حسب اول کے زبر اور دوسرے حرف کے سکون سے گنا اور دونون کے زبر سے اندازہ اور ایک چیز کی شمار اور اس معنی مین خالی مین کے سکون سے بھی آیا ہے واقعہ قاف کے زیر سے حال اور کام اور حادثہ - نیت نون کے زیر اور یائے تحتانی کی تشدید اور زبر سے دل مین حاجت اور مرادلی ہوئی - جزم جیم کے زبر سے اور نقطہ دار زے کے سکون سے کاٹنا اور ارادہ کرنا اور کھجور کا کاٹنا - بقیہ بچا ہوا - معتکف میم کے پیش اور خالی عین کے سکون اور تے اور کاف والی کے زبر اور فے کے زیر سے گوشہ نشین - مجانبت میم کے پیش اور نون اور بے کے زبر سے ایک سو ہونا - بعزت مین بے قسمیہ ہے - دم بر نیارم یعنی بات نہ کہون مین - قدم بر ندارم یعنی کہین نہ جاؤن مین - طریق راہ - مالوف الفت جسکے ساتھ ہو - کفارہ کاف کے زبر اور فے کی تشدید سے جو کچھ کہ قسم ٹوٹنے سے لازم آوے اور گناہ کا ناچیز کرنا - یمین تحتانی یے کے زبر سے قسم - اولو اور اولی ہمزہ کے پیش اور واو غیر ملفوظ اور لام کے پیش سے اولو مین اور زیر سے اولی مین خداوندان جمع ذو کی اور اسکو جمع غیر لفظی کہتے ہین - الباب ہمزہ کے زیر سے عقلین جمع لب مفرد پیش اور تشدید کے ساتھ ذوالفقار تلوار حضرت علی مرتضی کی - نیام نون کے زیر سے غلاف تلوار وغیرہ کا - قطعہ زبان در دہان خردمند چیست + کلید در گنج صاحب ہنر + چو در بستہ باشد چہ داند کسی + کہ جوہر فروش است یا پیلہ ور - کلید دونون زیر ترجمہ مفتاح کا ہے یعنی کنجی اور چابی - قطعہ اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است + بوقت مصلحت

آن بہ کہ در سخن کوشی + دو چیز طیرۂ عقلست دم فرو بستن + بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی
ادب دونون حرف اول و دوم کے زبر سے دانش اور ہنر اور ہر چیز کی حد نگاہ رکھنی مصلحت میم کے
زبر اور خالی صاد کے سکون سے صلاح کار کی طیرہ خالی طا کے زبر اور یائے تحتانی کے سکون سے سبکی اور
ہلکا پن یعنی دو چیز خفیف العقل ہونے کی دلیل ہین ایک گفتنے کے موقع چپ ہونا اور دوسرے چپ رہنے کی جگہ
بول اٹھنا۔ فی الجملہ زبان از مکالمت در کشیدن قوت نداشتم و روی از محاورت او گردانیدن
مروت ندانستم کہ یار موافق بود و محب صادق۔ مکالمت میم کے پیش اور لام کے زبر سے آپس مین
باتین کرنا۔ زبان در کشیدن کنایہ چپ ہونے سے۔ محاورت میم اور خالی حے کے زبر سے واو کے
زیر کے ساتھ جواب دینا۔ مروت اول اور دوم حرف کے پیش اور واو کی تشدید اور زبر سے مردانگی اور
مردمی۔ بیت چو جنگ آوری با کسے در ستیز + کہ از وی گزیرت بود یا گریز + ستیز اول و دوم حرف کے
زیر اور یائے تحتانی مجہول کے سکون سے صیغہ امر کا ہے ستیزیدن سے یعنی لڑائی اور دشمنی کر۔ گزیر
کا بھی کاف کے پیش اور نقطہ دار زے کے زیر سے علاج اور چارہ اور ضرورت کے معنی بھی دیتا ہے اور
یہان فتح سے مراد ہے۔ گریز صیغہ امر کا ہے گریختن سے اور یہان بمعنی حاصل بالمصدر کے ہے اور جاننا چاہیئے
کہ پہلے مصرعہ مین لفظ با کسی کا جنگ آوری کے متعلق نہین ہے بلکہ متعلق ستیز کے ہے اور زائد ہے یعنی اگر لڑائی
تجکو اگر کرنا تجھے منظور ہے تو اُس شخص سے کر کہ اُس سے فتح کا چارہ ہو کہ اُس چارہ کے دینے سے تو اُسپر
غالب آسکے یا فریب سے اُسکے سامنے سے بھاگ سکے اور جو ان دونون مین سے لڑائی مین ممکن نہ ہو تو
لڑائی کرنا خطا ہے بلکہ رضا اور تسلیم اختیار کر خلاصہ یہ کہ بسبب پرانے دوست سے مین کسی طرح منھ نہ پھیر سکا
ناچار رہنا اور تسلیم اختیار کی اور گفتگو کی اور کہہ سکتے ہین کہ یہ بیت ایک تاکید ہے استفادہ کرنے والون کے
ثابت قدم ہونے کے لیے اپنے قول اور فعل پر اور ہدایتاً خطاب کیا کہ پاس دوستی بطریق اولے ضرور ہے
یہان تک کہ اگر کسی کے ساتھ لڑائی پر تو مستعد ہو تو لڑائی اور خصومت پر ثابت قدم رہ جب تک کہ فتح
نہ حاصل ہو یا اُس سے بھاگ نہ جاسکے۔ بحکم ضرورت سخن گفتیم و تفرج کنان بیرون رفتیم در فصل
ربیع کہ آثار دولت برد آرمیدہ بود و اوان دولت ورد رسیدہ بیت پیراہن سبز
بر درختان + چون جامۂ عید نیکبختان + تفرج اول و دوم کے زبر اور خالی رے کی تشدید اور
پیش سے کھلے میدان مین جانا اور تنگی اور دشواری سے باہر ہونا اور تماشا۔ فصل فے کے زبر اور خالی

صاد کے سکون سے وقت اور موسم - ربیع خالی رے کے زبر اور باے موحدہ کے زیر سے بہار -
صولت زیر کے ساتھ حملہ کرنا اور کودنا - برد باے موحدہ کے زبر اور خالی رے کے سکون سے
جاڑا - آوان وقت - دولت زمانہ کی گردش نیکی اور فتح اور اقبال کے ساتھ - ورد زبر سے گلاب
قطعہ اول اردی بہشت ماہ جلالی + بلبل گوینده بر منابر قضبان + بر گل سرخ از نم اوفتاده
لآلی + همچون عرق بر عذار شاهد غضبان + اردی بہشت حرف اول کے پیش سے آگ اور نام
مہینے کا ہے سال شمسی سے اور برج ثور میں آفتاب کا ہونا اور اول اردی بہشت روز اول دوسرے مہینے کا ہے
بہار سے کہ اول ثور ہے اور ماہ فروردین کو بھی کہتے ہیں کہ اول برج حمل ہے جلال الدین ملک شاہ کے حساب سے
باین اعتبار کہ وہ اول اسکا ہے ابتدا ازان اردی بہشت ہے منابر جمع منبر کی یعنی اونچی جگہ کہ اس پر خطیب خطبہ
پڑھے - قضبان حرف اول کے پیش اور دوسرے حرف کے سکون سے درختوں کی شاخیں اور
وہ جمع قضیب کی ہے قاف کے زبر اور نقطہ دار ضاد کے زیر سے - لآلی لام کے زبر اور ہمزہ کی مد اور دوسرے
لام کے زیر سے جمع لؤلؤ کی یعنی موتی - عرق دو زبر کے ساتھ مشہور - عذار خالی عین کے زیر سے گال
شاہد ہے کے زیر سے محبوب - غضبان نقطہ دار غین کے زبر اور منقوطہ ضاد کے سکون سے غصہ میں
بھرا ہوا - شب را به بوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و خرم و درختان
دلکش درہم گفتی خرده مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ - مبیت میم کے زبر اور
باے موحدہ کے زیر اور یاے تحتانی کے سکون سے رات کے بسیرے کی جگہ - موضع میم کے زبر اور نقطہ دار
ضاد سے ایک چیز پر گھٹنے کی جگہ - خرم نقطہ دار خے کے پیش اور خالی رے کی تشدید اور زبر سے تازہ اور
خوب - دلکش وہ چیز جو کہ دل کو کھینچتی ہو - درہم حرف اول کے زبر اور دوسرے حرف کے سکون سے
بکھرا بکھرا - خرده نقطہ دار خے کے پیش اور خالی رے کے سکون سے ریزہ اور ٹکڑا - مینا میم کے زیر اور
یاے تحتانی کے سکون سے شیشہ کو کہتے ہیں اور رنگا ہوا شیشہ کہ جیسے یاقوت اور زمرد اور دوسرے
جواہرات کا رنگ اس میں ہو اور جڑاؤ کا م مینا کہا جاتا ہے - عقد خالی عین کے زیر اور قاف کے سکون سے
موتیوں کی لڑی - ثریا ثاے مثلثہ کے پیش اور خالی رے کے زبر اور یاے تحتانی کی تشدید سے چاند کی
منزل ہے اور پروین ستارے کا نام اور وہ چھ یا سات ہیں اور ایک خوشہ کا نام ہے - تاک انگور کا درخت
قطعہ روضۃ ماء نهرها سلسال + دوحۃ سجع طیرها موزون + آن پر از لالہ ہای رنگارنگ +

وبن پر از میوہای گوناگون + باد در سایۂ درختانش + گسترانیدہ فرش بوقلمون + یعنی ایک
باغ ہو کہ پانی اُسکی نہر کا صاف اور شیرین ہو اور ایک درخت اُس باغ مین ہو کہ آواز اُسکے جانوروں کی
سنجیدہ اور تماشا - روضہ ر و ضہ زبر سے باغ - ماء پانی - نہر نون کے زبر اور ہے کے سکون سے پانی
کی ندی - سلسال خالی سین کے زبر اور لام کے سکون سے اُجلا اور مزہ دار پانی - دوحہ زبر سے
بڑا درخت - سجع خالی سین کے زبر اور جیم کے سکون سے قافیہ دار کلام کرنا اور قمری کبوتر کی آواز اور
اونٹنی کی چلاہٹ - طیر اول کے زبر اور دوسرے حرف کے سکون سے طائر کی جمع معنی جانوران اور
کبھی ایک پر بھی بولتے ہین - موزون سنجیدہ اور تُلا ہوا - بوقلمون رومی کپڑے کی ایک قسم ہو کہ ہر
رنگ دوسرا اُسمین ظاہر ہو - اور آن اور این کا اشارہ روضہ اور دوحہ کی طرف ہو بامدادان کہ خاطر
باز آمدن برای نشستن غالب آمد دیدمش دامن گل و ریحان و سنبل و ضمیران فراہم آوردہ
و عزیمت شہر کردہ گفتم گل بوستان را چنانکہ دانی بقائے نباشد و عہد گلستان را وفائی نہ
و حکما گفتہ اند ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید گفتا طریق چیست گفتم برائے نزہت ناظران و
فسحت حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف کردن کہ باد خزان را بر ورق او دست
تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بطیش خریف مبدل نکند - ریحان نازبو
جسے ہندی مین بلی اوشن کہتے ہین اور ہر ایک پھول کہ شروع موسم بہار مین پیدا ہو - اور منتخب اللغات
مین لکھا ہو کہ ریحان ایک گھانس ہو خوشبودار اور نیز ایک خوشبودار گھانس کو کہتے ہین - سنبل خالی
سین اور باے موحدہ کے پیش سے ایک خوشبودار گھانس ہو جسکو سنبل الطیب کہتے ہین کہ خط و
زلف محبوبوں سے مشابہ ہوتا ہو - ضمیران منقوطہ ضاد کے زبر سے نازبو جسے سپرغم بھی کہتے ہین -
عزیمت خالی عین کے زبر اور منقوطہ زے کی زیر سے قصد کرنا اور کسی چیز کو دل مین ٹھان لینا - نپاید
نون اور فارسی پے سے معنی نہ ٹھہرے - نشاید لائق نہو - نزہت نون کے پیش اور نقطہ دار زے
کے سکون سے اور ہے کے زبر سے پاکی اور پاکیزگی اور ستھراپن - فسحت فے کے پیش اور سین خالی کے
سکون سے پھیلاوٹ - تطاول حرف اول کے زبر اور پیش واو کے ساتھ دست درازی اور زیادتی
کرنی - عیش خوشی - طیش خالی طاے کے زبر سے حملہ کرنا اور گزرنا سخت - خریف خزان • قطعہ •
بچہ کار آیدت ز گل طبقی + از گلستان من ببر ورقے + گل ہمین پنج روز و شش باشد +

وین گلستان ہمیشہ خوش باشد۔ طبق بدو زبر سے ہر چیز کا پردہ اور وہ چیز کہ اسپر کہانا ڈھکا دین
اور صحناک را او رسینی بھی کہتے ہین تھال اور تھالی اور بلاباتی بولتے ہین) حالیا کہ من این سخن بگفتم دامن
گل بریخت و در دامنم آویخت کہ الکریم اذا وعدہ وفی یعنی بزرگ اور دیانتدار نے جب وعدہ کیا تو اسے
پورا کیا۔ کریم کاف عربی کے زبر اور خالی رے کے زیر سے بخشنے والا اور بزرگ۔ وعدہ واو اور خالی عین کے
زبر سے فعل ماضی معروف۔ وفی فعل ماضی معروف جسکا خبر شرط کی یعنی انجام کو پہنچایا قول وقرار کو۔ دامن
آبروریزی اور در دامن آویختن متفرق ہونا اور ہٹ کرنا یعنی پھولون کو ڈالدیا اور اسکی آبرو گرائی اور ہٹ
ہٹ کی۔ فصلی ہمدران روز اتفاق در بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسی
کہ متکلمان را بکار آید و مترسلان را بلاغت افزاید فی الجملہ از گل بوستان بقیتے موجود بود کہ کتاب
گلستان تمام شد و تمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہ جہان پناہ سایہ کردگار پرتو
لطف پروردگار ذخیرہ زمان کہف امان۔ فصل چند کچھ کہ کتابون مین لکھتے ہین اور وہ چند مطالب ہین
کہ علیحدہ والے جاتے ہین۔ اتفاق باہم ایک چیز میں موافقت کرنا۔ بیاض بائے موحدہ کے زبر اور
یائے تحتانی سے سفیدی یعنی چند فصلین کاغذ کی بیاض میں مین نے لکھین۔ حسن پیش سے خوبی معاشرت
میم کے پیش سے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرنی۔ آداب مد کے ساتھ جمع ادب کی اور ادب وزبر
طور پسندیدہ اور ہر ایک چیز کی حد کو نگاہ رکھنا۔ محاورت میم کے اور خالی حے کے زبر سے جواب دینا۔ لباس
زیر سے پوشاک۔ متکلم میم کے پیش اور لام کی تشدید اور زیر سے بات کہنے والا۔ مترسل بوزن متکلم کے خط لکھنے والا
فی الجملہ یعنی سب میں اور فی الجملہ قدما کے محاورے میں الغرض اور حاصل کلام کے بجائے واقع ہوتا ہے۔ ذخیرہ
منقوطہ ذال کے پیش اور منقوطہ خے کے سکون سے ایک چیز کو نگاہ رکھنا اور بچا رکھ لینا۔ کہف زبر سے
پناہ۔ لطف پیش کے ساتھ مہربانی اور حمایت اور نگہبانی اور حفاظت کرنی۔ امان مد کے ساتھ امنی اور
زنہار۔ المؤید من السماء المنصور علی الاعداء عضد الدولۃ القاہرہ سراج الملۃ الباہرہ جمال الانام
مفخر الاسلام سعد بن اتابک الاعظم شہنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم سلطان
البر والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی ادام اللہ تعالے اقبالہما وجعل الیٰ
کل خیر مآلہما۔ یعنی تائید آسمان سے پایا ہوا اور دشمنوں پر فتح دیا ہوا دولت غالب کا بازو طریق روشن کے
چراغ خلق کے خوبی اور رونق اسلام کے لیے باعث نازش افتخار اتابک بزرگ بادشاہوں کا بادشاہ بزرگ

گروہوں کا خداوند اور شاہان عرب اور عجم کا مالک سلطان خشکی اور تری کا وارث ملک سلیمان کا مظفر الدین
ابوبکر بن سعد زنگی کا اللہ تعالیٰ ہمیشہ رکھے ان دونوں کی دولت کو اور نیکی کی رجوع آن دونوں کی طرف
رکھے۔ مؤید میم کے پیش اور یائے تحتانی کے تشدید اور زبر سے اسم مفعول تائید کا یعنی مدد پایا ہوا۔
اعدا بعد حرف اول کے زبر اور دال کے زبر سے۔ کے سکون سے جمع عدو کی بمعنی دشمنان اور عدو فتح عین اور دال کے پیش اور
واو کی تشدید سے ہے۔ عضد فتح عین کے زبر اور ضاد کے پیش سے بازو اور ضاد کے سکون سے مدد
دینا اور دونوں کے زبر سے باہم مدد کرنا۔ قاہرہ اسم فاعل قہر کے زبر سے غالب ہونے والا۔ باہر قاہر کے
وزن پر بمعنی روشن۔ انام زبر سے تمام خلقت جن و انس سے اور ہمزہ کے ساتھ بھی آیا ہے۔ مفخر میم اور نقطہ
خے کے زبر سے بزرگی اور نازش۔ اسلام ہمزہ کے زبر سے صلح میں آنا اور اسلام لانا۔ مالک لام کے
زبر سے خداوند۔ رقاب خالی رے کے زبر سے گردنیں جمع رقبہ کی جو دو زبر سے ہے۔ الامم ہمزہ کے پیش
اور میم کے زبر سے امت کی جمع بمعنی گروہ۔ مولی میم کے زبر سے خداوند۔ بر بائے موحدہ کے زبر اور خالی رے
کی تشدید سے نیکی۔ بحر بائے موحدہ کے زبر اور خالی حے کے سکون سے دریا۔ وارث ورثہ لینے والا۔
ادام فعل ماضی معروف باب افعال کا۔ اقبال زیر کے ساتھ پیش آنا اور عرف میں دولت کے معنی میں ہے
اور یہ دوسرا مفعول ہے فعل ادام کا۔ جعل فعل ماضی معروف دو مفعول کے ساتھ متعدی ہے۔ الی کل خیر مفعول اول
مآل مفعول دوم۔ قطعہ گر التفات خداوندیش بیاراید + نگارخانۂ چینی و نقش ارژنگیست +
امید ہست کہ روی ملال در نکشد + ازین سخن کہ گلستان نہ جای دلتنگیست + علی الخصوص کہ
دیباچۂ ہمایونش + بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست + التفات زبر سے الٹ کر دیکھنا اور عرف میں
توجہ اور میل کے معنی۔ ارژنگ ہمزہ کے زبر اور خالی رے کے سکون سے اور فارسی ژے کے زبر کے ساتھ
مانی نقاش کا نگارخانہ۔ اس لغت کی اصل اس معنی میں ارتنگ تائے مثناۃ سے تھی جسکو فارسی ژے سے
بدل کر دیا۔ چین ایک شہر ہے خوبصورتوں کے ساتھ مشہور۔ قولہ سعد ابوبکر سعد الخ پہلا سعد نیک کے
معنی میں ہے اور ابوبکر کی صفت ہے اور دوسرا سعد نام ہے ابوبکر کے باپ کا اور زنگی نام اسکے دادا کا ہے۔
ذکر امیر کبیر فخر الدین ابوبکر بن ابو نصر۔ دیگر عروس فکر من از بیجمالی سر بر نیارد و دیدہ
از پشت پای خجالت بر ندارد و در زمرۂ صاحبدلان متجلی نشود مگر آنگہ کہ متحلی گردد بزیور قبول
امیر کبیر عالم عادل مؤید مظفر ظہیر سریر سلطنت و مشیر تدبیر مملکت۔ امیر زبر کے ساتھ سردار

کمینہ بڑا - فخر ناز کرنا - الولد سر کنیہ یعنی امیر کے باپ کی - عروس اول کے زبر اور دوسرے حرفوں کے
پیش سے عورت اور مرد نئے بیاہے ہوئے تین رات دن تک اور عورتون کے معنی میں جمع اسکی عرائس
اور مردون کے معنی میں اسکی جمع عرس ہونے چاہئے اور دوسرے حرف کو پیش ہے متجلی اسم فاعل تجلی کا
جو مصدر باب تفعل کا ہے اور معنی جلوہ کرنے والا اور ظاہر متحلی حاے حطی کے ساتھ مثل متحلی زیور پہننے والا
ظاہر بظاہر پشتیبان اور مددگار - مشیر میم کے پیش اور نقطہ دار شین کے زیر سے اسم فاعل یعنی اشارت کرنے والا
تدبیر انجام کار - وجیا - مملکت میم اول کے زبر اور دوسری میم کے سکون اور لام کے پیش سے وہ حد
کہ ملک میں آوے یعنی مقام پادشاہی - کہف الفقرا ملاذ الغربا - مربی الفضلا محب الاتقیا - افتخار
آل پارس یمین الملک ملک الخواص فخر الدولة والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدة الملوک
والسلاطین ابی نصر اطال اللہ عمرہ واجل قدرہ وشرح صدرہ وضاعف اجرہ کہ ممدوح اکابر
آفاق است و مجمع مکارم اخلاق - یعنی پناہ فقرا کا اور سرپرست فاضلون کا اور دوست پرہیزگارون
کا باشندگان پارس کے پیروون کا موجب نازش بہترین ملک بادشاہ خواص اور نازش دولت اور دین کا
مسلمانون کی فریاد کو پہونچنے والا بادشاہون میں عمدہ ابوبکر بیٹا ابی نصر کا اللہ تعالی لمبی کرے اسکی عمر اور زیادہ کرے
اور مرتبہ اسکا بزرگ کرے اسے اور کشادہ کرے آنکے سینہ کو اور دو چند کرے اسکے اجر کو - کہف اول
حرف کے زبر اور دوسرے کے سکون سے پناہ - فقرا فے کے پیش اور قاف کے زبر سے جمع فقیر کی
ملاذ زبر سے پناہ - غربا جیسے فقرا جمع غریب کی - مربی میم کے پیش اور خالی رے کے زبر اور باے
موحدہ کی تشدید اور زیر سے پالنے والا اسم فاعل تربیت کا - فضلا جیسے فقرا فاضل کی جمع - محب میم کے
پیش اور حاے حطی کے زبر اور باے موحدہ کی تشدید سے دوست رکھنے والا - اتقیا ہمزہ کے زبر
اور قاف کے سکون سے پرہیزگار لوگ - افتخار مصدر باب افتعال کا ناز کرنے کے معنی آل کے
ساتھ پیرو لوگ اور گھر والے ایک شخص کے اور دین والے اور باشندے - خواص نقطہ دار خے کے زبر
اور خالی صاد کی تشدید سے خاصہ کی جمع ہے - غیاث غین نقطہ دار کے زیر سے فریاد کو پہونچنے والا - ملوک
اول و دوم کے پیش سے بادشاہ لوگ - اطال فعل ماضی معروف باب افعال کا اللہ فاعل اسکا - اجل
لام کی تشدید سے ماضی معروف باب افعال کا یعنی بزرگ کرے - شرح شین نقطہ دار اور خالی [illegible]
معروف یعنی کشادہ کرے اور کھولے - صدر اول حرف کے زبر اور دوسرے کے سکون سے سینہ

قصاعف ماضی معروف یعنی دو چند کرے۔ مکارم میم کے زبر اور خالی رے کے زیر سے کرامت کی جمع
معنی بزرگی آفاق مد کے ساتھ جمع ہے افق کی جو پیش سے ہے اور پیش اور سکون سے اطراف کے معنی مین
بیت ہر کہ در سایہ عنایت اوست + گنہش طاعت است و دشمن دوست + بر ہر یکی از سایر بندگان
و حواشی خدمتی معین است کہ اگر در اداے برخی تہاون و تکاسل روا دارند ہر آئینہ در معرض خطاب
آیند و محل عتاب مگر برین طائفہ درویشان کہ شکر نعمت بزرگان واجب است بر ایشان و ذکر
جمیل و دعاے خیر و اداے چنین خدمتی در غیبت اولی ترست کہ در حضور این بتصنع نزدیک است و
آن از تکلف دور۔ حواشی خالی حے کے زبر اور شین منقوطہ کے زیر سے حاشیہ کی جمع جو کنارہ کے
معنی مین ہے یعنی وہ خدمتگار جنکا مقام اطراف بساط ہے اور حاشیہ کے معنی کشف اللغات مین کمینہ کے بھی آئے ہین
اس صورت مین حواشی سے مراد ادنی درجہ کے خدمتگار ہونگے۔ برخی باے موحدہ کے زبر اور خالی رے کے
سکون سے ٹکڑا اور حصہ اور اس معنی مین حل کے پیش سے بھی آیا ہے۔ تہاون اول کے زبر اور واو کے پیش سے
سہل اور حقیر جاننا۔ تکاسل وزن پر تہاون کے سستی کرنا۔ معرض میم کے زبر اور خالی رے کے
زیر سے ظاہر اور پیش ہونے کی جگہ۔ خطاب خاے منقوطہ کے زیر کے ساتھ سامنے بات کہنی اور عرف مین
حقہ کے معنی مین مستعمل ہے۔ محل میم کے زبر سے اور لام کی تشدید سے اترنے کی جگہ۔ عتاب وزن پر خطاب
کے سرزنش اور ملامت۔ غیبت غین منقوطہ کے زیر سے ناپیدا اور الوپ ہونا۔ اولی تر ہمزہ کے زبر اور
الف مقصورہ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے معنی صواب تر اور تر کا لفظ جو اسکے آخر مین واقع ہوا زائد ہے۔ تصنع
تاے فوقانی اور خالی صاد کے زبر اور نون کے پیش کے ساتھ معنی اپنی طرف سے اچھی روش دکھلانی جسکو
ہندی مین بناوٹ کہتے ہین۔ تکلف تصنع کے وزن پر اپنی طرف سے ایک چیز دکھلانی کہ جو نہ ہووے
اور اصطلاح مین اسکے معنی اپنے ذمہ بغیر کہے دوسرے کے ایک کام لینا اور اپنے اوپر تکلیف اٹھانا۔ قولہ
مگر برین طائفہ درویشان الخ یعنی گروہ فقرا پر کہ انپر شکر نعمت بزرگان کا واجب ہے اور ذکر جمیل اور دعاے
خیر انکی ضرور ہے اور ایسی خدمت کا بجا لانا پیٹھ پیچھے اور غائبانہ بہتر ہے نہ حضوری مین ہو واسطے کہ حضوری مین
ایک قسم کی بناوٹ ہے اور غائبانہ تکلف سے دور باوجودیکہ کسی طرح کا کسل اور الکس انکی طرف سے آوے
شکر نعمت اور ذکر خیر مین ہو جاسے لیکن عتاب اور خطاب کا نہ ہووے اور از یہین ہے یعنی اس قاعدہ سے اور
قانون سے جسکا ذکر اوپر ہوا خارج اور مستثنی ہین۔ قطعہ پشت دوتای فلک راست شد از خرمی +

تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را + حکمت محض است اگر لطف جہان آفرین + خاص کند بندۂ مصلحت عام را + دولت جاوید یافت ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را + وصف ترا گر کنند ور نکنند اہل فضل + حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را

تا علت کے واسطے ہے مادر ایام اضافت بیانی کے ساتھ ہے یعنی زمانہ مراد ہے افتخار اسکا بھی بڑا ہوا ہے تا کہ اس کے زادن کے واسطے ۔ زادن لازم اور متعدی دونوں معنی میں آیا ہے حکمت و پیچیدہ بات اور نہایت کام ۔ اور صاحب قاموس نے کہا کہ حکمت علم اور حلم اور عدل قرآن انجیل ہے مخصوص کرے خالص اور کم مصلحت عام بڑائی کارخانہ عالم کی اصلاح پر مشاطہ دلہن کی آرائش کرنے والی ۔ دلارام محبوب اور ظاہر ہے کہ پہچان ان کو ہے خوبی اور خاصیت ہے اور بیان اس کا یہ ہے کہ اگر ہے واقع تو ظاہر ہوا کہ ملک کی زینت دو طرح مراد ہے آپ لوگوں کی ۔۔۔ ہیں وہ خوش ہیں سبب پیدائش ہونے ہیں اس واسطے کہ تجھ سا فرزند مادر ایام سے پیدا ہوا ایسا کہ مادر زمانہ ۔۔۔ فرزند ۔۔۔ تقصیر خدمت ۔۔۔ وہ سبب خلل ہوا ہے ۔

تقصیر و تقاعدی کہ در مواظبت خدمت بارگاہ خداوندی میرود بنا بر آنست کہ طایفۂ از حکمای ہندوستان در فضیلت بزرجمہر سخن میگفتند بآخر جز این عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی است یعنی درنگ بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر باید بود تا وی تقریر سخن کند بزرجمہر بشنید و گفت اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم ۔ تقاعد اول دوم حرف کے زبر اور خالی پیش سے معنی بیٹھنا ۔ مواظبت میم کے پیش اور نقطہ دار ظا کے زیر سے ہمیشہ قائم رہنا بارگاہ خیمہ بادشاہوں اور سلاطین کا اور جا ہی رخصت اور اجازت عام ۔۔۔ افزونی اور بڑھتی ۔ بزرجمہر پہلے اور دوسرے حرف کے پیش فارسی ہے ۔۔۔ معرب یعنی عربی بنایا ہوا نام ہے نوشیروان عادل کے وزیر کا ۔ بطی با کے زبر اور خالی طا کے زیر سے ڈھیل اور تاخیر کرنے والا مستمع اسم فاعل ہے استماع کا معنی سننے والا ۔۔۔

مثنوی سخندان پرورده پیر کہن + بیندیشد آنگہ بگوید سخن + مزن بی تامل بگفتار دم + نکو گوی اگر دیر گوئی چہ غم + بیندیش وانگہ بر آور نفس + وز آن پیش بس کن کہ گویند بس + بنطق آدمی بہتر است از دواب + دواب از تو بہ گر نگوئی صواب ۔ سخندان پرورده

داو عطاست و دونوں لفظ اپنے مقدر ہیں اور غرض ہمت ان دونوں سے یہ ہے۔ یعنی سخن اپنا پرورش پایا ہوا
اور مراد اس سے قصیدہ اور کامل آدمی ہے۔ نطق بیشتر ہمت باشد۔ وہ اسپ خالی والی کے زبر اور بائے
ابجد کی تشدید سے اور نظیر ضمیر سے [illegible] پایا۔ فکندہ شد در منظر اعیان آورد
غزلنصرہ کہ مجمع اہل دل است و مرکز علما متبحر کہ اگر در ساقت سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم
و بضاعت مزجات بحضرت عزیز آوردہ و شبہ در بازار جوہریان جوی نیرزد و چراغ
پیش آفتاب پرتوی ندارد و منارہ بلند در دامن کوہ الوند پست نماید۔ بعض در بہت
یعنی بہت پر چھپ گیا۔ اعیان [illegible] کے ساتھ جمع عین [illegible]۔ غزلنصرہ یعنی غالب ہے یاری و بینائی اسکی
علما جمع عالم [illegible] اور دوسرے [illegible] کہ پیش او خالی [illegible] کی تشدید اور زبر
اسم فاعل ہے [illegible] والا علم [illegible] سیاقت [illegible] بضاعت سرمایہ اور پونجی
مزجات [illegible] پیش او [illegible] اور غالب اور نیز عزیز
لقب ہے بادشاہ مصر [illegible] اول [illegible] زبر اور [illegible] کے سکون سے
پر آفتاب [illegible] اور روشنی [illegible]۔ منارہ [illegible] اونچی اور [illegible] کی جگہ۔ الوند شہر ہمدان کے
پہاڑ کا نام ہے [illegible] آٹھ کوس کی ہے۔ قولہ
بضاعت مزجات بحضرت عزیز آوردہ یہ اشارہ ہے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے قصہ کی طرف کہ
[illegible] کال کے [illegible] یوسف علیہ السلام کے پاس لائے تھے جبکہ وہ وزیر بادشاہ
مصر کے تھے۔ مثنوی ہر کہ گردن بدعوی افرازد + خویشتن را بگردن اندازد + سعدی افتادہ است
آزادہ + کس نیاید بجنگ افتادہ + اول اندیش وانگہی گفتار + پای پیش آمدست پس دیوار
افتادہ عاجز اور خراب شدہ اور ذلیل۔ آزادہ وہ شخص جسے تعلقات ظاہری اور باطنی سے خلاصی
پائی ہو۔ پای [illegible] کے سکون سے [illegible] پانوں کے معنی میں اور [illegible]
[illegible] دیوار وغیرہ اور [illegible] دیوار کی بنیاد مراد ہے۔ اندیشہ
فکر اور خیال اور خوف ڈر کے معنی میں بھی آیا ہے قولہ اول اندیش الخ خلاصہ کلام یہ کہ بات کی درستی
[illegible] اور اندیشہ بات کی بنیاد ہے اس صورت میں بات کہنے والے کو چاہیے کہ پہلے سوچ
اور [illegible] تب بات کہے تاکہ بات اسکی لغزش اور [illegible] سے محفوظ رہے جسطرح کہ نیو دیوار کی

دیوار سے مقدم ہو اور اسکی مضبوطی کی سبب بیت نشکا بندی وانمر ولی ندور بستان + شاہد سے
مینفرود ولی ندر ترمان + لقمان حکیم را گفتند کہ حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایان
کہ تا جای نہ بینند پا ے نہ نہند ۔ نشکلبند یا فان ۔ کنعان اول مرد سکے زبر سے خالی نہیں سکے
ساتھ مرفان ۔ کہ وزن پر ایک شہر کا نام ہو کہ مسکن یعقوب اور مولد یوسف علیہما السلام کا تھا اور نوح
علیہ السلام کے بیٹے کا نام بھی تھا از مشترہم ۔ اس شعر کا وزن اشعار گذشتہ سے باہر ہو اسواسطے کہ اشعار
سابق کا وزن ہی فاعلاتن فاعلن فاعلن اور اس شعر کا وزن ہو فاعلاتن مفتعلن فاعلن جو کسی بحر سالم اور
مجذوف سے مطابق نہیں اور نسخہ شور مطابق بحر اشعار گذشتہ یہ ہو سہ نشکلبند ہم و سے ندور بستان +
شاہد ہم ہیں و سے ندر کنعان ۔ قدم اخرج قبل الولوج ۔ قدم قاف کے زیر اور خالی دال کی تشدید
اور زیر سے امر حاضر ہو باب تفعیل کا معنی آگے رکھ ۔ خروج مفعول بہ اور پہلے لفظ ر سے سے عاری
باب افعال کا معنی نکلنا ۔ قبل زیر سے ظرف زمان ہو اور ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہو ۔ ولوج دونوں پیش
اندر آنا ۔ مصرع مرد مینہ بیازمای و انگہ زن کن + اقطع کرچہ تا سالہا بود در من مگیں + چنانچہ
چیزی را ز مردی بیشتر آگر یہ شیر ست در گفتن و مرد ست + ایک سور شاہ ست در مصاف
پانگاست + قولہ مرد مینہ بیازمای الخ یعنی اپنا مرد پہنا چاہیے از ماتھ پر زور سے کر شاطر ہیں اور چالاک ۔
خروس پیش اور واو مجہول سے مرغ ۔ رد مین نے ہو با ہرد کی اور ہردی ایک دھاتی بجلتی ہنتی
ہوتا ہی اور وہ تانبا قلعی کے ساتھ گلا یا ہوا آھ قولہ چہ زنبیش باز دو دمن جنگ یعنی باندھ کے سامنے کیا
ہاتھ پاؤں مارے اور شجاعت دکھلائے جیسے کہ نیچے رفقین سے بند ہوے ہوں ۔ مصاف میم کی تشدید
جنگ ہو مصاف کی جو ووز بر اور سم کی تشدید سے ہو یعنی لڑائی میں کھڑے ہونے کی جگہ اور فارسی میں اسکی
تخفیف سے مستعمل ہو ۔ اما با عتماد وسعت اخلاق بزرگان کہ چشم از عواقب زبردستان پوشند
و در افشای جرائم کہتران نکوشند کلمہ چند بر سبیل اختصار از نوادر و امثال و حکایات و اشعار
و سیر ملوک ماضی درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایہ بر و خرچ موجب تصنیف
گلستان این بود و باللہ التوفیق ۔ اما ہمزہ کے زبر اور تشدید میم سے عربی میں شرط کا کلمہ ہو اور فارسی
میں استدراک کے لیے لیکن کی جگہ آتا ہو ۔ اعتماد دو زبر اول اور سوم سے تکیہ اور بھروسا کسی چیز پہ
کرنا ۔ وسعت پیش سے فراخی ۔ عواقب خالی نہیں ...

افشا اول کے زبر اور دوسرے حرف کے سکون سے بکھیرنا اور پریشان کرنا - اختصار زیر سے
گھٹانا - آثار زبر سے اثر کی جمع ہے وہ زبر سے ہے یعنی نشان و بات کا نقل کرنا - نقل یا نقلا زبر سے یعنی
بات نقل کرنے کی ترکیب کا بیت کی - بہرحال ہیں کے زبر اور یا سے تحتانی کے ... جمع ہے سیرت کی یعنی
عادتیں - درج زبر سے معنی اندر لانا - گرانمایہ قیمتی - قطعہ بماند سالہا این نظم و ترتیب + ز ما
ہر ذرہ خاک افتادہ جائے + غرض نقشیست کز ما باز ماند + کہ ہستی را نمی بینم بقائے +
مگر صاحبدلی روزی برحمت + کند در حال درویشان دعائے + نظم زیر نون کے زبر اور ظ نقطہ
دار کے سکون سے موتیوں کو ڈورے میں ڈالنا اور کلام کو وزن دینا اور ترتیب دینا اور شعر اور موتیوں کی لڑی
ترتیب ہر چیز کو اسکی جگہ پر رکھنا - قولہ گاہ صاحب سے لفظ گاہ بیان پر شک اور گمان کے معنی میں
مستعمل ہوا یعنی شاید کوئی صاحبدل آیا دن مہربانی سے درویشوں کے کام میں نگاہ کرے —
امعان نظر در ترتیب کتاب و تہذیب ابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا برین روضہ رعنا
وحدیقہ علیا چون بہشت ہشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بملال
نہ انجامد - امعان زیر سے نظر کو دور پہنچانا - تہذیب پاک کرنا اور اصلاح کرنا - ایجاز زیر سے کم
کرنا - رعنا عورت مست اور احمق اور گویا یہاں آراستہ اور خوشنما کے معنی میں استعمال کیا ہے رعنا
رعنا یعنی جیالا و خوشنما اصل لغت میں رعنا زن سے نقل ہے بعضے نسخوں میں رعنا کی جگہ غنا یا غین منقوطہ
کے پیش سے واقع ہوئے ہیں ... غنی کا یعنی بے پروا زیادہ - علیا اول کے زیر دوسرے کے سکون
اور تیسرے حرف کے زبر سے وہ جگہ جہاں پانی ... ہوں اور بعضے نسخوں میں بجائے علیا کے
علیا ... علیا زبر سے ... اور پہاڑ کی چوٹی اور اونچی جگہ اور ہر چیز کہ بلند ہو دوسری چیز سے
اونچا کام ہے - باب اول در سیرت پادشاہان - باب دوم در اخلاق درویشان
باب سوم در فضیلت قناعت - باب چہارم در فوائد خاموشی - باب پنجم در
عشق و جوانی - باب ششم در ضعف و پیری - باب ہفتم در تاثیر تربیت -
باب ہشتم در آداب صحبت - درین مدت کہ ما را وقت خوش بود + ز ہجرت ششصد و
پنجاہ و شش بود + مراد ما نصیحت بود و گفتیم + حوالت با خدا کردیم و رفتیم + قولہ ما را
[illegible] جب ہمارا وقت خوش تھا ... ایام کی ... گردش

امور کے حسن انصرام کی موجب ہو اور ایام کی عدم مساعدت ... امور کی ابتری ... قدس سرہ نے گلستان بے خزان کے حسن انجام کو وقت خوش کہا ... کو ظاہر کرتے ہیں اکثر نسخون میں دیباچہ کے آخر اور فہرست ابواب سے اول ... اور ... ہم ہوز دن ...

باب اول در سیرت بادشاہان

حکایت بادشاہی را شنیدم کہ بکشتن اسیری اشارت کرد بیچارہ دران حالت نومیدی بزبانی کہ داشت ملک را دشنام دادن گرفت و سقط گفتن کہ گفتہ اند بیت ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید + کشتن اول ... سے مار ڈالنا بیچارہ وہ شخص کہ تدبیر اور حیلہ کچھ نہ کر سکتا ہو - زبان زاے ہوز کے پیش ... مشہور راہ رالفاظ موضوعہ کے معنی میں بھی آیا ہے اور یہان مراد معنی اخیر ہے - دشنام خالی دال کے پیش اور ... شین کے سکون سے برا کہنا اور یہ لفظ مرکب ہے دش اور نام سے دش برا اور نام ... کا ... دش اور دس سے اور ... ل ہے - سقط دو زبر خالی ہین اور قاف سے ... اور ... کسی چیز ... اور خراب اسباب اور سہو اور غلط مراد اس سے بری بات ہے اور دست از جان شستن کنایہ ہے جان سے ترک کرنے اور جان سے ناامید ہونے سے ہے از مترجم ہر کہ دست از جان بشوید + ہر چہ در دل دارد بگوید + وزن اسکے اول مصرع کا ہے فاعلاتن فاعلاتن اور ... فارسی میں غیر مستعمل ہے اور دوسرے مصرع کا بھی یہی وزن ہو سکتا ہے اگر دو حرف ساقط کئے جائیں اور یہ درست علم عروض کی رو سے نہیں ہے شاید یہ دو جملہ ہونگے جیسا کہ اکثر نسخون میں یہ شعر اذا یئس الانسان طال لسانہ + کسنور مغلوب یصول علی الکلب + باے کلب کو کسرہ کے اشباع سے پڑھنا چاہیے اسطرح کہ وہ کسرہ تلفظ یاے تحتانی کا پاوے (عبارت شرح مین اشباع واسطے ... سہو ناسخ ہے) پس معنی یہ ہونگے کہ جس وقت انسان ناامید ہو زبان اسکی دراز ہو جاتی ہے جسطرح عاجز بلی کتے پر حملہ کرے - بیت وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز + ضرورت ... حاجت ... الافات کہ ... ناچار ... حاصل بالمصدر ... کا فائدہ دیتا ہے یعنی گریز اسواسطے کہ فارسی ... واقع ہوتا ہے تو

مصدر رسکے معنی مین ہوتا ہی مثلاً گم گیری شتیز اور اشال اسکے اور اگر امر بعد اسم کے واقع ہو معنی فاعلیت کے
پیدا کرتا ہی جیسے دامنگیر اور دستگیر اور مثل اسکے دل از مترجم اور بمعنی اسم مفعول کے جیسے خدا ساز اور بمعنی
مصدر کے جیسے پابوس اور بمعنی ظرفیت کے جیسے جامہ کن بضم میم اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے
معروف اور اوس کے معنی مین بھی آیا ہی اور معانی اسکے اور بھی بہت ہین جو لغات کی کتب مین ہین مگر
یہان غیر مراد ہین اسواسطے کہ ظاہر معنی الفاظ سے حتی المقدور اگر بیان مطلب بن سکے غیر ظاہر معنی لینا
اور بیفائدہ تاویلات کی طرف جانا فضول ہی پس جاننا چاہیے کہ جملہ چو بیند گریز شرط ہی اور دوسرا مصرع اسکے
ظرف زمان کے ساتھ کہ وقت ضرورت ہی جزا اسکی ہی یعنی جب وقت ہاتھ جان سے دھوئے ہوئے کو
بھاگنے کی راہ نہ ملے اور لڑائی کا ہاتھ اوچھا ہو وے تو حاجت اور لاچاری کے وقت شمشیر برندہ کا
ہاتھ مین پکڑے اور تیزی اور کاٹ سے تلوار کی دھار کی پروا نہ کرے حاصل یہ کہ مایوسی کے وقت
خوف دل سے جاتا رہتا ہی اور بے پروائی ہو جاتی ہی چنانچہ گذشتہ عبارت اسکو بتلاتی ہی ملکے پرسید کہ
چہ میگوید یکے از وزرای نیک محضر گفت ای خداوند میگوید والکاظمین الغیظ والعافین
عن الناس واللہ یحب المحسنین - وزرا واو کے پیش اور منقوطہ زے کے زبر سے جمع ہی وزیر کی
معنی ہمنشین اور مضبوط کرنے والا - محضر میم کے اور ضاد منقوطہ کے زبر اور حاے حطی کے سکون سے
وہ شخص کہ غائب اور غیر حاضر کو بھلائی سے یاد کرے صراح مین ہی فلان حسن المحضر اذا کان ممن یذکر الغائب
بخیر پس آیت کے معنی اصلح ہین کہ جو لوگ غصہ کے کہانے والے ہین اور لوگون کے گناہ سے درگذر
کرنے والے اور خدا دوست رکھتا ہی احسان کرنے والون کو - کاظمین جمع ہی کاظم کی جو منقوطہ ظا زیر سے
اسم فاعل ہی کظم کا باب ضرب یضرب سے اور وہ کاف کے زبر سے غصہ پی جانے کو کہتے ہین - غیظ فتحہ غین منقوطہ
اور سکون یاے تحتانی سے غضب اور غصہ اور ترکیب مین مفعول ہی کاظم کا - عافین جمع عافی کی ہی کہ
اسکے آخر سے حرف یاے تحتانی دو ساکن کے جمع ہونے سے یا اور تنوین کے ساقط ہو گئے اور وہ مشتق
عفو سے ہی بمعنی گناہ سے درگذرنا اور کسی کی تقصیر سے منہ پھیرنا - عن حرف جر اور ناس مجرور - واو
حرف عطف - اللہ مبتدا - یحب فعل مضارع باب افعال کا ضمیر پوشیدہ فاعل اسکی ہی - محسنین
مفعول یحب کا ہی اور کاظمین اور عافین کے جمع ہونے کی وجہ یا و نون کے ساتھ یہ ہی کہ کلام سابق مین
جو للمتقین خبر ہی لام کے ساتھ مذکور ہی اسپر معطوف ہین اور عبارت سابق اسکی یہ ہی کہ اعدت

للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ یعنی آمادہ اور تیار کیا گیا اُن پرہیزگارون کے لیے کہ اپنے مالون کو خوشی اور فائدہ اور سختی اور نقصان مین خرچ کرتے ہین اور اُن لوگون کے لیے جو غصہ اور غضب کے پی جانے والے ہین آخر تک ۔ ملک را بر وے رحم آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر کہ ضد او بود گفت ابنای جنس ما را نشاید در حضرت بادشاہان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد و ناسزا گفت ملک روی ازین سخن درہم کشید و گفت مرا آن دروغ پسندیدہ تر آمد ازین راست کہ تو گفتی کہ آنرا روی در مصلحتے بود و این بنا بر خبثے وحکما گفتہ اند دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ۔ از سر خون او در گذشت یعنی اسکے قتل کرنے کی فکر اور خیال سے در گذرا اسواسطے کہ خون قتل کرنے کے معنی مین آیا ہو ۔ ضد ضاد منقوطہ کے زبر اور خالی دال کے تشدید سے مقابل اور مخالف یعنی دوسرا وزیر کہ پہلے وزیر کے خلاف اور برعکس برائی اور برا کہنے کے ساتھ موصوف تھا اُسنے کہا ۔ ابنا زبر کے ساتھ لڑکے جمع بنو کی ہو وزن ہے نہ جمع ابن کی ہے اسواسطے کہ ابن اصل مین بنو تھا واو کو اسکے آخر سے حذف اور ساقط کیا جیسے اب اور اخ سے بعدہ ہمزہ وصل کا لائے اس سبب سے کہ کم سے کم وزن معرب کا تین حرف سے کم نہین آتا ابن ہوا ۔ جنس جیم کے زیر سے سکون نون کے ساتھ ایک قسم اور ایک طرح کی چیزین بہت قسمین ہون اور منطقیین کی اصطلاح مین وہ امر کہ بہت چیزون پر دلالت کرے جنکی حقیقت علیحدہ علیحدہ ہو جیسے حیوان اور یہان ابنا جنس سے مراد ملازمان اور لواحقان بارگاہ بادشاہی ہین کہ ایک دوسرے کی جنس ہین جیسا جسطرح مسافرون کو ابناء سبیل کہتے ہین ۔ حضرت امیرون اور بادشاہون کی درگاہ ۔ روے درہم کشیدن عبارت ہے منہ پھیرنے سے ۔ مصلحت میم کے زبر اور خالی صاد کے سکون سے صلاح کام کی ضد مفسدہ ۔ خبث خا کے پیش سے پلید ہونا اور کسی کی برائی کہنی اور ناخوش ہونا ۔ فتنہ فے کے سکون اور تا سے قرشت کے سکون سے بلا اور آفت ۔ قولہ آنرا روی در مصلحتی بود و این را بنا بر خبثی یعنی وزیر کے قول کا رخ صلاح کار کی طرف تھا اور تیرے کلام کی بنیاد برا کہنے اور ناخوش ہونے پر ۔ بیت ۔ ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید ۔ حیف باشد کہ جز نکو گوید ۔ حیف خالی حے کے زبر اور یاے تحتانی کے سکون سے ظلم اور زیادتی یعنی جو شخص اس مرتبے کا ہو کہ جو وہ کہے وہی بادشاہ کرے ظلم اور زیادتی ہے کہ وہ شخص نیکی اور بھلا کہنے کے سوا اور کچھ کہے [illegible]

پر ہیدون نوشتہ بود - طاق عمارت جو ترچھی اور خمدار بنائیں جیسے محراب اور فرہنگ میں نشستگاہ کے معنی میں آیا ہے - ایوان زبر کے ساتھ اونچی چھت اور مکان بلند اور کشادہ صحن -

مثنوی جہان اے برادر نماند بکس + دل اندر جہان آفرین بند و بس + مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت + کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت + چو آہنگ رفتن کند جان پاک + چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک + جہان حرف اول کے زبر سے عالم ظاہر اور مال و اسباب دنیاوی اور جو چیز کہ آسمان کے نیچے ہو اور اس معنی میں حرف اول کے زیر سے بھی آیا ہے - نماند بکس میں بے مصاحبت کی ہے - ملک میم کے پیش اور لام کے سکون سے صراح میں معنی بادشاہ ہونا اور بادشاہی ہے اور میم کے زبر اور لام کے سکون سے ایک چیز کا مالک ہونا لیکن پشت فارسی پ کے پیش سے مشہور ہے کہ عربی میں ظہر کہتے ہیں اور کبھی پناہ اور پشتیبان - تکیہ کردن و پشت کردن بھروسا کرنا اور فاعل پرورد اور کشت کا دنیا ہے - آہنگ مد کے ساتھ قصد اور ارادہ اور توجہ اور جلدی اور طرز اور روش کے معنی میں بھی آیا ہے یعنی مال و اسباب دنیوی کسی کے ساتھ پائداری نہیں کرتا اور نہ آیندہ کریگا اپنے دل کو جہان کے پیدا کرنے والے سے باندھ کہ وہ قدیم و لازوال ہے اور دنیا کی بادشاہی پر بھروسا نہ کر اسواسطے کہ اس دنیا نے تجھ جیسے بہت پالے اور پرورش کیے اور پھر مار ڈالے اور جس وقت جان پاک جانے کا قصد کرے یعنی حالت جانکنی میں قالب خاکی سے باہر جانے کا ارادہ کرے خاک پر مرنا اور تخت پر جان دینا برابر ہے - اس سبب سے کہ نہ تخت موجب نجات اور درجات کا ہے اور نہ خاک سبب عذاب اور درکات کا ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ وقت زوال اور سلطنت فقر اور افلاس پر فضیلت نہیں رکھتی - حکایت یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید بعد از وفات او بصد سال کہ جملہ وجود او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمان او کہ در چشم خانہ ہمی گردید و نظر میکرد سایر حکما از تاویل آن عاجز ماندند مگر درویشی کہ بجا آورد و گفت ہنوز نگران است کہ ملکش با دگران است - سبکتگین حرف اول کے زبر اور دوسرے کے پیش اور تاے فوقانی کے زیر اور فارسی کاف سے سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام ہے جسکا لقب ناصر الدین تھا - مگر استثنا کرہ ہے - تاویل اس چیز کا بیان کرنا کہ جس کی طرف آخر بات پھرے - قولہ مگر چشمان او استثنا ہے کلام سابق سے اور یہین تلک کلام

ختم ہوا اور آیندہ کی عبارت سے اسکو تعلق نہین ہے یعنی سو برس بعد اسکے مرنے سے کہ تمام جسم اسکا
کل سڑ کر خاک ہوگیا مگر آنکھین اسکی یعنی سوا اسکی آنکھون کے کہ وہ حلقون کی تون آنکھ کے خانے مین
پھر رہی اور چوطرفہ دیکھ رہی تھین آخر تک قطعہ بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند + کز
هستیش بروی زمین بر نشان نماند + وان پیر لاشه را که سپردند زیر خاک + خاکش
چنان بخورد کزو استخوان نماند + زنده است نام فرخ نوشیروان بخیر + گرچه بسی گذشت که
نوشیروان نماند + خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر + زان پیشتر که بانگ برآید
فلان نماند + نامور اور نامدار نام و شہرت والے کو کہتے ہین - زیر حرف اول کے زیر اور دوم
کے سکون سے نیچے ضد اوپر کی اور پیچھے ہوسے کے معنی مین بھی آیا ہے - دفن کردہ دفنا ئے ہوے
اور گاڑے ہوے ہستی خود بینی اور انانیت اور ذات نفس ہے اور یہان دونون معنی لگتے ہین -
هستیش مین شین کی ضمیر نامور مدفون کی طرف راجع ہے یعنی کل ناموروں کی جانب اور یہ فارسی مین
شائع ہے جیسے نظامی علیہ الرحمہ نے اپنے سکندر نامہ مین لکھا ہے بیت چنین تا بمقدار هفتاد مرد + بتیغ
آمد از روپیلان در نبرد + اس بیت مین ضمیر فاعل آمد کا مرد کی طرف راجع ہے نہ کہ ہفتاد مرد کی جانب -
لاشہ مرا ہوا آدمی اور سب حیوانات کے مردہ کو کہتے ہین اور سپردند بصیغہ ماضی گذشتہ کے معنی مین
بھی آیا ہے - آن پیر لاشہ اشارہ سلطان محمود غزنوی کی طرف ہے - سپردن حرف اول کے زیر اور دوم
کے پیش سے ایک شی کسی کے پاس امانت رکھنا اور پامال کرنے کے معنی مین بھی آیا ہے اور یہان غرض دفن
مراد ہین - غنیمت جو مال کہ کافر سے لیا جاوے اور عرف مین وہ چیز کہ بلا عوض ہاتھ آوے + حکایت
ملکزادہ را شنیدم کہ کوتاہ قد بود و حقیر و دیگر برادران بلند و خوبروی - باری پدر
بکراہت و استحقار در وی نظر کردی پسر بفراست و استبصار دریافت و گفت ای پدر
کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند نہ ہر چہ بقامت مہتر بقیمت بہتر + کراہت اور کراہیت
ناپسند کرنا حقیر دانستن حقیر جاننا استحقار بنظر حقارت دیکھنا استبصار
اول وسوم کے زیر ... فراست حرف اول کے زیر اور فتحہ بھی ہین دانائی
اور ... اور ... الشاة
نظیفة والفیل جیفة ...

اور [illegible] مبتدا ہے۔ [illegible] نون کے زبر اور ذال منقوطہ کے زیر سے معنی پاک خبر مبتدا کی ہے۔ قیل عربی
لفظ [illegible] ہے۔ جیفہ زیر کے ساتھ مردار سڑا ہوا اور مراد اس سے ناپاک ہے شعر اقل جبال
الارض طور وانہ لاعظم عند اللہ قدرا و منزلا یعنی زمین کے سب پہاڑوں میں سے چھوٹا پہاڑ طور ہے
اور مرتبہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مرتبے میں سب سے بڑا ہے۔ اقل دو زبر سے ہمزہ اور قاف کے
اور لام کی تشدید سے [illegible] سے چھوٹا اسم تفضیل ہے۔ جبال جیم کے زیر اور بائے ابجد کے زبر سے جمع
جبل کی معنی پہاڑ۔ طور ایک پہاڑ کا نام ہے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام حق سبحانہ وتعالیٰ سے باتیں کیا کرتے تھے

قطعہ آن شنیدی کہ لاغرے دانا + گفت روزی بابلہے فربہ + اسپ تازی اگر
ضعیف بود + ہمچنان از طویلہ خر بہ + ہمچنان اصل میں ہمچون آن تھا یعنی چنان کہ معلوم است
اور یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمچنان اسی بدستور رہے۔ اسپ تازی۔ طویلہ خالی طا کے زبر اور واو کے زیر سے
کشف اللغات میں لانبی موٹی رسی یعنی اگاڑی کہ جس سے گھوڑے باندھے جاتے ہیں۔ [illegible] میں
چوپایوں کے مکان اور اصطبل کو کہتے ہیں اور اصطبل ہمزہ کے زیر اور خالی طا کے زبر سے ہے کہ چوپایوں کے
کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور مصنف قدس سرہ نے طویلہ خر سے یہاں پر مجازاً گلہ خر ارادہ کیا ہے اور یہاں
علاقہ حال کا محل کے ساتھ ہے اسلئے کہ وہ اب حال ہے اور مکان محل اسکا۔ یہ قسم ساتویں مجاز مرسل کی ہے کہ
[illegible] شئ باسم محل ہے جیسے کہ اس آیہ میں فلیدع نادیہ ای اہل نادیہ والنادی المجلس اور اسی
قبیل سے ہے جاری ہونا نہر اور میزاب وغیرہ کا۔ اور مخفی نہ رہے کہ اضافت میں مقصود صرف مضاف
ہوتا ہے نہ مضاف الیہ جیسے غلام زید سے صرف غلام مراد ہے اور زید اسکی قید ہے پس طویلہ خر سے مراد
[illegible] طویلہ خر ہے اور مجازاً اس سے مقصود گلہ خر ہے۔ چو بر نجند یدوارکان دولت بپسندید
[illegible] تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیبش و ہنرش نہفتہ باشد +
ہر بیشہ گمان مبر نہالیست + باشد کہ پلنگ خفتہ باشد + ارکان ہمزہ کے زبر اور خالی
را کے سکون سے ایک چیز کے اطراف مستحکم جمع رکن کی جو پیش کے ساتھ ہے اور ارکان دولت سے
مراد ارکان بلند یعنی وزیر اور امیر اور متمان مہمات سلطنت ہیں۔ نہفتہ پہلے حرف کے زیر اور
[illegible] کے پیش سے اور کشف اللغات میں دو پیش اول و دوم سے معنی پوشیدہ اور چھپا ہوا
بیشہ فارسی بے کے زیر اور یائے حطی کے سکون سے معنی سیاہ [illegible] باہم ملا ہوا اور نیز ہر ایک رنگ

کہ سفید سے ملا ہوا ہو اور عربی مین ابلق کہتے ہین۔ نہال نون کے زیر سے وزن پر وصال کے درخت
موزون نیا اگا ہوا جسے پودہ اور نودہ کہتے ہین اور شکار کے معنی مین آیا ہے اسواسطے کہ شکارگاہ کو
نہالگاہ بھی کہتے ہین اور یہان مراد معنی اخیر ہے۔ پلنگ پہلے حرف کے زیر سے جانور مشہور اور ایک
جانور دوسرا بھی ہے کہ وہ شیر کا دشمن ہوا اور ہر چیز جسمین دوسری رنگت کے نقطے ہون۔ (از مترجم
شارح نے بیت دوم کے لغات حل کر دیے اور توجیہ اسکی چھوڑ دی شاید اس خیال سے کہ بعد حل
لغات معنی شعری وضاحت کے سبب سے محتاج بیان نہین حالانکہ عام وخاص اسکی لطف ذاتی توجیہ کرتے
ہین اور ایک دوسرے کے نسخہ او بعضی پر رد وقدح کرتا ہے۔ شارح کے نسخہ مختار کے معنی یہ پیدا ہوتے
ہین کہ ہر ایک چیت کبرے جانور کو شکار سمجھکر دست اندازی اسپر مت کر اسواسطے کہ ممکن ہے کہ وہ سوتا ہوا
پلنگ درندہ ہو جس سے تجھے گزند پہنچے فقط میرا قول یہ ہے کہ سیاق کلام اسکا مقتضی ہے کہ بیت دوم
بطور مدعا مثل کے بیت اول کے واسطے ہو اور باوجود اسقدر تکلف اور اختیار نسخہ غیر مشہور کے
مقصود اصلی مصنف کا حاصل نہین ہوتا یعنی اس توجیہ سے شعر ثانی شعر اول کے لیے مثال نہین ہوسکتا
اسواسطے کہ ابلق رنگ کو صورت انسانی سے مناسبت نہین پس کیا ضرور لازم اور کیا قباحت ہے
نسخہ مشہور مین جسکو شارح نے ترک کیا اور وہ یہ ہے کہ ع دربیشہ گمان مبر کہ خالیست + شاید کہ پلنگ
خفتہ باشد + اسمین صرف دو لغت ہین بیشہ اور پلنگ اور دونون اپنے معنی مین مشہور ہین۔ اور توجیہ یہ ہے
کہ ہرگاہ صورت انسانی کو باعتبار جامعیت اور ہر قسم کی قابلیت کے عالم صغیر کہتے ہین اور عالم کو
انسان کبیر تو اسکو بیشہ کے ساتھ جسمین ہر قسم کے جانور شکار بزدل کمزور اور شکاری دلیر جری اور
طاقتور رہتے ہین اور عالم کا ایک جزو مختصر ہے تشبیہ دینا بعید نہین جسطرح ہندی مین بڑے
آباد شہر کو کہتے ہین کہ آدمی کا بن ہے یعنی آدمی کو جو اپنی جامعیت کی وجہ سے ہر قسم کی لیاقت اور خباثت
کا محتمل ہے قبل از امتحان بحالت خاموشی بیشہ سمجھ اور بیشہ خالی تصور نہ کر جسطرح ایک جنگل کو قبل
از فکر و آوری سمجھ لین کہ اسمین کوئی ایسا نہین کہ شجاع اور جری اور ضرر رسان ہو اسواسطے
کہ ممکن ہے اس جنگل مین پلنگ ہو جو اپنی ذات مین قوی دلیر اور غیور شکار کیے سوتا ہو اور اسکے وجود کی
اطلاع خفتگی کے سبب نہ پہنچی ہو یعنی چپ آدمی کو قبل از گفتگو بے معنی اور بے ہنر خیال نہین کرنا چاہیے
جیسا کہ قبل از امتحان بادشاہ نے شہزادہ کوتاہ کو حقارت اور کراہت کے ساتھ دیکھا تھا اور

انجام کو خلاف اُسکے ظاہر ہوا اور اپنی لیاقت اور شجاعت اور غیرت اور ہمت سے سب بھائیون پر فوقیت لیگیا) شنیدم کہ دران مدت ملک را دشمنی صعب روی نمود چون دو لشکر روی بہم آوردند اول کسیکہ در میدان در آمد این پسر بود و گفت (صعب خالی ساد کے زبر اور خالی عین کے سکون سے دشوار تیز اور سرکش - روے آوردن توجہ کرنا اور متوجہ ہونا- **قطعہ** آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من + این منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے + کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند + روز میدان آنکہ بگریزد بخون لشکرے + این بگفت و بر سپاہ دشمن زد و تنی چند از مردان کاری بینداخت چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت

قولہ بینی پشت من یعنی میرا بھاگنا اور منھ پھیرنا آپ دیکھیں - سر سے اول کے زبر اور خالی رے کے زیر اور یاے معروف سے سرداری اور سپہ سالاری - درمیان خاک و خون یعنی قتل عام اور بڑے گھمسان مین - کانکہ مین کاف یعنی ہر کہ واقع ہوا اور ایسا کاف قدما کے کلام مین بہت آیا ہے مثلاً یا بیت کرا دانش و جود و تقوی نبود + بصورت درش ہیچ معنی نبود + یعنی جس کسی مین دانش اور بخشش اور پرہیزگاری نہین ہے اگرچہ صورت سے بمعنی نقش دیوار کے مانند ہے اور ہوسکتا ہے کہ کاف زائد ہو - بخون خویش بازی کردن اپنے تئین ہلاک مین ڈالنا - روز میدان لڑائی کا دن یعنی مین وہ شخص نہین ہون کہ لڑائی کے روز میرا منھ پھیرنا اور بھاگنا دیکھو اور مین وہ ہون کہ قتل عام اور جنگ عظیم کے درمیان میری سپہ سالاری آنکھون کے سامنے ملاحظہ کرو - جو شخص میرے سامنے لڑتا ہے اپنے تئین لڑائی کے دن ہلاکت مین ڈالتا ہے اور جو شخص کہ بھاگتا ہے یا ہی اپنے کو قتل کراتا ہے

قولہ بر سپاہ دشمن زد یعنی دشمن کی فوج پر تلوار ماری اسواسطے کہ کتب لغات مین لکھا ہے کہ زدن اور خوردن جنگ کے مقام پر استعمال کرتے ہین آوزدن یعنی زدن شمشیر اور خوردن یعنی خوردن زخم کے آتا ہے مردان کار یعنی مردان جنگی اسلئے کہ کار بمعنی جنگ و جدال آیا ہے - (از مترجم قطعہ کے مصرع اول کا جو لفظ اُپشت کا واقع ہوا اچھا ہوتا ہے کہ مصرع دوم مین سر سے یاے مجہول کے - اتفاق ہوا اور اسوقت پشت مصرع کے لشکرے مین بھی یاے مجہول ہوگی اور بیت دوم نزدیک بیت ثانی علامت بیت اول کی اور کرنا سرے بیت پہلی علامت کا ہوا اور یعنی اسکے مترجم ہونگے - مین وہ شخص نہین ہون کہ لڑائی کے دن بھاگ جاؤن اور تو میری پیٹھ دیکھے اور مین وہ ہون کہ خاک اور خون مین پڑا سر دیکھے اور سر سے

میان صاحب سے مجازاً مراد ہے یا مبالغۃ اپنے تئین سرنا کس و خون ناشیدہ سے تعبیر کیا۔ اور یہ جو متصف
اس صفت اور حالت کے ساتھ اس سبب سے ہون کہ یہ قضیہ مسلم الثبوت ہے کہ جو شخص لڑتا ہے اور
داد جنگ دیتا ہے وہ تو لڑائی کے وقت صرف اپنے تئین معرض ہلاک مین ڈالتا ہے اور جو شخص کہ بھاگتا ہے
وہ ایک لشکر کو قتل کراتا ہے اور تباہ کرتا ہے کیونکہ ایک بھاگنے والے کو دوسرا دیکھکر اور دوسرے کو تیسرا
دیکھکر علی ہذا کل لشکر لڑائی سے منھ پھیرتا ہے اور غنیم کے ہاتھ سے مقتول و مجروح ہوتا ہے فقط اور اس
نسخہ اور اسکی توجیہ مین اولاً سر کا تقابل ساتھ پشت کے قائم رہتا ہے جیسا کہ طرز اساتذہ قدیم ہے دوسرے
لشکر کے لفظ سے بجائے لشکری یعنی سپاہی کے جودت معنی زیادہ ہے کہ شرح کے نسخہ مین شہزادہ
کے لیے رعایت سر سے بمعنی سرداری لیا ہے اور اسکا تقابل ساتھ لشکر کے ہے قولہ این بگفت
و بر سپاہ دشمن زد الخ یعنی یہ بات کہی اور دشمن کی سپاہ پر حملہ کیا اور جا پڑا۔ بہار عجم مین ہے جیسے زدن
بمعنی رسیدن و رسانیدن نور الدین ظہوری نے خوانده در دو زخمہ وان ریحان و تمبلش را + بوئے کہ
کاکل او زبر دماغ مردم ۸ قطعہ اے کہ شخص منت حقیر نمود + تا درشتی ہنر نپنداری + اسپ
لاغر میان بکار آید + روز میدان نہ گاو پرواری + اے ندا کا حرف ہے اور منادا محذوف
شخص شین منقوطہ کے زبر اور خے منقوطہ کے سکون سے آدمی کا کالبد اور تناور ہونا از صراح یعنی اے قبلہ
کالبد میرا کہ آپ کو حقیر معلوم ہوا اور یہ اشارہ اس سرگذشت کی طرف ہے کہ باپ نے اسکی طرف حقارت کی
نظر سے دیکھا تھا۔ تا کلمہ تنبیہ ہے یعنی زنہار اور ہرگز و لیکن ہمیشہ لفظ توانی کا اسکے بعد مقدر ہوتا ہے جیسا کہ بعض
فضلا نے لکھا ہے یعنی جب تک ہوسکے اعضا کی سختی کو ہنر نہ جاننا۔ پروار کی فارسی ہے
منسوب پروار کے ساتھ اور پروار خانہ گرمی کے موسم کا ہے و بالاخانہ کو بھی کہتے ہین جو گھر کے اوپر بنایا جاتا
اور اسکے ہر طرف کھڑکیان رکھتے ہین تا کہ ہوا ہر طرف سے آوے اور کبھی پروار وہ جانور ہوتا ہے جسکو
کسی جگہ مین باندھتے ہین اور اچھی خوراک دیتے ہین کہ تازہ اور تیار ہو جاتے آوردہ اند کہ
سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک طائفہ آہنگ گریز کردند پسر نعره بر آورد و گفت اے
مردان بکوشید تا جامہ زنان نپوشید سواران را بگفتن او تہور زیادت گشت بیکبار
حملہ کردند شنیدم کہ دران روز بر دشمن ظفر یافتند ملک سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت
و ہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش گردانید برادران حسد بردند و زہر در طعامش

کردند خواہرش از غرفہ بدید و دریچہ برہم زد پسر دریافت و دست از
طعام باز کشید و گفت محالست کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جای ایشان بگیرند
بیت کس نیاید بزیر سایۂ بوم * ور ہما از جہان شود معدوم * نعرہ زبر کے ساتھ آواز
بلند۔ تا کلہ تحتیہ یعنی زینہار اور ہو سکتا ہے کہ لفظ تو انید ابد تا کے معنی ہو۔ جامۂ زنان پوشیدن
سے مراد اظہار شجاعت کرنا اور نامردی سے پرہیز کرنا ہے۔ تہور اول دوم کے زبر او رواو کی تشدید
اور پیش سے ایک چیز میں نڈر ہو کر گرنا اور چیر پھاڑ کرنی۔ ولی عہد کسی کے کام کا ذمہ دار اور قائم مقام۔
قولہ ہر روز نظر بیش کردتا ولیعہدش کرد یعنی ہر روز رحمت کی نظر زیادہ کی یہانتک کہ صاحب وقت اور اپنے کام کا
اسے کفیل کر دیا اور ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جا سکے ہر روز نظر شفقت کی زیادہ کرتا تھا اپنے کام کے ذمہ دار کو
ولیعہد اس شہزادہ کے ہونے تک۔ اور اول صورت میں تامعنی حتے یعنی اس حد تک کہ ہووے اور
دوسری توجیہ میں تا انتہا مگر نفس الامر میں دونوں تا ادات غایت سے ہیں اور فرق اسی قدر ہے کہ اول
بتلاتی ہے کہ فاصل فعل کی یہ انتہا ہے اور دوم انتہا سے زمانہ کو۔ حسد دوزبر سے بدخواہی۔ غرفہ فین
منقوطہ کے پیش سے بالاخانہ چھت کے کنارے کا جسے فارسی میں پروار کہتے ہیں اور غرفات فین اور رے کے
پیش اور خالی رے کے سکون اور پیش سے جمع اسکی ہے۔ محال میم کے پیش سے وہ چیز کہ اسپر قدرت
نہ ہو۔ بوم پیش کے ساتھ ایک جانور ہے کہ نحوست میں مشہور ہے اور فارسی میں اُسے چغد کہتے ہیں اور
ہندی میں اُلو۔ ہما پیش سے ایک جانور ہے مبارک کہ جسپر اسکا سایہ پڑے سلطان اور دولتمند ہو جاتا ہے
قولہ محال است کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جاے ایشان بگیرند۔ یعنی ممکن نہیں ہے کہ ہنر والوں کے
مرنے کے بعد بے ہنر انکے قائم مقام ہوں اور انکی طرح کام انجام دیں۔ پدر را ازین حالت آگاہی
دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد و لیس ہر یکی را از اطراف بلاد حصۂ مرضی
معین کرد تا فتنہ بنشست و نزاع برخاست و گفتہ اند کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو
بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔ گوشمال دادن ادب دینے اور آگاہ و متنبہ کرنے سے کنایہ ہے۔ حصہ
بسندیدہ۔ فتنہ فے کے زیر اور تاے قرشت کے سکون سے شر و فساد اور بلا اور شر میں گرنا۔
نزاع نون کے زیر سے لڑائی اور دشمنی اور کنز اللغات میں آرزو مند ہونا اور کسی کے ساتھ ایک چیز میں
کوشش کرنا۔ گلیم حرف اول اور دوم کے زیر سے ... ہندی میں اسے کملی کہتے ہیں۔ قولہ

فتنہ بنشست و نزاع برخاست یعنی شر و فساد فرو ہوا اور لڑائی اور عداوت مرتفع ہوئی اور یہ دو فقرے
مصنف علیہ الرحمہ کے بطریق مقابلہ معنوی کے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دو یا زیادہ معنی [illegible] کہ آپس میں مقابل
نہ ہوں ذکر کریں بعد ازاں انکے مقابل اور متضاد کا [illegible] ترتیب سے ذکر کریں جس طرح قول الٰہی ہے
فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا اول ضحک اور قلت کو ذکر کیا اور ان دونوں کے درمیان عدم تقابل
ہے اور دوسرے فقرے میں بکا اور کثرت لائے اور یہ مقابل ضحک اور قلت کے ہیں مصنف علیہ الرحمہ نے
اول فتنہ اور نشستن جنکو ذکر کیا ان دونوں میں عدم تقابل ہے اور دوسرے فقرے میں نزاع اور
برخاستن ہو لایا یہ مقابل فتنہ اور نشستن کے ہیں [illegible] نزاع [illegible] ہونا اور کسی کے
ساتھ ایک چیز میں کوشش کرنا بھی آیا ہے [illegible] مقابل نزاع ہے
(از مترجم) ممکن ہے کہ برخاستن بمعنی [illegible] اشد [illegible] رویشان
سکر [illegible] باز نشست وقت شادی و طرب کر [illegible] برخاست [illegible] آور شعر
جاتا رہا اور [illegible] اور [illegible] بایام
شہزادگی [illegible] بلکہ اسوقت شہزادہ [illegible] توجیہ
میں دونوں فقرے اپنے اپنے معنی میں [illegible] اول [illegible] فقرہ اول
فقرے کا منسیج ہے قطعہ نیم نانی گر خورد مرد خدا [illegible] درویشان کند نیمی دگر ملک
اقلیمی بگیرد بادشاہ ہمچنان در بند اقلیمی دگر نیم نانی میں [illegible] پڑھنا چاہیے اسواسطے
کہ مضاف ہے اور نان مضاف الیہ اور [illegible] لفظ [illegible] کے لیے ہے یعنی ایک نان (از مترجم)
نیم نانے میں یا زائد ہے جسطرح لفظ یکی میں ہے اضافت نیم خلاف مشہور ضرور نہیں) مرد خدا
طالب خدا اور عاشق اللہ کو کہتے ہیں [illegible] اور دوم کے سکون سے دینا اور
ارنا ملک میم کے پیش اور لام کے سکون سے بادشاہی اقلیم [illegible] کے ساتھ ایک [illegible] زمین کا
اور اصطلاح میں ساتواں حصہ دنیا کا اقلیم ہے اور حکما کے نزدیک تمام دنیا سات حصے ہے اور ہر حصہ ایک
ایک سیارہ کے حوالہ ہے حکایت طائفہ دزدان عرب بر سر کوہے نشستہ بودند و منفذ
کاروان بستہ و رعیت بلدان از مکائد ایشان مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکہ ملاذی
منیع از قلہ کوہی بدست آوردہ بودند و ملجا و ماوای خود ساختہ مدبران ممالک آن طرف در دفع

حضرت ایشان مشورت کردند کہ اگر این طائفہ برین نسق روزگاری مداومت نمایند
مقاومت با ایشان ممتنع گردد - طائفہ ہمزہ کے زیر سے ایک گروہ ہر شی سے - منفذ میم کے
زبر اور نون کے سکون اور فے کے زبر سے گذرگاہ ہم طرف ہو یا ب نصر ینصر سے - کاروان
مشہور ہے یعنی قافلہ اور راہگیر اور مسافر کو بھی کہتے ہین کہ سوداگری کے لیے باہر جائے - رعیت فعالی
رے اور عین کے زیر سے اور تشدید یائے تحتانی سے عامہ آدمی - بلد دو زبر سے شہر اور جمع اسکی بلدان
مکائد میم کے زبر اور ہمزہ کے زیر سے جمع مکیدہ کی یعنی مکر جسطرح مصالح جمع ہو مصلحت کی - مرعوب
میم کے زبر سے ڈرایا گیا کہ مصدر اسکا رعب پیش کے ساتھ ہو معنی اسکے ڈرانا - ملاذ ی یائے مجہول کے
ساتھ پناہ کی جگہ - منیع میم کے زبر اور نون کے زیر اور سکون یائے تحتانی سے روکنے والا اور عزیز
اور دشوار - قلہ قاف کے پیش اور لام کی تشدید سے پہاڑ کی چوٹی اور ہر شی کی بلندی از کشف اللغات
ملجا میم کے زبر اور سکون لام سے پناہ کی جگہ - ماوی الف مقصورہ سے رہنے کی جگہ - مدبر اسم فاعل
تدبیر کا اور معنی کام کا انجام سوچنے والا - ممالک میم کے زبر اور لام کے زیر سے بادشاہی کے مقامات
جمع مملکت کی - مضرت میم کے زبر اور منقوطہ ضاد اور خالی رے کی تشدید سے نقصان و گزند -
مشورت میم کے زبر اور شین منقوطہ کے سکون سے کسی کام کی صلاح کا سوچنا - نسق - نون اور
سین خالی کے زبر سے دانتوں کی باڑ یا قطار جو برابر اور ہموار ہو اور کلام ترتیب دیا ہوا اور آراستہ
اور مسلسل - اور سین حرف دوم کے سکون سے بات کو قاعدے سے کرنا اور ترتیب سے لانا اور یہان
مراد طرز اور روش ہے - مداومت میم اول کے پیش اور واو کے زبر سے برابر کرتے رہنا - مقاومت
ہم وزن مداومت برابری کرنی - مثنوی درختی کہ اکنون گرفتہ است پاے + بہ نیروی
مردی بر آید ز جاے + وگر ہمچنان روزگاری ہلی + بگردونش از بیخ بر نگسلی + سر چشمہ
شاید گرفتن بہ بیل + چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل + پاے گرفتن جڑ پا مضبوط پکڑنا اور رہنا
اور ٹھہرنا - نیرو نون کے زیر سے زور اور قوت - از جا بر آمدن اکھڑ انا اور اکھڑنا - ہلی دونون زیر
سے صیغہ مضارع مخاطب کا ہشتن سے یعنی تو چھوڑے - گردون ایک قسم کی گاڑی کہ بھاری بوجھ
اور توپین اسپر لاد کر ہاتھیون سے کھنچین اور دولاب چرخی جس سے پانی کنوئین سے نکالین - قولہ از
بیخ بر نگسلی صیغہ مضارع مخاطب منفی مصدر گسستن سے اور معنی توڑنا ڈورا تاگے وغیرہ کا یعنی جب

اسکو تو نہ اکھاڑ سکے اور گردن سیدھی تو نہ کر سکیگا جبکہ تو اسکو جگہ سے اٹھانا چاہتا ہے [illegible] شعر [illegible]
بزرگ شیرازی سے مسموع بمقام اکبرآباد ہوا کہ بگردنش اصل مین بگردانش [illegible] گردانیدن [illegible]
اسکے پہلوان ہین مراد یہ کہ تھوڑے دن کا جما ہوا درخت ایک مرد کے زور سے اکھڑ آتا ہے اور جب پرانا ہو
جڑ پکڑ لی تو بہت سے پہلوانون سے نہ اکھڑیگا اور الف گردان کا واو کے ساتھ [illegible] سے بدل کر مشہور
ہو گیا کہ ولایتی لوگ اپنے لہجہ مین تلفظ اپنے الف کا واو کی طرح کرتے ہین) چشمہ وہ جگہ جہان سے
پانی ابلتا اور نکلتا ہو اور جاری ہوتا ہے۔ پر شدن عبارت بہت لانے اور بھرے ہونے سے ہے جیسے کہ
مصنف علیہ الرحمہ نے لکھا ہے مصرع ہم پیشہ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل را + یعنی [illegible] بہ کثرت سے ہو سکتی
[illegible] ہین۔ میل میم کے زیر سے لوہے کا قلم اور سلائی جس سے سرمہ آنکھون مین لگاتے ہین
اور وہ قلم کہ تختی وغیرہ پر اس سے نقش بناتے ہین اور مراد اس سے [illegible] چیز ہے۔ سخن برین
مقرر شد کہ یکے را بتجسس ایشان برگماشتند و فرصت نگاہ داشتند تا وقتیکہ بر سر قومی
راندہ بودند و بقعہ خالی ماندہ تنے چند از مردان واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستاد
تا در شعب جبل پنہان شدند و زوان (شبانگاہ) باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ
سلاح بگشادند و غنائم بنہادند نخستین دشمنے کہ بر ایشان تاختن آورد خواب بود چندانکہ
پاسی از شب بگذشت۔ تجسس اول دوم کے زبر اور خالی [illegible] کے پیش اور تشدید سے
کھوج لینا اور ڈھونڈھنا اور خبر کا پوچھنا۔ بر سر قومے راندہ بودند یعنی ایک قوم کے سر پر دوڑ گئے تھے
[illegible] کہ تاختن دوڑانے اور چلانے کے معنی مین بھی آیا ہے۔ واقعہ [illegible] اور [illegible] کلام [illegible]
[illegible] خالی [illegible] اور [illegible] جو پہاڑ مین ہو [illegible] اول او دوم
[illegible] شبانگاہ رات کے وقت۔ غارت لوٹ۔ سلاح [illegible] لڑائی کا اوزار
[illegible] تلوار وغیرہ۔ پاس فارسی [illegible] کہ رات دن [illegible] ایک [illegible] کو کہتے ہین
اور [illegible]
[illegible] اسی طرح [illegible]
[illegible] لغت مین [illegible] لیکن [illegible] مقتضائے مقام [illegible] خورشید [illegible]
سیاہی رفت + یونس اندر دہان ماہی رفت + بر آن [illegible] خورشید [illegible]

سیاہی زلفش سے مراد آفتاب کے ڈوبنے سے ہے یونس در دہان ماہی زلفش کنایہ ہے دن کے جانے اور
رات کے آنے سے یعنی سورج ڈوب گیا اور دن آخر ہوا اور رات آن پہونچی اور سلف کے بعض فاضلوں
سے منقول ہے کہ اس بیت کا دوسرا مصرع تلمیحی ہے بطور نظیر مصرع اول کے اسواسطے کہ قرص خورشید
جو اضافت بیانی کے ساتھ ہے مراد آفتاب ہے اور یونس پیش کے ساتھ نام ہے ایک پیغمبر کا جنھوں نے اپنے تئین
دریا میں ڈال دیا اور مچھلی کے پیٹ میں گیا یعنی آفتاب کا گوشۂ غروب میں جانا مشابہ اسکے تھا کہ یونس
علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں۔ دوسرا مصرع اس شب کی شدت تاریکی کو جو چوروں کے حق میں
بتلاتا ہے یعنی یونس علیہ السلام کو تین تاریکیاں پیش آئی تھین ایک دریا کی تاریکی دوسرے مچھلی کے
پیٹ کی تاریکی تیسرے رات کی تاریکی اسی طرح اس رات کا آنا چوروں کے حق میں نہایت تاریکی کیسا
تھا اس سبب سے کہ وہ شب سو سبب انکی گرفتاری اور انکی حیات کے قطع کی سبب ہوئی جیسا کہ [illegible]
لکھا ہے کہ یونس علیہ السلام اس وہم سے کہ قوم کے لوگ انکو جھٹلاینگے دریا کنارے سے گئے اور ناؤ میں
بیٹھے ناؤ [illegible] میں آئی اور چلتے چلتے ٹھہر گئی ناؤ کے لوگ گھبرائے یونس علیہ السلام نے کہا اگر تم
چاہتے ہو کہ تمہاری زندگی کی ناؤ ڈوبے نہ اور نجات کے کنارے پہونچے تو مجھے دریا میں گرادو
انکو [illegible] اللہ کا نام ہم الگ ان سے [illegible] قرعہ یعنی پانسا ڈالا کہ جسکے نام
وہ قرعہ نکلے اسکو دریا میں ڈال دیں تین دفعہ قرعہ ڈالا اور یونس علیہ السلام ہی کے نام آیا آخر
یونس علیہ السلام نے [illegible] آپ دریا میں ڈال دیا اور ایک مچھلی انکو الہام الہی سے نگل گئی اور
آپ چالیس روز تک اس مچھلی کے پیٹ میں بند رہے [illegible] اور فرشتے [illegible] رہتے اور کلمہ
لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین زبان پر جاری تھا بعد اسکے [illegible] مچھلی کو حکم ہوا
مچھلی نے دریا کے کنارے جاکر یونس علیہ السلام کو منہ سے اگل دیا اور اسی وقت ایک کدو کی بیل آپکے
[illegible] کے لیے مقرر ہوئی کہ آپ نے چلنے پھرنے کی طاقت حاصل کی انتہی کلامہ یعنی تمام ہوا
کلام [illegible] کا ۔ (از مترجم) اس بیت میں آفتاب کے غروب ہونے کو تشبیہ دی گئی یونس علیہ السلام
کے جانے سے مچھلی کے پیٹ میں تو وجہ شبہ میں شارح نے صرف شدت تاریکی کے بیان پر اکتفا کی
اور [illegible] بیان قاطع کے یونس اندر دہان ماہی زلفش کو بطور مثال کے غروب آفتاب کو کہا لیکن
میرے نزدیک اس مثال اور اس وجہ شبہ تاریکی کے علاوہ اور بھی وجہ شبہ پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ

کہ جب تک آفتاب مثل یونس علیہ السلام روے زمین پر روشن اور نور افشان رہا چوروں کا گروہ
محفوظ اور مصئون مثل قوم یونس علیہ السلام کے رہا اور جبکہ آفتاب غروب ہوگیا جسکی شعاع نور روے
زمین پر سے اٹھ گئی جسطرح کہ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ مین گئے اور شعاع رسالت او نور ہدایت
قوم کی زمین اور مساکن سے دور ہوئی تو جسطرح قوم پر عذاب نازل ہوا اسی طرح چوروں کے گروہ پر
بھی عذاب پہونچا جیسا کہ صاحب تفسیر بیضاوی نے لکھا ہے روی ان یونس علیہ السلام بعث الی نینوی
من الموصل فکذبوہ واصروا علیہ فوعدھم بالعذاب الی ثلث وقیل الی اربعین فلما دنی الموعد اغامت
السماء غیما اسود ذا دخان شدید فھبط حتی غشی مدینتھم فھابوا فطلبوا یونس فلم یجدوہ
فایقنوا صدقہ فلبسوا المسوح وبرزوا الی الصعید بانفسھم ونسائھم وصبیانھم ودوابھم وفرقوا بین
کل والدۃ وولدھا فحن بعضھا الی بعض وعلت الاصوات والعجیج واخلصوا التوبۃ واظھروا الایمان وتضرعوا
الی اللہ فرحمھم وکشف عنھم وکان یوم عاشوراء یوم الجمعۃ انتھی کلامہ اسکا ترجمہ یہ ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ یونس علیہ السلام
موصل سے نینوی کی طرف ہدایت کے لیے بھیجے گئے تو وہان کے باشندون نے انکو جھٹلایا اور
تکذیب پر اصرار کیا تو یونس علیہ السلام نے انسے وعدہ عذاب کا تین روز یا چالیس دن کی میعاد کا
کیا پھر جب وقت اسکا قریب پہونچا تو آسمان پر ابر سیاہ چھا گیا جسمین دھوان شدت سے تھا اور
وہ اترنے لگا یہان تک کہ انکے شہر کو ڈھک لیا تب وہ لوگ ڈرے اور یونس علیہ السلام کو
ڈھونڈھا مگر انکو نہین پایا پس انکے سچے ہونے کو یقین کیا یعنی کہ یہ وہی عذاب ہے کہ وعدہ
آپ نے کیا تھا پھر انھون نے راہبون کے لباس پہنے اور شہر سے صحرا کی طرف مع اپنی عورات
اور اطفال اور مواشی کے نکلے اور چھوڑ دیے اور الگ کر دیے بچے انکی ماؤن سے اور وہ ایک پکار
مچ گئی بعضون کی بعضون کی طرف اور شور و غل اور چیخ اور چلاہٹ بلند ہوئی اور خالص دل سے
توبہ کی اور ایمان کو ظاہر اور جناب الٰہی میں عاجزی کی پس رحم کیا اللہ تعالی نے انپر اور
عذاب منزلہ کو انسے دور کیا اور یہ واقعہ عاشورا کو جمعہ کے دن تھا ختم ہوا بیان کلام صاحب
تفسیر بیضاوی کا اور اس شعر مین ایراد ہے تاکہ تشبیہ تام اسوقت ہوتی کہ جبطرح قوم یونس علیہ السلام
سے عذاب آیا ہوا دور ہوا چورون سے دور نہین ہوا اسواسطے کہ قوم نے توبہ کی وہ عذاب دور
ہوا ان چورون نے نہ توبہ کی نہ خلاصی پائی [illegible]

سیدھی سادی وجہ شبہ ہے جو شرارت سیاہی شب سے بیان کی گئی اس وجہ شبہ مزید میں عذاب کا
نازل ہونا بعید ہے کیونکہ آفتاب بھی مثل یونس علیہ السلام پوشیدہ ہوا تشبیہ میں بہت قوت حاصل ہوتی ہے
اگرچہ تشبیہ نامہ کے مرتبہ کو نہ پہنچے تب بھی صرف وجہ شبہ تاریکی مخصوص ہوا اکمل اور اتم ہوا مردان
دلاور از کمینگاہ بدر جستند و دست یکان یکان برکتف بستند بامدادان بدرگاہ
ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن اشارت فرمود اتفاقاً در آنمیان جوانے بود کہ
میوہ عنفوان شبابش نو رسیدہ و سبزہ گلستان عذارش نو دمیدہ یکے از وزرا پائے تخت
ملک را بوسہ داد و روے شفاعت بر زمین نہاد و گفت این پسر ہنوز از باغ زندگانی
بر نخوردہ و از ریعان جوانی تمتع نیافتہ توقع بکرم اخلاق خداوندی آنست کہ ببخشیدن
خون وے بر بندہ منت نہی ملک روے ازین سخن در ہم کشید و گفت - کمینگاہ پوشیدہ
... کی جگہ جہاں چھپ کر [illegible] کا قصد کرتے ہیں اور یکان یکان جدا جدا - کتف اول حرف کے زیر
اور دوم کے سکون سے چوڑی ہڈی مونڈھے کی پیچھے کی جسکو فارسی میں شانہ کہتے ہیں اور حرف
اول کے زبر اور دوم کے زیر سے بھی اس معنی میں آیا ہے اور اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے
دونوں ہاتھ کو پیٹھ پیچھے باندھنا - بامدادان [illegible] کے وقت - عنفوان خالی عین کے پیش سے
اول اور ابتدا ہر چیز کی - شباب بفتح جوانی - دمیدہ شرح عربی میں شگوفہ دمیدن کے معنی
نبات [illegible] اگی ہوئی چیز اور پیدا شدہ - شفاعت بزبر سے چاہنا - ریعان اول کے زبر سے
ہر چیز کی [illegible] اور ریعان شباب [illegible] اول شباب - تمتع بروزن تفعل بہرہ ور ہونا - روے درہم
کشیدن منہ پھیر لینا اور اعراض کرنا - بیت پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است +
تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است + پرتو فارسی [illegible] عکس اور شعاع مراد خو
اور عادت سے ہے - بنیاد اول [illegible] اور دوم کے سکون سے جڑ اور بیخ اور مادہ اور
مراد یہاں سرشت سے ہے - تربیت پرورش کرنا اور [illegible] اور محاورہ روزمرہ میں تعلیم اور ادب
[illegible] - نا اہل ناسزا اور نالائق - گردگان فارسی کاف کے زیر سے ایک میوہ ہے کہ عربی میں
جوز [illegible] کہتے ہیں اور شرح [illegible] گردگان سے پہلے کاف عربی کے زیر اور دوسرے فارسی کاف کے
زبر سے دیکھا گیا - یعنی جو شخص کہ اسکی سرشت بری ہو نیکوں کی عادت اور خو نہیں قبول کرتا اسواسطے

کہ علم اور ادب نا قابل کو سکھلانا ایسا ہی کہ جوز یعنی اخروٹ کو گنبد پر رکھنا۔ خلاصہ مطلب یہ ہی کہ اول
جسم دوسرے گول جسم پر جیسے کرہ کرہ پر نہیں ٹھہرتا اسی طرح نا قابل کی طبیعت کہ مادہ کی کثافت
اور میلے پن کے سبب علم اور ادب کی قابلیت نہین رکھتی اور قرارگاہ اسکا نہین ہو سکتا کیونکہ علم
شی لطیف ہی اور طبیعت نا قابل کی کثیف ہی اور لطیف اور کثیف دونون باہم نقیض ہین اور پوشیدہ
نہ رہے کہ اس قسم کی نظم کلام کو مذہب کلام کہتے ہین اور اسکا طریقہ اسطرح پر ہی کہ شعر دلیل اور
برہان پر مشتمل ہو بطور اہل کلام یعنی متکلمین کے جو مقابل فلسفہ کے ہین کہ انکا کلام مدلل اور
مبرہن یعنی دلیل اور برہان کے ساتھ ہوتا ہی جیسے رباعی ابوالفرج رومی کی رباعی گفتم کہ زخردی
دل من نیست پدید + اندوہ بزرگ تو درو چون گنجید + گفتا کہ زدل بدیدہ باید نگرید + خردست بدیدہ و بزرگ
چو ان وید + دلیل کی شکل بیان یہ اسطرح ہی کہ دل کو انکھون پر قیاس کرنا چاہئیے کہ انکھ باوجود
چھوٹی ہی بڑی چیزون کو دیکھتی ہی پس دل بھی ایسا ہوتا ہی۔ شکل دلیل مصنف قدس سرہ کی ظاہر ہی
جیسا کہ پیشتر مین نے ذکر کیا۔ نسل و تبار ایشان منقطع کردن اولی تراست و بیخ و بنیاد
ایشان برآوردن بہتر کہ آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ نگاہداشتن
کار خردمندان نیست قطعہ ابر اگر آب زندگی بارد + ہرگز از شاخ بید بر نخوری +
با فرومایہ روزگار مبر + کز نی بوریا شکر نخوری + نسل حرف اول کے زیر اور دوسرے
کے سکون سے بچا اور جننا۔ تبار زبر سے گھرانا اور کنبا اور اصل و پیدایش کے معنی ہین یعنی ایکد
منقطع اسم مفعول انقطاع کا معنی کٹا ہوا۔ آتش نشاندن یعنی آگ کو بجھانا۔ اخگر فارسی کا فتحہ
اگ کے چنگے ٹکڑے یعنی انگارہ اور چنگاری کو کہتے ہین۔ افعی زبر سے۔ سانپ اور ایک خاص سانپ
کا بھی نام ہی کہ نظر سے مار ڈالتا ہی لیکن جو نظر اسکی مرد پر پڑے انکھ اسکی پھوٹ جاسے۔ آب زندگی
آب حیات۔ بارد کے معنی برسائے اور بعید نہو کہ تقدیر کلام کی اسطرح پر ہو کہ از ابر اگر آب زندگی بارد
از شرح عربی۔ بید یائے مجہول سے ایک درخت ہی بن پھل کا اور وہ کئی قسم کا ہوتا ہی۔ فرومایہ
اول حرف کے زیر سے یعنی بد اصل اور بد اصل کے اور اس شخص کو بھی کہتے ہین کہ نادانی سے
کام کرے اور بے ہنر ہو۔ روزگار مبر یعنی ضائع مت کر اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ معنی اسکی بسر
مین مت کر۔ نی بوریا ایک قسم کی نرکل ہوتی ہی جس سے بوریا بناتے ہین۔ وزیر چون

این سخن بشنید طوعاً و کرہاً بپسندید و بر حسن رای ملک آفرین خواند و گفت آنچہ خداوند
فرمود عین حقیقت است کہ اگر در سلک صحبت آن بدان تربیت یافتی یکی از ایشان شدی
اما بندہ امیدوار است کہ بصحبت صالحان تربیت پذیرد و خوی خردمندان گیرد کہ ہنوز
طفل است و سیرت بغی و عناد آن گروہ در نہاد وی متمکن نشدہ و در حدیث است
طوع زبر سے چاہنا۔ کرہ زبر سے ناپسند کرنا۔ طوعاً و کرہاً یعنی خواہ نخواہ۔ آفرین مد کے ساتھ
اور رے کے وقف سے کلمہ تحسین کا ہے۔ سلک زیر سے موتی کی لڑی اور مراد اس سے گروہ ہے صحبت
پیش سے یاری۔ بغی زبر سے ظلم کرنا اور حق سے پھرنا۔ عناد زیر کے ساتھ معنی لڑائی لڑنا۔ نہاد
زیر سے سرشت اور پیدایش اور زبر کے ساتھ رسم اور عادت۔ متمکن اسم فاعل تمکن کا ہے یعنی جگہ
لینے والا۔ حدیث ما من مولود الا قد یولد علی الفطرۃ لکن ابواہ یہودانہ و ینصرانہ و یمجسانہ یعنی کوئی فرزند نہیں مگر تحقیق
اسکی ولادت آفرینش پر ہوتی ہے لیکن ماں باپ اسکے اسکو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی اور مجوسی
قطعہ با بدان یار گشت ہمسر لوط + خاندان نبوتش گم شد + سگ اصحاب کہف
روزی چند + پی نیکان گرفت مردم شد + لوط لام کے پیش سے نام ایک پیغمبر علیہ السلام
کا جو پاک اور معصوم تھا مگر شیطان نے اسکی قوم کو بے راہ کر دیا۔ ہمسر زبر کے ساتھ آتا ہے لغات میں
ہمکنار اور ہمقرین اور ہمجنس اور ہم ملت کے معنی میں آیا ہے۔ اور شرح عربی میں ہمسر لوط سے زوجہ
لوط علیہ السلام کی مراد لی ہے اور بعضوں نے کہا پسر لوط علیہ السلام سے مراد ہے اور بعضے نسخوں میں
پسر نوح جو آیا ہے اسکو صاحب شرح عربی نے باطل کیا اور اپنے قول کو آیات قرآنی کی دلیل سے ثابت
کیا ہے مگر چونکہ اسکا بیان بموجب طول کلام ہے۔ خاندان قبیلہ اور کنبا۔ نبوت دو پیش اور تشدید واو
پیغمبری۔ کہف زبر سے غار کلان اور پناہ اور یار غار یعنی دوست موافق اور یار صادق کے ہے
اور اصحاب کہف کی تعداد اور شمار میں اختلاف ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ وے تین شخص تھے
اور ایک فرقہ اسپر ہے کہ وے پانچ آدمی ہیں مگر حق یہ ہے کہ وے سات شخص ہیں اور نام سگ اصحاب کہف
کا قطمیر ہے قاف کے زیر سے اور مشہور ہے کہ قیامت کے دن آدمی کی صورت میں اسکو اٹھاوینگے
اصحاب کہف کی صحبت کی برکت سے جیسا کہ سر در رہا ہیں لکھا ہے قال عشر من الحیوانات یدخلون الجنۃ
عجل ابراہیم و کبش اسمعیل و ناقۃ صالح و البقرۃ موسیٰ و حوت یونس و حمار عزیر و نملۃ

سلیمان ع و ہدہد بلقیس ع و کلب اصحاب کہف و ناقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی حیوانات سے دس
حیوان بہشت میں داخل ہونگے گوسالہ یعنی بچھڑا ابراہیم ع کا اور میڈھا اسمٰعیل ع کا اور اونٹنی صالح
کی اور گائے موسیٰ ع کی اور مچھلی یونس ع کی اور گدھا عزیر ع کا اور چیونٹی سلیمان ع کی وغیرہ -
پی گرفتن پیروی کرنی اور پیچھے جانا - این بگفت و طائفہ از ندمای ملک بادی اشفاق
یار شدند تا ملک از سر خون او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم رباعی
دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد + دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + دیدیم بسے آب
ز سر چشمہ خرد + چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد + ندما اول کے پیش اور دوم کے زبر سے
مصاحبان اور ہمنشینان جمع ندیم کی - شفاعت شین منقوطہ کے زبر سے چاہنا - از سر خون
او در گذشت یعنی اسکے قتل کے خیال سے درگذرا - زال نام رستم کے باپ کا جو پہلوان
گرد پیش سے فارسی کاف کے دلاور اور دلاور شجاع - سر چشمہ وہ جگہ کہ پانی جہان سے ابلے اور
جاری ہو - اور سر لفظ سرچشمہ میں زائد ہے جیسے سرزمین اور سر منزل اور مثل اسکے - بیشتر آمد یعنی
بڑھ آیا اور زیادہ ہوا - فی الجملہ وزیر پسر را بناز و نعمت بپرورد و استاد ادیب بتربیتش نصب کرد
تا حسن خطاب و رد جواب و سائر آداب خدمت ملوکش بیاموختند تا در نظر ہمگنان پسندیدہ آمد بارے
وزیر از شمائل او در حضرت ملک شمۂ میگفت کہ تربیت عاقلان درو اثر کردہ است و
جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت بیت عاقبت
گرگ زادہ گرگ شود + گرچہ با آدمی بزرگ شود + فی الجملہ قدما کے محاورے میں الغرض
اور حاصل کلام کے معنی میں آتا ہے جہاں توضیح بعد اجمال ہو - ادیب ہمزہ کے زبر اور خالی دال کے
زیر سے صاحب ادب اور دانا - نصب نون اور خالی صاد کے سکون سے کھڑا کرنا - حسن اول کے
پیش اور دوم کے سکون سے خوبی اور اچھائی - خطاب کسی سے روبرو بات کرنی - آداب کے
ساتھ جمع ادب کی یعنی اطوار پسندیدہ اور ہر ایک چیز کی نگاہ رکھنی - شمائل شین منقوطہ کے زبر
اور ہمزہ کے زیر سے عادتیں جمع شمال کی [illegible] شمہ شین منقوطہ کے زبر اور میم کی تشدید
سے پارہ اور ٹکڑا - جبلت جیم اور با کے [illegible] اور لام کی تشدید سے آفرینش -
تبسم اول اور دوم کے زبر سے خالی [illegible] مسکرانا - عاقبت

زیر کے ساتھ قاف کے انجام کسی چیز کا۔ سالے دو برین برآمد طائفۂ اوباش محلت بد و پیوستند
و بعقد مرافقت ببستند تا بوقت فرصت وزیر را با دو پسرش بکشتند و نعمت بقیاس
برداشتند و در مغارۂ دزدان بجاے پدر نشست ملک دست تحیر بدندان گزید
و گفت ۔ اوباش بہ پیش زبر کے ساتھ کہ واو مقدم ہے بر خلاف قیاس ہے اور معنی
اسکے ہر جنس اور قسم کے بھلے برے آدمی۔ محلہ حرف اول و دوم کے زبر اور لام کی تشدید اور
زبر سے رہنے اور اترنے کی جگہ۔ عقد زبر سے اول کے اور دوم کے سکون سے باندھنا اور
گٹھیانا۔ مرافقت میم کے پیش اور فے کے زبر سے آپس مین ہاتھ دینا۔ مغارہ میم اور غین منقوطہ کے
زبر سے گڑھا جو پہاڑ مین ہو ہندی مین اسے کھڈ کہتے ہین۔ تحیر اول و دوم کے زبر اور تیسرے کی
تشدید اور پیش سے سرگشتہ اور ہکا بکا ہونا۔ دست تحیر بدندان گرفتن سے مراد حیران اور
پریشان اور شاسدت ہونا۔ قطعہ شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے + ناکس بتربیت
نشود اے حکیم کس + باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در
شورہ بوم خس + نیک یاے مجہول سے خوب اور بہتر۔ طبع زبر سے سرشت ۔ روید شرح
عربی مین ہے مشتق روئیدن سے بمعنی رویانیدن کے بالاشتراک متعدی اور لازم مین مجازاً ہے۔
شورہ بوم وہ زمین جسمین نمک ہے اور ہندی مین کلر کہتے ہین یعنی عمدہ تلوار جو لڑائی مین کام آوے
خراب لوہے سے کسطرح کوئی بنا سکے اسیطرح ناقابل کو تربیت سے عقلمند نہین کرسکتے اسلیے انا
اور [illegible] مین کسی کو خلاف نہین ہے اُس سے باغ مین لالہ
پیدا ہوتا ہے [illegible] روئیدگی ہوتی ہے قطعہ زمین شور
سنبل بر نیارد در و تخم عمل ضائع مگردان + نکوئی با بدان کردن چنان است + کہ
بد کردن بجاے نیک مردان ۔ سنبل سین کے زبر اور باے موحدہ کے پیش سے ایک
گھاس ہے خوشبودار جسکو سنبل الطیب کہتے ہین۔ قولہ سنبل بر نیارد یعنی سنبل کو نہین اگاتی
امل دو زبر سے امید۔ ضائع ہمزہ کے زیر سے ناچیز ہونے والی ہندی اسکی اکارت ہے اور
معنی دوسری بیت کے یہ ہین کہ برائی نیکون کے حق مین جسطرح کہ عقلاً اور نقلاً بری ہے بدون کے
ساتھ نیکی اور احسان کرنا وہ اثر پیدا کرتا ہے کہ نتیجہ اسکا برائی کے سوا کچھ حاصل نہین ہوتا ۔

حکایت سرہنگ زادہ بر در سرای اغلمش دیدم کہ عقل و کیاستی و فہم و فراستی زائد الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیہ او پیدا **ابیت** بالای سرش ز ہوشمندی + میتافت ستارۂ بلندی + سرہنگ کاف فارسی کے ساتھ سردار اور پیشرو لشکر اور سپاہ کا اسواسطے کہ ہنگ سپاہ کے لیے آیا ہے۔ اغلمش ہمزہ اور لام کے پیش سے اور میم کے زبر اور شین منقوطہ کے سکون سے ایک بادشاہ عجم کا نام ہے اور لفظ ترکی ہے۔ کیاست عربی کاف کے زیر سے دانائی اور جو فارسی کاف سے پڑہتے ہین غلط ہے۔ زائد الوصف یعنی صفت کرنے سے زیادہ۔ ناصیہ بال کہ پیشانی پر اسکی محل ہے اور فارسی مین پیشانی ہے۔ قولہ بالای سرش الخ یعنی اُس لڑکے کے سر پر عقل کے سبب ستارہ بلندی کا کہ وہی بلندی ہے روشن ہوتا تھا یعنی اسکی صورت اور شکل سے بلندی مرتبہ اور رفعت منزلت کی عیان تھی ۔ فی الجملہ قبول سلطان آمد کہ جمال صورت و کمال معنی داشت و حکما گفتہ اند توانگری بہنر است نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال ابنای جنس بر وحسد بردند و بخیانتی متہم کردند و در کشتن او سعی بے فائدہ نمودند **مصرع** دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشان در حق تو چیست گفت در سایۂ دولت خداوندی ہمگنان را راضی کردم مگر حسود کہ راضی نمیشود الا بزوال نعمت من و دولت و اقبال باد ۔ مقبول پذیرفتہ اور قبول ہوا۔ جمال خوب اور اچھا ہونا اور خوبی صورت اور سیرت کی کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ کمال زبر سے پورا ہونا۔ قولہ کمال معنی داشت یعنی فضل و بلاغت اور دانشمندی اور دوربینی مین انتہا کو پہونچا تھا۔ توانگر حرف اول کے پیش اور فارسی کاف کے زبر سے زور آور اور قدرت والا اور اسکے آخر مین یاے مصدری ہے۔ بہنر یعنی عیب اور توانگر مرکب ہے توان بمعنی قدرت اور گر سے اور گر کاف فارسی سے مراد ف اور ہم معنی گار کا ہے اور الف توان کا کثرت استعمال سے حذف ہوگیا اور توانگر مالدار کو اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ مال اور روپیہ کے سبب امور دنیاوی پر قادر ہوتا ہے پس معنی اسکے کہ توانگری بہنر است نہ بمال اسطرح ہین کہ قادر امور دنیاوی پر ہونا مثلاً لوگون کی نظر مین عزت اور اعتبار حاصل کرنا اور بارگاہ امرا اور سلاطین مین سرخروئی اور بار پانا اور مشکل مشکل امور کے جو ہون فضل اور کمال اور بے عیب ہونے کے سبب سے ہے نہ کہ روپیہ پیسہ مال و زر سے

اسواسطے کہ بہت سے مالدار جو فضل و ہنر سے بے بہرہ ہین اور بخل اور بے وقوفی کے ساتھ مشہور
باوجود مال اور زر کے مفلسون کی طرح ذلت سے گوشمالی پاتے ہین اور خلائق کی نگاہ مین حقیر
دکھلائی دیتے ہین اور فضل و کمال کے لوگ باوساطت زر و مال کے بوجہ کمال مقبول امرا اور
سلاطین کے اور امور دنیوی پر قادر ہوتے ہین - خلاصہ معنی یہ کہ تونگری صرف مال کے سبب نہین ہی
بلکہ سبب اسکا مال اور فضل و کمال کا جمع ہونا ہی یا صرف فضل و کمال اور فقرہ دوم بزرگی عقل کے
ساتھ ہی نہ عمر کے ساتھ اسی طرح ہی یعنی بڑائی اور ترجیح دوسرے اشخاص پر عقل کی وجہ سے ہی نہ بوجہ
سال عمری کے زیادہ ہونے سے اسواسطے کہ اکثر بوڑھے آدمی ایسے ہین کہ عقل اور دانش سے
بہرہ نہین رکھتے اور خلق اللہ کی آنکھون مین حقیر معلوم ہوتے ہین اور اہل عقل ہوشیاری اور
دانشوری کے باعث باوجود قلت سن و سال کے دوسرون پر بزرگی اور فوقیت رکھتے ہین -
ابناء جنس مراد ملازمان اور لواحقان بارگاہ سلطانی ہین اور معنی لغوی اسکے پہلے بیان ہو چکے
حسد دو زبر کے ساتھ بدخواہی - خیانت دغلی اور ناراستی یعنی سیدھا سچا نہونا - متہم میم کے
پیش اور تاے قرشت کی تشدید اور زبر سے اسم مفعول ہی اتہام کا یعنی جھوٹھ لگایا گیا اور گمان بد
کیا ہوا - خصم زبر سے دشمن اور اسکے آخر مین یاے مصدریت کے لیے ہی قولہ مگر حسود مین مگر استثنا
کے لیے ہی اور حسود مستثنیٰ ہی اور ختم کلام اسی جگہ سے ہی مابعد کی عبارت سے علاقہ اسکو نہین یعنی
سایہ دولت خداوندی مین رہکر سب کو راضی اور خوش مین نے کیا مگر حسود یعنی بخیر دشمن کے اسواسطے
کہ وہ رضامند نہین مگر میری نعمت کے نیست و نابود ہونے سے **قطعہ** توانم آنکہ نیازارم
اندرون کسے + حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست + بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست + برنج درست یعنی رنج مین ہی اور شروع مین
باے موحدہ زائد ہی - قولہ کین رنجیست یعنی یہ حسد اور بدخواہی ایک مرض اور علت ہی -
مشقت میم کے زبر اور قاف کی تشدید اور زبر سے کسی پر دشوار کام کا ہونا - رست خالی
رے کے زبر اور خالی سین کے سکون سے ماضی مطلق رستن کا جسکے معنی رہا ہونا اور چھوٹنا ہی
مگر یہان ماضی مصدر کے معنی مین ہی اس سبب سے کہ لفظ نتوان کے بعد واقع ہی اسواسطے کہ
اہل فارسی کے محاورہ سے ہی کہ اگر ماضی بعید ہو اور شاید و توان وغیرہ امثال اسکے آگے

تو مصدر کے معنی وہ فعل ماضی دیتا ہے چنانکہ نتوان گفت یعنی نتوان گفتن اور امثال اسکے اور اخلاق ناصری مین لکھا ہے کہ صاحب حسد ہمیشہ مریض رہتا ہے اور مرض اسکا ہرگز زائل نہین ہوتا الا مرگ سے اس سبب سے کہ حاسد زوال نعمت مردم کو چاہتا ہے اور نعمت کا زوال اسکی خواہش کے موافق ہر ایک شخص سے ممکن نہین اور اتفاقاً اگر ایک سے زائل ہو تو دوسرے کو پہنچتی ہے اور مراد حاسد کی حسب دلخواہ پوری نہین ہوتی پس منشا قول حضرت قدس سرہ کا کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست یہی ہے (از مترجم) باید اور شاید اور توان اور تواند وغیرہ خود افعال ہین اور فعل ساتھ دوسرے فعل کے ترکیب نہین پاتا اسواسطے جو لفظ کہ بصورت فعل ماضی مطلق آنکے بعد آتا ہے درحقیقت فعل ماضی مطلق نہین بلکہ وہ مصدر یا حاصل بالمصدر ہے اور یہ ایک قاعدہ عام فارسی زبان مین محاورہ اور استعمال اہل زبان پر حوالہ کیا ضرور نہین بلکہ فارسی مین صیغہ استقبال ہر ایک مصدر کا اسی قاعدے کی بنیاد پر ہے جیسے کہ خواہد گفت اور خواہد رفت و خواہد کرد لفظ خواہد ان صیغون مین جو صیغہ مضارع کا ہے جسکے بعد ہر ایک مصدر بصورت ماضی مطلق کے آتا ہے اور یہ دونون لفظ مرکب بہیئت مجموعی صیغہ استقبال کہلاتے ہین اور لفظ خواہد کو علامت مستقبل قرار دیتے ہین)۔

قطعہ شوربختان بآرزو خواہند + مقبلان را زوال نعمت و جاہ + گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم چنان + کور بہتر کہ آفتاب سیاہ +

شوربخت بدبخت اور شرح عربی مین ہے کہ شوربخت اس مقام پر بمعنی فتنہ کے آیا ہے یعنی اہل فتنہ وشر - مقبل اسم فاعل ہے اقبال کا یعنی نیکبخت - شب پرہ چشم اضافت کے ساتھ محمول قلب پر بمعنی چشم شب پرہ مثل جہان پہلوان اور شپرہ دراصل شب پرندہ تھا اور اسکو عربی مین خفاش کہتے ہین (از مترجم) شپر اسم فاعل ترکیبی ہے مرکب اسم و امر سے شب اسم ہے اور پر امر ہے پریدن سے جسطرح کہ پرہ مرکب ہے کرہ سے کہ اسم ہے اور پر امر ہے پریدن سے اور یہ ترکیب اسم و امر کی جائز ہے کہ فائدہ دیتی ہے ایک اسم فاعل جسکا ذکر ہوا دوم معنی اسم مفعول جیسے خدا آفرین اس شعر مین سعدی را سالکی کہ چون خاشاک شد سبک + ہر موجہ بلی ست خدا آفرین درآب + اور خانہ ساز اور خدا ساز وغیرہ سوم معنی مصدری کا جیسے پابوس اس شعر مین سعدی برتو انصاف سے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست + پابوس سیل از پا افگند دیوار را + اور خون ریز اس شعر مین سعدی خون ریز اہل وفا میکنی +

مراسکی داری کجا میبردی + چہارم معنی ظرفیت جس طرح موج خیز اس شعر مین ؎ بر یاد تو موج خیز
جیس انفس اند + در اقبہ بحر خرقہ پوشان حباب + پس شب پرکی اصل اور تقدیر شب پرندہ قبول
کرنی ضرور نہین ہی) چشمۂ آفتاب چشمۂ خاور آفتاب کو کہتے ہین ۔ راست مقابل کج و
باطل کے ہی ۔ راست خواہی الخ کا جملہ بتقدیم حرف اگر شرط ہی اور مابعد اسکا جزا اسکی اسواسطے کہ فارسی
مین حرف شرط مقدر کلام منظوم مین کثیر الوقوع ہی جیسے نظامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ فتد زنگ
بر تیغ آئینہ رنگ + من آئینہ ام کز من افتاد زنگ + تیغ آئینہ رنگ تیغ مصفا مصیقل اور زنگ جو
تلوار مین لگے اور زنگ دوم سے ولایت زنگبار مراد ہی یعنی اگر زنگ صیقل کی ہوئی تلوار مین
لگ جاتی ہے تو اسکو خراب اور بیکار کرتا ہی مین وہ صیقل وار تلوار ہون کہ مجھسے زنگبار عاجز اور زبون
ہوگیا (از مترجم شعر نظامی علیہ الرحمہ مین بدون تقدیر حرف شرط کے معنی درست ہین ؎ فتد
زنگ بر تیغ آئینہ رنگ + من آئینہ ام کز من افتاد زنگ + یعنی معمولاً صاف تلوار مین زنگ لگجاتا ہی
اور اسکی حالت کو خراب کرڈالتا ہی کہ وہ کاٹ اور کام اپنا نہین کرسکتی برعکس اسکے مین ایسا آئینہ
ہون کہ جسنے اہل زنگبار کی حالت کو خراب اور انکو بیکار کردیا ۔ مگر مخدوش ہونا اس سند کا صحت
قاعدہ کو مخل نہین جو شارح نے لکھا اور تقدیر حرف شرط کے لیے اصل شعر ماتحن فیہ سند ہی دوسری
سند کی حاجت نہین) پس معنی بیت اسطرح ہین کہ اگر سچ تو چاہے یعنی امر حق کے سننے کی خواہش
تجھے ہو اور ناحق اپنے ہی کو تو جائز نہ رکھے تو ایسی ہزار آنکھین جو دشمن آفتاب کی ہین اندھی بہتر ہین
نہ سیاہی اور تاریکی آفتاب کی اور حاصل مطلب یہ ہی کہ مقہوری اور نامرادی حاسدان بہتر ہی نہ کہ ہلاکی
ارباب اقبال اور انکی نعمتون کا زوال اور انتقال آور بعضون نے بیان کیا ہی کہ اگر تو چاہے کہ
ہزار چشم مثل شپر یعنی چمگادڑ کے اندھی ہون بہتر ہین آفتاب کے سیاہ ہونے سے تو سچ چاہتا ہی
(از مترجم توجیہ اول بہتر ہی اسواسطے کہ توجیہ ثانی کو بہتر کا لفظ انکار کرتا ہی اور اسمین لفظ بہتر
بیکار رہا جاتا ہی کیونکہ حاصل توجیہ ثانی یہ ہی کہ اگر تو چاہے کہ ایسی ہزار آنکھ جیسی چمگادڑ کی ہین اندھی
ہون اور آفتاب سیاہ نہو تو سچ چاہتا ہی اور تو حق بجانب ہی) **حکایت** یکے از ملوک عجم
حکایت کنند کہ دست تطاول بمال رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز
خلق از مکائد ظلمش در جہان برفتند و از کربت جورش راہ غربت گرفتند چون

رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت وخزینہ تہی ماند ودشمنان از
ہر طرف زور آوردند۔ تطاول تا کے زبر اور واو کے پیش سے گردنکشی
اور گھمنڈ کرنا۔ اذیت ہمزہ کے زبر اور دال منقوطہ کے زیر اور یائے حطی کی تشدید اور زبر سے
تکلیف اور دکھ۔ مکائد میم کے زبر اور ہمزہ کے زیر سے جمع مکیدہ کی معنی بدسگالی اور برا چاہنا
در جہان برفتند یعنی جہان مین متفرق اور منتشر ہوگئے۔ کربت غم اور رنج۔ غربت پیش
کے ساتھ دیس سے پردیسی ہوجانا۔ ارتفاع زیر کے ساتھ جگہ سے نکلنا اور غلہ اناج کہ کھیتی
سے اٹھائین۔ خزینہ زیر سے گنجینہ۔ قطعہ ہر کہ فریادرسے روز مصیبت خواہد + گو
در ایام سلامت بجوانمردی کوش + بندۂ حلقہ بگوش ار نہ نوازی برود + لطف
کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش + فریاد زبر کے ساتھ وہ آواز کہ مظلوم کرتے ہین۔
فریادرس سے مصدری یے سے مدد کے لیے فریاد کو پہونچنا اور بعض نے بجائے مصدری کے
یائے وحدت اختیار کی ہے۔ مصیبت میم کے پیش اور حالی صاد کے زیر سے جو کہ وہ کہ آدمی کو
پہونچے ہندی مین اسے بپتا کہتے ہین۔ گو امر ہے گفتن سے۔ ایام سلامت زمانہ جسمین تکلیف
نہو۔ جوانمردی مراد سخاوت اور بخشش اور بلند ہمتی۔ حلقہ بگوش فرمانبردار جسکو عوام تابعدار
کہتے ہین۔ قولہ لطف کن لطف تکرار لفظ لطف کی تاکید کے لیے ہے یعنی مہربانی مین کسر نرکھ اور
فروگذاشت نہ کر پس معنی اسطرح ہونگے کہ جو شخص مصیبت کے دن اپنی مدد کی خواہش کرے
اُس سے کہدو کہ اپنی فراغت کے زمانے مین سخاوت اور امداد غریب مصیبت زدون کی کرے
اسواسطے کہ یہ امر ظاہر ہے کہ اگر اپنے غلام فرمانبردار کو تو نہ پرورش کرے تو وہ فرار ہوجائیگا اور
مہربانی سے غیر بیگانہ فرمانبردار ہوجاتا ہے۔ روزے درمجلس او کتاب شاہنامہ ہمی خواندند
در زوال مملکت ضحاک وعہد فریدون۔ وزیر ملک را پرسید کہ فریدون گنج وملک وحشم
نداشت بادشاہی بروچگونہ مقرر شد گفت آنچنانکہ شنیدی خلقے بروے بتعصب
گرد آمدند وتقویت کردند بادشاہی یافت وزیر گفت چون گرد آمدن خلق موجب
بادشاہی ست تو خلق را چرا پریشان میکنی مگر سر بادشاہی نداری۔ شاہنامہ کتاب
مشہور سلاطین عجم کی تواریخ۔ مملکت اول میم کے زبر اور دوسرے میم کے سکون اور لام کے پیش سے

مواضع پادشاہی۔ ضحاک ضاد معجمہ کے زبر اور حای حطی کی تشدید سے معرب دہ آک کا یعنی دس عیب والا
اسلیے کہ آک مد کے ساتھ عیب کو کہتے ہیں اور ضحاک میں دس عیب تھے اور وہ یہ ہیں۔ [illegible] صورت
[illegible]۔ کوتہ قدی کم جاہی۔ [illegible]۔ [illegible] سبکساری۔ جلد بازی۔ زشتی۔ موذی ہونا۔ اور بعضی کتب میں ہے کہ
ضحاک چار سال ماں کے پیٹ میں رہا وہیں دانت نکلے اور پیدا ہوتے ہی ہنسا اسلیے ضحاک اسکا نام رکھا
کہ بہت ہنسنے والے کو کہتے ہیں۔ قولہ در زوال مملکت ضحاک و عہد فریدون سے وہ مقام نشان
دیا کہ جہاں پر شاہنامہ پڑھا جاتا تھا۔ تعصب خای حطی کی تشدید اور پیش سے پشتی دینی اور حمایت
کرنی۔ تقویت تا سے قرشت کے زبر اور واو کے زیر سے قوت دینا۔ بیت ہمان بہ کہ لشکر
بجان پروری + کہ سلطان بلشکر کند سروری + ملک گفت کہ موجب گرد آمدن سپاہ
و رعیت چیست گفت پادشاہ را عدل باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در سایہ دولتش
ایمن نشینند و ترا این ہر دو نیست مثنوی نکند جور پیشہ سلطانی + کہ نیاید
ز گرگ چوپانی + پادشاہی کہ طرح ظلم افگند + پای دیوار ملک خویش بکند + جور پیشہ
ظالم۔ سلطانی یہاں مصدر ہے بمعنی پادشاہی طرح حرف اول کے زبر اور رای کے سکون سے
ڈالنا اور بنا کرنا [illegible] طرز اور روش کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ پای دیوار بنیاد دیوار کی
[illegible] پادشاہی ظالم بادشاہی نہیں کر سکتا ہے اسلیے کہ درندہ بھیڑیے سے جیسے
خونخوار [illegible] گلہ کی نگہبانی نہیں بن آتی۔ ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع نیامد
و [illegible] بزندانش فرستاد بسی بر نیامد کہ بنی عم سلطان بمنازعت برخاستند و ملک پدر خواستند
قومیکہ از دست تطاول او بجان آمدہ بودند و پریشان شدہ بر ایشان گرد آمدند و تقویت
کردند تا ملک از تصرف این بدر رفت و بر آنان مقرر گشت قطعہ پادشاہی کو روا دارد
ستم بر زیر دست + دوستدارش روز سختی دشمن زور آور است + با رعیت صلح کن وز جنگ
خصم ایمن نشین + زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است + ناصح خای حطی صاد کے
زیر سے نصیحت کرنے والا [illegible] کے زبر اور نون کے زیر سے [illegible] اور وہ اصل میں
نہیں تھا نون اضافت کیوجہ سے [illegible]۔ [illegible] زبر اور تشدید سے [illegible]۔ منازعت میم کے پیش
اور [illegible]۔ بجان آمدن کنایہ تنگ ہونے اور عاجز ہونے سے ہے۔

قولہ پریشان شد و برایشان گرد آمدند یعنی اپنے دیس سے نکالا لشکریان چھپے سے بھائی بادشاہ کے
جمع ہوئے اور ہوسکتا ہے کہ پریشان بمعنی بدحال اور حیران کے ہو۔ ایمن ہمزہ کے زیر اور یا کے
مجہول کے سکون سے اور میم کے زبر سے امان اس کا ہے جو مد اور میم کے زیر سے ہے اور معنی نڈر
بے خوف۔ حکایت بادشاہے با غلام عجمی در کشتی بود و غلام دیگر دریا ندیدہ بود و
محنت کشتی نیازمودہ گریہ و زاری درنہاد و لرزہ در اندامش افتاد چندانکہ ملاطفت
کردند آرام نگرفت ملک را عیش ازو منغص بود و چارہ نمی دانستند حکیمی دران
کشتی بود گفت اگر فرمائی من او را خاموش کنم بادشاہ گفت غایت لطف
باشد حکیم بفرمود تا غلام را بدریا انداختند بارے چند غوطہ خورد و مویش گرفتند
و سوئے کشتی آوردند بہر دو دست در دنبال کشتی آویخت چون برآمد بگوشۂ نشست
و قرار یافت ملک را عجب آمد کہ درین چہ حکمت بودہ است گفت اول محنت غرق
شدن نچشیدہ بود و قدر سلامتی نمیدانست ہمچنین قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبت
گرفتار آید۔ ملاطفت کسی کے ساتھ بھلائی کرنی۔ منغص میم کے پیش اور غین منقوطہ کے
زبر اور زبر سے اسم مفعول ہے تنغیص کا اور معنی تنغیص کے عیش کا تیرہ اور گندلا کرنا۔ دنبال کشتی
کشتی کا سکان اور دنبالہ۔ بگوشۂ نشست یعنی کشتی کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ قطعہ اے سیر
ترا نان جوین خوش ننماید + معشوق من ست آنکہ بنزدیک تو زشت است + حوران
بہشتی را دوزخ بود اعراف + از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است + سیر
حرف اول کے زیر اور دوسرے مجہول کے زبر سے مشہور ہے کہ نقیض گرسنہ کا ہے ہندی میں آسودہ
پیٹ بھرا اور اگھایا کہتے ہیں اور انشت کی آتا ہے اور یہاں یہی معنی اور سیر پر واسطے معنی میں بھی آیا ہے
نان جوین روٹی کہ جو کے آٹے کی پکاتے ہیں اور جو کی روٹی تمام طبقات خلائق کی غذا ہے بخلاف
گیہوں کی روٹی کے جو خاص ہے۔ حور حا کے پیش اور واو کے سکون سے جمع حوراء کی جو
اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے عورات خوش چشم یعنی ایسی عورتیں جنکی آنکھ کی سپیدی
نہایت سپید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو۔ فارسی میں لفظ حور کا مفرد استعمال ہے اسلئے الف نون
کے ساتھ اسکو جمع کیا۔ اعراف ... ایک مقام ہے بہشت اور دوزخ کے درمیان اور

صراح مین ہو کہ وہ ایک دیوار ہی بہشت اور دوزخ کے بیچ مین اور یہ قطعہ بطور تمثیل عبارت سابقہ کے واقع ہوا اور دوسری بیت تفسیر پہلی بیت کی ہو یعنی ای پیٹ بھرے جَو کی مصیبت نہ بھگتے ہوئے جَو کی روٹی تجھے پسند نہین آتی حالآنکہ جسکو تو برا اور مکروہ جانتا ہو مجھ بھوکے کی معشوق اور مرغوب ہو اسواسطے کہ حوران بہشت جو بہشت کی نعمتون سے پرورش یافتہ ہین اور کبھی آتش دوزخ کی گرمی نہین اٹھائی اعراف کو دوزخ جانتے ہین اور دوزخی جو ہمیشہ دوزخ مین جلتے رہے اور کبھی آرام چین کی شکل نہین دیکھی اعراف کو بہشت سمجھتے ہین بیت فرق است میان آنکہ یارش در بر + با آنکہ دو چشم انتظارش بر در + مصرع اول مین براول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے آغوش اور کنار سے پوشیدہ نرہے کہ باے ابجد الف کے ساتھ ملی ہوئی بربان قاطع مین آئی ہو کہ جسطرح بمعنی مع یعنی مصاحبت کے لیے ہوتی ہو بمعنی بہ باے ابجد کے زبر سے بھی آتی ہو فقط لفظ بران ظاہر ہوا کہ حرف باے اول مصرع ثانی اس بیت مین بمعنی میان کے واقع ہو اور واو عطف قبل اُسکے مقدر ہی اس اعتبار سے کہ باے مفرد بمعنی در آتی ہو اور لفظ در بمعنی میان کے بھی مستعمل ہو مثلاً کہین در خواندن ونخواندن شما فرقے نیست اور مراد اُس سے میان ہو پس معنی بیت کے اسطرح ہین کہ فرق حاصل ہو اُس شخص کے درمیان کہ یار اُسکی بغل مین ہو اور اُس شخص کے جسکی دو آنکھین انتظار کی معشوق کے دروازے پر ہین یعنی اس شخص کے رنج و محنت جسکی چشم انتظار دروازۂ معشوق پر ہو اُس محنت ناآزمودہ کو جسکا یار اُسکی بغل مین ہو خبر نہین ہو۔ راقم مترجم لفظ با بمعنی واو عطف کے بھی آتا ہو علی قلی بیگ علی خراسانی سے میدود چون باد بر شیب و فراز این جہان + پیش عاشق در طریقت کوہ با صحرا یکیست + کذا فی بہار عجم پس باقی نہین ضرورت اس تکلف کی جو شارح نے باکو بمعنی میان اور اُسکے ساتھ واو عطف کو مقدر فرمایا ہی) **حکایت**

ہرمز را گفتند از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت خطائی معلوم نکردم ولیکن دیدم کہ مہابت من در دل ایشان بیکرانست و بر عہد من اعتماد کلی ندارند ترسیدم کز بیم گزند خویش قصد ہلاک من کنند پس قول حکمارا کار بستم کہ گفتہ اند۔ ہرمز اول سوم کے پیش سے نوشیروان کے بیٹے کا نام ہی۔ مہابت میم اور باے ابجد کے زبر سے خوف اور ڈر۔ عہد اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے زنہار اور قول اور سوگند اور

نگاہداشت - قطعہ ازان کز تو ترسد بترس ای حکیم + وگر با چنو صد برآئی بجنگ + نہ بینی
کہ چون گربہ عاجز شود + برآرد بچنگال چشم پلنگ + ازان مار بر پای راعی زند +
کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ + چنو اول ثانی کے پیش اور داو کے سکون سے مخفف چون او
کا ہے۔ چنگال زبر سے آدمی اور جانور کا پنجہ - راعی خالی عین کے زیر سے چرواہا اور شبان.
حکیم دانشمند اور راست کار یعنی جو شخص کہ تجھسے ڈرتا ہے ای حکیم اُس سے خوف کر اگرچہ مثل اُسکے
سو آدمی پر لڑائی مین غالب آئے - حکایت یکے از ملوک عرب رنجور بود در حالت پیری
امید از زندگانی قطع کردہ سوارے از در درآمد و بشارت آورد کہ فلان قلعہ ابدولت
خداوندی کشادیم و دشمنان اسیر شدند و سپاہ و رعیت آن طرف بیکلی مطیع فرمان
گشتند ملک نفسے سرد برآورد و گفت این مژدہ مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثان
مملکت - بشارت بائے ابجد کے زیر اور پیش سے بھی خوش ہونا اور خوشخبری دینا ازمراح
نفس سرد و زبر کے ساتھ آہ - مژدہ میم کے پیش اور فارسی زے کے سکون سے اچھی خبر
وارث میراث لینے والا - اور میراث وہ مال کہ مردہ سے کسی کو پہونچے قطعہ درین امید
بسر شد دریغ عمر عزیز + کہ آنچہ در دلم است از درم فراز آید + امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ
زانکہ + امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید + فراز نزدیک سامنے حضور اسکے سوا اور بہت
معنی اسکے ہین مگر یہان مراد نہین - امید بستہ وہ مراد کہ حاصل نہوئی ہو - قطعہ کوس رحلت
بکوفت دست اجل + ای دو چشم وداع سر بکنید + ای کف دست و ساعد و بازو
ہمہ تودیع یکدگر بکنید + برمن اوفتادہ دشمن کام + آخر ای دوستان گذر بکنید +
روزگارم بشد بنادانی + من نکردم شما حذر بکنید + ساعد خالی عین کے زبر سے آدمی کا
بازو اور جانور کا اور وہ کاندھے سے کہنی تک ہاتھ کے ہے اور لفظ بازو جو ساعد کے بعد
واقع ہوا تکرار لفظ واحد کی ہے اور یہ تکرار فارسی مین کثیر الوقوع ہے - وداع رخصت - تودیع
رخصت کرنا - دشمن کام اضافت مقلوب ہے یعنی کام دشمن اور مراد اُس سے مرگ ہے اسلیے
کہ مقصود دشمن اسکے سوا نہین ہوتا - قولہ برمن اوفتادہ یعنی مجھ گرے ہوے پر - قولہ آخر
اے دوستان گذر بکنید یعنی دوسری بار اسے یارو میرے اوپر گذر کرو اور حالت تباہ میری

دیکھو اور ممکن ہے کہ آخر سے آخر کار اور نوبت آخر مراد ہو یعنی آخر نوبت کہ میرے کوچ کا وقت ہوا
یا رو گذر کر و اور جو لفظ آخر کو زائد قرار دین تب بھی جائز ہے لیکن اس تقدیر پر فا سے منقوطہ کے
زیر سے اور صورت اول مین اُسکے زبر سے ہوگا اور چونکہ بدن کے سب اعضا مرنے کے بعد
ایک دوسرے سے علاحدہ ہوتے ہین اور بکھر جاتے ہین اسلیے ہر ایک عضو کو اعضا سے خطاب اور
ایک دوسرے کی رخصت کرنے کے لیے امر کیا (از مترجم فارسی محاورے مین آخر کلمہ انتہائی ہے
پس توجیہ اسکی معنی لغوی کے ساتھ ضرور نہین) **حکایت بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیہ السلام
معتکف بودم در جامع دمشق یکے از ملوک عرب کہ بے انصافی موصوف بود اتفاقا
بزیارت آمد نماز کرد و حاجت خواست** - بالین سر کی طرف اور جو چیز کہ اُسکو سر تلے لیٹنے کے
وقت رکھین تربت پیش سے خاک یحیی زبر سے نام پیغمبر بیٹے زکریا علیہ السلام کے معتکف
میم کے پیش اور کاف عربی کے زیر سے مسجد مین عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والا - جامع
میم کے زیر سے جمع کرنے والا اور عرف مین شہر کی مسجد جسمین بہت آدمی جمع ہون یعنی مسجد جمع کرنے والی
آدمیون کی - دمشق خالی دال کے زیر یا زبر اور میم کے زبر اور کبھی زیر سے ایک شہر مشہور پایۂ تخت
ملک شام کا بنایا ہوا یعنی آباد کیا ہوا دمشاق بن کنعان کا - زیارت زیر کے ساتھ متبرک
مقام کا دیکھنا یا شخص متبرک کا سننا - **بیت درویش و غنی بندۂ این خاک درند +
وانانکہ غنی تراند محتاج تراند** + غنی مالدار اور بے نیاز - درویش سے مراد مفلس اور تہیدست
خاک در سے مراد دنیا ہے اور یہ بیت بطور مزاح کے بطور مقولہ شیخ قدس سرہ کا دنیادار غریب
اور امیر سب پر یعنی درویش خواہ مالدار سب کوئی بندہ اور نیازمند دنیا سے دون کے ہین
خصوصاً جو لوگ مال اور زر زیادہ اُنکے پاس ہے احتیاج بھی اُنکو زیادہ ہے اور بعضی شرح مین لکھا ہے
کہ دنیا کے بادشاہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتے ہین تو گوشہ نشینون کے دروازے سے مدد چاہتے
ہین اس نظر سے کہا کہ درویش و غنی بندہ اور نیازمند اس خاک در کے ہین یعنی خاک دروازہ
گوشہ نشینان کے تک یہ تقریر ضعیف ہے اس سبب سے کہ لفظ این خاک در دروازہ جمیع گوشہ نشینان
ارادہ کرنا غلط ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین اور اگر لفظ این صرف تربت یحیی پیغمبر کی مراد لین
احتیاج سب لوگون کی اس خاک در کی طرف متحقق نہین (از مترجم میرے نزدیک توجیہ ایسی

جسکی تغلیط شارح نے کی صحیح ہے جسکو موقع اور محل چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دستور ادب ہے کہ جب کسی
بزرگ سے کلام کرتے یا حاجت طلب کرتے ہین تو اول ثنا اور دعا اسکی ضرور کرتے ہین اور
یہ شعر مقولہ بادشاہ کا ہے جبکہ اُسنے حاجت طلب کی اُسوقت بنسبت اعزاز اور اکرام صاحب تربت کے
ہو اولو العزم رسولون الٰہی سے ہین کہا کہ اس بارگاہ کی خاک درکا غلام ہے ہمسا آدمی ہے درویش ہو
یا غنی اور چونکہ ایک شبہہ پیدا ہوتا تھا کہ اور اشخاص کو چاہیے حاجت ہو بادشاہ تو خود غنی اور صاحب
ملک و مال ہین اور اس وقت طالب حاجت خود بادشاہ تھا اسلیے مصرعہ ثانی مین نیازمندی اپنی
زیادہ تر ظاہر کی تاکہ اُسکے ذریعہ اور وساطت سے درخواست مقرون باجابت ہو اور لفظ انکہ
مابعد کا بھی اسی پر دال ہے کہ یہ شعر مقولہ بادشاہ ہے۔ باقی رہا وہ اعتراض جسکے سبب سے شارح نے اسکی
توجیہ سے اعراض کیا وہ نہایت ضعیف اور رکیک ہے اسواسطے کہ اولاً تو قضیہ مصرع اول کا کلیہ
محصورہ نہین ہے جس سے جمیع افراد و اشخاص دنیا کے درویش و غنی سے اسمین داخل ہون یعنی
نہ اسپر لفظ کل کا ہے نہ ہر یا ہمہ یا جملہ کا ہے پس وہ اعتراض رفع ہوا اور اگر فرض کیا جاسے کہ بدون حرف
حصر اور سور کے یہ بھی وہ قضیہ کلیہ ہے تو ایسے مقام پر اکرام اور مبالغہ انکی اعزاز رسالت اور اپنی
نیازمندی کے لیے ایسا کیا تو کچھ مضائقہ نہین۔ اور این خاک درکا لفظ اس موقع پر جہان بادشاہ کو اپنا کہین
حاجت طلب کرنا تھا واسطے دنیا کے تجویز کرنا اور مصنف کا مقولہ گردانا غیر موزون ہے اور نہ کہین
لفظ این خاک درکا دنیا کے واسطے متعارف و مستعمل پایا گیا اور نہ اس لفظ سے دروازہ گوشہ نشینان
ارادہ کرنا موزون ہے) انگہ مرا گفت از انجا کہ ہمت درویشانست و صدق معاملۂ ایشان
خاطر ہمراہ من کن کہ از دشمن صعب اندیشناکم گفتم بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از
دشمن قوی زحمت نہ بینی۔ ہمت اول کے زیر اور دوم کی تشدید و زبر سے قصد اور ارادہ۔
صدق زبر سے سچائی اور سچا پن۔ معاملہ میم کے پیش اور خالی عین اور میم دوم کے زبر
باہم دگر کام کرنا۔ ہمراہ ہمعنان اور ہمسفر کو کہتے ہین یعنی بدرقہ اور رفیق۔ قولہ خاطر ہمراہ من
کن۔ خاطر لغت مین جو کچھ دل مین خطور کرے اور دل کے معنی مین مجاز ہے یعنی دعا و ہمت
کر دل مین خطور کرنے والی ہے میرے ساتھ کر۔ صعب زبر سے دشوار اور تند اور سرکش
زحمت زبر سے رنج قولہ بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی مثلاً

بقول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارحموا من فی الارض یرحمکم الرحمٰن بیت * بازوان توانا
وقوت سر دست + خطا ست پنجہ مسکین ناتوان شکست + نترسد آنکہ بر افتادگان
نبخشاید + کہ گر ز پا سے در آید کسش نگیرد دست + ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست + ز گوش پنبہ برون آر و داد خلق بدہ +
وگر تو می ندہی داد روز دادے ہست + قوت سر دست یعنی قوت اصابع یعنی
انگشتان چنانچہ شرح عربی میں بھی لکھا ہے اور ہو سکتا ہے کہ سردست بمعنی بالادست کے ہو اسواسطے
سر بمعنی بالا کے آیا ہے یعنی قوت بالادست۔ پنجہ معروف ہے کہ پنج انگشت ساتھ کف دست و پا کے
ہوں۔ پنجہ شکستن ٹکڑے ٹکڑے اور عاجز اور منہدم کرنا پنجہ کا ہو اسواسطے کہ شکستن بمعنی منہدم اور
ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے آیا ہے اور مراد اُس سے ظلم ہے۔ افتادہ کنایہ خراب شدہ اور عاجز سے ہے
از پا سے در آمدن کنایہ اکھڑ جانے اور گر پڑنے سے ہے۔ بیہدہ اول کے زیر اور ہاے ہوز کے
پیش سے بمعنی بیہودہ یعنی ناحق اور باطل کے ہے اسواسطے کہ ہدہ بمعنی حق کے ہے اور بمعنی سبب نفع
کے بھی آیا ہے۔ پنبہ از گوش برون آوردن غفلت کے دور کرنے سے مراد ہے اور پنبہ در گوش
نہادن کنایہ غفلت کرنے اور نہ سننے سے ہے۔ روز داد عبارت روز قیامت سے ہے یعنی جو شخص
کہ عاجز اور خراب شدہ لوگوں پر رحم نہ کرے اُسے چاہیئے کہ اس بات سے اندیشہ کرے کہ اگر وہ
گر پڑے یعنی خراب ہو جاوے اور کسی مصیبت میں گرفتار ہو کوئی اُسکی مدد اور دستگیری نہ کریگا جیسے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من لا یرحم لا یرحم یعنی جو شخص رحم نہیں کرتا اُسپر
کوئی رحم نہ کریگا قطعہ بنی آدم اعضاے یکدیگر اند + کہ در آفرینش ز یک گوہر اند +
چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + تو کز محنت دیگران بیغمی +
نشاید کہ نامت نہند آدمی + بنی آدم اولاد آدم علیہ السلام۔ اعضا زبر سے جمع عضو کی
کہ زبر اور پیش دونوں سے ہے بمعنی اندام۔ آفرینش خلقت اور پیدایش وطبیعت۔ گوہر
فارسی کاف کے زبر سے بمعنی اصل او نژاد اور ذات کے ہے۔ یک گوہر اشارہ ذات آدم
کی طرف ہے یعنی فرزندان آدم علیہ السلام اعضا میں شریک ایک دوسرے کے ہیں۔ اس
سبب سے کہ اصل پیدایش انکی ایک گوہر یعنی آدم علیہ السلام سے ہے بعد ازان ایک دوسرے

پیدا ہوا پس چاہیے کہ ایک کے رنج اور محنت سے دوسرا بےغم نہو کیواسطے کہ اگر ایک عضو عضوہای
جسمانی سے دکھے چونکہ سب اعضا جسمانی طبیعت مین ایک دوسرے کے شریک ہین دوسرے
اعضا کو قرار نہین رہتا پس اے ظالم تو جو دوسرون کے رنج اور محنت کی پروا نہین کرتا سزاوار نہین
کہ تیرا نام آدمی رکھین **حکایت** درویشی مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را
بخواند و گفت دعای خیری بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت از بہر خدا این
چہ دعاست گفت دعای خیر است ترا و جملہ مسلمانان را مستجاب میم کے پیش اور خالی
سین کے سکون سے قبول کیا گیا اسم مفعول استجابت کا کہ معنی جواب دینے اور قبول کرنے کے ہے
دعوات خالی دال اور عین کے زبر سے جمع دعوت کی معنی بلانا اور دعا دینا۔ بغداد ایک شہر کا
نام ہے عراق سے اصل اسکی باغ داد تھی اس سبب سے کہ ہر ہفتہ مین ایکبار نوشیروان عادل اس
باغ مین بار عام دیتا اور مظلومون کی دادرسی کرتا کثرت استعمال سے بغداد ہوا۔ حجاج خالی حے کے
زبر اور جیم اول کی تشدید اور زبر سے بہت حجت کرنے والا اور دلیل اور برہان لانے والا اور یہ
بادشاہ ظالم بن یوسف کا ہے۔ **قولہ** جانش بستان شین ضمیر اضافت کا یعنی اس کے ہے یعنی جان اسکا
شخص کی لے اور اس قسم کی ضمیر شین فارسی مین کثیر الوقوع ہے چنانچہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین
یکی گفت این پسرت خون ما ریخت * بخون ریزیش باید انگیخت * یعنی بخونریزی این کس حیلہ انگیز
باید از مترجم شین ضمیر غائب ہوا اور جبکہ دعا مین خطاب بجناب حق تعالی ہے تو حجاج مرجع ضمیر کا کلام مین
حکم غائب مین ہے پس ضرورت تاویل ضمیر شین کی ساتھ این حرف اشارہ کے ظاہر نہین معلوم ہوتی)
قولہ دعاے خیر است ترا و جملہ مسلمانان را یعنی دعاے خیر تیرے حق مین اس سبب سے ہے کہ مرنے
کے بعد ارتکاب گناہ سے تو باز رہیگا اور مسلمانون کے لیے اس سبب سے کہ تیرے ظلم سے خلاصی
پاوینگے اور تخصیص کی مسلمانون کی اس وجہ سے ہے کہ کافران حربی اختلاف ملت اور مذہب سے
مخالف اہل اسلام ہین نہ سلاطین اسلام سے امید خیر رکھتے ہین نہ انکی سزا سے خوف ہے پس یہ بھی
دعاے خیر کافران حربی کے لیے نہین ہے اور ذمی لوگ دین متین کے تابع ہین اسلیے ذکر انکا غیر ضروری
ہے بلکہ ذکر مسلمانان کافی ہے۔ **بیت** اے زبردست زیردست آزار * گرم تا کے بماند این
بازار * بچہ کار آیدت جہانداری * مردنت بہ کہ مردم آزاری * بازار گرم ماندن کنایہ

بحال رہنے رونق کا روا رہتا ہے۔ جہانداری یا سے مصدری کے ساتھ بادشاہی اور نگاہ رکھنا جہان کا یعنی اسے زبردست زیردستون کے تکلیف دینے والے کب تک تیرے کام کی رونق باقی رہیگی اور جہانداری تیری کس کام آئیگی اس سبب سے کہ نہ تجھے اس سے نفع ثابت ہے نہ خلق اللہ کا فائدہ۔ دفتہ ورہی پس تیرے زندہ رہنے سے مرنا ہی بہتر ہے اسواسطے کہ تو مردم آزار ہے اور مرنے کے بعد تو مردم آزاری سے دست بردار ہوگا۔ **حکایت** یکی از ملوک بے انصاف پارسائی را پرسید کہ از عبادتہا کدام فاضلتر است گفت ترا خواب نیم روز تا دران یک نفس خلق را نیازاری **قطعہ** ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز + گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ + وانکہ خوابش بہتر از بیداریست + آنچنان بدزندگانی مردہ بہ + نیم روز مشہور ہے یعنی آدھا دن اور وہ آفتاب کا پہونچنا ہے دائرہ نصف النہار پر اور روایت سیستان کو کہتے ہین اسواسطے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام وہان پہونچے تو زمین کو پانی سے بھرا دیکھا دیودن کو حکم دیا کہ اسپر خاک ڈالین آدھے دن مین اُسے خاک سے بھر دیا بعضے کہتے ہین کہ بادشاہ چین نے آدھے دن وہان پر لشکرگاہ کیا تھا اور وجوہات بھی اسکے ہین مگر یہان معنی اول مراد ہین یعنی آفتاب کا نصف النہار کے دائرے پر پہونچنا (از سبب نیم خواب نیم روز سے مقصود قیلولہ ہے نسبت مشہورہ) **قولہ** گفتم این فتنہ است یعنی مین نے کہا یہ شخص فتنہ اور آشوب ہے مثل زید عدل کے۔ بدزندگی وہ شخص کہ زندگی اسکی سبب حصول برائی کا ہو۔ **حکایت** یکے از ملوک را شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود و در پایان مستی میگفت **بیت** ما را بجہان خوشتر ازین یکدم نیست + کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست + درویشے برہنہ بسرما خفتہ بود گفت **بیت** اے آنکہ باقبال تو در عالم نیست + گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست + اقبال رو پہ آنا سعادتمندی او پیش آنا اور کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا نقیض ادبار ہے عالم لام کے زبر سے کل پیدایش اور جو کچھ فلک الافلاک کے درمیان ہوا ہے تیرے اقبال کا کوئی شخص عالم مین نہین ہے یعنی جو اقبال تجھے حاصل ہے دنیا مین کوئی نہین رکھتا اسواسطے کہ کسی کے اقبال سے ہونا مراد اس سے ہے کہ کسی کے مانند اقبالمند ہونا قبول کرتا ہون کہ غم اپنا تو نہین رکھتا کیا ہمارا بھی تجھے غم نہین ہے اور شارح نے غمت کو غم خویشتن کے ساتھ تعبیر کیا بطور مضاف اور مضاف الیہ کے لیکن مصرع

مقولۂ بادشاہ میں لفظ غم مطلق ہے جسکی نفی اُسنے کی اور کہا کہ سبب سے نکلنے سے اندیشہ اور کچھ
غم نہیں ہے پس میرے نزدیک اُسی کے مطابق مصرع درویش میں بھی لفظ نعمت میں غم کو
مطلق رکھنا چاہیے نہ مضاف اور آہستہ ترشتہ آمیں یعنی ترا اور معنی یہ ہونگے کہ بدل آیا ہون
کہ مطلق غم تجکو نہیں اور غم سے تو فارغ ہو گیا ہمارا ابھی غم نہیں ہے۔ ملک را خوش آمد صرہ
ہزار دینار از روزن بیرون داشت وگفت اے درویش دامن بدار گفت دامن
از کجا آرم کہ جامہ ندارم پادشاہ را بر حال ضعیف او رحمت آمد خلعتی بران مزید کرد
و پیش فرستاد درویش آن نقد را باندک مدت تلف کردہ باز آمد بیت قرار
بکف آزادگان نگیرد مال + نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال + صرہ خالی صا
کے پیش اور خالی رے کی تشدید اور زبر سے ہمیانی اور تھیلی۔ دینار مہر سونے کی جسکو ہندی میں
اشرفی کہتے ہیں۔ روزن اور روزنہ پہلے اور تیسرے حرف کے زبر سے مطلق سوراخ اور چھید۔
مزید میم کے زبر اور زاے نقطہ دار سے زیادتی اور بڑھا ہوا۔ تلف زبر کے ساتھ ہلاک ہونا۔
آزادہ کے ساتھ محققین کے نزدیک یہ ہے کہ ظاہر اور باطن کے تعلقات سے چھوٹا ہو۔ غربال
زیر سے چھلنی جس سے آٹا چھانتے ہیں۔ در حالتیکہ ملک را پروا سے او نبود حالش
بگفتند ہم برآمد و روی از وے درہم کشید و ازینجا گفتہ اند اصحاب فطنت و خبرت
کہ از حدت و سورت پادشاہان بر حذر باید بود کہ غالب ہمت ایشان بہ معظمات
امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکنند۔ ہم برآمدن کنایہ غصہ ہونے سے ہے
روے درہم کشیدن منہ پھیر لینا۔ فطنت فے کے زیر اور خالی طا کے سکون سے زیرکی اور
تیز فہمی اور جاننا۔ حدت خالی حے کے زیر اور خالی دال کی تشدید اور زبر سے تیزی۔ سورت
خالی سین کے زبر سے تیزی اور غصہ بادشاہ کا۔ حذر دو زبر کے ساتھ اور اول کے زیر اور دوسرے
کے سکون سے پرہیز کرنا۔ غالب لام کے زیر سے اکثر اور بیشتر۔ معظمات میم کے پیش اور خالی
عین کے سکون اور ظاے منقوطہ کے زیر سے عظمتیان۔ امور جمع امر کی معنی کام۔ تحمل میم کی تشدید
اور پیش سے برداشت۔ ازدحام ہمزہ اور زاے کے سکون سے ہجوم کرنا اور بھیڑ
مثنوی حرامش بود نعمت پادشاہ + کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ + مجال سخن تا

نعمتی یا رپیش + چو بدیدہ و گفتن بہر قدر خویش + نعمت زبر سے ناز اور آرام اور بخشش -
فرصت سے فیہ کے پیش سے کام کی پروا اور ایک چیز کی نوبت - جولان زبر سے جولان کرنا دو
جانا چاہیے کہ ہر امش میں ضمیر شین کی بطور اضمار قبل الذکر راجع کاف کی طرف ہے جو ابتدا سے مصرع
دوم میں بمعنی ہر کہ واقع ہے اور اضمار قبل الذکر فارسی میں شائع ہے یعنی جو کہ وقت فرصت کو نگاہ نہ رکھے
بادشاہ کی نعمت اسپر حرام ہو + گفت براشید این گدا ہے شوخ مبذر را کہ چندین نعمت
باندک مدت برانداخت نداند کہ خزینۂ بیت المال لقمۂ مساکین ست نہ طعمۂ اخوان الشیاطین
بیت ایسے کو روز روشن شمع کافوری نہند + زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ
یکی از وزرای ناصح گفت اے خداوند مصلحت آنست کہ چنین کسانرا وجہ کفاف بتفاریق
مجری دارند تا در نفقہ اسراف نکنند اما آنچہ فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب ہمت
نیست یکے را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ گردانیدن شوخ اول
زبر سے کے پیش اور دوسرے کے سکون سے بمعنی دلیر اور بیباک فضول اور بے حیا اور چور اور بدکار
از برہان قاطع مبذر میم کے پیش اور تشدید اور زبر ذال منقوطہ سے اسم فاعل ہے تبذیر کا معنی بیہودہ
خرچ کرنے والا - خزینہ زبر سے گنجینہ بیت المال خانۂ مال یا مالخانہ جسمین سب مسلمانون کا حق ہو
از کشف اللغات لقمہ پیش سے جسقدر ایک دفعہ گلے سے اتارین - مساکین میم کے زبر سے جمع
مسکین کی اور مسکین زیر اور زبر کے ساتھ بھی وہ لوگ جو کچھ نہیں رکھتے اور جسقدر کہ انکو کفایت کرے
یعنی اسمین تھوڑا اپنے سے نہ رکھتے ہون یا وہ کہ انکو مفتیری نے کام کاج سے باز رکھا ہو اور ذلیل اور
ناتوان - طعمہ پیش سے خوراک - اخوان ہمزہ کے زیر اور خے منقوطہ کے سکون سے برادران جمع
اخ کی شیاطین جمع شیطان کی سرکش آدمی وغیرہ اور مسرفون کو اخوان الشیاطین کہنا اس آیہ کی
دلیل سے ہے إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ یعنی فضول خرچ لوگ شیاطین کے بھائی ہین اور
شیطان سے بھائی ہونے کی وجہ انکا پھر جانا معقول راہ سے ہے جسکے لیے اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے
جو کوئی حق تعالے کی نافرمانی کرے گویا شیطان کا بھائی ہے کس واسطے کہ شیطان نافرمان برادری میں
ضرب المثل ہو گیا ہے - شمع اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے موم لیکن فارسی اس چیز کے
معنی میں استعمال کرتے ہین کہ موم اور چربی سے بنائی جائے اور اسے روشن کرین اور یہ مجاز ہے -

شمع کافوری شمع جو شکل کافور سفید ہو۔ چراغ وہ بتی کہ جس کو اور تیل کے ساتھ اس سے روشن کرین۔
کفاف بفتح روزی اور روزگزران۔ وجہ کفاف بسبب روزی اور مال روزگزران کا ہے۔ تفاریق
بفتح جمع تفریق کی معنی پراگندہ کرنا۔ مجری بضم میم کے پیش اور جیم کے سکون اور الف مقصورہ
روان کرنا اور روان کیا ہوا۔ نفقہ نون کے زبر اور فے کے سکون سے روزی با محتاج معاش۔
اسراف ہمزہ کے زیر سے با تقدیر حد سے زیادہ خرچ کرنا۔ زجر اول کے زبر اور دوم کے سکون سے
باز رکھنا اور منع کرنا۔ منع میم کے زبر اور نون کے سکون سے روکنا خستہ زخمی بیت بروی
خود در اطماع باز نتوان کرد + چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد + اطماع ہمزہ کے زیر
سے امیدوار کرنا اور لالچ میں ڈالنا۔ باز کھلا ہوا مقابل بستہ۔ فراز زبر سے بستہ و کشادہ یہان
بمعنی بستہ ہے یعنی لالچ اور امیدواری کا دروازہ اپنے منہ پر کھولنا دشوار ہے اس واسطے کہ بدون
سخاوت اور جوانمردی کے وقوع میں نہیں آتا اور وہ ہر ایک کی طاقت میں نہیں ہے اور جب کھل گیا
تو سختی اور درشت مزاجی سے بند نہیں ہوتا قطعہ کس نبیند کہ تشنگان حجاز + بلب آب شور
گرد آیند + ہر کجا چشمہ بود شیرین + مردم و مرغ و مور گرد آیند + حجاز زیر سے مکہ
اور مدینہ اور طائف اور شہر دوسرے جو زمین نجد اور غور کے اندر واقع ہوئے ہیں اور نجد اونچا
خطہ عرب کے شہروں سے ہے اور غور زمین پست نہایت عراق تک اور چونکہ بلاد عرب کے نواح میں
اکثر جنگل لمبے چوڑے بن پانی کے واقع ہیں اس نظر سے تشنگان حجاز کہا۔ حکایت یکی از
پادشاہان پیشین در رعایت مملکت سستی کردے و لشکر بسختی داشتے لاجرم دشمن صعب
روی نمود ہمہ پشت بدادند بیت چو دارند گنج از سپاہی دریغ + دریغ آیدش دست برد
بتیغ + یکے از آنانکہ غدر کردند با منش دوستی بود ملامتش کردم و گفتم دون است و ناسپاس
و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقوق نعمت سالیان
در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسپم درین واقعہ بیجو بود و نمد زین در گرو و سلطان
کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بجان جوانمردی نتوان کرد۔ رعایت زیر سے نگاہ رکھنا۔
لاجرم دو زبر سے ناچار۔ پشت دادن منہ پھیرنا اور بھاگ جانا ہے۔ غدر زبر سے
بیوفائی کرنی۔ ملامت فتح سے سرزنش کرنا۔ دون زبر سے کمینہ۔ ناسپاس خالی میں کے زیر سے

فرمایا ہے۔ حق سچ۔ تغیر دونون کے زبر اور یاے حطی کی تشدید اور پیش سے ایک حال سے دوسرے
حال پر پہرنا اور بدلنا۔ خدمت جیم کے زبر اور خالی دال کے پیش سے خدمت کیا گیا۔ حقوق
دو پیش سے جمع حق کی اور یہ وہ چیز ہے جو کسی پر ثابت ہو۔ سالیان یعنی سالہا کہ جمع سال کی ہے
اور مہدہ [illegible] کے معنی ہین بہی آیا ہے از برہان قاطع۔ نورد دو لپیٹ قولہ اگر گویم معذوری شاہ
یعنی اگر بیان کرون لائق ہے کہ تو مجہے معاف کرے۔ نمازین شمدا جو کہ گہوڑے کی پیٹہ پر ڈالین
اور زین کا [illegible] (در اصل ترجمہ نسخہ عام کا یہ ہے بجاے بگویم کے) بیت زر بدہ مرد سپاہی
را تا سر بنہد + وگرش زر ندہی سر ننہد در عالم + سر بنہد یعنی مطیع اور فرمانبردار ہو اور
جانبازی اختیار کرے۔ سر ننہد در عالم یعنی نکل جاے اور جہان مین پہرے شعر اذا شبع
الکمی یصول بطشا و خاوی البطن یبطش بالفرار یعنی جبکہ دلاور پیٹ بہرا ہو خوب زور سے حملہ
کرتا ہے اور پیٹ کا خالی بہاگتا خوب جلدی سے ہے۔ اذا ہمزہ کے زیر سے حرف شرط۔ شبع
اول کے زبر اور دوم کے زیر سے ماضی معروف کا صیغہ ہے باب سمع سے یعنی کہانے سے بہرا ہوا
کمی [illegible] کاف کے زبر اور میم کے زیر اور یاے تحتانی سے مرد دلاور ہتیار بند۔ یصول اول کے
زبر اور دوم کے پیش سے مضارع معروف۔ صول زبر سے حملہ کرنا اور اچہلنا کودنا باب کرم یکرم
بطشا اول کے زبر اور دوم کے سکون سے زور سے پکڑنا اور حملہ کرنا مفعول بہ۔ خاوی نقطہ دار
خے سے خالی اور تہی۔ مبتدا مضاف۔ البطن زبر سے پیٹ مضاف الیہ یبطش مضارع معروف
ضرب [illegible] کا۔ حکایت یکے از وزرا معزول شدہ بحلقہ درویشان در آمد و برکت صحبت
ایشان درو سے اثر کرد و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دیگر با او دل خوش کرد
و عمل فرمود قبول نکرد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی۔ معزول زبر سے اسم مفعول عزل کا
جو اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے ہے یعنی بیکار کرنا اور الگ کرنا۔ حلقہ خالی حے کے
زبر سے گروہ۔ برکت باے ابجد اور راے قرشت کے زبر سے افزونی اور بڑہتی۔ دست داد
حاصل ہوئی اور ملی۔ عمل دو زبر سے کام۔ قبول قاف کے زبر سے فارسی مین پذیرفتن اور ہندی مین
مان لینا اور یہ مصدر زبر کے ساتہ خلاف قیاس ہے واسطے کہ توضیح شرح تنقیح مین کہا ہے کہ یہی ایک مصدر
خلاف قیاس زبر سے آیا ہے ورنہ وزن مصدر کا فعول پیش کے ساتہ ہے۔ مشغول اسم مفعول

شغل کا جو اول کے زبر اور دوسرے کے سکون اور اول کے پیش اور دوسرے کے سکون سے
کار اور بے پروائی اور لفظ کہ مشغولی میں کاف اضمام مخفی کا ہے یعنی نہ مشغولی ۔ نظم ۔ آنانکہ
بکنج عافیت بنشستند + دندان سگ و دہان مردم بستند + کاغذ بدریدند و قلم
بشکستند + وز دست و زبان حرف گیران رستند ۔ کنج کاف عربی کے پیش سے گوشہ کو کہ
گھر کے گوشے اور کونے کو کہتے ہیں اور عرب اسے زاویہ ۔ حرف گیر فارسی کاف کے زیر سے
اعتراض کرنے والے کو کہتے ہیں اور کنایہ عیب جو اور خطا کے پکڑنے والے سے بھی ہے ۔ ملک گفت
ہر آئینہ ما را خردمندی کافی باید کہ تدبیر مملکت را شاید گفت نشان خردمند کافی آنست
کہ بچنین کارہا تن در ندہد ۔ بیت ۔ ہما بر ہمہ مرغان از آن شرف دارد + کہ استخوان
خورد و جانور نیازارد + کافی نون کے زیر سے بس ۔ اور بس ۔ تن در ندہد یعنی راضی نہو
اور قبول نہ کرے ۔ ہو اسطے کہ برہان قاطع میں تن در دادن سے مراد راضی ہونے اور مان لینے کو
لکھا ہے ۔ ہما ایک جانور کا نام ہے کہ گلی سڑی ہڈیاں کھاتا ہے اور جس پر اسکی پرچھائیں پڑے بادشاہ
ہوجائے از کشف اللغات ۔ مثل ۔ سیاہ گوش را گفتند کہ ترا ملازمت صحبت شیر بچہ وجہ اختیار
افتاد گفت تا فضلہ صیدش بخورم و از شر دشمنان در پناہ صولتش زندگانی میکنم گفتند
اکنون کہ بظل حمایتش درآمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقہ
خاصانت درآورد و از بندگان مخلصت شمارد گفت ہمچنان از بطش او ایمن نیستم
بیت ۔ اگر صد سال گبر آتش فروزد + اگر یکدم درو افتد بسوزد + افتد کہ ندیم حضرت
سلطان زر بیابد و باشد کہ سر برود و حکما گفتہ اند از تلون طبع پادشاہان بر حذر باید بود کہ
گاہ بسلامی برنجند و گاہ بدشنامی خلعت دہند و گفتہ اند ظرافت بسیار ہنر ندیمان است
و عیب حکیمان ۔ بیت ۔ تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار + بازی و ظرافت بہ ندیمان
بگذار + سیاہ گوش فارسی کاف سے ایک درندہ جانور ہے کہ اسکے سیاہ کان ہوتے ہیں اور بادشاہ
اور امرا اسکا شکار کرتے ہیں ۔ ملازمت میم کے پیش اور زا سے منقوطہ کے زبر سے معنی ایک
دوسرے سے الگ نہ ہونا ۔ صحبت پیش سے یاری ۔ فضلہ فے کے زبر اور ضاد منقوطہ کے زیر
اور لام کے زبر سے اور فضالہ فے کے پیش سے بچا ہوا اور زیادہ رہا ہوا اور بڑھا ہوا ۔ حمایت

زبر سے نگاہ رکھنا - اعتراف زیر کے ساتھ اقرار کرنا - مخلص میم کے پیش اور لام کے زبر سے اسم
فاعل اخلاص کا یعنی دوست خالص کہ دوستی اور محبت کو دکھلاوٹ اور ریا کے میل سے خالص
اور پاک رکھے اور لام کے زبر سے خالص کیا ہوا - بطش اول کے زبر اور دوم کے سکون سے
زور سے پکڑنا اور حملہ کرنا - ایمن ہمزہ کے زیر اور میم کے زبر سے امالہ امن کا یعنی نڈر اور بےخوف
نہیجان یعنی جیسا کہ معلوم ہو بدستور سابق - گبر کاف فارسی کے زبر اور بائے عربی کے سکون
سے آتش پرست - افت یعنی اتفاق سے گرے - ندیم نون کے زبر سے ہمنشین اور کام کا اور
حریف شراب - تلون تا کے زبر اور لام کے زبر اور واو کی تشدید اور پیش سے طرح بطرح کا
ہونا اور ایک طور پر قائم نہ رہنا - ظرافت ظائے منقوطہ کے زبر سے یعنی زیرکی اور عرف میں خوش طبعی
وقار زبر سے گرانی اور بوجھل ہونا اور بھاری بھرکم ہونا - حکایت یکے از رفیقان شکایت
روزگار نامساعد نزد من آورد کہ کفاف اندک دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقہ
ندارم بارہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر روم تا در ہر صورت کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک و بد
من اطلاع نباشد بیت بس گرسنہ خفت و کس ندانست کہ کیست + بس جان بلب آمد
کہ بر وے کس نگریست + باز از شماتت اعدا می اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند و
سعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند - مساعد میم کے پیش اور خالی عین کے
زیر سے یاری کرنے والا اور مددگار از صراح - کفاف روزی اور روزگذار - عیال خالی عین کے
زیر اور یائے تحتانی کے زبر سے اولاد بچے اور عورت اور وہ لوگ کہ انکے نان نفقہ اور خرچ کی
ذمہ واری ہو - شماتت زبر سے دشمن کی خواری پر خوشی کرنی - اعدا دشمنان جمع عدو کی بطعنہ
بالفتح نیزہ مارنا اور کسی کا عیب کہنا - قفا قاف کے اور فے کے فتح سے گردن اور گدی از صراح
مروت میم کے پیش سے مردمی اور جوانمردی - حمل بالفتح بار اور بوجھ قولہ سعی مرا در حق عیال بر عدم
مروت حمل کنند یعنی میری کوشش کو نالائقی اور کمینہ پن کا بوجھ نہ اٹھانے پر حمل اور گمان کرینگے
یعنی جانینگے کہ یہ اپنے لڑکے بالوں وغیرہ گھر کے کنبے کے حق میں چشم پوشی اور نامردمی کی قولہ عدم
ببین آن بے حمیت را کہ ہرگز + نخواہد دید روی نیکبختی + تن آسانی گزیند خویشتن را +
زن و فرزند بگذارد بسختی + بے حمیت نالی - حے کے فتح اور میم کے کسرہ اور یائے

تحتانی کے تشدید یا دو نقطہ سے بے غیرت اور بے ننگ ستره آسانی یا سے مصدری بستن آسودن
اور تندرستی اسواسطے کہ تن آسان برہان قاطع میں آسوده اور تندرست کے معنی میں آیا ہے
را بمعنی برائے یعنی آسودگی اور تندرستی صرف اسی تن کے واسطے قبول اور اختیار کرتا ہے۔
در علم محاسبہ چنانکہ معلوم است چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین گردد کہ موجب جمعیت
خاطر باشد و بقیہ عمر از عهده شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم ای یار عمل پادشاه
دو طرف دارد امید نان و بیم جان و خلاف رای خردمندان است بدین امید
دران بیم افتادن - محاسبہ میم کے پیش اور حا کے فتحہ سے شمار کرنا + حجت کا سر
ہیم اور فتح با سبب حرج میں ہے کہ حجت اصل میں یا وجہ تھا مگر قاعدہ صرفی سے حجت ہو گیا - عهده
خالی عین کے پیش سے کسی کو ایک امر صلاح اور تیار داری کے لیے سپرد کرنا - قطعہ کس نیاید بخانہ
درویش + کہ خراج زمین و باغ بده + یا بتشویش و غصہ راضی شو + یا جگر بند
پیش زاغ بنہ + خراج خاے منقوطہ کے فتحہ سے باج اور گنج اور لگان اور مالگزاری - تشویش
پریشانی اور اضطراب - جگر بند برہان قاطع میں مجموعہ جگر اور شش اور دل کو کہتے ہیں انسان کا
ہو یا حیوان کا اور عربی میں سواد البطن اسکا نام ہے اور ہر چیز جو حقیر اور ذلیل ہو اور جگر بند سے مراد فرزند
سے بھی ہے - زاغ سے شور ہے اور فتنہ اور آشوب کو بھی کہتے ہیں یعنی اگر تو خراج نہیں دیتا تشویش اور
رنج مسافرت اور فقر و فاقہ پر راضی ہو اور وطن سے باہر نکل یا جگر بند کو کہ ذات حقیر اور امر تیری ہے فتنہ اور
آشوب کے سامنے پیش کر یعنی بارگاہ سلطانی میں حاضر ہو کر جو بات کہ سلطان اپنا کرے اسکا
تحمل کر اور کہہ سکتے ہیں کہ سلطنت کا دستور ایسا تھا کہ جب کوئی خراج نہ دیتا روپیہ یا دوسری چیز جو بیٹی ہوتی
وہ بیٹے یا بھائی اپنے کو گرو رکھدیتا اور جسکو گرو میں چھوڑتا بہ اصطلاح ہندی کے اسکا نام لوا کہتے ہیں
اس صورت میں یعنی یہ ہونگے اگر تو خراج نہیں دیتا قید اور ایذا کی تشویش پر راضی ہو یا لڑکا اپنا فتنہ
یعنی ہوا خانہ کے حوالہ کر - گفت این سخن موافق حال من نگفتی و جواب سوال من نیاوردی
نشنیده کہ گفته اند ہر کہ خیانت ورزد دستش از حساب بلرزد - قطعہ راستی موجب رضای
خداست + کس ندیدم کہ گم شد از ره راست + حکما گفته اند چهار کس از چهار کس
بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز و روسپی از

محتسب • و آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک است - خیانت خاے منقوطہ کے
کسرہ سے نادرستی اور کھوٹا پن - حرامی چور اور بٹ مار اور حرام زادہ اور ولد الحرام ہے اور یہاں مراد
بٹ مار ہے - فاسق خالی سین کے کسرہ سے بدکار اور سیدھے راستہ سے نکلنے اور ہٹنے والا - غماز
غین منقوطہ کے فتحہ اور میم کی تشدید سے چغلخور عیب جو سے اور لوگوں کی خبر دوسرے کے سامنے
پہنچانے والا - روسپی فارسی ہے اور یاے معروف سے فاحشہ اور بدکار عورت - محتسب میم کے
پیش اور خالی سین کے کسرہ سے برے کام سے روکنے والا - حساب بالکسر شمار - محاسبہ میم کے
پیش اور سین خالی کے فتحہ سے شمار اور حساب کسی کے ساتھ کرنا - قطعہ مکن فراخ روی در عمل
اگر خواہی کہ وقت رفع تو باشد مجال دشمن تنگ + تو پاک باش و مدار ای برادر از کس
باک + زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ + فراخ رو خالی رے کے فتحہ سے کنایہ اس شخص
سے ہے کہ اپنی حد سے باہر جاوے اور فضول خرچ اور بیہودہ خرچ از فرہنگ جہانگیری - عمل بالفتح
کام - رفع بالفتح اٹھانا مراد معزولی اور اس قطعہ کی پہلی بیت میں جزا مقدم ہے اور شرط موخر یعنی
اگر تو چاہتا ہے کہ معزولی کے وقت دشمنوں کی مجال تنگ ہو اور گنجائش اعتراض کی اسکو نہ ملے تو شغل
اور عمل کی حالت میں فضول خرچ نہ کر اور اپنی حد سے باہر مت ہو - گفتم حکایت آن روباہ مناسب
حال است کہ دیدندش گریزان و افتان و خیزان کسے گفتش چہ آفت است کہ موجب
چندین مخافت است گفت شنیدم کہ شتر را بسخرہ میگیرند گفت اے سفیہ شتر را با تو چہ
مناسبت ست و ترا با او چہ مشابہت گفت خاموش اگر حسودان بغرض خود گویند کہ
این شتر ست و گرفتار آیم کرا غم تخلیص من باشد تا تفتیش حال من کند و تا تریاق از
عراق آید مار گزیدہ بمیرد و ترا ہمچنین فضل است و دیانت اما حسودان در کمین اند
و مدعیان گوشہ نشین اگر آنچہ حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند و در معرض
خطاب پادشاہ افتی و در محل عتاب در آن حالت کرا مجال مقالت باشد مصلحت
آن می بینم کہ ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی کہ عاقلان گفتہ اند
مخافت میم کے فتح سے ڈرنا - سخرہ خالی سین کے پیش اور خاے منقوطہ کے سکون سے
بیگار پکڑنا - سفیہ خالی سین کے فتحہ اور فے کے کسرہ سے بے وقوف اور ہلکا - تریاق

نا سے قرشت کے کسرہ سے عربی بنایا ہوا لفظ ہے تریاک کا اور وہ پازہر ہے ۔ عراق بالکسر ایک شہر کا
نام ہے ۔ دیانت بالکسر سچائی ۔ اور دینداری ۔ کمین پوشیدہ ہونا دشمن کے مارنے کے قصد سے
ہندی مین گھات اور گادُ کہتے ہین ۔ معرض میم کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے ایک چیز کے
ظاہر ہونے کی جگہ ۔ خطاب بالکسر کسی سے منہ در منہ بات کہنی ۔ عتاب بالکسر ملامت کرنی اور
غصہ ہونا ۔ مقالت میم و قاف کے فتحہ سے بات ۔ حراست بالکسر نگاہ رکھنا اور بچانا ۔ ریاست
بالکسر سرداری ۔ بیت ۔ بدریا در منافع بیشمار است + وگر خواہی سلامت بر کنار است
بدریا در یعنی در دریا اور بے زائد ہے ۔ سلامت بالفتح بے گزند ہونا ۔ رفیق این سخن بشنید بہم
برآمد و روے درہم کشید و سخنہاے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ این چہ عقل و کفایت است
و فہم و درایت و قول حکما درست آمد کہ دوستان در زندان بکار آیند و بر سفرہ ہمہ
دشمنان دوست نمایند ۔ کفایت بالکسر بس ہونا ۔ درایت بالکسر دانائی ۔ سفرہ حرف
اول کے پیش سے وہ چیز کہ جس پر کھانا نوش کرین اور دسترخوان از برہان قاطع قطعہ دوست
مشمار آنکہ در نعمت زند + لاف یاری و برادر خواندگی + دوست آن دانم کہ گیرد دست
دوست + در پریشان حالی و درماندگی + نعمت بالکسر ناز و آسایش و آرام اور عطا ۔ لاف
کلام فضول اور خودنمائی اور خودستائی یعنی شیخی اور شیخیت ! دیدم کہ متغیر میشود و نصیحت من
بغرض میشنود نزدیک صاحب دیوان رفتم و بسابقہ معرفتے کہ میان ما بود صورت
حالش بگفتم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے روز برین برآمد لطف طبعش بدیدند
و حسن تدبیرش بپسندیدند کارش از آن درگذشت و بمرتبہ برتر از آن متمکن شد و ہمچنین
نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت برسید و مقرب حضرت سلطان شدہ مشارالیہ
و معتمد علیہ گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم ۔ متغیر میم کے پیش اور تاے قرشت
اور غین منقوطہ سے اور یاے حطی کی تشدید اور کسرہ سے ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنے والا
اور بدلنے والا ۔ غرض دو فتحہ سے نشانہ تیر کا اور خواہش و آہنگ و دل تنگ اور ملول ہونا
عاجز آنا اور آرزومند ہونا از منتخب اللغات ۔ قولہ نصیحت من بغرض میشنود یعنی میری نصیحت کو
میری غرض کی گفتگو جانتا ہے اور کہہ سکتے ہین کہ نصیحت میری دلگیری اور تنگی سے ۔ ستا ہے

صاحب دیوان مالک دفتر حساب کا۔ سابقہ با سے ابجد کے کسرہ سے پیشدستی لغصب
بالفتح قائم اور برپا کرنا نجم تارا۔ ترقی مصدر ہے باب تفعل سے اوپر جانا چڑھنا۔ مشار الیہ
معتمد الیہ پہلے کے پیش سے اشارہ اسکی طرف کیا ہوا اور تکیہ اسپر کیا ہوا اور عرف مین
یہ دو کلمہ معتبر اور معتمد شخص کے حق مین بولتے ہین۔ سلامت بے گزند ہونا۔ (از مترجم اور
مشہور ہے نصیحت من بغرض نمی شنود یعنی نصیحت میری اپنی غرض مندی کے سبب نہین سنتا
کہ صاحب الغرض مجنون) بیت ز کار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار + کہ آب چشمۂ حیوان
درون تاریکی ست + کار بستہ وہ کام جسکا انکاس نہو شکستہ ٹوٹا تنگ اور دقت ہوا اور بجھا ہوا۔
حیوان پہلے اور دوسرے کے فتحہ سے مصدر ہے زندہ ہونا اور زندگانی اور اہل فارس حرف
دوم کے سکون سے استعمال کرتے ہین آب چشمۂ حیوان سے مراد آبحیات اور امرت ہے اور
مشہور ہے کہ آبحیات تاریکی اندھیری مین ہے یعنی کام کے برامد اور کشادہ ہونے سے اندیشہ نکر
اور دل تنگ نہو کہ آبحیات تاریکی مین چشم خلائق سے پوشیدہ ہے نہ آنکھون کے سامنے اسی طرح مقاصد
کی کشایش اور برآمد تمنا جو حکم آبحیات کا رکھتی ہے آنکھون سے غائب ہے اور مقررہ وقت پر بموجب
اس قول کے کہ کل امر مرہون باوقاتہا ظہور مین آتی ہے شعر الا لا تحزن اخا البلیۃ + فللرحمن
الطاف خفیہ + یعنی خبردار ہشیار رہو اور غم نکرو مصیبت زدہ بلا مین پڑے ہوئے پس
اللہ تعالی کے واسطے پوشیدہ نوازش اور مہربانی ہین۔ الا بالفتح حرف تنبیہ۔ لا تحزن صیغہ نہی
مخاطب مؤکد نون خفیفہ کے ساتھ باب علم یعلم سے۔ اخا منادی مضاف حرف ندا محذوف۔
بلیہ باے ابجد کے فتحہ اور لام کے کسرہ اور یاے تحتانی کے تشدید اور فتح اور ہاے ساکن سے
مضاف الیہ بمعنی بلا اور آفت کے اور بعضے نافہمان سے منقول ہے کہ طریق عرب یہ ہے کہ ایک نسبت
کے بیان کرنے کے وقت لفظ اب اور اخ کا لاتے ہین پس معنی اخا البلیہ کے مقاربان آفت اور
گرفتار بلا ہونگے۔ فا تعلیل کی۔ لام جار۔ رحمان مجرور اور خبر مقدم۔ الطاف خفیہ صفت
ساتھ موصوف کے مبتدا ہے فرد نشین ترش تو از گردش ایام کہ صبر + تلخ است ولیکن
بر شیرین دارد + صبر بالفتح شکیبائی اور شکوہ۔ اور اول کے کسرہ اور دوسرے کے
پیش سے کنارا ایک چیز کا اور اول کے فتحہ اور دوسرے کے کسرہ سے ایک درخت کا رس یا

شیرہ تلخ ہے اور سکون بائے ابجد جائز نہین مگر بضرورت شعر اور یہان معنی اول یعنی شکیبائی
مقصود ہین ۔ بر بالفتح میوہ اور مراد مال اور حاصل اور منفعت ہے جیسے مثنوی مولوی معنوی میں
ہے صبر تلخ آمد ولیکن عاقبت + میوۂ شیرین دہد پر منفعت + دران مدت مارا با جمعی بدویان
اتفاق سفر مکہ افتاد چون باز آمدیم بدو منزلم استقبال کرد ظاہر حالش دیدم پریشان
و در ہیئت درویشان گفتم حال چیست گفت چنانکہ تو گفتی طائفہ حسد بردند و بخیانتم
منسوب کردند و ملک در کشف حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان
حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند و صحبت دیرینہ فراموش کردند ۔ استقبال ہمزہ اور
تائے قرشت کے کسرہ سے پیش آنا اور کسی چیز کی طرف منہ لانا اور متوجہ ہونا ۔ خیانت کھوٹ
اور ناراستی ۔ کشف کشادہ اور ننگا کرنا ۔ حقیقت مجاز کے خلاف اور جو کچھ واجب ہو کسی کی
حمایت ۔ استقصا بالکسر بیان طلب کرنا ۔ قطعہ نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ + ستایش کنان
دست بر بر نہند + وگر روزگارش درآرد ز پائے + ہمہ عالمش پای بر سر نہند +
ستایش خالی سین کے کسرہ سے نیک دعا اور آفرین ۔ بر اول کے فتح اور دوم کے سکون
سینہ اور بغل ۔ از پائے درآوردن کنایہ عاجز کرنے اور لغزش مین لانے سے ہے ۔ پای بر سر نہادن
خفیف اور بے عزت کرنا یعنی تو نہین دیکھتا کہ خلقت اہل مرتبہ کے سامنے تعریف اور آفرین کرتی
ہوئی ہاتھ سینہ پر رکھتی ہے اسواسطے کہ تواضع مین رسم قدیم ہے سینہ پر ہاتھ رکھنا جس طرح کہ اس
زمانے مین زیر ناف ہاتھ باندھتے ہین اور جو زمانہ کی گردش سے عاجز ہو جائے اسکو خفیف اور
ذلیل کرتے ہین ۔ فی الجملہ بانواع عقوبت گرفتار بودم تا درین ہفتہ کہ مژدۂ سلامتی حجاج
برسید از بند گرانم خلاص کردند و ملک موروثم خاص گفتم آن نوبت اشارت من
قبول نکردی کہ عمل بادشاہان چون سفر دریاست سودمند و خطرناک یا گنج برگیری
یا در تلاطم بمیری ۔ عقوبت دو پیش سے عذاب ۔ حجاج خالی حے کے پیش اور دوسرے
جیم کی تشدید سے حج کرنے والے جمع حاج کی اور حائے مہملہ کے فتحہ سے بڑا حجت کرنے والا
اور قصد کرنے والا ۔ ملک لام کے کسرہ سے کسی چیز کا مالک ہونا اور جو چیز کسی کی حق ہو ۔
موروث میراث مین لی ہوئی ۔ خطر دونون فتحہ سے خوف اور ڈر ۔ ناک ایک کلمہ ہے بمعنی

آغشتہ اور آلودہ کے اور آخر کلمات میں کسی وصف کے ساتھ اتصاف کے سبب لاتے ہیں
تلاطم بوزن تفاعل ایک دوسرے پر لہر مارنا۔ **بیت** یا ندر بہر دو دست کند خواجہ
بہ کنار + یا موج روزے افگندش مردہ بر کنار + خواجہ واو معدولہ کے ساتھ مالدار اور
صاحب جمعیت اور گھر کے رئیس کو کہتے ہیں۔ کنار مصرع اول کے آخر میں بغل کے معنی اور
مصرع دوم کے آخر میں بمعنی لب اور کنارے کے۔ مصلحت ندیدم ازین بیش ریش
درویش را خراشیدن و نمک پاشیدن بدین دو بیت اختصار کردم **قطعہ**
ندانستی کہ بینی بند بر پاے + چو در گوشت نیاید پند مردم + دگر رہ گر نداری
طاقت نیش + مکن انگشت در سوراخ کژدم + ریش یاے مجہول سے زخم۔ اختصار
کسرہ سے کم کرنا۔ رہ مخفف راہ کا مشہور اور مرتبہ اور بار کے معنی میں بھی آیا ہے۔ نیش
یاے مجہول سے ہر چیز کے سر کی تیزی کو کہتے ہیں جیسے نیش کارد و خنجر و نیش عقرب اور مثال
اسکے۔ کژدم کاف عربی کے فتحہ اور فارسی زے کے سکون سے ایک جانور کاٹنے والا جسے
عربی میں عقرب اور ہندی میں بچھو کہتے ہیں یعنی کیا اس بات کو تو نے نہیں جانا کہ اگر لوگوں کی
نصیحت کو اپنے کان میں جگہ نہ دیگا تو اپنے پاؤں میں بیڑی دیکھیگا اور جیلخانہ میں رہیگا پس
اگر دوسری بار بچھو کے ڈنک کا تحمل نہو تو اسکے چھید میں انگلی نہ ڈال خلاصہ یہ کہ بار دیگر ایسے امر کا
مرتکب نہو جسکا اہتمام اور انصرام تجھسے نہو اور انجام کار تجھے پشیمانی ہو۔ **حکایت**
تنے چند در صحبت من بودند ظاہر ایشان بصلاح آراستہ یکی از بزرگان در حق
این طائفہ حسن ظن بلیغ داشت و ادرارے معین کردہ بود مگر یکے از ایشان حرکتے
کرد نا مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد و بازار ایشان کاسد خواستم
تا بطریقے کفاف یاران مستخلص کنم آہنگ خدمتش کردم دربانم رہا نکرد و جفا کرد
معذورش داشتم کہ گفتہ اند **قطعہ** در میر و وزیر و سلطان را + بے وسیلت مگرد
پیرامن + سگ و دربان چو یافتند غریب + این گریبان گرفت آن دامن + ادرار
بالکسر جاری ہونا اور جاری کرنا اور یہاں مراد وظیفہ اور راتبہ ہے۔ حرکت دونوں فتحہ سے جنبش
ضد سکون۔ فاسد خالی سین کے کسرہ سے تباہ۔ کاسد اسباب اور بازار کھوٹا اور بے رونق۔

کاسد شدن بازار عبارت کاروبار کی بے رونقی سے ہے۔ جفا بالفتح ظلم کرنا۔ غریب مسافر اور درویش۔ گریبان فارسی کاف اور خالی رے کے کسرہ سے ترجمہ جیب کا اور یہ لفظ مرکب ہے گری سے جو گردن کے معنی میں ہے اور بان سے کہ محافظ اور نگاہبان ہے۔ چندانکہ مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من واقف شدند باکرامم درآوردند و برتر مقامی معین کردند اما بہ تواضع فروتر نشستم و گفتم **بیت** بگذار کہ بندۂ کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت اللہ اللہ چہ جائے این سخن ست **بیت** گر بر سر و چشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی + فی الجملہ نشستم و از ہر درے سخن پیوستم تا حدیث زلت یاران درمیان آمد گفتم۔ اکرام بالکسر تعظیم اور اعزاز۔ مقام بالفتح کھڑے ہونے کی جگہ اور عرف میں مطلق مکان کے معنی میں ہے۔ تواضع تا سے تر شت کے فتحہ اور ضاد منقوطہ کے پیش سے عاجزی اور فروتنی کرنی۔ صف فتحہ اور تشدید کے ساتھ اور تخفیف ضرورت کے واسطے ہے رستہ اور صف میں کھڑا ہونا۔ اللہ اللہ تعجب کے لیے ہے۔ از ہر درے سخن پیوستم یعنی ہر قسم کی بات میں نے کہی۔ زلت زاے منقوطہ کے فتحہ اور لام کی تشدید اور فتحہ سے کیچڑ میں پاؤں اور سخن میں زبان کا پھسلنا ہے اور مراد جرم و خطا سے۔ **قطعہ** چہ جرم دید خداوند سابق الانعام + کہ بندہ در نظر خویش خوار می دارد + خداے راست مسلم بزرگواری و لطف + کہ جرم بیند و نان بر قرار می دارد + حاکم را این سخن پسندیدہ آمد اسباب معاش یاران فرمود تا بر قاعدہ ماضی مہیا دارند و مؤنت ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت بوسیدم و عذر جسارت خواستم و گفتم۔ جرم جیم کے پیش سے گناہ۔ انعام بالکسر نعمت دینا۔ سابق باے ابجد کے کسرہ سے پہلے ہونے والا۔ مسلم اسم مفعول تسلیم کا یعنی سلامت رکھا گیا اور سونپا گیا۔ اسباب جمع سبب۔ معاش بالفتح جینا اور وہ چیز جس سے جییں۔ قاعدہ خالی عین کے کسرہ سے گھر اور مکان کی نیو اور بیٹھی ہوئی عورت اور عرف میں طرز اور روش کے معنی ہیں۔ ماضی گذرا ہوا۔ مہیا میم کے پیش اور یاے تحتانی کی تشدید سے موجود۔ مؤنت میم کے زبر اور ہمزہ کے پیش اور واو کے سکون سے اٹھانا اور رسمی احتیاج اپنے ذمہ لینا۔ تعطیل خالی چھوڑنا۔ وفا زبر کے ساتھ وعدہ بجالانا اور دوستی میں پورا اترنا۔ جسارت جیم کے زبر سے دلیری۔

قطعه چو کعبه قبلهٔ حاجت شد از دیار بعید + روند خلق بدیدارش از بسی فرسنگ + ترا
تحمل امثال ما بباید کرد + که هیچکس نزند بر درخت بے بر سنگ + کعبه خانه خدا مشہور
قبلہ وہ طرف اور وہ سمت کہ ادہر منھ کرین نماز کے وقت - فرسنگ تین کوس امثال جمع
مثل کی مانند - دیار بالکسر جمع الجمع دار کی معنی گھر اور شہر (از مترجم قال صاحب القاموس
الدار المحل یجمع البناء والعرصة کالدارة والبلد ج ادؤر وادور ودیار ودیارة انتہی) جمع اول اسکی ادور بہمزه
فتحہ اور واو کے پیش سے اور جمع ثانی دیار - یعنی ہرگاہ کعبہ قبلہ حاجت چھوٹے بڑے سب کا ہوا ہے اسلیے
خلائق دور دراز کے ملکون سے قطع منازل کر کے اسکی زیارت کو جاتے ہین اور حاجت روائی
اُس سے چاہتے ہین اور آپ جو محتاجون کے قبلہ حاجات ہین تو آپ کو ہم ایسے حاجتمندون کا تحمل
کرنا مناسب ہے اسواسطے کہ بے ثمر درختون کو کوئی پتھر نہین مارتا - حکایت ملکزادہ گنج
فراوان از پدر میراث یافت دست کرم بکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ
بر سپاہ و رعیت بریخت قطعه نیاساید مشام از طبلهٔ عود + بر آتش نه که چون عنبر
ببوید + بزرگی بایدت بخشندگی کن + که دانه تا نیفشانی نروید + میراث میت اور مردے
کا باقی رہا ہوا جو کچھ ہو - مشام میم اول کے فتح اور میم دوم کے تشدید سے جمع مشم کی اور قوت
شامہ کی جگہ یعنی اور ناک - طبلہ بالفتح مشہور اور وہ اون کی تھیلی - عود اول کے پیش اور دوسرے
حرف کے سکون سے مشہور ہے اور وہ ایک سیاہ رنگ کی لکڑی ہے کہ بخور اور خوشبو کے لیے جلاتے ہین
عنبر ایک مشہور خوشبو ہے - کہتے ہین کہ ایک دریائی جانور کا گوبر ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ ایک موم
خوشبودار ہے کہ پہاڑ مین شہد کی مکھی سے پیدا ہوتا ہے کہ ہر قسم کی خوشبودار گھاس کھاتی ہے - یکے
از جلساے بی تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوخته اند
و برای مصلحتے نہادہ دست ازین حرکت کوتاہ کن کہ واقعها در پیش است و دشمنان
در پس نباید کہ بوقت حاجت درمانی قطعه اگر گنجے کنی بر عامیان بخش + رسد ہر کدخدائے
را برنجے + چرا نستانی از ہر یک جوے سیم + کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے + جلسا جیم کے پیش
اور لام کے فتحہ سے جمع ہے جلیس کی معنی ہمنشین - تدبیر انجام کام کو سوچنا اور غور کرنا - واقعه
حادثه مصیبت اور لڑائی - کدخدا اصل مین کدہ خدا تھا اسلیے کہ کدہ خانہ اور گھر کو کہتے ہین - خدا

خداوند اور صاحب۔ برنجے یاے مجہول سے ایک جانور کی مقدار۔ ملکزادہ روے
ازین سخن درہم کشید و گفت خداے تعالی مرا مالک این مملکت گردانیدہ است
تا بخورم و بہ بخشم نہ پاسبانم کہ نگہدارم **بیت** قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت + روے درہم کشیدن منہ چڑھانا۔ [illegible] اپنے سے مراد [illegible]
قارون چچیرا بھائی موسے علیہ السلام کا کہ اُسکے پاس بہت مال تھا اور [illegible]
حق تعالی نے اُسے بے ادبی کے باعث جو موسے علیہ السلام کے ساتھ اُسنے کی تھی زمین مین
دھسا دیا۔ نوشیروان ایک بادشاہ کا نام ہے جسکے زمانے مین ہمارے حضرت [illegible] صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ظہور مین آئے اور وہ محل جسے ایوان کسری کہتے ہین [illegible] بنایا ہوا [illegible]
عرب اُسکو انوشروان باے ابجد سے کہتے ہین۔ یعنی قارون جسکے چالیس [illegible]
تھے مرگیا اور اُسکے وجود کا نشان تک نرہا نوشیروان ہرچند بظاہر مرگیا [illegible]
اسواسطے کہ اُسکا نام نیک دنیا مین ثابت اور برقرار ہے اور کہ سکتے ہین کہ [illegible]
کاف مبالغہ کا معنی بلکہ واقع ہے یعنی نوشیروان نہین مرا بلکہ نام نیک دنیا مین [illegible]
زندگی کی دلیل ہے۔ **حکایت** آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہی صید
کباب میکردند نمک نبود غلامی را بروستا فرستادند تا نمک آرد نوشیروان گفت
بقیمت بستان تا رسمی نگردد و دہ خراب نشود گفتندش ازین قدر چہ خلل زاید گفت
بنیاد ظلم در جہان اندک بودہ است ہر کہ آمد برآن مزید کرد تا بدین غایت رسید
نوشیروان عادل را یعنی نوشیروان عادل کے لیے روستا [illegible]
کے فتحہ سے دیہاتی گنوار۔ **قطعہ** اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی + برآورند غلامان
او درخت از بیخ + بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار
مرغ بسیخ + سیب یاے مجہول سے ایک میوہ ہے جسکو [illegible] تفاح کہتے ہین [illegible] بیضہ
مرغ کا انڈا۔ لشکری یاے معروف سے سپاہی اور [illegible] قافیہ دل
یعنی بیخ مین ہے اور یاے معروف دوسرے قافیہ یعنی سیخ [illegible]
بیت نماند ستمگار بد روزگار + بماند برو لعنت پایدار [illegible]

کاہت یعنی بد در روزگار ممکن ہی کہ کہا جائے بد عمل اسواسطے کہ روزگار عمل کے معنی مین بھی یا ہی
لعنت بالفتح دوری رحمت خدا سے - **حکایت** ظالمی را شنیدم کہ خانۂ رعیت خراب
کردی تا خزینہ سلطان آبادان کند بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خلق خداے تعالی را
بیازارد تا دل خلق بدست آرد خداے تعالی ہمان خلق را بروی گمارد تا دمار از
روزگارش برآرد - خزینہ بالکسر گنجینہ اور خزاین جمع آن - دمار بالفتح ہلاکی - **بیت**
آتش سوزان نکند با سپند + آنچہ کند دود دل دردمند + سپند اول کے کسرہ اور دوسرے
حرف کے فتحہ سے دانہ مشہور کہ نظر گذر کے لیے جلاتے ہین - دود دل سے مراد آہ ہی یعنی جسقدر
کہ جلتی آگ سپند کو جلا بھنا کرتی ہی لیکن جو کچھ آہ مظلومون کی ظالمون کے ساتھ کرتی ہی اسکے درجہ کو
نہین پہونچتی - **لطیفہ** سرور از جملہ حیوانات شیر ست و کمترین جانوران خر و باتفاق
خر باربر بہ کہ شیر مردم در + **مثنوی** مسکین خر اگرچہ بے تمیز ست + چون بار ہمی
برد عزیز ست + گاوان و خران باربردار + بہ ز آدمیان مردم آزار + حیوانات جمع حیوان
کی دو زبر کے ساتھ لیکن اہل فارس سکون حرف دوم سے استعمال کرتے ہین اور معنی اسکے بہائم اور
چوپایہ بیان کیے جیسے گاے بکری بھینس وغیرہ اتفاق ہمزہ کے کسرہ اور تشدید یا کسرہ تاے فوقانی
سے باہم ایک دوسرے سے موافقت کرنا - تمیز دو یاے حطی سے تھی ایک کو تخفیفاً حذف کیا اور
فارسی کے اندر عقل اور فہم کے معنی مین مستعمل ہی - مسکین بالکسر غوار اور ناتوان - ملک را
از ذمائم اخلاق او معلوم شد در شکنجہ کشید و بانواع عقوبت بکشت **قطعہ** حاصل
نشود رضاے سلطان + تا خاطر بندگان نجوئی + خواہی کہ خدا بر تو بخشد + با خلق
خدای کن نکوئی + طرف دو فتحہ سے کنارا اور ٹکڑا کسی چیز کا - ذمائم ذال منقوطہ کے فتحہ سے
جمع ذمیمہ کی عیب وار اور خراب - شکنجہ بالکسر عذاب اور ایک آلہ جلادی کا ہی - یکے از
ستمدیدگان برو بگذشت و گفت **قطعہ** نہ ہر کہ قوت بازوی منصبی دارد + بسلطنت
بخورد مال مردمان بگزاف + توان بحلق فرو بردن استخوان درشت + ولے شکم
بدرد چون بگیرد اندر ناف + منصب پہلے حرف کے فتحہ اور تیسرے کے کسرہ سے
[illegible] سلطنت بالفتح غلبہ اور تسلط - گزاف فارسی کاف کے کسرہ سے

بیہودہ اور شیخی کی بات اور اول کے پیش سے بھی درست ہے۔ تو ان اس قطعہ کے مصرع اول
مین انکار ہے یعنی کیا نہین ہے درست یہ بات ارباب عقل کے طریق مین کہ جو شخص مرتبہ اور درجہ
کی قوت بازو رکھے لوگون کا مال غلبہ اور بیہودہ گوئی سے کہا جاوے۔ **حکایت** مردم آزاری
را حکایت کنند کہ سنگی بر سر صالحی زد درویش را مجال انتقام نبود سنگ را نگاہ
میداشت تا وقتیکہ ملک بران لشکری خشم گرفت و در چاہش کرد درویش بیامد و
آن سنگ را بر سرش انداخت گفت تو کیستی و این سنگ بمن چرا زدی گفت
من فلانم و این ہمان سنگ است کہ در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین مدت
کجا بودی گفت از جاہت اندیشہ میکردم اکنون کہ در چاہت دیدم فرصت را
غنیمت شمردم۔ مجال میم کے فتحہ سے گھوڑدوڑ کی جگہ اور فارسی مین قوت اور قدرت کے
معنی مین مستعمل ہے۔ انتقام بالکسر کینہ کشی کسی سے۔ فرصت ایک چیز کی باری اور کام کی پڑا
غنیمت وہ مال جو کافرون کی لڑائی مین حاصل ہو اور وہ چیز بھی جو بلا عوض ہاتھ آوے۔ **مثنوی**
ناسزائی را چو بینی بختیار + عاقلان تسلیم کردند اختیار + تسلیم کردن نہادن اور سر جھکانا
اور اس بیت کا پہلا مصرع شرط ہے اور جزا اسکی محذوف اور دوسرا مصرع جزا کی علت واقع ہوا
یعنی اگر کسی ناقابل کا اقبال مددگار دیکھو تو تواضع اور تسلیم اختیار کرو اس سبب سے کہ عقلمندون نے
تسلیم اور رضا اختیار کی ہے۔ حذف جزا بزرگون کے کلام مین کثیر الوقوع ہے جیسے حضرت نظامی رح
فرماتے ہین بیت گر آید بیاری گری شہریار + وگرنہ بتاراج رفت آن دیار + یعنی اگر بادشاہ مدد دے
فہو المراد وگرنہ وہ ملک لٹ گیا۔ **بیت** چون نداری ناخن درندہ تیز + با بدان آن بہ کہ
کم گیری ستیز + ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد + ساعد مسکین خود را رنجہ کرد + باش تا دستش
ببندد روزگار + پس بکام دوستان مغزش برآر + فولاد بازو عبارت ہے زبردست اور
قوت بازو آدمی سے کہ غالب دست ہو۔ پنجہ مشہور ہے کہ پانچ انگلی مع ہتھیلی ہاتھ کے یا تلوے
پاؤن کے ہو۔ دوست کام نقیض دشمن کام ہے یعنی وہ کام کر کہ اپنے حسب دلخواہ حاصل ہو
(از مترجم دوست کام مقابل دشمن کام وہ شخص کہ اسکا کام حسب مراد دوست ہو)

یکی را از ملوک مرضی ہائل بود کہ اعادت ذکر آن موجہ نبود طائفہ حکماے یونان
متفق شدند کہ مر این درد را دواے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بہ چندین صفت موصوف
بود بفرمود طلب کردن دہقان پسرے یافتند بدان صفت کہ حکیمان گفتہ بودند
پدر و مادرش را بخواند و بہ نعمت بیکران خشنود کرد و قاضی فتوی داد کہ خون
یکی از رعیت ریختن سلامتی پادشاہ را روا باشد جلاد قصد کشتن کرد پسر روے
بسوے آسمان کرد و بخندید ملک گفت درین حالت چہ جای خندہ است پسر گفت
ناز فرزند بر پدر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاہ خواہند اکنون
پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوے داد و سلطان
مصلحت خویش در ہلاک من می بیند بجز خداے تعالی پناہی نمی بینم۔ ہائل بالکسر ڈرانا
اور ڈرانے والا۔ اعادت ہمزہ کے کسرہ سے لوٹانا گھمانا۔ یونان واو معروف کے پیش
سے ایک ولایت ہے مشہور کہ اکثر حکماء وہاں ہوئے ہیں۔ موجہ میم کے پیش اور جیم کی تشدید اور
فتحہ سے اچھا اور پسندیدہ اور وہ چیز جسکی طرف رخ کیا جاوے۔ زہرہ بالفتح تلخہ اور پتا۔ دہقان
کسرہ سے کھیتی کرنے والا کسان اور گانوں کا سردار کیمیا معرب ہے دہگان کا جو فارسی کاف
سے ہو حطام خالی حے کے پیش اور طا مہملہ کی تشدید اور فتحہ سے دنیاوی تھوڑا مال اور ریزہ اور ہر چیز کی جھاڑن
مصلحت اول کے کسرہ اور تشدید اور فتحہ حرف دوم سے تندرستی خلاف سقم کے بعلت
پیش کہ برآورم ز دستت فریاد + ہم پیش تو از دست تو گر خواہم داد + فریاد آواز بلند
کہ مظلوم لوگ کرتے ہیں۔ داد انصاف و عدالت اور کسی کی فریاد کو پہنچنے کو بھی کہتے ہیں یعنی تیرے ہاتھ
سامنے تیرے ظلم کے ہاتھ سے روتا ہوں اور دادخواہ ہوں اور کس کے سامنے تیرے
ہاتھ سے فریاد کروں۔ سلطان را دل ازین سخن بہم برآمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت
ہلاک من اولی ترست از خون بیگناہی ریختن سر و چشمش ببوسید و نعمت بیکران بخشید
و آزاد کرد گویند کہ ملک ہم دران ہفتہ شفا یافت قطعہ ہمچنان در فکر آن بیتم کہ گفت
پیلبانے بر لب دریاے نیل + زیر پایت گر بدانی حال مور + ہمچو حال تست زیر پاے
پیل + ہمچنان دراصل ہمچون آن تھا یعنی بدستور سابق۔ فکر بالکسر اندیشہ اور بیت اول

اس قطعہ کی مقولہ قائل کا ہے اور بیت دوم مقولہ فیلبان کا یعنی دریاے نیل کے کنارے نے بیت
جو فیلبان نے پڑھی اُسکے مضمون کی لطافت اُسی طرح اُس بیت کی فکر مین ہون یعنی
اتبک اندیشہ اُسکا میری یاد سے نہین گیا و ممکن ہے کہ توجیہ اسکی اسطرح ہو کہ اُسی طرح یعنے
سرگذشت پہلی کے موافق بیت آیندہ کی مضمون بندی کی فکر مین ہون کہ فیلبان نے اُسکا
مضمون دریاے نیل کے کنارے کہا۔ **حکایت** یکے از بندگان عمرو لیث گریختہ بود
کسان در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را باوی غرضے بود اشارت بکشتن کرد
تا دیگر بندگان چنین نکنند بندہ پیش عمرو لیث سر بر زمین نہاد و گفت عمرو لیث
خالی عین کے فتحہ سے ایک بادشاہ کا نام ہے کہ شیراز اُسکا بسایا ہوا ہے اور بعضون کا قول ہے
کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا آباد کیا ہوا ہے۔ عمرو بالفتح نام اور لیث کہ شیر کے معنی مین ہے
لقب اُسکا ہے اور احتمال ہے کہ عمرو نام بادشاہ کا اور لیث اُسکے باپ کا نام ہو۔ عقب خالی
عین کے فتحہ اور قاف کے کسرہ سے دنبال اور پیچھا۔ غرض دو فتحہ اول اور دوم حرف سے
لنگی اور ملال اور چاہت اور قصد۔ ہرچہ رود بر سرم چون تو پسندی رواست + بندہ
چہ دعوی کند حکم خداوند راست + اما بموجب آنکہ پروردہ نعمت این خاندانم نخواہم
کہ در قیامت بخون من گرفتار آئی اگر بخواہی کشت باری بتاویل شرع بکش گفت
تاویل چگونہ کنم گفت اجازت فرمای تا من وزیر را بکشم آنگہ بقصاص او مرا بکش تا بحق
کشتہ باشی ملک بخندید وزیر را گفت چہ مصلحت می بینی گفت ای خداوند بصدقہ گور
پدرت این حرامزادہ را آزاد کن تا مرا ہم در بلا نیفگند گناہ از من ست کہ قول حکما را
معتبر نداشتم کہ گفتہ اند **قطعہ** چو کردی با کلوخ انداز پیکار + سر خود را بنادانی شکستی +
چو تیر انداختی بر روے دشمن + حذر کن کاندر آماجش نشستی + تاویل واو کے
کسرہ سے پھیرنا اور گھٹانا کلام کا ظاہر سے خلاف ظاہر کے طرف اور بیان کرنا اُس چیز کا جسکی طرف
کلام پھیرے۔ شرع فتحہ سے سیدھا راستہ کہ حق تعالی نے بندون کے لیے ظاہر کیا اور اُسکے
ساتھ حکم کیا۔ اجازت ہمزہ کے زیر اور منقوط زے کے فتحہ سے پروانگی دینی اور چھوڑ دینا اور
روا رکھنا۔ قصاص بالکسر قاتل کو مقتول کے عوض مارنا۔ صدقہ دو فتحہ سے جو چیز کہ راہ خدا

مین فقیرون کو دیجاے کلوخ انداز برہان قاطع مین لکھا ہی کہ وہ سوراخ ہوتے ہین کہ دیوار
قلعہ کنگورون کے نیچے بناے جاوین تاکہ جب دشمن قلعہ کی دیوار کے پاس آوے اُن سوراخون
سے پتھر آگ اور راکھ اُسکے سر پر گرائین اور ہندی مین انکو رندے کہتے ہین اور گوپھن کے
معنی مین بھی آیا ہی مگر یہان مراد اُس سے صفت ترکیبی ہی یعنی مرد خشت اور کڑا اور کچا پکا
اینٹ کا ٹکڑا جسے ہندی مین روڑا کہتے ہین یا سوکھی مٹی ڈالنے والا۔ آماج مد کے ساتھ نشانہ
جسپر تیر لگائین ۔ حکایت ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمگنان
را در مواجہہ خدمت کردی و در غیبت نکوئی گفتی اتفاقاً ازوی حرکتے در نظر ملک
ناپسندیدہ آمد مصادرہ فرمود و عقوبت کرد سرہنگان ملک بسوابق نعمت او معترف
بودند و بشکر آن مرتہن لاجرم در مدت توکیل او ملاطفت کردندے و زجر و معاقبت
روا نداشتندے ۔ خواجہ وہ معمولہ سے گھر والا اور گھر کا مکھیا اور وہ خدمتگار کہ آلت
تناسل اُسکا مقطوع ہو ہندی مین اُسے خوجہ کہتے ہین ۔ زوزن فتحہ سے نام بادشاہ کا
اور نیز نام ایک ولایت کا ہی ۔ کریم النفس یعنی ذات بخشنے والی اور جرم سے درگذر کرنے والی ۔
مواجہہ میم کے پیش اور جیم کے فتحہ سے آمنے سامنے ہونا ۔ مصادرہ میم کے پیش اور خالی
دال کے فتحہ سے صراح مین ہی خون کسی کا اُسکے مال کے ساتھ بیچنا اور وہ تاوان اور ڈانڈ لینا ہی
کہ جسکا ادا کرنا لازم اور واجب ہو ۔ سرہنگان سرداران اور پیشروان لشکر جنکو ہندی مین اگوا
کہین اور سپاہی ۔ سوابق خالی سین کے فتحہ اور باے ابجد کے کسرہ سے پیشینیان جمع
سابقہ کی ۔ معترف میم کے پیش سے قبول کرنے والا ۔ مرتہن اسم مفعول ارتہان یعنی گروی
مین لیا ہوا مطلب یہ کہ گرویدہ اُسکے شکر نعمت کے تھے اور ممنون اُسکے حق الطاف کے ۔
توکیل سونپنا اور کسی پر کام چھوڑنا ۔ ملاطفت میم کے پیش اور خالی طا کے فتحہ سے مہربانی
کرنی اور نیکی کرنی ۔ زجر فتحہ سے ڈرانا اور ایک کام سے باز رکھنا ۔ معاقبت کسی پر غصہ کرنا
قطعہ صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہہ کہ ترا + در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن + سخن
آخر بدہان میگذرد موذی را + سخنش تلخ نخواہی دہنش شیرین کن + قفا بالقصر سر کا
پیچھا یعنی گدی اور مراد اُس سے غیبت ہی ۔ تحسین نیکی سے نسبت کرنا اور اچھا دکھلانا ۔

موذی میم کے پیش اور ذال منقوطہ کے کسرہ سے ایذا اور رنج پہونچانے والا۔ قولہ
سخنش تلخ نخواہی یعنی اگر کڑوی بات اسکی تو شنی نچاہے اسواسطے کہ ایک کلمہ سے ضمیر کا الگ
کرنا اور دوسرے کے ساتھ ملانا فارسی میں شائع ہے۔ دہنش شیرین کن یعنی نیکی اور
احسان اسکے ساتھ کر اور انعام اور احسان سے اسے خوش رکھ۔ پس معنی اس قطعہ کے
اسطرح ہونگے کہ اگر دشمن سے صلح کرنے کا ارادہ ہو جب تیری پیٹھ پیچھے عیب تیرا بیان کرے
تو اسکی تحسین بالمواجہہ کر اسسبب سے کہ مفسد کی زبان سے بدگوئی کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا
اور ہرچند کوشش کیجائے موذی کے منہ میں بری بات جاتی ہے پس اگر کڑوی بات اسکی تو شنی
نچاہے تو اسکا منہ میٹھا کر یعنی نیکی اور احسان اسکے ساتھ کر اور سخاوت سے اسے خوش کر اور
کہہ سکتے ہیں سخنش تلخ نخواہی یعنی تلخ اسے نکہہ اور شیرین زبانی اور انعام سے منہ اسکا
میٹھا کر۔ انچہ مضمون خطاب ملک بود از عہدہ بعضے بیرون آمد و بعضے در زندان
ماند یکی از ملوک ان نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوک آنطرف قدر چنان
بزرگوارے ندانستند و بیعزتی کردند اگر خاطر عزیز فلان احسن اللہ خلاصہ بجانب
التفات کند در رعایت خاطرش ہرچہ تمامتر سعی کردہ شود کہ اعیان این مملکت
بدیدار او مفتخر اند و بجواب مکتوب منتظر خواجہ برین وقوف یافت از خطر اندیشید
جوابی مختصر چنانکہ مصلحت دید بر ظہر ورق نوشت و روان کرد یکے از متعلقان ملک
برین واقعہ مطلع شد ملک را اعلام کرد و گفت فلان را کہ حبس فرمودہ با ملوک نواحی
مراسلت دارد ملک بہم برآمد و کشف این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالہ را
بخواندند نوشتہ بود کہ حسن ظن بزرگان بیش از فضیلت بندہ است و تشریف
قبولی کہ فرمودہ اند بندہ را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکہ پروردہ نعمت این
خاندانم و باندک مایہ تغیر خاطر با ولی نعمت خود بیوفائی نتوان کرد بیت آنرا
کہ بجای تست ہر دم کرمے + عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے + مضمون اول
حروف کے فتحہ اور تیسرے حرف کے پیش سے معنی خطاب بالکسر کسی کے ساتھ روبرو
بات کو کہنا۔ عہدہ بالضم جو کچھ کسی پر لازم آوے اور تیمارداری۔ نواحی نون کے فتحہ اور

خالی حے کے کسرہ سے اطراف اور جوانب جمع ناحیہ کی ۔ خفیہ پیش سے پوشیدہ ۔ احسن اللہ عواقبہ عواقب اول کے فتحہ اور تیسرے ہی کے کسرہ سے جمع عاقبت کی معنی انجام کام کا یعنی اچھا انجام کرے اللہ تعالی اسکا ۔ التفات بالکسر التفات کرکے دیکھنا اور عرف میں توجہ اور میل سے عبارت ہے ۔ اعیان بالفتح بزرگ لوگ ۔ مفتخر میم کے پیش اور تا سے قرشت سے اسم مفعول افتخار کا ہے یعنی افتخار دیے گئے ۔ منتظر امیدوار ۔ مکتوب نامہ اور خط ۔ خطر دو فتحہ سے کرنے قریب ۔ ظہر اول کے فتحہ اور دوسرے حرف کے سکون سے پیٹھ از صراح ۔ اعلام بالکسر خبر دینا ۔ مراسلت میم کے پیش اور خالی سین کے فتحہ سے باہم خط کتابت اور پیام سلام کرنا ۔ رسالہ بالفتح پیغام ۔ بہم بر آمدن کنایہ غصہ ہونے سے ۔ **قولہ تشریف قبولی کہ فرمودہ اند** تشریف بزرگ گردانا اور کسی کو بزرگ جاننا یعنی ارشاد حسن طلب کہ میرے حق میں اعزاز اور بزرگ سمجھنا ہے اسکے منظور کرنے کے لیے جو فرمایا ہے ۔ امکان بالکسر توانائی اور ہو سکنا ۔ اجابت بالکسر قبول کرنا ۔ بجای تست یعنی تیرے حق میں ہے ۔ عذر بالضم بہانہ ۔ ملک را سیرت حق شناسی او پسند آمد خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا کردم گفت ای خداوند تقدیر خدای تعالی چنین بود کہ این بندہ را مکروہی برسد پس بدست تو اولی ترست کہ سوابق نعمت برین بندہ داری و ایادی منت

مثنوی گر گزندت رسد ز خلق مرنج + کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج + از خدا دان خلاف دشمن و دوست + کہ دل ہر دو در تصرف اوست + گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد + از کماندار بیند اہل خرد + تقدیر اندازہ کرنا اور ایک چیز کا ہموار کرنا ۔ مکروہ ناپسندیدہ ۔ ایادی بالفتح بھلائیان اور نعمتین اور بخششین اور جمع ایدی کی معنی ہاتھ ۔ منت بالکسر نیکی اور احسان کرنا کسی کے ساتھ اور شکر نعمت کا پس معنی ایادی منت کے اسطرح ہونگے کہ بھلائیان اور نعمتین جنکا ممنون اور شکر گزار ہونا چاہیے میرے ساتھ آپ نے کی ہین ۔ گزند فارسی کاف کے فتحہ سے دکھ اور زحمت ۔ **قولہ خلاف دشمن و دوست** یعنی سلام دوست کا کہ موافقت اور میل جول ہے اور عمل دشمن اسکا عکس ہے اس خلاف کا ظاہر ہونا خدا تعالی کی طرف سے جانو ۔ **حکایت** یکے از ملوک عرب متعلقان را

بدیا

فرمود کہ مرسوم فلان بندہ چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم درگاہ است
و مترصد فرمان و سائر خدمت گاران بلہو و لعب مشغول اند و در ادای خدمت
متہاون صاحبدلے بشنید و گفت علو درجات بندگان بدرگاہ حق تعالے
ہمین مثال دارد قطعہ دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاہ + سوم ہر آئینہ در وے
کند بلطف نگاہ + امید ہست پرستندگان مخلص را + کہ نا امید نگردند ز آستان
الہ + مرسوم نشان کیا ہوا اور آئین کیا ہوا مراد راتبہ اور وظیفہ۔ مضاعف میم کے
پیش سے دوچند کیا ہوا۔ ملازم میم کے پیش اور نقطہ دار زے سے اسم فاعل ملازمت کا
معنی جگہ پر رہنے والا۔ مترصد اسم فاعل ترصد کا یعنی منتظر اور امید دار۔ لہو بالفتح بازی
لعب بالفتح کھیل۔ متہاون میم کے پیش اور واو کے کسرہ سے سستی اور آلکس کرنے والا
صاحبدل وہ شخص کہ دل کی حقیقت کو پہونچا ہو مراد اس سے ولی اللہ ہے۔ مخلص میم کے
پیش اور لام کے کسرہ سے دوست خالص کہ دوستی اور محبت کو ریا اور دکھلاوٹ کے
میل سے خالص کرے اور لام کے فتحہ سے خالص کیا گیا مثنوی مہتری در قبول
فرمانست + ترک فرمان دلیل حرمانست + ہر کہ سیمائے راستان دارد + سر
خدمت بر آستان دارد + مہتری یائے مصدری سے بہت بڑا ہونا اور یہ مرکب ہے مہ سے
جو میم کے کسرہ سے بڑے اور بزرگ کے معنی مین ہے اور کلمہ تر سے جو زیادہ کے معنی رکھتا ہے
دلیل راہبر اور راہ نما اور برہان۔ حرمان بالکسر ناامیدی۔ سیما بالکسر نشان اور علامت
کہ چہرہ مین ہو اور باطن کی کیفیت اس سے معلوم ہو۔ استاد شیخ محمد خضری سے منقول ہے
کہ فارسی مین چہرہ اور رخسارہ کے معنی مین آیا ہے۔ سر خدمت بر آستان داشتن عبارت
سر جھکانے اور حکم بجا لانے سے ہے۔ آستان مد کے ساتھ چوکھٹ حکایت ظالمی را
حکایت کنند کہ ہیزم درویشان خریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحبدلے
برو بگذشت و گفت بیت ماری تو کہ ہر کرا ببینی بزنی + یا بوم کہ ہر کجا نشینی
بکنی + حیف بالفتح ظلم و جفا۔ طرح بالفتح ڈالنا اور گرانا اور دور کرنا یعنی [illegible] قیمت
گرا کر سستے بھاؤ سے بڑے آدمیون کو دیتا تھا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے بلا عوض [illegible] ہے

یعنی بڑے آدمیون کو مفت دیتا تھا (از مترجم شرح سراج الدین علیخان آرزو مین لکھا ہے
کہ طرح ایک رسم مقرر ہے کہ حکام ظالم اپنی جنس کو قیمت بڑھا کر رعیت اور غریبون کو دیتے ہیں
اور سند اسکی دوسری کتابون مین لکھی گئی اور لفظ طرح مین یا سے علت ہے یعنی درویشون سے
ظلم کے ساتھ لیتا اور دولتمندون کو دیتا کہ یہ لوگ اور غریبون کو طرح سے دین یا آنکہ اغنیا کے
وقت کو قیمت بڑھا کر دیتا ان دو صورت مین دو انتفاع منظور ہوئے پس حرف یا بمعنی
برائے ہوگا اور اکثر شارح اس سے واقف نہین تو کسی نے طرح بمعنی انداختن اور دوسر
نے بمعنی مفت کے لگائے معنی اول بیان درست نہین اور دوسرے معنی نہ لغت مین ہین
نہ عرف مین) بوم بضم اول اور سکون دوم جغد اور وہ ایک پرند ہے کہ نحوست مین مشہور ہے
ہندی مین اسے الو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بوم پرند ہے جغد کی جنس سے لیکن بہت
بڑا اور کان آنکھ اسکے مشابہ بلی کے ہوتے ہین اور راتون کو شکار کرتا ہے اور دن کے وقت
نہین اڑ سکتا۔ کنی عربی کاف کے فتحہ سے اور نون کے کسرہ سے صیغہ مضارع کا ہے کندن
سے اور مراد اجاڑ دینے اور خراب ویران کرنے سے ہے۔ **قطعہ** زور تا اپش
میرود با + باخداوند غیب دان نرود + زورمندی مکن براہل زمین + تا دعائی
بر آسمان نرود + پیش رفتن غالب ہونا اور سبقت کرنا۔ اہل زمین باشندگان زمین
اور دوسری بیت مین اس قطعہ کی صنعت طباق ہے اور تعریف یہ ہے کہ دو لفظ کو جو فی الجملہ
تقابل اور تضاد باہم رکھتے ہون کلام مین لاوین مثلاً یہ مصرع ؎ ای ہوی بالا چو آتش
ہوی پستی چو آب + پس لفظ زمین کا ذکر صفت پستی سے موصوف ہے مقابل بالا کے
کہ آسمان اس صفت سے متصف ہے (از مترجم اگر یہ کہا جائے کہ ذکر زمین کا مقابل
آسمان کے ہے کہ زمین وصف پستی کے ساتھ اور آسمان بلندی کے ساتھ موصوف ہے مناسب ہے)
ظالمی را حکایت کنند که هیزم درویشان خریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحب دلی برو بگذشت و گفت
ظالم از بین سخن برنجید و روی از وی درهم کشید و بدو التفات نکرد تا شبی که آتش
از مطبخ در انبار هیزمش افتاد و سایر املاکش بسوخت و از بستر نرمش بخاکستر
گرمش نشاند اتفاقاً همان صاحبدل برو بگذشت شنید ندش که بایاران
همی گفت ندانم که این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل

درویشان - مطلع میم اور باے ابجد کے فتحہ سے پکارنے کی جگہ اور میم کے زیر سے آگاہ کنندہ کا سائر ہمزہ کے کسرہ سے باقی اور سیر کرنے والا - املاک ہمزہ کے فتحہ سے جمع ملک کی جو میم کے کسرہ اور سکون لام سے وہ شے ہے کہ حق کسی کی ہو - بستر باکسرہ وہ چیز کہ جسے بچھائیں ہندی میں بچھونا - **قولہ از بستر خرمش بجا گستر گرمش نشاند.** صنعت مرصع ہے اور ترصیع کلام میں ہر کلمہ کا حصہ حصہ کرنا کہ باہم وزن اور روی میں یکسان ہوں مثلاً ع زشعرم خامہ را شکر زبان کن + زعطرم نامہ را عنبر فشان کن + (از مترجم میرے خیال میں یہ صنعت ترصیع ہے اور اسی عبارت کو مرصع کہتے ہیں اور روی اخیر حرف اصلی قافیہ کا نام ہے) - **قطعہ** حذر کن ز دود درونہای ریش + کہ ریش درون عاقبت سر کند + بہم بر مکن تا توانی دلے + کہ آہی جہانی بہم بر کند + ریش یاے مجہول سے زخم اور جراحت - عاقبت ایک چیز کا آخر اور پایان - سر اول کے فتحہ اور دوسرے حرف کے سکون سے مشہور ہے اور کتب لغت میں زور اور طاقت اور بالا کے معنی میں بھی آیا ہے - کند مضارع کردن کا ہے یعنی دل کا زخم انجام کار قوت حاصل کرتا ہے اور ظالموں کو زبون اور خوار - بہم بر مکن یعنے پریشان مت کر اور برہان قاطع میں بہم اول حرف کے کسرہ سے بمعنی آرہی اور بہم کردن بمعنی آگ جلانے کے آیا ہے یعنی ہاں جب تک ممکن ہو کسی کی آتش دل کو روشن نہ کر کہ ایک آہ جہان کو جلا ڈالے اور اگر بہم بر کند کاف عربی کے فتحہ سے پڑھیں تو یہ معنی ہونگے کہ ایک جہان کو جڑ سے اکھیڑ ڈالے - **حکمت** بر تاج کیخسرو نوشتہ بود **قطعہ** چہ سالہای فراوان چہ عمرہاے دراز + کہ خلق بر سر ما بر زمین بخواہد رفت + چنانکہ دست بدست آمدہ است ملک بما + بدستہای دگر ہمچنین بخواہد رفت + جاننا چاہیئے کہ فارسی میں حرف چہ کا مکرر لانا کبھی مساوات کے لیے ہوتا ہے مثلاً مصرع چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک + یعنی خاک پر مرنا اور تخت پر مرنا دونوں برابر ہیں اور کبھی افراد کے عموم اور شمول کے واسطے چنانچہ مصرع ہمہ جا خانہ عشق ست چہ مسجد چہ کنشت + یعنی تمام مسجد اور بتخانہ خانہ عشق ہیں **قولہ بخواہد رفت** آخر ابیات قطعہ میں استفہام انکاری ہے یعنی خواہد رفت لیکن معنی یہ ہیں کہ تمام سالہاے دراز اور عمرہاے طویل ہمارے سر پر کہ مخلوق اور مجہول روے زمین پر

ہیں نہ جائینگے یعنی جائینگے اور قائم دائم رہینگے (از مترجم تکرار مفید عموم اور شمول کے مقتضی
انفی یا ابد نہیں کہ ضرورت استفہام اقراری کے ہو پس اگر بخواہد رفت بصیغہ مثبت تا سے
زائد کے ساتھ پڑھیں تو مضائقہ نہیں ہے اور میرے نزدیک چہ تفخیم کا ہے نہ عموم و شمول
افراد کا اسواسطے کہ سال اور عمر افراد جداگانہ نہیں ہیں اور اس سے مراد اظہار تاسف اور
تحسر ہے کہ ہم آج کے دن تخت پر سب سے بلند بیٹھے ہوئے حکمرانی کر رہے ہیں بعد وفات
مدتہاے دراز کہ تعداد اسکی محدود اور محصور نہیں ہے ہمارے سر پر جو تاج شاہی اسوقت رکھا ہے
خلق اللہ زمین پر جسکے نیچے ہم مدفون ہونگے چلے اور پھیرینگی اور سالہاے فراوان اور عمرہاے
دراز ظرف زمین واقع ہیں نہ فاعل فعل بخواہد رفت کے واللہ اعلم بالصواب) **حکایت**
یکی در صنعت کشتی گرفتن بسر آمده بود سیصد و شصت بند فاخر دانستی و هر روز
بنوعی کشتی گرفتی مگر گوشهٔ خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت سیصد و
پنجاه و نه بندش در آموخت مگر یک بند که در تعلیم آن دفع انداختی فی الجمله پسر
در قوت و صنعت بسر آمد و کسی را با او امکان مقاومت نبودی تا بحدی که
پیش سلطان گفت استاد را که فضیلتی بر من ست از روی بزرگی ست و حق تربیت
والا بقوت از و کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را این ترک ادب از وی
پسندیده نیامد فرمود تا مصارعت کنند مقامی متسع معین کردند و ارکان دولت و
اعیان حضرت حاضر شدند پسر چون پیل مست در آمد بصدمتی که اگر کوه روئین بودی
از جای بر کندی استاد دانست که جوان از و بقوت برترست بدان بند غریب
که از وی نهان داشت با وی در آویخت جوان دفع آن ندانست استاد بدو دست
از زمین بر داشت و بالای سر برد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود
استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر و ملامت کرد که با پرورندهٔ خویش
دعوی مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای خداوند بزور آوری بر من دست نیافت
بلکه در علم کشتی گیری دقیقه مانده بود که از من دریغ میداشت امروز بدان دقیقه
بر من دست یافت استاد گفت از بهر چنین روز نگه میداشتم که حکما گفته اند

دوست را چندان قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند شنیدہ کہ چہ گفت آنکہ از پروردہ

خویش جفا دید قطعہ یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانہ نکرد + کس نیاموخت

علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + صنعت خالی صاد اور عین کے فتحہ سے اور نون

ساکن کے ساتھ کام اور پیشہ از صراح - بسر آمدہ بود یعنی کمال کے درجہ کو پہونچا - فاخر

فتح فا اور خاے منقوطہ کے کسرہ سے گرانمایہ از صراح - میل فتح میم اور سکون یاے حطی سے

منتخب میں جھکنا اور ہلنا اور فارسی میں عشق اور خواہش کے معنی میں مستعمل ہے - تعلیم کسی کو

سکھانا - دفع دور کرنا اور روکنا - مصارعت میم کے پیش اور خالی رے کے فتحہ سے

باہم کشتی لڑنا - متسع میم کے پیش اور تاے قرشت کی تشدید سے کشادہ اور فراخ اور

چوڑا چکلا - صدمت خالی صاد کے فتحہ سے کوٹنا اور آسیب پہونچانا - روئین جو چیز روی

سے بنائی گئی ہو اور روی تانبا اور قلعی کے ساتھ گلایا ہوا ہے - غریب نادر اور عجیب - غریو منقوطہ

غین کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے شور اور فریاد - بسر نبردی یعنی انجام کو تو نے نہ

پہونچایا - دقیقہ باریک چیز - دست یافتن غالب آنا اور فتح پانی از کشف اللغات -

حکایت درویشے مجرد بگوشہ صحرائی نشستہ بود پادشاہی برو بگذشت درویش

از انجا کہ فراغ ملک قناعت ست بدو التفات نکرد و سلطان از انجا کہ سطوت

سلطنت ست بہم برآمد و گفت این طائفہ خرقہ پوشان بر مثال حیوانند وزیر گفت

اے درویش پادشاہ روی زمین بر تو گذر کرد چرا خدمت نکردی و شرط ادب بجا

نیاوردی گفت ملک را بگو کہ توقع خدمت از کسی دار کہ توقع نعمت از تو دارد و دیگر

آنکہ ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک قطعہ پادشہ پاسبان

درویش ست + گرچہ نعمت بفر دولت اوست + گوسپند از برای چوپان نیست

بلکہ چوپان برای خدمت اوست + مجرد جیم کے فتحہ اور رائے قرشت کی تشدید اور فتحہ سے

وہ شخص کہ اسباب دنیا سے کچھ نہ رکھے اور اکیلا - صحرا بالفتح والمد جنگل - فراغ بالفتح ایک کام سے

خالی ہونا اور فرصت - قناعت بالکسر تھوڑی چیز پر راضی ہونا اور زیادہ نہ مانگنا - سطوت

بالفتح حملہ کرنا اور سختی گیری کرنی - بہم برآمد یعنی غصہ ہوا - شرط بالفتح لازم کردانا اور

ایک چیز کا لازم ہونا اور قبول کرنا۔ ادب و فرقت سے طریقہ پسندیدہ اور دانش و فرہنگ اور
ہر ایک چیز کی حد کو نگاہ داشت۔ فربالفتح او آشنہ بدرف دو مہتے کیا گیا اور فارسی میں
شان و شوکت اور زیبائش کے معنی میں آیا ہے قولہ گر چہ نعمت لغیر دولت او ست یعنی
اگر چہ مال [illegible] شوکت اور دولت و اقبال کے ساتھ ہو۔ قطعہ
یکی اور [illegible] دیگر [illegible] اول [illegible] در پیش + روزکی چند باش تا بخورد
خاک مغز سر خیال اندیش۔ [illegible] شاہی و بندگی برخاست + چون قضای نوشتہ
آمد پیش + اگر کسی خاک مردہ باز آمد + [illegible] توانگر و درویش + کامران [illegible] متوقف
وہ شخص [illegible] کام اسکی مراد کے موافق ہو۔ آمین۔ مجبا [illegible] کے [illegible] اور جسم کے زخم
سے [illegible] اور [illegible] اٹھانا۔ ریشہ [illegible] سے پیپ اور لہو
نکلنا [illegible] میں [illegible] دل۔ قضا بالتحریک موت اور [illegible] بات جسکا
وقت [illegible] ہو [illegible] اول مراد ہے از اشتفت الالفات۔ ملک را گفتار درویش
[illegible] آمد [illegible] از من چیزی بخواہ گفت آن میخواہم کہ دیگر زحمت ندہی گفت
مرا پندی [illegible] گفت دریاب کنون کہ نعمتت ہست بدست + کین دولت
و ملک [illegible] دست + زحمت تجھکو ساتھ رنج۔ دریاب صیغہ امر کا ہے دریافتن
سے [illegible] اشخاص کی امداد اور معاونت میں صرف ہو جسکا [illegible]
یکی از وزرا پیش ذوالنون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمت
سلطان مشغولم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست و گفت
اگر من خدای را چنین پرستیدمی کہ تو سلطان را از جملۂ صدیقان بودمی۔ ذوالنون
[illegible] بود [illegible] الذی [illegible] مصر میں تھا [illegible] خالی [illegible] اور
[illegible] شخص [illegible] اپنی بات کو عمل سے پایا
[illegible] امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ قطعہ گر نبودی امید راحت
و رنج + پای درویش بر فلک بودی + ور وزیر از خدا بترسیدی + ہمچنان کز ملک
ملک بودی + پای بر فلک بودن سے مراد خوشحالی ہے جو افراط سے ہو۔ ملک دل

کے فتحہ اور دوم کے کسرہ سے بادشاہ اور دونوں کے فتحہ سے فرشتہ اور یہ تجنیس تام ہے
راحت اور رنج کی امید کا ہونا عبارت احتیاج رکھنے اور خوف اور اضطراب سے ہیں یعنی
اسطرح کہتے ہیں کہ تمہارے برے بھلے سے مجھے کچھ توقع نہیں اور مراد اس سے بے پروائی
اور بے احتیاجی ہے یعنی میں تمہارا محتاج نہیں ہوں اور کچھ خوف مجھے تم سے نہیں ہے خلاصہ
کلام یہ ہے کہ کسی طرح سے خوف اور رنج کے اندر میں نہوں الحاصل سامعت نے استادوں کے
کلام سے پایا گیا کہ دو لفظ متضاد مثلاً نیک اور بد اور رنج اور راحت اور مثل انکے معطوف
اور معطوف علیہ کے طور پر ذکر کرتے ہیں اور دو متضادوں میں سے معطوف خواہ معطوف علیہ
ایک کے مناسب دوسرا لفظ لاتے ہیں جیسے امید مناسب نیکی اور راحت کے ہے اور بیم
مناسب رنج اور بدی کے اور مضمون کلام سے کنایہ ہے معنی کا کہ استغنا اور حاصل یہ ہے او
[illegible] ہیں ایسا ہی فقرا کے معنی یہ ہونگے اگر درویش حضرت باری عز اسمہ میں نیاز و احتیاج رکھتا
اور ہمیشہ خوف اور اضطراب کی حالت میں نہ رہتا آسمان پر اسکا پاؤں ہوتا یعنی خوشی سے کہ
اور جمعیت کی اٹھان اور امنگ سے ہاتھوں پر بیٹھتا اور جامہ میں پھولا نہ سماتا اور اگر
وزیر جیسا بادشاہ سے ڈرتا ہے خدا تعالی سے ڈرتا انسان کے مرتبہ سے بلند ہوکر فرشتوں کے
مراتب کو پہونچتا اور عربی شرح میں لکھا ہے کہ نبودے امید راحت و رنج الخ یعنی اگر درویش
حق نیت اور خالص محبت کے ساتھ صرف استحقاق عبادت اور لیاقت ذاتی اور تعظیم اور
بزرگی حق سبحانہ و تعالی سے کرتا پاؤں اسکا آسمان پر ہوتا یعنی درجہ اعلی کو پہونچتا الا
افسوس [illegible] سے خالی نہیں ہے اور مترجم معنی وہی ہیں جو شرح عربی میں ہیں یعنی اگر درویش
کو دوزخ کا خوف اور بہشت کی امید نہ ہوتی جو باعث اسکی عبادت اور ریاضت کی ہوتی بلکہ محض
ساتھ اسکو حق بندگی سمجھکر یہ سب کچھ کرتا تو اعلی مرتبہ کو پہونچتا) حکایت بادشاہے
بکشتن بیگناہی فرمان داد گفت ای ملک بموجب خشمی کہ ترا برمن ست آزار خود
مجوی کہ این عقوبت بیک نفس برمن بر آید و بزہ آن بر تو جاوید
بماند رباعی دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و خوشی و زشت و زیبا
بگذشت + پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد + بر گردن او بماند و بر ما بگذشت +

ملک را نصیحت او سود مند آمد و از سر خون او درگذشت - بزہ دونون فتحہ سے
پوشیدہ گناہ - دوران دو فتحہ سے پھرنا اور گردش کرنی اور مراد زمانہ ہی - پنداشتن
بالکسر گمان کرنا اور تصور کرنا اور تکبر اور گھمنڈ کے معنی مین بھی آیا ہی - زشت بالکسر برا -
زیبا اچھا اور سجا ہوا - حکایت وزرای نوشیروان در مہمے از مصالح مملکت
اندیشہ میکردند و ہر یکے بر وفق دانش خود رای میزد و ملک نیز ہمچنین اندیشہ میکرد
بزرجمہر را راے ملک اختیار افتاد وزیران در سر گفتندش رای ملک را چہ مزیت
دیدی بر فکر چندین حکیم گفت از انجا کہ انجام کار معلوم نیست و رای ہمگنان در مشیت
است کہ صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولیتر است تا اگر خلاف صواب
آید بعلت متابعت او از معاتبت ایمن باشم - مہم اول کے پیش اور دوم کے کسرہ
اور سوم کی تشدید سے مشکل اور سخت اور ضروری کام - مصالح میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ
سے جمع ہی مصلحت کی - وفق واو کے فتحہ اور فے کے سکون سے موافق آنا - راے اندیشہ
اور تدبیر اور عقل و فضل کے معنی مین بھی آیا ہی اور اجتہاد کے ساتھ بات کا کہنا - بزرجمہر دو فتحہ
باے ابجد اور زاے منقوطہ سے اور باے ابجد ساکن اور جیم فارسی کے ساتھ وزیر نوشیروان کا
نام - مزیت میم اور زاے منقوطہ کے فتحہ اور تشدید اور فتحہ یاے تحتانی سے افزونی اور
بڑھتی - سر بالکسر مع التشدید پوشیدہ اور جو امر پوشیدہ کیا گیا ہو - مشیت بوزن مزیت
چاہنا - معاتبت اول کے پیش اور چوتھے اور پانچوین حرف کے فتحہ سے سرزنش اور ملامت
کرنا - مثنوی خلاف رای سلطان راے جستن + بخون خویش باید دست شستن +
اگر خود روز را گوید شب است این + بباید گفت اینک ماہ و پروین + دست
بخون شستن - خوشی کا چھوڑ دینا اور اپنے سے نا امید ہونا - اینک اول کے کسرہ اور
سوم کے فتحہ سے مصغر این کا ہی کہ قریب کی طرف اشارہ ہی - پروین فارسی بے کے فتحہ
اور واو کے کسرہ سے منازل قمر سے ایک منزل ہی جسمین چھ ستارے ہین - حکایت
شیادی گیسوان بر بافت کہ من علوی ام با قافلہ حجاز بشہر در آمد کہ از حج مے آیم
و قصیدہ پیش ملک برد کہ من گفتہ ام یکے از ندماے ملک دران سال از سفر

آمدہ بود گفت من او را عید اضحیٰ در بصرہ دیدہ ام حاجی چگونہ باشد دیگری
گفت پدرش نصرانی بود در ملطیہ علوی چگونہ بود و شعرش در دیوان انوری
یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند کہ چندین دروغ چرا گفت گفت ای خداوند
روی زمین سخنی دیگر بگویم اگر راست نباشد بہر عقوبت کہ فرمائی سزاوارم گفت
آن چیست گفت قطعہ غریبی گرت ماست پیش آورد + دو پیمانہ آبست و
یک چمچہ دوغ + گر از بندہ لغوی شنیدی مرنج + جہاندیدہ بسیار گوید دروغ + ملک
بخندید و گفت ازین راست تر سخن در عمر نگفتہ بفرمود تا آنچہ مامول اوست مہیا
دارند۔ شیاد شین منقوطہ کے فتحہ اور یائے حطی کی تشدید اور فتحہ سے صیغہ مبالغہ کا یعنی دغا
مکار اور مزور۔ گیسوان بر تافت یعنی زلف کو مروڑا اس واسطے کہ زمان سلف کا ایسا دستور تھا
کہ سادات اور بیرزادے گیسو رکھتے تھے۔ علوی خالی عین اور لام کے فتحہ اور واو کے کسرہ
منسوب حضرت علی مرتضیٰ رضی سے یعنی فرزند علی رض۔ قافلہ قاف کے فتحہ اور فے کے کسرہ
کاروان۔ حجاز بالکسر مکہ اور مدینہ اور دوسرے شہر کہ پہلے ذکر گذر چکا۔ قصیدہ شعر دو سے زیادہ
مقابل قطعہ کے۔ ندما اول کے پیش اور دوم کے فتحہ سے جمع ندیم کی یعنی ہمنشین۔ عید اضحیٰ
عید قربان اور بکرا عید۔ بصرہ بائے ابجد کے فتحہ اور خالی صاد کے سکون سے ایک شہر کا
نام۔ ملطیہ میم و لام کے فتحہ سے اور خالی طا کے سکون اور یائے حطی کے فتحہ سے ایک
شہر کا نام از صراح۔ نفی نون کے فتحہ اور فے کے سکون سے نیست و نابود کرنا نکال دینا
دور کرنا۔ غریب بالفتح فقیر اور دور وطن سے اور وہ شخص کہ دوسری ولایت سے آیا ہو۔
ماست مٹھا اور چپا چمچہ چمچہ شوربا۔ لغو لام کے فتحہ اور غین منقوطہ سے ایک بات اور
بیہودہ چیز۔ حکایت یکی از وزرا بزیر دستان رحمت آوردی و صلاح ہمگنان جستی
اتفاقاً بخطاب ملک گرفتار آمد ہمگنان در استخلاص او سعی کردند و موکلان
در معاقبتش ملاطفت کردندی و بزرگان ذکر سیرت خوبش بافواہ بگفتندی تا ملک
از سر عتاب او درگذشت صاحبدلی برین حال اطلاع یافت و گفت
ہمگنان ہائے ہوز کے فتحہ اور کاف فارسی کے کسرہ سے سب لوگ

اور استاد شیخ محمد خضری سے منقول ہے کہ بیگناہان ہمسرون کو کہتے ہین - خطاب بالکسر
کسی کے روبرو کلام کرنا اور عرف مین غصہ اور عتاب کے معنی مین ہے - استخلاص بالکسر
رہائی چاہنا - موکل میم کے پیش اور کاف عربی کے تشدید اور فتحہ سے اسم مفعول توکیل کا جسکے
سپرد کام کیا گیا ہو - معاقبت میم کے پیش اور قاف کے فتحہ سے کسی کو عقوبت اور عذاب
کرنا اور پیچھا کرنا اور غنیمت پانا - ملاطفت کسی کے ساتھ بھلائی کرنی از صراح - قطعہ

تا دل دوستان بدست آری + بوستان پدر فروختہ بہ + پختن دیگ نیکخواہان را +
ہرچہ رخت سراست سوختہ بہ + با بداندیش ہم نکوئی کن + دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ +

رخت بالفتح اسباب گھر وغیرہ کا - سوختہ مشہور ہے کہ آگ اسمین لگے اور اسکو جلا دیا ہوا ور مراد
[illegible] جلا چاہیے [illegible] والون کی دیگ پکانے کے لیے گھر کا اسباب اگر ضائع اور برباد ہو
بہتر ہے - حکایت - یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد کہ فلان سرہنگ زادہ
مرا دشنام مادر داد ہارون ارکان دولت را گفت جزاے این چہ باشد
یکے اشارت بکشتن کرد و دیگرے بزبان بریدن و دیگرے بمصادرہ و نفی ہارون گفت
اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیز دشنام مادرش دہ نہ چندانکہ انتقام
از حد گذرد آنگاہ ظلم از طرف تو باشد - ہارون الرشید نام ایک خلیفہ کا خلفاے عباسیہ
یعنی منسوب بعباس کہ وہ چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے - سرہنگ سردار اور
پیشرو لشکر اور سپاہ کا - [illegible] بدی کا عوض - مصادرہ میم کے پیش سے
تاوان یعنی [illegible] - نفی اول کے فتحہ اور دوسرے حرف
کے سکون سے [illegible] نابود کرنا اور نکال دینا - عفو کسی کے گناہ سے درگذرنا - انتقام
[illegible] اور تا کے [illegible] سے عوض لینا اور کینہ نکالنا - قطعہ نہ مرد است

آن بنزدیک خردمند کہ با پیل دمان پیکار جوید + بلے مرد آنکس است از روی
تحقیق کہ چون خشم آیدش باطل نگوید +

دمان بالفتح تند تیز اور غصہ مین بھرا ہوا -
پیکار [illegible] کے سکون سے لڑائی - تحقیق سیدھا کرنا اور ثابت
[illegible] باطل [illegible] مین [illegible] سے لڑنا

عقلمندون کے نزدیک دلیل مردانگی کی نہین ہی بلکہ عقلمندون کے نزدیک یہ ہی جو غصہ کے
کے وقت عقل کو مغلوب اسکا نہ کرے اور سوائے حق کے اور کچھ نہ کہے اور حد سے تجاوز
نہ کرے۔ مثنوی یکے را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام
بتر زانم کہ خواہی گفت آنی + کہ دانم عیب من چون من ندانی + زشت خو بد خلق
بد انجام نحو اسکے ساتھہ بھلائی آخر کار - نیک بہتر - بتر بفتحتین بدتر کا ہمعنی جو تو کہے اس سے
بھی مین بدتر ہون اس سبب سے کہ عیب اپنا جیسا کہ مین جانتا ہون تو نہین جانتا - حکایت
با طائفہ بزرگان در کشتی نشستہ بودم زورقی در پے ما غرق شد و دو برادر بگردابی
درافتادند یکے از بزرگان ملاح را گفت کہ بگیر این ہر دو را تا ترا صد دینار بدہم ملاح
در آب رفت یکے را خلاص کرد و دیگری ہلاک شد گفتم بقیت عمرش نماندہ بود ازان در گرفتن
او تاخیر کردی ملاح بخندید و گفت آنچہ تو گفتی یقین است و دیگر میل خاطر من بہ
رہانیدن این بیشتر بود کہ وقتے در بیابانی ماندہ بودم این مرا بر شتری نشاندہ بود و از
دست آن دیگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم زورق راسے منقوطہ اور را
غیر منقوطہ سے چھوٹی کشتی ناو اور ڈونگی - پے پاسبکا مخفف پی بمعنی دنبال اور پیچھا اور سبب
سے ہی - گرداب فارسی کا لفظ کے زیر سے پانی کا پیچ کھانا اور کا [illegible] ہونا جسمین [illegible]
کہتے ہین - دینار دال کے کسرہ سے اشرفی اور سونے کی مہر جو اصل مین دنار تھا تو ان
سے ایک نون کو یائے سے بدل دیا اسکی دلیل ہی جمع اسکی دنانیر - تازیانہ مخفف
تازانہ ہی چابک کو کہتے ہین از برہان قاطع صدق اللہ العظیم من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا
سچ فرمایا ہی خدا نے بزرگ نے جو شخص اچھا کام کرے اسکے نفس کے فائدہ کے لیے ہی
اور جو برا کام کرے اسی کے نفس کا نقصان ہی - صدق ماضی معروف باب نصر سے -
اللہ فاعل - عظیم صفت مشبہ اور صفت اللہ کی - من بالفتح شرط کے لیے - عمل ماضی
کے فتحہ سے ماضی معروف باب علم سے - صالحا مفعول اور صفت ہی کا موصوف [illegible]
ہی اور اصل عملا صالحا ہی - اساء ماضی معروف باب افعال سے - قطعہ تا توانی درون
کس مخراش + کاندرین راہ خارہا باشد + کار درویش مستمند برآر + کہ ترا نیز کارہا باشد

خراش واو فتحہ سے معنی آزردہ ست کر - خار ہا مراد آفتین اور بلائین - مستمند میم کے ضمہ اور وقف تا سے قرشت سے معنی غمگین اور حاجتمند - **حکایت** دو برادر بودند یکے خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی بازو نان خوردی باری این توانگر درویش را گفت چرا خدمت سلطان نکنی تا از مشقت کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رہائی یابی کہ حکما گفتہ اند نان جو خوردن و نشستن بہ کہ کمر زرین بستن و بخدمت ایستادن - مذلت میم ذال منقوطہ کے فتحہ اور لام کی تشدید سے خواری - کمر بالفتح وہ چیز کہ سر پاندھین جسکو فارسی مین میان بولتے ہین خدمت بالکسر چاکری کرنا - **بیت** بدست آہک تفتہ کردن خمیر + بہ از دست بر سینہ پیش امیر + آہک ہمزہ کی مد سے چونہ - تفتہ بالفتح گرم - خمیر وہ شی کہ اسکو گوندھین - آہک تفتہ خمیر کردن مراد مزدوری اور کار دنیی اختیار کرنے سے ہی (از مترجم اس معنی مرادی کی لغت اور اصطلاح تائید نہین کرتا مگر یہ کہ مجازاً اور تسامحاً برعایت تکلیف اور محنت کے مقصود حاصل کرین میرے نزدیک معنی لغوی اور لفظی سے مطلب بیت کا صاف ہی - ظاہر ہی کہ گرم چونہ جسپر پانی گرنے سے دھوان پیدا ہوتا ہی اسکا خمیر ہاتھ سے کرلے مین کسقدر سوزش کے سبب سے تکلیف متصور ہی کہ غالباً ہاتھ اس سے بیکار ہوجائے تو یہ تکلیف جس سے ہاتھ ہی بیکار ہوجائے بہتر ہی اس سے کہ امیر کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہین) **قولہ** بہ از دست بر سینہ تا آخر رسم قدیم ہی کہ سینہ پر ہاتھ رکھتے تھے جسطرح کہ اب ناف پر رکھتے ہین اور ادب سے کھڑے ہوتے ہین - **قطعہ** عمر گرانمایہ درین صرف شد + تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا + ای شکم خیرہ بنانے بساز + تا نکنی پشت بخدمت دوتا + صرف بالفتح خرچ کرنا اور نیز پھیرنا اور لوٹانا - صیف خالی صاد کے فتحہ سے گرمی کا موسم - شتا بالکسر جاڑے کا موسم - خیرہ بالکسر شوخ اور بیحیا - دوتا خمیدہ اور بیچ سے جھکا ہوا اور دوہرا - **حکایت** کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل آورد کہ فلان دشمن ترا خدای تعالی برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ [illegible] اگر بمرد عدو جای شادمانی

نیست + کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست + ثمرد میم کے پیش اور فارسی ثرسے کے
سکون سے بمعنی خوش - عدو خالی عین کے فتحہ اور خالی دال کے پیش اور واو کی تشدید سے
دشمن اور تخفیف یعنی بلا تشدید بضرورت کے لیے ہے - حکایت گروہے از حکماء در
بارگاہ کسریٰ در مصلحتے سخن میگفتند بزرجمہر خاموش بود گفتندش چرا درین بحث
با ما سخن نگوئی گفت وزرا بر مثال اطبا اند طبیب دارو ندہد جز سقیم را چون بینم
کہ رای شما بر نہج صواب است مرا در وی سخن گفتن حکمت نباشد قطعہ چو کاری
بے فضول من برآید + مرا در وے سخن گفتن نشاید + وگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است + کسریٰ اول حرف کے کسرہ اور سکون دوم سے
لقب نوشیروان عادل کا ہے اور بادشاہ عجم سے ہر ایک کو کسریٰ کہا کرتے ہیں - بحث بالفتح
اول اور سکون دوم کے سخن کا کھودنا از صراح - اطبا ہمزہ کے فتحہ اور خالی طا کے کسرہ
اور باے ابجد کی تشدید سے جمع طبیب کی جیسے احبا جمع حبیب - سقیم سین خالی کے فتحہ
اور قاف کے کسرہ سے مریض اور بیمار - فضول فے کے ضمہ سے زیادتیاں اور افزونی
جمع فضل بالفتح کی - نہج اول کے فتحہ اور سکون دوم سے راہ کشادہ و ظاہر از صراح -
حکایت ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد گفت بخلاف آن طاغی کہ بغرور
مصر دعوی خدائی کرد نبخشم این مملکت را الا بکمترین بندہ سیاہی داشت کودن
خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت گویند عقل و کفایت او بجائے
بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردند کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر کنار نیل باران
بیوقت آمد تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن صاحبدلے بشنید و گفت - ہارون
خلفائے عباسیہ سے ایک خلیفہ کا نام ہے جسکی شہرت جلے ہو چکی - مسلم میم کے پیش اور تشدید
فتحہ لام سے سلامت رکھا گیا اور تمام لیا ہوا - طاغی غین منقوطہ کے کسرہ سے سرکش
نافرمان فتنہ انگیز اور یہ اشارہ فرعون علیہ اللعنۃ کی طرف ہے کہ بادشاہ مصر تھا اور خدائی کا دعوی
کیا تھا - خصیب خاے منقوطہ کے ضمہ اور صاد خالی کے فتحہ سے حسب تصغیر کے ساتھ
اور بعض کا قول ہے کہ اول کے فتحہ اور دوم کے کسرہ سے فعیل کے وزن پر ایک غلام کا نام

از شرح عربی۔ کو دن غبی۔ حراثت خالی ہے کہ پیش از کشت پیدا ہو اور ثمرہ را کھیتی سے تعلق ہے کھیتی کیاری کرنے والے کیبیان جمع حارث کی۔ کلمہ در وقت نماز آئی اور اشتباہ ہے

مثنوی اگر روزی بدانش بر فزودی + ز نادان تنگ‌تر روزی نبودی + بنادان آنچنان روزی رساند + که صد دانا در آن حیران بماند + حیران یا سرگشتہ اور بہتر ہے یعنی اگر روزی اور رزق علم و فضل سے زیادہ کرتا اور عدم ادراک کے تعلق ہوتا نادان سے زیادہ کم رزق کوئی ہوتا۔ **مثنوی** بخت و دولت بکاردانی نیست + جز بتایید آسمانی نیست + اوفتاده است در جهان بسیار + بی‌تمیز ارجمند و عاقل خوار + کیمیاگر بغصه مرده و رنج + ابله اندر خرابه یافته گنج + کاردانی یا سے معاری سے کام کا جاننا۔ تایید ہمزہ کے کسرہ سے قوت دینا۔ تمیز بالفتح جدا کرنا۔ بےتمیز احمق اور نادان۔ ارجمند ہمزہ کے زبر اور جیم کے وقف سے عزیز اور بزرگ اور مرتبہ والا اسواسطے کہ ارج بالفتح قدر اور مرتبہ اور مند یعنی صاحب اور خداوند کے ہے اور یعنی بے ہمتا اور بے مثل طلب کرنے والے کے بھی آیا ہے۔ خرابہ بالفتح ویرانہ نقیض آباد کا۔ گنج فارسی کاف کے کسرہ اور نون کے سکون سے روپیہ اشرفی کی ڈھیری کہ زمین میں گاڑیں۔ **قولہ** بخت و دولت بکاردانی تا آخر یعنی دولت و اقبال کام اور پیشہ جاننے پر موقوف نہیں ہے اوفتاده است در جهان بسیار الخ یعنی دنیا میں اکثر واقع ہوا ہے کہ بے تمیز عزت حرمت والا ہے اور عقیل خوار و ذلیل ہے از شرح عربی۔ **حکایت** یکی را از ملوک کنیزک چینی آورده بودند خواست که در حالت مستی با وی جمع آید دختر ممانعت کرد ملک در خشم شد و مر او را بیکی از بندگان سیاه بخشید که لب زبرینش از پره بینی درگذشته بود و زیرینش بگریبان فرو هشته هیکلی که صخر جنی از طلعتش برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدی **مثنوی** تو گویی تا قیامت زشت رویی + بر او ختم است و بر یوسف نکویی + **قولہ** یکی را از ملوک یعنی بادشاہوں سے ایک بادشاہ کے لیے چینی لونڈی لائے تھے۔ جمع آید یعنی صحبت کرے۔ مر الف کے زبر یا پیش اور زبر اور نون کے فتحہ سے روکنا اور باز رکھنا۔ پرہ فارسی بے کے فتحہ اور خالی رے کی تشدید سے ہر چیز کی طرف اور کنارے کو کہتے ہیں

[illegible] قفل و پیرہن اور قفل لگے ان [illegible] قاطع - گریبان جیب -
[illegible] صخرہ جز عربی جمع کے فتحہ اور لولو کے
[illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی
[illegible] عربی - عین بالفتح چشمہ - قطرہ
[illegible] گندہ جیسے فارسی کاف سے گندہ
[illegible] سے ہوتا اور ہوسکتا ہے کہ گندیدہ سے عربی کاف
[illegible] قولہ تاگو فی تا قیامت الخ یعنی قیامت تک بصورت ہونا
[illegible] اور خوبی ختم ہوئی - قطعہ شخصی نچہان
[illegible] وانا لہ لحافظون نعوذ باللہ + مرداد آفتاب مرداد
[illegible] اور [illegible] تحتانی سے اور تخفیف
[illegible] معنی مفعول کے ہوتا ہے (از مترجم) اسباب
[illegible] بروزن فعیل بلا تشدید ہے منظر بالفتح دیکھنے کی جگہ - کز رشک
او خبر [illegible] یعنی بصورت اسکی اس مرتبہ کی نہیں ہے کہ بیان ہوسکے اور غیرت اسکی
سے - نعوذ باللہ صیغہ مضارع متکلم مع الغیر باب نصر سے یعنی پناہ مانگتے ہیں ہم خدائے تعالی
کے ساتھ [illegible] کے مقام پر بولتے ہیں - مرداد اول کے [illegible] کے پانچ
[illegible] ہیں - مرداد [illegible] اور [illegible] وقت نفس
طالب بود و شہوت غالب [illegible] برداشت [illegible]
[illegible] سیاہ را [illegible] دست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تاخیر کردی [illegible]
[illegible] گفتہ اند [illegible]
[illegible]

لذات اور شہوات حیوانی کا حکم کرتا ہے اور دل کو پستی کی طرف کھینچتا ہے اور یہ نفس قرارگاہ شر اور چشمہ برائی اخلاق و افعال کا ہے۔ دوم نفس لوامہ اور وہ دل کے نور سے ہدایت پاتا ہے اور اپنی اصلاح حال آمادہ رغبت رکھتا ہے۔ سوم نفس مطمئنہ اور وہ صفات مذموم سے علیحدہ ہو کر اخلاق حمیدہ سے آراستہ اور متحلی ہوتا ہے اور یہاں مراد نفس امارہ ہے۔ شہوت بالفتح آرزوی نفس۔ مہر شین مفتوحہ میم کے کسرہ سے محبت و شفقت اسکی حرکت مین آئی۔ مہر شش برداشت۔ میم کے پیش سے معنی دوشیزگی اور کوار اپن اُسکا دور کیا۔ قولہ جست و بیافت اپنی لونڈی کے احوال کو دریافت کیا اور دوشیزگی کی حالت مین نہ پایا۔ ماجرا جو کچھ گذرا۔ اسی واسطے ہر چہ بگذرد ماضی معروف باب ضرب سے معنی جاری اور گذرا۔ جوسق بمعنی کوشک یعنی بالاخانہ و قصر زمرد سے طیار کرین۔ بام چھت کے اوپر کا رخ۔ مستو فیم کے پیش اور اسکی تشدید اور رے سے عادی اور خوگر۔ مفاوضہ میم کے پیش اور واو کے فتحہ سے صلح یعنی ہوئی بات اور کلام مین باہم شرکت اور برابری کرنی اور شرح عربی مین بھی اسکا لحاظ ہوا یعنی باہم بات چیت کرنے مین ایک رات اگر تاخیر کرتا گیا ہوتا اور ملا سعد کی شرح مین مہر کو اسعد الکہا لکھا ہے مگر کتب لغات مین نہین پایا گیا۔ قطعہ تشنہ سوختہ در چشمہ روشن چو رسید + تو مپندار کہ از پیل دمان اندیشد + ملحد گرسنہ در خانہ خالی بر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد + ملحد میم کے پیش اور دال حے کے [illegible] الالحاد کا جو بمعنی حق سے گذرنا۔ ملک را این لطیفہ خوش آمد گفت مر او را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک را ہم بسیاہ ببخش کہ نیم خوردہ او ہم او را شاید قطعہ ہرگز او را بدوستی مپسند + کہ رود جاے ناپسندیدہ + تشنہ را دل نخواہد آب زلال + نیم خوردہ دہان گندیدہ + قطعہ دست سلطان دگر کجا یابد + چون [illegible] در او فتاد ترنج + تشنہ را دل کجا بخواہد آب + کوزہ بگذشت بر دہان گنج زلال بالضم شیرین اور خوشگوار پانی۔ دہان گندیدہ کاف فارسی کے فتحہ سے گندہ دہان اور بدبو۔ گنج دال سے [illegible] اور عربی کاف کے پیش سے گندہ دہان کو کہتے ہین اور عربی مین [illegible] اسکے [illegible] بو آتی ہے اور عربی شرح مین [illegible] اول کے کسرہ اور کاف

تازی کے فتحہ سے ایک سانپ ہے جو بہت زہریلا ہوتا ہے - **حکایت** اسکندر رومی را پرسیدند که دیار مشرق و مغرب بچه گرفتی که ملوک پیشین را خزاین و عمر و ملک و لشکر بیش ازین بود و چنین فتح میسر نشده گفت بعون خدای تعالے ہر مملکتی که گرفتم رعیتش را نیازردم و نام پادشاهان جز بنکوئی نبردم **بیت** بزرگش نخوانند اہل خرد + که نام بزرگان بزشتی برد + **قطعه** این همه هیچ است چون می بگذرد + تخت و بخت و امر و نهی و گیر و دار + نام نیک رفتگان ضائع مکن + تا بماند نام نیکت برقرار + خزائن خاے منقوطہ کے فتحہ اور ہمزہ کے کسرہ سے جمع خزینہ کی - میسر میم کے پیش اور یاے حطی کے فتحہ اور تشدید سین خالی سے اسم مفعول ہے تیسیر کا یعنی آسان کیا گیا - عون فتحہ سے مدد کرنا - ہیچ بالکسر اور فارسی جیم سے نفی معدوم اور کچھ نہیں - امر بالفتح فرمانا - نہی بالفتح باز رکھنا - گیر و دار برہان قاطع میں بمعنی حکومت کے آیا ہے اور شرح عربی میں لکھا ہے کہ لفظ گیر و دار واحد ہے جنگ و جدال میں مستعمل ہوتا ہے کذا فی بحر الغرائب - ضائع ہمزہ کے کسرہ سے تباہ اور تلف ہوا - قولہ نام نیک رفتگان الخ یعنے متوفی لوگوں کا نام نیک تباہ نہ کر تاکہ نام نیک تیرا بھی وفات کے بعد باقی رہے -

باب دوسرا اخلاق درویشان میں

حکایت یکی از بزرگان پارسائے را گفت که چه گوئی در حق فلان عابد که دیگران در حق او بطعنه سخنها گفته اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمیدانم **قطعه** ہر کرا جامه پارسا بینی + پارسا دان و نیک مرد انگار + ور ندانی که در نہانش چیست + محتسب را درون خانه چه کار + پارسا فارسی بے سے پرہیزگار اور گناہ اور بری باتوں سے دور - جامہ بروزن نامہ لباس اور پوشاک اور کپڑا ابنا ہوا بغیر سیا ہوا اس مقام پر مراد ظاہر حال ہے - انگار کاف عربی سے امر ہے انگاشتن کا یعنی ظن کر - محتسب میم کے پیش اور طاے قرشت کے فتحہ سے منہیات اور برے

کا دن ست روکنے والا از صراح یعنی جس کسی کا ظاہر گناہ اور خراب کام سے تو دور دیکھے اسکو پارسا اور نیک آدمی خیال کر۔ ورنہ دانی کہ در نہانش الخ مصراع اول شرط ہی اور خبر اسکی محذوف کہ علت اسکی مصراع ثانی واقع ہوئی یعنی اگر باطنی احوال اسکا تو نہین جانتا نہ جان ہیچ اس سبب سے کہ محتسب کو روکنا منہیات کا لازم ہی نہ یہ کہ اندرونی گھر کا حال بھی جانے۔ (از مترجم قطعہ کے تیسرے مصرعہ مین ورنہ دانی بمعنی اگرچہ ندانی کے ہی مثال سے ازان کز تو ترسد بترس ای حکیم + وگر با چنو صد برائی بجنگ + جسطرح عربی مین ولو متصلہ آتا ہی اس صورت مین ضرورت محذوف اور مقدر کی نہین اور معنی قطعہ کے یہ ہونگے جسکو تو پارسا کی پوشاک پہنے دیکھے اسے پارسا اور نیک آدمی خیال کر اگرچہ اسکے باطن سے آگاہی نہو اس واسطے کہ محتسب کو گھر کے اندر سے کچھ مطلب نہین۔ چوتھا مصراع دلیل امر کا ہی جو پارسا خیال کرنے کے لیے کیا اور خان آرزو نے بھی موافقت شارح سے کی اور مصراع ثالث کو شرط قرار دیکر جزا اسکی مقدر کی باین لفظ کہ تجسس مکن)۔

حکایت درویشی را دیدم کہ سر بر آستان کعبہ نہادہ می نالید و میگفت یا غفور یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید کہ ترا شاید۔ آستان بالمد چوکھٹ کا بیانہ۔ غفور آمرزگار اور بخشنے والا۔ رحیم بالفتح بخشایندہ از صراح۔ ظلوم بالفتح نہایت ظلم کرنے والا۔ جہول بالفتح نہایت نادان۔ **قولہ** از ظلوم و جہول چہ آید کہ ترا شاید یعنی ای بخشنے والے اور ای رحم کرنے والے تجھے اسکا علم ہی کہ ظالم نادان سے کونسا فعل ظہور مین آتا ہی کہ تیری بارگاہ عز و جلال کے قبول کے لائق ہو اور اسکے سبب سے تو اسکو قبول کرے اس واسطے کہ اکثر آدمی ہین کہ انکے ہاتھ سے ظلم ہوتا ہی اور جہل و بیدانشی سے موصوف ہین اور انکے باوجود تیرے مقبول ہین اور اکثرون کو طاعت اور عبادت کے ہوتے ہوے تو مردود کر دیتا ہی۔ **بیت** عذر تقصیر خدمت آوردم + کہ ندارم بطاعت استظہار عاصیان از گناہ توبہ کنند + عارفان از عبادت استغفار + عابدان جزاے طاعت خواہند و بازرگان بہاے بضاعت من بندہ امید آوردم نہ طاعت و بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت ۔: عذر بالضم بہانہ۔ تقصیر کوتاہی۔ استظہار

ہمزہ کے کسرہ سے یاری اور مدد کا چاہنا اور قوی اپشت ہونا - عاصی گنہگار - توبہ بالفتح
گناہ سے درگذرنا - عارف پہچاننے والا - استغفار ہمزہ کے کسرہ سے بخشش چاہنا
بازرگان زائے منقوطہ کے فتحہ سے سوداگر - بضاعت بائے ابجد کے کسرہ سے
سرمایہ پونجی مول - دریوزہ و دریوزہ حرف اول کے فتحہ سے گدائی یعنی وہ لوگ گنہگار
ہین گناہ سے توبہ کرتے ہین اور نجات پاتے ہین اور عارف عبادت کے [illegible]
کی ہم آمرزش چاہتے ہین اور عابد ثواب اور عوض بندگی کا مانگتے ہین اور سوداگر قیمت
اپنے سرمایہ ومال کی - اور مین بندہ قاصر خدمت سے امید اپنی حضور مین لایا ہون نہ بندگی
اور طاعت اور بھیک مانگنے آیا ہون نہ کہ تجارت اصنع بنا ما انت اہلہ + ولا تفعل بنا ما
نحن اہلہ + یعنی میرے ساتھ وہ معاملہ کر جسکا تو لائق ہے اور وہ کام ہمارے ساتھ نہ کر جسکے
ہم سزاوار ہین اور شرح عربی مین لکھا ہے کہ کشاف مین مذکور ہے جسوقت قوم یونس علیہ السلام
پر عذاب نازل ہوا ان لوگون نے کہا اللہم ان ذنوبنا عظمت وجلت وانت اعظم منہا واجل
افعل بنا ما انت اہلہ ولا تفعل بنا ما نحن اہلہ فکشف عنہم العذاب یعنی تحقیق ہمارے گناہ بڑے
اور عظیم ہین اور تو بزرگ تر ان سے ہے تا آخر - **بیت** اگر بکشی ور جرم بخشی روی و سر
بر آستانم + بندہ را فرمان نباشد ہرچہ فرمائی بر آنم + **قطعہ** بر در کعبہ سائلی دیدم +
کہ ہمیگفت و میگریستی خوش + من نگویم کہ طاعتم بپذیر + قلم عفو بر گناہم کش +
جرم جیم عربی کے پیش اور رائے غیر منقوطہ کے سکون سے گناہ - عفو بالفتح گناہ سے درگذرنا
قلم کشیدن کنایہ خط ابطال کے کھینچنے سے ہے - **حکایت** عبد القادر گیلانی را
دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصا نہادہ ہمیگفت ای خداوند ببخشای
اگر مستوجب عقوبتم در قیامت مرا نابینا برانگیز تا در روی نیکان شرمسار نشوم
قطعہ روی بر خاک عجز می گویم + ہر سحرگہ کہ باد می آید + ای کہ ہرگز فراموشت نکنم +
ہیچت از بندہ یاد می آید + عبد القادر اولیا سے ایک ولی ہین رہنے والے گیلان کے
ہین - حرم دو فتحہ اول اور دوم سے خانہ کعبہ کے گرد اگرد کو کہتے ہین - حصا صاد
غیر منقوطہ کے فتحہ سے سنگریزہ مستوجب میم کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے اسم فاعل ایجاب کا

یعنی سزاوار اور لائق - عقوبت دو ضمہ سے عذاب - عجز بالفتح ناتوانی - گویم کاف عربی
سے مشتق گفتن سے اور بعضے نسخون مین گویم گفتن سے بھی آیا ہے اسوقت مین مفعول گویم کا
شعر دوسرا ہوگا یعنی ہر صبح کو کہ ہوا آتی ہے خاک نیازمندی پر منہ رکھکر کہتا ہون اسکو کہ ہرگز
الخ - (از مترجم بعض نسخون مین بجاے گویم کے میالم بھی آیا ہے اور یہ نسخہ اول سے راجح ہے)

حکایت دزدی درخانۂ پارسائی درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دلتنگ
شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ بران خفتہ بود در رہگذر دزد انداخت تا محروم نرود
قطعہ شنیدم کہ مردان راہ خدا + دل دشمنان را نکردند تنگ + ترا کی میسر شود
این مقام + کہ با دوستانت خلاف ست وجنگ + مودت اہل صفا چہ در روے
وچہ در قفا + نہ چنانکہ از پست عیب گیرند و پیشت میرند **بیت** در برابر چو گوسپند سلیم +
در قفا ہمچو گرگ مردم خوار + گلیم اول کے کسرہ سے مشہور ہے - محروم فتحہ سے بے نصیب
میسر میم کے پیش سے آسان کیا ہوا - مقام بالفتح کھڑے ہونے کی جگہ اور مراد اس سے
مرتبہ اور قدر ہے - مودت دو فتحہ سے دوستی اور دوست رکھنا - صفا مد کے ساتھ روشنی
خلاف کدورت - قفا بالفتح پیٹھ پیچھے - پیشت میرند پیش ظرف مکان یعنی روبرو تیرے اپنے
تئین نثار اور تصدق کرین - سلیم بالفتح درست اور سادہ - گرگ ضم اول سے مشہور
جانور درندہ ہے - **بیت** ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد وشمرد + بیگمان عیب تو
پیش دگران خواہد برد + یعنی جو شخص اورون کا عیب لایا اور تفصیل وار بیان کیا جانو
کہ بے شک تیرا عیب بھی غیرون کے سامنے لیجائیگا - **حکایت** تنی چند از روندگان
متفق سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند
گفتم از کرم اخلاق بزرگان بدیع ست روی از مصاحبت مسکینان تافتن و
فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفس خویش اینقدر قوت و قدرت می شناسم کہ در
خدمت مردان یار شاطر باشم نہ بار خاطر - متفق اسم فاعل اتفاق یعنی ایک چیز پر
واقع ہونے والی - سیاحت بالکسر سیر کرنی زمین مین - شریک ساجھی - مرافقت
میم کے پیش اور فا کے فتحہ سے کسی کی ہمراہی کرنی اور ندا کرنی - موافقت بالضم

سازگاری کرنی اور کسی کے ساتھ ایک جا پر سگا کھڑا ہونا - بدیع نادر اور غریب مضاشت
بالضم ہمنشینی سے تافتن پھیرنا - قدرت توانائی - شاطر شین سے چست اور چالاک -
شعر ان لم اکن راکب المواشی * اسعی لکم حامل الغواشی * یعنی اگرچہ میں سوار
ہوں دوڑتا ہوں تمہارے لیے غاشیہ اٹھائے ہوئے مواشی فتحہ سے مضاف الیہ
جمع ہے ماشیہ کی جو چارپایہ کو عموماً اور گھوڑے اونٹ گدھے کو خصوصاً کہتے ہیں - سعی کے
معنی دوڑنے اور جلدی کرنے اور کسب اور کام کرنے کے ہیں - حامل میم کے کسرہ سے
معنی اٹھانے والا - غواشی جمع غاشیہ یعنی زین پوش * یکی ازانمیان گفت ازین
سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ درین روزہا دزدے بصورت درویشان در آمد
و خود را در سلک صحبت ما منتظم گردانید * بیت * چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست *
نویسندہ داند کہ در نامہ چیست * ازانجا کہ سلامت حال درویشانست گمان فضولش
نبردند و بیاری قبولش کردند * سلک بالکسر رشتہ و بالفتح کھینچنا ایک چیز کا دوسری
چیز میں اور ساتھی اور ملازم ہونا کسی کو - صحبت بالضم یاری اور یاری کرنا - منتظم میم کے
پیش سے اسم فاعل انتظام کا جو بمعنی سیدھے ہونے اور دھاگے میں موتی ڈالنے کے ہے از
صراح - سلامت بالفتح بے عیب اور بے گزندگی - فضول بالضم زیادتیاں اور افزونیاں
اور شرح عربی میں لکھا ہے کہ فضولش لام کے کسرہ اور سکون شین سے اصل میں فضولی اس
تھا یائے حطی کو فضولی سے اور ہمزہ شروع اس سے گرا کر لام کے ساتھ کسرہ چھوڑ دیا -
انتہی کلامہ فضولی یائے معروف وہ شخص کہ شیخی کرے * نظم * ظاہر حال عارفان دلق
است * اینقدر بس کہ روی در خلق است * در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش *
تاج بر سر نہ و علم بر دوش * زاہدی در پلاس پوشی نیست * زاہد پاک باش و اطلس
پوش * ترک دنیا و شہوت ست و ہوس * پارسائی نہ ترک جامہ و بس * در
قزاگند مرد باید بود * بر مخنث سلاح جنگ چہ سود * دلق بفتح اول و سکون دوم ایک
پشمینہ ہے کہ اسکو درویش پہنتے ہیں اور ژندہ بھی اسے کہتے ہیں اور شرح عربی میں دلق کے
معنی خرقہ لکھا ہے اور وہ ایک جامہ ہے کہ ٹکڑوں سے سلا ہوا ہے - علم دو فتحہ سے نیزہ اور کپڑے

بوٹنے کہ سونے وغیرہ کا کام کپڑے پر بناتے ہین جبکہ کپڑا بناجاے اور اسکو فارسی مین
علم جامہ کہتے ہین اور یہان معنی وہ مراد ہین یعنی تاج شاہی سر پر رکھو اور جامہ زرنگار
کارچوب کا کاندھے پر ڈالو - پلاس فارسی ہے ایک پشمینہ ہے [illegible] کارا ورخشت کہ
درویش پہنتے ہین - اطلس جامہ ابریشمی کا نام ہے - قزاگند اس کپڑے کو کہتے ہین کہ اسمین
روئی بھرتے ہین اور لڑائی کے دن پہنتے ہین اور اسکو قزاغند بھی کہتے ہین اور شرح
عربی مین فارسی لغت سے لکھا ہے - قولہ ظاہر حال عارفان دلق است + اینقدر بس الخ
یعنی عارفون کا ظاہر حال دلق [illegible] باعتبار ظاہر دلق سے خرقہ پوشون کو عارف کہہ سکتے ہین
اور یہ دلق پوشی اسی قدر ظاہر حال کافی ہے اور زیادہ اس سے ہین نفس الامر مین [illegible]
کا اعتبار نہین اور نہ سمجھ سکنے قابل ہے اس نظر سے ابیات لاحقہ مین کہا کہ در عمل کوش
ہرچہ خواہی پوش تا آنرا [illegible] ہے کہ بوستان کی اس بیت مین
سے [illegible] بود [illegible] پرورد + یعنی جو شخص کہ دانا اور شمشیر زن
[illegible] پیش [illegible] اس صورت مین بیت کے معنی ایسے ہونگے کہ عارفان اور خداشناسان کا
ظاہر حال دلق پوشی دلق سے ظاہر عارف کہا جاتا ہے اور اسیقدر اسکے لیے کافی ہے کہ جو شخص
ریا اور خلق کی ملامت [illegible] گفتہ بودیم وشبانگاہ در پای حصار
خفتہ [illegible] توفیق [illegible] کہ بطہارت سپرد و بطہارت می رفت
[illegible] پارسا بین کہ خرقہ [illegible] راحل خبر کرد + شبانگاہ کا وقت فارسی
[illegible] ساتھ رات کا آنا [illegible] توفیق حاصل ہونا اور مددگار کا ملنا
[illegible] طہارت بالفتح پاکی - غارت
بالفتح [illegible] خرقہ [illegible] ایک [illegible] سے سیاہ ہے - جبل جسم کے پیش اور
[illegible] اور [illegible] کی [illegible] چندانکہ از نظر درویشان غائب شد
[illegible] روشن شد آن تاریک دل [illegible] راہ رفتہ بود
[illegible] ازان تاریخ
[illegible] فی الوحدۃ یعنی سلامتی تنہائی مین ہے -

برج پیش سے قلعہ کا کوٹھا اور کوشک۔ ورج اول کے پیش او سکون ثانی سے صندوقچہ اور ڈبیا جسمین زیور اور جواہر رکھتے ہین۔ مبلغ بالفتح پہونچنے کی جگہہ او حد پہونچنے کی اور فارسی مین مال کو کہتے ہین اور یہان مراد تھوڑی راہ ہی۔ تاریخ ایک چیز کا وقت پیدا کرنا۔ یقال ارخت الکتاب و ورخته۔ عزلت پیش سے گوشہ نشینی اور تنہائی۔ **قطعہ** چو از قومی یکے بیدانشی کرد + نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را + نمی بینی کہ گاوے در علف زار + بیالاید ہمہ گاوان دہ را + کہ بکسر کاف عربی اور ہے کے سکون سے چھوٹا اور حقیر۔ **منزلت** قدر اور مرتبہ۔ مہ بکسر میم اور ہے کے سکون سے بڑا۔ **علف** دونون فتحہ سے چوپایون کی خورش وغیرہ۔ علاف بالکسر جمع ازصلح۔ زار نقطہ دار زے سے کان اگنے کا جیسے گلزار اور علف زار وغیرہ اور انبوہ اور بہت کے معنی مین بھی آیا ہی۔ آلایدن ضایع آلودن سے معنی ملوث کرنا اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ بیالاید ہمہ گاوان دہ را۔ تمام گانون کے بیلون کو ایذا دے اس اعتبار سے کہ چرواہا تمام بیلون کی حراست مین متعرض ہوتا ہی اور اس اعتبار سے کہ جس وقت مالک اس جگہہ پر دیکھتا ہی سب بیلون کو اسطرف سے نکالتا ہی۔ گفتم منت خدایرا عزوجل کہ از فواید درویشان محروم نماندم اگرچہ از صحبت بصورت دور افتادم و بدین حکایت کہ گفتی مستفید گشتم و امثال مرا ہمہ عمر این نصیحت بکار آید **مثنوی** بیک ناتراشیدہ در مجلسے + برنجد دل ہوشمندان بسے + اگر برکہ پر کنند از گلاب + سگے در وی افتد کند منجلاب + فرید یگانہ و تنہا۔ مستفید میم کے پیش سے فائدہ حاصل کرنے والا۔ ناتراشیدہ کنایہ ہی اس شخص سے کہ بدخصلت ناہموار اور بے قاعدہ اور بے ادب ہو از برہان قاطع۔ برکہ بالکسر حوض اور تالاب۔ منجلاب بالواو وجیم کے زبر سے بدبو پانی گندہ کو کہتے ہین اور وہی گڑھا کہ گھر کے پچھواڑے اور باورچی خانہ کی پشت پر کھود کر بنا دیتے ہین تاکہ پانی میلا اور مستعمل وہان جاوے اور اسے پاکھین بھی کہتے ہین۔ **حکایت**

زاہدی مہمان بادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر از آن خورد کہ ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیش از آن کرد کہ عادت او بود تا ظن صلاحیت در حق او زیادت کنند **فرد** ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + کین رہ کہ تو میروی بترکستان است +

چون بمقام خویش آمد سفره خواست تا تناول کند پسری داشت صاحب
فراست گفت ای پدر در دعوت سلطان چیزی نخوردی گفت در نظر ایشان
چیزے نخوردم که بکار آید گفت نماز را هم قضا کن که چیزے نکردی که بکار آید
قطعه ای هنرها نهاده بر کف دست + عیبها را گرفته زیر بغل + تا چه خواهی خریدن
ای مغرور + روز درماندگی بسیم دغل + زاہد ہے کے کسرہ سے وہ شخص جو کہ دنیا
کی رغبت اور خواہش سے نہو اور خداے تعالی کی عبادت کرنے والا۔ سفرہ سین حطی
کے پیش اور سکون فا سے توشہ دان اور مسافر کا توشہ اور وہ چیز جسپر کھانا کھائین اور خوانچہ
اور دونون فتحہ سے لکھنے والے اور پڑھنے والے از صراح وکشف اللغات۔ ارادت
بالکسر چاہنا۔ صلاحیت خالی صاد کے فتحہ سے نیک ہونا۔ اعرابی ہمزہ کے فتحہ سے عرب
جنگل کے باشندے۔ ترکستان ولایت مشہور ہے۔ تناول واو کے پیش سے لینا اور
اٹھانا۔ فراست بالکسر دانائی اور پہچان نشان اور نظر سے۔ دعوت بالفتح کھانے
کی طرف بلانا۔ قضا نماز جو فوت ہوئی ہو اسکا ادا کرنا۔ مغرور فریفتہ۔ دغل دونون فتحہ سے
کھوٹا۔ حکایت یاد دارم که در عهد طفلیت متعبد بودمی و شب خیز و مولع زهد و
پرهیزشبی در خدمت پدر نشسته بودم همه شب دیده بهم نبسته و مصحف عزیز در کنار
گرفته و طایفه گرد ما خفته پدر را گفتم ازینان یکی سر بر نمیدارد که دوگانه بگذارد و همچنان
خفته اند که گویی مرده اند گفت جان پدر تو نیز اگر بخفتی به که در پوستین خلق افتی۔
طفولیت دونون ضمہ سے لڑکائی اور لڑکپن۔ متعبد میم کے ضمہ سے اسم فاعل تعبد کا معنے
پوجنے والا اور عبادت کرنے والا۔ مولع میم کے پیش اور لام کے فتحہ سے بلا تشدید حریص
اور فریفتہ از صراح۔ مصحف اسم مفعول اصحاف کتاب اللہ۔ پوستین کنایہ ہے غیبت اور
مذمت اور عیب سے از برہان قاطع۔ قطعه نبیند مدعی جز خویشتن را + که دارد
پرده پندار در پیش + گرت چشم خدا بینی ببخشند + نبینی هیچکس عاجزتر از خویش +
مدعی میم کے پیش اور دال کی تشدید اور فتحہ سے اسم فاعل ادعا کا معنی دعوے
کرنے والا کسی پر اور نام منسوب کرنے والا اور اس مین مراد دشمن اور حاسد۔ جز خویشتن را یعنی بغیر

اپنے نفس کے - پردۂ پندار یعنی پردہ تصور اور خیال کا اور خود بینی اور تکبر کرنا چشم خدا بینی عبارت اُس آنکھ سے ہے کہ ما سوی اللہ سے بند کرے اور غیر حق نہ دیکھے یعنی دشمن و دوست کرنے والا اور دل میں عداوت رکھنے والا اپنے نفس کے سوا دوسری چیز کو نہیں دیکھتا اور انصاف کو اپنی طرف نہیں آنے دیتا اس سبب سے کہ عداوت اور خود بینی اور تصور اور خیال باطل کا پردہ اسکے دل کی آنکھوں کے سامنے پڑا ہوا ہے - **حکایت** بزرگی را در محفلی ہمی ستودند و در اوصاف جمیلش مبالغہ می نمودند سر بر آورد و گفت من آنم کہ من دانم **شعر** کفیت اذی یا من یعد محاسنی علانیتی ھذا ولم تدر باطنی یعنی اذیت اور پنہ کیا تو نے میری اور رنجش کو اے صاحب جو شمار کرتا ہے تو خوبیاں میری ظاہر میرا یہ ہے اور تو نہیں جانتا جو میرے اندر ہے - محاسن میم کے فتحہ اور حا کی زیر کے حسن بالضم کی جمع خلاف قیاس **قطعہ** شخصم بچشم عالمیان خوب منظر است ؛ وز خبث باطنم سر خجلت فگندہ پیش طاوس را بنقش و نگاری کہ ہست خلق ؛ تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش شخص جسم کالبد میں - منظر بالفتح دیکھنے کی جگہ اور صورت - خبث بالضم پلیدی - خجلت بالفتح شرمندگی - طاوس ایک پرند مشہور کا نام ہے - **حکایت** یکی از صلحای جبل لبنان کہ مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات او مشہور بجامع دمشق در آمد و بر کنارۂ برکہ کلاسہ طہارت میکرد پایش بلغزید و بحوض در افتاد و بمشقت بسیار از انجا خلاص یافت چون از نماز بپرداختند یکی از اصحاب گفت مرا مشکلیست گفت آن چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بر روی دریای مغرب برفت و قدمش تر نشد امروز درین یک قامت آب از ہلاکت چیزے باقی نماندہ درین چہ حکمت است شیخ اندرین فرو رفت و پس از تامل بسیار گفت نشنیدہ کہ سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم گفت لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل میرے واسطے ایک وقت اللہ تعالی کے ساتھ ہے کہ اسمین میرے پاس نہ گنجایش ملائک مقرب کی ہے اور نہ نبی مرسل کی - صلحا بالضم صالح کی جمع اور لام کی فتحہ سے جمع صالح کی یعنی نیک کام - لبنان لام کے پیش اور با سے ابجد کے سکون سے ایک پہاڑ کا نام ہے شام [illegible] کرامات بالفتح

اپنے تئیں ان کے ہم کرایست - مذکور سارا دیا گیا - جامع دمشق - مسجد جامع دمشق - برکہ بالکسر حوض
کلاسہ - بالضم ایک مقام کا نام ہے - شرح سراج الدین علیخان آرزو میں ہے کہ قولہ برکہ کلاسہ
کلاسہ بضم نام حوض کا ہے اور شارح فاضل نے نام ایک [illegible] کا لکھا ہے اور وہ صحیح نہیں ہے -
از مترجم برہان قاطع [illegible] کلاسہ بالفتح [illegible] (انتہی)
طہارت بالفتح پاکی - نجاست بالفتح نجس ہونا - تامل [illegible] سوچنا اور غور کرنا
وقت وگرفت [illegible] علی الدوام [illegible] دانستے و دیگرے
[illegible] تمادی [illegible]
[illegible] ابرار جمع
[illegible] قولہ [illegible]
[illegible] انف
[illegible] کبھی
[illegible] یعنی اخفا کے لیا
[illegible] بجائے نسخہ مشہور
[illegible] اختیار [illegible] اپنی شرح میں
[illegible] درمیان تجلی و استتار
[illegible] علی الدوام ہمیشہ -
[illegible] یعنی مشغول [illegible] اول [illegible] دوم [illegible] نام ہے
آیا [illegible] حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی
[illegible] بالفتح [illegible] سکون
حالت [illegible] صحابی علیہ الرضوان کا ہے - درساختے یعنی اختلاط اور مصاحبت
[illegible] - بیت [illegible] آتش با تیز ہمکنے + قولہ
[illegible] یعنی تو اپنے کار کی رونق
[illegible] بغیر وسیلہ +

فیلحقنی شان اضل طریقیا ✦ یؤجج نارا ثم یطفی برشة ✦ لذالک ترانی محترقا و غریقا ✦

یعنی میں دیکھتا ہوں اس شخص کو کہ بے وسیلہ [illegible] دوست [illegible] کہ جس کی ہیبت [illegible] عارض ہوتی ہے کہ راہ بھولا جاتا ہوں۔ وہ عشق کی آگ کو [illegible] جلاتا ہے [illegible] واسطے تو مجھے دیکھتا ہے جلا ہوا اور ڈوبا ہوا غریق [illegible]

منظومہ یکے پرسید ازان گم کردہ فرزند ✦ [illegible] روشن گہر پیر خردمند ✦ ز مصرش بوی پیراہن شنیدی ✦ چرا در چاہ کنعانش ندیدی ✦ بگفت احوال ما برق جہانست ✦ دمے پیدا و دیگر دم نہانست ✦ گہی بر طارم اعلی نشینیم ✦ گہی بر پشت پای خود نبینیم ✦ اگر درویش بر حالے بماندی [illegible]

[illegible]

دل مردہ یعنی تاریک ✦ بخلاف زندہ کہ روشندل [illegible] کلام [illegible] یعنی نہیں جلاتا اور [illegible] اور [illegible]

دونون کے فتحۂ اول و دوم اور لام کی تشدید سے رہنے کی جگہ۔ سخن سجانی رسانیدم که گفتم
قطعہ دوست نزدیکتر از من بمن است + وین عجب‌تر که من از وے دورم +
چکنم با که توان گفت که او + در کنار من و من مہجورم + **قولہ** نزدیکتر از من بمن است الخ
یعنی جسقدر ہمکو اپنی ذات سے قربت ہے اس سے زیادہ دوست کو ہے اسواسطے کہ ہمکو اپنے
نفس کی بے معرفتی کے سبب اس سے دوری ہے اور حق سبحانہ وتعالی عالم غیب وشہادت
ہمارے نفس اور اسرار نفس سے واقف تر ہے۔ من از شراب این سخن مست و فضلۂ
قدح در دست که رونده بر کنار مجلس گذر کرد و دور آخر در او اثر کرد نعرۂ چنان زد که دیگران
بموافقت او در خروش آمدند و خامان مجلس در جوش گفتم سبحان الله دوران باخبر
در حضور و نزدیکان بے بصر دور **قطعہ** فہم سخن چون نکند مستمع + قوت طبع از متکلم
مجوے + فسحت میدان ارادت بیار + تا بزند مرد سخنگوی گوے + **فضلہ** فے کے
ضمہ اور ضاد منقوطہ کے سکون سے زیادہ رہا ہوا۔ از صراح قدح دونون فتحہ سے کاسہ
کول اور فضلۂ قدح سے مراد آخر سخن ہے۔ دور فتحہ سے پھرنا اور گردش۔ نعرہ اول کے
فتحہ اور دوم کے سکون سے آواز۔ خروش اول اور دوم کے ضمہ سے اور سکون ثالث و
مجہول کے ساتھ رو کر فریاد کرنا اور بغیر رونے کی چلاہٹ کو بھی کہتے ہین۔ جوش ابال
اور خفا ہونا۔ سبحان اللہ بالضم معنی پاک کرتا ہون مین خدا تعالی کو ہر بدی سے اور صراح
مین ہے کہ یہ کلمہ تعجب کے مقام پر استعمال کرتے ہین۔ حضور بالضم حاضر ہونا اور اصطلاح
صوفیہ مین حضور مقام وحدت کو کہتے ہین۔ بصر دونون فتحہ سے دانا اور بینا ہونا اور
دانش و بینش کے معنی مین بھی آیا ہے۔ مستمع میم کے پیش سے اسم فاعل ہے استماع کا یعنی
سننے والا۔ متکلم کہنے والا۔ فسحت بالضم فراخی۔ گوی اور گوے تجنیس ہے اول ترکیبی معنی
سے کہنے والا دوم گیند جو بلے کی ضرب سے پھینکتے ہین۔ **حکایت** شبے در بیابان
مکہ از بیخوابی پاے رفتنم نماند۔ سر بنہادم و شتربان را گفتم دست از من بدار
قطعہ۔ پاے مسکین پیادہ چند رود + کز تحمل ستوہ شد بختی + تا شود جسم فربہی
لاغر + لاغری مردہ باشد از سختی۔ گفت اے برادر حرم در پیش است و حرامی

وگر رفیق بمردی وگر بخفتی مردی **بیت** خوش است زیر مغیلان براہ بادیہ خفت +
شب رحیل ولے ترک جان بباید گفت + **تحمل** بوجھ اٹھانا اور اپنے اوپر رنج اور محنت
رکھنا **ستوہ** بالضم وقلیہ اور عاجز اور تھکا ہوا **بختی** بالضم خراسانی اونٹ جو مضبوط ہوتا ہے
از کشف اللغات - اور شرح عربی میں ہے کہ بختی بالضم ایک قسم کا اونٹ ہے حرم دو نون فتحہ
سے کعبہ کا گرد اور - حرامی بالفتح چور اور ہمت مار - **قولہ** اگر رفیق بردی یعنی جان بری -
مغیلان بالضم ایک درخت ہے کہ ہندی میں اسے ببول کہتے ہیں - بادیہ باے ابجد
بیابان جنگل - رحیل اول کے فتحہ اور دوم کے کسرہ سے کوچ - **حکایت** پارسائی را
دیدم بر کنار دریا که زخم پلنگ داشت و بہیچ دارو بہ نمی شد مدتہا دران رنجور بود و
دمبدم شکر خدا تعالی می گفت الحمد للہ که بمصیبتی گرفتارم نه بمعصیتی **قطعہ** گر مرا زار
بکشتن دهد آن یار عزیز + تا نگوئی کہ دران دم غم جانم باشد + گویم از بندۂ مسکین
چہ گنہ صادر شد + کو دل آزردہ شد از من غم آنم باشد + پارسائی یعنی پرہیزگار
اور خدا پرست اور ... مدت بہت زمانہ اور رنجور بیمار اور خستہ حال والے ایک
عرصہ وقت کا از منتخب اللغات مصیبت بالضم وہ مکروہ جو آدمی کو پہنچے معصیت
میم کے فتحہ اور خالی صاد کے کسرہ سے بے فرمانی کرنی خلاف طاعت از ناتوان زار بالفتح
ضعیف اور ناتوان و نالان اور گریان یعنی اگر بسبب تیغ کے ضعیف اور لاغر ہو اور نال سے
... ایسا ... تا نگوئی یا ہے خطاب سے معنی تو نہ کہنا **قولہ** گویم الخ یعنی ... الخ
کہ غریب تابعدار سے کیا گناہ ہوا کہ اسکے سبب یار میرا آزردہ ہوا **حکایت** درویشی را
ضرورتی پیش آمد گلیمی از خانۂ یاری بدزدید حاکم فرمود کہ دستش ببرند صاحب گلیم
شفاعت کرد کہ من او را بحل کردم گفت بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت
راست فرمودی اما ہر کہ از مال وقف چیزی بدزدد قطعش لازم نیاید الفقیر
لایملک فقیر جو کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا - بحل دو کسرہ سے در گذر اور معاف کرنا شفاعت
بالفتح خواہش کرنی از صراح حد حا کے فتحہ اور خالی دال کی تشدید سے ... اور ...
اور ہر چیز کی نہایت اور انداز کیا ہوا اللہ کا از صراح - شرع بالفتح ...

اور روشن رستہ کہ خدا و رسول نے مقرر کیا۔ وقفت اول کے معنی اور دوسرے کے
مالون سے جو کچھ کہ راہ خدا مین فقیر اور غریب لوگون کے لیئے چھوڑدین۔ ہر چہ درویشان
است وقف محتاجانست حاکم دست از و برداشت وگفت جہان بر تو تنگ آمدہ بود
کہ دزدی نکردی الا از خانۂ چنین یارے گفت نشنیدۂ کہ گفته اند خانۂ دوستان
بروب و در دشمنان مکوب بیت چون فرو مانی بسختی تن بعجز اندر مدہ + دشمنانرا
پوست برکن دوستان را پوستین + قوله خانۂ دوستان بروب۔ شرح عربی مین اسکے
یہ معنی ہین کہ لے جو کچھ اسمین تو پاوے۔ مکوب دق کردن سے یعنی دشمنون کے دروازے
پرجاؤ اور حاجت بیان نہ کرو۔ قوله چون فرو مانی بسختی الخ فرو ماندن عاجز ہونا اور حیران
پریشان ہونا یعنی سختی مین تو عاجز ہونے اپنے تئین عاجز اور لاچار مت بناؤ بلکہ دشمن کا پوست
کھینچ اور اپنا مطلب ہو اور دوستون کی پوستین اتار۔ یعنی کچھ ... بیکار رہو دوستون کا
بھید اپنا حاصل کرو اور بعضے فاضلون نے ایسی تقریر کی ہے کہ پوست کندن کنایہ ہے اظہار
اور دل کا بھید کسی کے سامنے کہنے سے۔ پوستین بمعنی عیب یعنی جب سختی اور تنگدستی کی
وجہ سے تو درماندہ ہو دشمنون کے آگے عاجز ہونے پر رضامند نہو۔ پوست برکن
دوستانرا پوستین یعنی دوستون کے سامنے اپنے عیب اور خواری کو ظاہر کرو۔ از فتح
توجیہ اول اتم ہے اور اسی کو سیاق کلام فصیح بلیغ مقتضی ہے۔ حکایت یکی از
پادشاهان پارسائے را گفت ہیچت از ما یاد می آید گفت بلی ہر گہ کہ خدای را فراموش
میکنم بیت ہر سو دود آنکس ز در خویش براند + وانرا کہ بخواند بدر کس ندواند
یعنی وہ شخص کہ راندہ درگاہ کبریائی ہو ہر طرف حیران سرگردان دوڑتا پھرتا ہے اور جسکو قبول
کرتا ہے کسی دروازہ پر محتاج اسے نہین فرماتا۔ از شرح عربی۔ حکایت یکے از صالحان
بخواب دید پادشاهی را بہ بہشت و پارسائے را در دوزخ پرسید کہ موجب درجات
این چیست و سبب درکات آن چہ کہ ما بخلاف این می پنداشتیم گفت آن بادشاہ
بمحبت درویشان در بہشت است و این پارسا بتقرب بادشاہان در دوزخ۔
درجات جمع درجہ کی اور درجہ پایہ اور پایگاہ اور منزلات بہشت ہین۔ درکات جمع درکہ

منازل روحانی کہ [illegible] درجات وانجمند درجات **قولہ** آن پادشاه بچشم [illegible] درویشان دربشت
صحبت ہم اور تمایل سے کی [illegible] اور [illegible] سے [illegible] دوست
رکھنا یعنی وہ بادشاہ درویشوں کی دوست رکھتا تھا اور [illegible] اتفاقا [illegible]
[illegible] میں [illegible] آئے اسلئے [illegible] وہ مت رکھتا [illegible] کی طرف
رغبت ہوتی تھی **تقرب** بروزن تفعل یعنی پاس ہونا اور نزدیکی [illegible]
بیان یعنی پہلے [illegible] ہوچکا - **قطعہ** واقفست بجهان [illegible] +
سود از عملهای نکوهیده بری دار + حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست +
درویش صفت باش و کلاه تتری دار + دلق با [illegible] - **تسبیح** [illegible]
ساتھ خدا کو یاد کرنا اور سبحان اللہ کہنا اور بعضے [illegible] تسبیح کی [illegible] لفظ [illegible]
وہ مشہور ہے کہ ایک [illegible] کپڑے کا ہوتا ہے - [illegible] مفعول [illegible]
[illegible] یعنی [illegible] سے [illegible] معنی [illegible]
پس [illegible] تسبیح کا [illegible] معنی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] برکی یک -
کلاه برکی [illegible] اور [illegible] آیا [illegible] اون سے
بنتے ہیں اور فقیر [illegible] آتا ہے [illegible] - کلاه تتری [illegible]
ساتھ [illegible] وہ [illegible] ٹوپی [illegible] پادہ
سرو پا [illegible] پا کار وان [illegible] بر آمد [illegible]
نظم نه بر اشتری سوارم نه چو خر بزیر بارم + نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم +
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسی میزنم آسوده و عمری بسر آرم + [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] **قولہ** نفسی میزنم آسوده [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہوں [illegible]
کجا میروی بازگرد که [illegible] [illegible]

به خانه محمود رسیدم تو نگر را اجل فرا رسیده و درویش به بالینش بیاید و گفت تا بحق ندیدم تو به تحقیق مردی **بیت** شخصی همه شب بر سر بیمار گریست + چون روز شد آن مرد و بیمار بزیست + **قطعه** ای بسا اسپ تیزرو که بماند + که خر لنگ جان بمنزل برد + بس که در خاک تندرستان را + دفن کردند زخم خورده نمرد + تا محمود چند درخت کھجور کے کعبۂ معظمہ کے قریب ہیں اور ایک مقام کا بھی نام ہے مکہ مقدسہ کی راہ میں شرح عربی میں وجابہ محمود دیکھا گیا اور وہ ایک مکان کا نام ہے **قوله** شخصی همه شب الخ ملاسعد کی شرح میں لکھا ہے کہ اتفاق سے ایک شخص رات بھر ایک بیمار کے اوپر رویا اور صبح ہم رونے والا مر گیا اور بیمار اچھا ہوا انتہی اس بیت میں ہر زہ درائی کرتے ہیں اور مراد چراغ لیتے ہیں درست نہیں ہے انتہی کلامہ **حکایت** عابدی را پادشاہی طلب کرد عابد اندیشید که داروی بخورم تا ضعیف شوم مگر اعتقادی که در حق من دارند زیادہ کنند آوردہ اند که داروی قاتل بود بخورد و بمرد **قطعه** آنکه چون پسته دیدمش همه مغز + پوست بر پوست بود همچو پیاز + پارسایان روی در مخلوق + پشت بر قبله می کنند نماز + **بیت** چون بندہ خدای خویش خواند + باید که بجز خدا نداند + اعتقاد بالکسر ایک چیز کا دل میں لینا اور قرار دینا اور اسکا سخت اور مضبوط ہونا۔ از منتخب اللغات **قوله** آنکه چون پسته دیدمش الخ یا سے خطاب کے ساتھ یعنی جسکو کہ تمنے بڑا ہوشیار اور حکیم عاقل خیال کیا ہے پیاز کے موافق بے مغز یعنی نادان نکلا۔ پارسایان روی در مخلوق ست یعنی زاہدان ریاکار ہیں۔ **قوله** پشت بر قبله می کنند الخ یعنی ریاکار ظاہر میں قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں در حقیقت قبلہ کی طرف انکی پشت ہوتی ہے اور خلق کی طرف انکا منہ ہوتا ہے۔ **حکایت** کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بی قیاس ببردند بازرگانان گریه و زاری کردند و خدا و رسول را شفیع آوردند فائدہ نداد **بیت** چو پیروز شد دزد تیرہ روان + چه غم دارد از گریه کاروان + کاروان قافلہ۔ بازرگان بائے ابجد کے فتحہ اور زائے کاف سے سوداگر بیوپاری۔ شفیع چاہنے والا اور درخواست دینے والا اور لوگوں کے گناہ کی معافی چاہنے والا۔ پیروز کسر باے فارسی فتحمند اور مظفر و منصور یعنی دشمنوں پر غالب آیا ہوا۔ تیرہ روان معنے شب روان

وصف ترکیبی ہے از شرح عربی اور بھی لفظ روان کا بالفتح لغت کی کتابوں میں جان کے معنی
میں ہے اور ضمہ سے خطا ہے اس صورت میں دزد تیرہ روان کے معنی دزد تیرہ دل ہونگے
یعنی چور دل کا سیاہ - لقمان حکیم در انسیان بودیکی از کار دانیان گفت کلمۂ چند از حکمت
و موعظت با ایشان بگوی باشد کہ طرفے از مال ما دست بدارند دریغ باشد کہ چندین
نعمت ضائع کردہ لقمان گفت دریغ باشد کلمہ حکمت با ایشان گفتن بیت آہنی را
کہ موریانہ بخورد + نتوان برد ازو بصیقل زنگ + با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ +
نرود میخ آہنی در سنگ + موعظت میم کے فتح اور خالی ہین سے کسرہ بمعنی پند نصیحت
مواعظ اسکی جمع ہے - ظرف اول اور دوم کے فتحہ سے کنارا اور سرا مراد تھوڑے سے ہے
موریانہ تیسرے حرف سے کہ بمعنی زنگار جو لوہے اور فولاد کو تباہ اور ضائع کرے -
اور اسکو مورچانہ جیم فارسی سے بھی کہتے ہین از برہان قاطع - صیقل بالفتح آلہ ایک اوزار ہے
جسکے ذریعہ سے تلوار آئینہ وغیرہ کے زنگ کو چھیلتے اور دور کرتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ صیقل
صیغہ صفت کا ہے یعنی زنگ کا چھیلنے والا - سیہ دل تاریک دل اور جٹ ما اور بیباک
کو بھی کہتے ہین - وعظ بالفتح پند نصیحت قطعہ بروزگار سلامت شکستگان دریاب
کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند + چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگرنہ
ستمگر بزور بستاند + روزگار سلامت خلاصی اور سکھ کے دن شکستگان دریاب
یعنی عاجز اور تھکے ہوے کے حالات معلوم کر اور انکی خبر لے - جبر بمعنی شکستہ کا جوڑنا
ہو از شرح عربی - خیر اول کے فتحہ اور دوم کے سکون سے بھلائی اور احسان خیر خاطر
مسکین سے مراد مساکین اور غریبوں پر احسان اور بدل آنا ہے اور بعض نسخون میں جبر خاطر
مسکین لکھا ہے اور دونون کے حاصل معنی ایک ہین یعنی دلشکستہ کا اور کرم کی مدد کا
حافظ اور بعض خیر خاطر مسکینان سے تعبیر رکھتے ہین - قولہ بلا بگرداند کلان الصدقۃ
ترد البلاء یعنی صدقہ رد کرتا ہے بلا کو - حکایت چند انداختہ اسپ ... الی من
ابو الفتح خوارزمی غفلت وغفلت اشارت کرد ... فوائد ...
... اوہوس طالب اچانک ... راہی طریق ... چند ... ... منافقت

حظے بر گرفتمی و چون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی - اجل د و فتحہ اور تشدید لام سے بہت بزرگ اور بڑا - شمس الدین لقب ابو الفرج کنیت خوارزم ترکستان کے ایک شہر کا نام مشہور ہے - خلوت بالفتح تنہائی - عنفوان بالضم آغاز ہر چیز کا - شباب بالفتح جوانی - مربی بالضم تربیت اور پرورش کرنے والا - سماع بالفتح راگ اور سرود - مخالطت میم کے ضمہ اور لام اور طا کے فتحہ سے ملنا جلنا - حظ خا کے فتحہ اور منقوطہ ظا کی تشدید سے حصہ اور نصیب

بیت قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست را + محتسب گر می خورد معذور دارد مست را + تا شبی در مجمع قومی بر سیدم و در میان مطربی دیدم **بیت** گوئے رگ جان می گسلد زخمہ ناسازش + ناخوشتر از آوازہ مرگ پدر آوازش + گاہی انگشت حریفان از و در گوش و گاہی بر لب کہ خاموش - **قولہ** قاضی ار با ما نشیند بر فشاند الخ دست بر فشاندن اور دست افشاندن کنایہ ناچنا اور رقص کرنا ہے اور جاننا چاہیے کہ اس بیت کا پہلا مصرع جملہ شرطیہ ہے جس میں شرط اور جزا دونوں ہیں اور دوسرا مصرع علت جزا کی واقع ہوا یعنی اگر قاضی ہمارے پاس بیٹھے ناچنے لگے اور بعد از ان ہم شراب نہ کرے ہوا سطے کہ اگر محتسب شرابی ہو جاوے تو متوالے کو معاف اور معذور رکھے اور نہی منکر سے تمسک رہے (از مترجم مصرع ثانی علت جزا کی نہیں بلکہ علت جزا کے لازم کی ہو سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مزاحمت نہ کرے اور سراج الدین علیخان آرزو نے اپنی شرح گلستان موسومہ خیابان میں مصراع ثانی کو علت جزا قرار نہیں دیا بلکہ کل مصرع ثانی کو کل مصرع اول پر قیاس کیا ہے اور یہ توجیہ راجح ہے) **قولہ** رگ جان می گسلد الخ - گسلد گسستن سے معنی توڑنا اور شکست کرنا اور کاٹنا از برہان قاطع (از مترجم گسستن اور گسیختن اور گسلیدن بہار عجم میں مترادف لکھے ہیں پس گسلد مشتق گسلیدن سے مناسب ہے اور گسستن اور گسیختن سے مضارع مستعمل محاورے نہیں گذرا) - زخمہ بالفتح ایک چھوٹی لکڑی جس سے رباب تنبورا وغیرہ بجاتے ہیں از منتخب اللغات اور بعضے نسخوں میں نغمہ ناسازش لکھا ہے اور نغمہ آواز ملائم اور اچھی اور بات کرنے کی آواز کو کہتے ہیں - **قولہ** ناخوشتر از آوازہ مرگ پدر الخ یعنی آواز اسکی باپ مرنے کی آواز سے بھی ناگوار تر ہے - **شعر** ہاج الی صوت الاغانی الطیبہ + وانت مغن

ان سکت تطیب + یعنی راگ کی آواز پر اسلیے دل ہمارا اٹھتا ہے کہ خوش آیندہ ہو اور تو ایسا گویا
ہے کہ اگر چپ رہے تو سمجھے کہ خوش کرے - صوت بالفتح یعنے آواز مجرد - اغانی ہمزہ کے
فتحہ اور نون کے کسرہ سے جمع اغنیہ ہمزہ کے ضمہ اور یائے حطی کی تشدید سے معنی راگ -
طیب بالکسر خوشی اور بوے خوش - بیت نہ بیند کسی در سماعت خوشی + مگر وقت
رفتن کہ دم درکشی + نشودی چون در آواز آمد آن بربط سرای + کدخدا را گفتم از بہر
خدای + زیبقم در گوش کن تا نشنوم + یا درم بگشای تا بیرون روم + فی الجملہ پاس خاطر
یاران را موافقت کردم و شبی چندین مجاہدہ بروز آوردم - دم درکشی یعنی تو چپ
ہو - بربط سرای یعنی تنبور بجانے والا ہو واسطے کہ سرای کا لفظ ترکیب کی حالت میں گانے
بجانے والے کے معنی میں آیا ہے - کدخدای صاحب خانہ - زیبق بالکسر پارا اور کہتے ہیں
کہ اگر پارا اسکے کان میں ڈالیں تو بہرا ہو جاوے - مجاہدہ میم کے پیش سے کوشش کرنا -
قطعہ مؤذن بانگ بی ہنگام برداشت + نمیداند کہ چند از شب گذشت است +
درازی شب از مژگان من پرس + کہ یکدم خواب در چشمم نگشت است + بامدادان
بحکم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر بگشادم و پیش مغنی نہادم و در کنارش گرفتم
و بسی شکر گفتم یاران ارادت من در حق وی برخلاف عادت دیدند و بر خفت
عقل من حمل کردند و یکی از ایشان زبان تعرض دراز کرد و ملامت
کردن آغاز کرد این حرکت مناسب حال خردمندان نکردی خرقۂ مشایخ بچنین مطربی
دادن کہ ہمہ عمرش درمی بر کف نبودہ است و قراضہ در دف - حکم حا کے
ضمہ اور عربی کاف کے سکون سے فرمان دینا اور جاننا اور داوری کرنا - از کشف اللغات
تبرک تفعل کے باب سے برکت لینا اور مبارک ہونا یعنی تبرک لینے کے سبب سے پگڑی اور گرہ سے
اشرفی کھول قوال کے سامنے رکھ دی - بحکم تبرک یعنی بموجب اسکے [illegible]
کو تبرک سمجھے اور برکت کا سبب خیال کرے اور بعض نسخوں میں [illegible]
اور خالی [illegible] کے سکون سے [illegible] کہا گیا اور دو کانون کے [illegible]
کمر سکے کو کہتے ہیں جس سے کہ باندھیں - ارادت بالکسر چاہنا - عادت بالفتح خو -

ہندی میں بان کہتے ہیں — مخنث نقوطہ خے کے کسرہ اور نون کی تشدید سے ہیجڑا اور ہیکان

تعرض باب تفعل سے پیش آنا کسی کو مراد طعنہ ہے — خرقہ بالکسر گدڑی کپڑے کا اور یہاں مراد گدڑی

[illegible] مشائخ [illegible] اور [illegible] کسرہ سے جمع شیخ کی کہ پیر اور خواجہ کے معنی میں ہے

اور [illegible] اصطلاح میں شیخ سے [illegible] کامل مراد ہے کہ شریعت [illegible] اور حقیقت کا

کامل [illegible] — [illegible] اول [illegible] اور [illegible] اچھا اور [illegible] اور [illegible]

[illegible] منقول [illegible] کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں [illegible]

[illegible] اور ترک [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مبارک —

قولہ [illegible] مقام

[illegible] سے فریاد اور [illegible] بلند [illegible] میں

[illegible]

[illegible] ارکشف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میم کے ضمہ اور یاے حطی کے فتحہ سے خوش طبعی اور دل لگی سے کرنی۔ استغفار بالکسر بخشش مانگنی۔ سماع بالفتح سننا اور قبول کرنا اور فارسی میں سرود اور راگ کے معنی میں آیا ہوا ہے کذا فی منتخب اللغات۔ موعظہ بالفتح پند و نصیحت مواعظ جماعت۔ سمع اول کے فتحہ اور سکون دوم سے شنوائی اور کان اور نصیحت سننی۔ توبہ بالفتح گناہ سے پھرنا۔ مخالطت میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے آمیزش اور میل جول کرنا اور رگھانا ملانا۔ نغمہ اول کے فتحہ اور سکون ثانی سے نرم آواز اور مائم اور مراد ہی یعنی راگ۔ پردۂ عشاق و پردۂ صفاہان و حجاز مقامات علم موسیقی کے نام ہیں از شرح عربی۔ حنجرہ خا کے فتحہ اور سکون نون اور فتحہ جیم سے حلقوم گلا۔ **حکایت** لقمان را گفتند ادب از کہ آموختی گفت از بے ادبان ہر چہ از ایشان در نظرم ناپسند آمد از فعل آن پرہیز کردم **قطعہ** نگویند از سر بازیچہ حرفے + کزان پندی نگیرد صاحب ہوش + وگر صد باب حکمت پیش نادان + بخوانند آیدش بازیچہ در گوش + ادب بفتحتین طریقہ پسندیدہ اور دانش اور فرہنگ اور حد ہر ایک چیز کی نگاہداشت۔ فعل فتح فا اور سکون عین سے معنی کرنا اور فا کے کسرہ سے کردار کام کاج از صراح۔ بازیچہ جیم فارسی کے فتحہ سے وہ کہ جس سے کھیلیں از برہان قاطع اور شرح عربی میں مرقوم ہے کہ بازیچہ تصغیر بازی ہے۔ حرف بالفتح ایک چیز کا کنارا اور ہجے کا حرف اور بات اور اس سے مراد تھوڑا ہے۔ **قولہ** نگویند از سر بازیچہ حرفے الخ یعنی ہنسی اور کھیل سے کوئی بات نہیں کہنے والے کہ اس سے صاحب ہوش نصیحت قبول کرے۔ **حکایت** عابدی را حکایت کنند کہ شبی دہ من طعام بخوردی و تا سحر ختمی در نماز کردی صاحبدلی شنید و گفت اگر نیم نانی بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضل‌تر بودی **قطعہ** اندرون از طعام خالی دار + تا درو نور معرفت بینی + تہی از حکمتی بعلت آن + کہ پری از طعام تا بینی + من اول کے فتحہ اور سکون دوم سے [illegible] متعارف ہے چالیس [illegible] ۔ مثقال [illegible] عرب حرف نون [illegible] اول کے [illegible] اور [illegible] کے بیں [illegible] خالی [illegible]

بعدا ہوا ہے - تا ورد یعنی در اندرون او رشتی ابیات میں تا درلو دعزت مرقوم ہے حکایت
بخشایش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقہ اہل تحقیق
درآمد و بیمن صحبت درویشان و صدق نفس ایشان ذمائم اخلاقش بحمائد مبدل
گشتہ و دست از ہوا و ہوس کوتاہ کردہ و زبان طاعنان درحق وی دراز
کہ ہمچنان بر قاعدۂ اول ست و زہد و صلاحش نامعول بیت بعذر و
توبہ توان رستن از عذاب خدای + ولیک می نتوان از زبان مردم رست +
بخشایش بروزن افزایش کسی کے جرم اور گناہ سے درگذرنا از برہان قاطع - مناہی
میم کے فتحہ سے جمع منہی کی جو بالفتح باز رکھا گیا ہے - توفیق مدد کرنا اسی کی کسی کام میں یعنی کہ
گناہوں میں لوٹتے ہوئے ایک شخص کو رحمت الٰہی نے توفیق کا چراغ راہ میں رکھا - حلقہ
بالفتح دائرہ آدمیوں کا - تحقیق بالفتح درست اور راست کرنا ایک چیز کا اور اصطلاح متصوفہ
میں ظہور حق کی حقیقت کو پہونچنا - اہل تحقیق راستان اور حقیقت کو پہونچے ہوئے - ذمائم
جمع ذمیمہ یعنی مذمومہ یعنی صفات بد - حمائد جمع حمیدہ یعنی ستودہ - معول میم کے ضمہ اور واو کی
تشدید اور فتحہ سے اسم مفعول تعویل کا معنی معتمد معتبر - طاقت جور زبانہا نیاورد و
شکایت پیش پیر طریقت برد شیخ بگریست و گفت شکر این نعمت چگونہ گذاری کہ
بہتر ازانی کہ می پندارندت قطعہ چند گوئی کہ بد اندیش و حسود + عیب جویان من
مسکین اند + گہ بخون ریختنم برخیزند + گہ بہ بدخواستنم بنشینند + نیک باشی و بدت
گویند خلق + بہ کہ بد باشی و نیکت بینند + ولیکن مرا بین کہ حسن ظن ہمگنان در
حق من بکمال است و من در عین نقصان بیت گر آنہا کہ میگفتمی کردمی +
نکو سیرت و پارسا بودمی + طریقت روش اور مذہب اور راہ اور سالکین کی اصطلاح
میں ایک سیرت ہے مخصوص قطع منازل اور ترقی مقامات کی بالا انا الالک اسے اللہ
قولہ گر آنہا کہ می گفتمی کردمی الخ یعنی اگر قول اور فعل میرے باہم موافق ہوتے نیک خصلت
اور پرہیزگار رہتا شعر انی لمستتر من عین جیرانی + واللہ اعلم اسراری واعلانی +
بدرستیکہ میں ہمسایوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہوں اور خدائے تعالی میرے ظاہر

اور باطن کو جاننا ہے۔ مستتر اسم فاعل استتار۔ جیران جیم کے کسرہ سے جمع جار ہمسایہ کی
اسرار ہمزہ کے فتحہ سے جمع سر کی۔ اعلان ہمزہ کے فتحہ سے جمع علن کی بمعنی ظاہر
اور بعضے کہتے ہیں اسرار ہمزہ کے کسرہ سے مصدر ہے اسررت الشی ای اخفیت اور اسی سے
اعلان ہمزہ کے کسرہ سے مصدر ہے اعلن اسے اظہر سے **قطعہ** در بستہ بروی خود
زمردم + تا عیب نگسترند مارا + در بستہ چہ سود عالم الغیب + دانای نہان و
آشکارا + **قولہ** نگسترند مارا صیغہ جمع مضارع گستردن سے کہ پھیلانے اور ظاہر کرنے کے
معنی میں ہے یعنی عیب ہمارا ظاہر نہ کریں۔ عالم الغیب لام کے کسرہ اور غین نقطہ کے
فتحہ سے جاننے والا پوشیدہ کا اور خدا تعالی پر اطلاق اسکا اس وجہ سے ہے کہ جو چیز مخلوقات
سے غائب ہے اللہ جل شانہ اسکا جاننے والا ہے ورنہ خدا تعالی کے نزدیک سب چیزیں ظاہر
ہیں اور جاننا چاہیے کہ پہلی بیت کے شروع میں بستہ کا لفظ ماضی مطلق ہے نہ مفعول اور ضمیر
فاعل اسکی جو راجع لفظ خود کی طرف ہے اور دوسری بیت میں بستہ بمعنی بستہ شدہ کے یعنی
لوگوں سے دروازہ اپنے منہ پر میں نے باندھا تا کہ میرا عیب فاش نہ کریں لیکن دروازہ
جو بند کیا کیا ہے فائدہ نہیں دیتا اس سبب سے کہ اللہ جل شانہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے
حکایت پیش یکی از مشایخ گلہ کردم کہ فلان در حق من بفساد گواہی دادہ است
گفت بصلاحش تخجل کن **قطعہ** تو نیکو روش باش تا بدسگال + بنقص تو گفتن
نیابد مجال + چو آہنگ بربط بود مستقیم + کی از دست مطرب خورد گوشمال۔ فساد
بالفتح ضد صلاح ہے کہ نیکی کو کہتے ہیں۔ سگال خالی سین کے کسرہ اور فتحہ کاف فارسی سے
فکر اور اندیشہ اور بدسگال بمعنی ترکیبی سے دشمن اور برا سوچنے والا ہے۔ نقص اول کے
فتحہ اور سکون ثانی سے کم کرنا اور کم ہونا لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے۔ مجال
جولان کرنے کی جگہ اور توانائی اور طاقت۔ آہنگ بالمد ساز اور آواز کی موزونیت اور
وہ آواز جو گانے کے آغاز میں کھینچتے ہیں از برہان قاطع **حکایت** یکی را از مشایخ
شام پرسیدند کہ حقیقت تصوف چیست گفت پیش ازین طائفہ بودند در جہان
بصورت پراگندہ و بمعنی جمع و امروز قومی اند بظاہر جمع و بباطن پریشان

قطعہ چو ہر ساعت از تو بجائی رود دل + بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی + ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت + چو دل با خدا است خلوت نشینی + **تصوف** بروزن تفعل صوفی اور پاک ہونا۔ پراگندہ فارسی کاف سے متفرق اور پریشان جمع باتفاق نواہم آنا اور اصطلاحات متصوفہ مین جمع شہود حق ہر اور بے خلق ہونا۔ **قولہ** پیش ازین طایفہ بودند الخ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ جواب سوال کے مطابق نہیں ہر اسواسطے کہ سائل کا سوال حقیقت تصوف سے ہر اور جواب ہر چھوڑنا دعوون کا اور چھپانا معانی کا اور بچنا سرداری سے مگر ہو سکتا ہے کہ جواب کی تاویل مثل قول اللہ تعالی کے ہر یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتامی والمساکین وابن السبیل اس مقام پر سوال نفقہ کے بیان سے ہر اور جواب مصارف کے بیان سے یعنی اسکے خرچ کرنے سے اور یہ امر اسپر تنبیہ اور آگاہی کا ہر کہ ضروری سوال سے مصرف اسکا ہر اس سبب سے کہ نفقہ مین وہی محسوب ہوگا جو اسکے موقع پر ہو پس سوال حقیقت تصوف سے اور جواب ترک دعاوی اور اخفار معانی اور پرہیز ریاست اس سے آگاہ کرتا ہر کہ ضروری امر سوال سے یہی امور ہین اور اگر یہ نہون تصوف معتبر نہین اور جواب دینے والے کا ارادہ اس جواب سے یہ ہر کہ سائل کو لازم تھا کہ اصلاح و فساد تصوف سے پوچھتا نہ کہ اسکی حقیقت سے اس واسطے کہ سائل کو سوائی حقیقت تصوف کی دریافت کی نہین ہر

حکایت یاد دارم کہ شبی در کاروان ہمہ شب رفتہ بودم سحر بر کنار بیشہ خفتہ شوریدہ کہ در ان سفر ہمراہ ما بود نعرہ بر آورد و راہ بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت چون روز شد گفتمش آن چہ حالت بود گفت بلبلان را دیدم کہ بنالش در آمدہ بودند از درخت و کبکان از کوہ و غوکان از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من بغفلت خفتہ **قطعہ** دوش مرغی بصبح می نالید + عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش + یکی از دوستان مخلص را + مگر آواز من رسید بگوش + گفت باور نداشتم کہ ترا + بانگ مرغی چنین کند مدہوش + گفتم این شرط آدمیت نیست + مرغ تسبیح خوان و من خاموش + **کاروان** بیابان ... بیشہ نیستان جنگل اور نیستان کو کہتے ہین از بہر آن قافلہ۔ شوریدہ

شین منقوطہ کے ضمہ اور سکون واو مجہول سے پریشان دیوانہ اور سرگشتہ۔ نالش لام کے کسرہ سے
حاصل بالمصدر نالیدن اور وہ آواز اور صدا جو درد اور زاری کے ساتھ آوے۔ غو
غین منقوطہ کے ضمہ سے اور واو عربی سے شور کرتے ہیں اور فارسی میں نیز اور
ہندی میں مثلاً کہتے ہیں سپاہ لے بجب کے غو سے تمام بستی کی کہ بہ پایہ ہو۔ دوش ضمہ
سے گذری ہوئی رات اور بمعنی ہوا ہے گفت شاہ۔ قولہ عقل وصبرم ببرد الخ
عقل اور صبر وطاقت وغیرہ کو لے گیا یہاں تک کہ مدہوش ہو گیا الخ شرح عربی مخلص
بکسر لام دوست خالص کہ دوستی اور محبت کی کھوٹ کی آمیزش سے خالص ہے۔
قولہ مگر آواز من رسید الخ مگر اس جگہ شتاب اور گمان کے موقع پر آیا ہے یعنی شاید آواز میری
دوستوں میں سے ایک شخص کے کان میں پہونچی کہا مجھے یقین نہیں آتا یعنی ایک
صاحب نے دوستوں میں سے کہا لیکن مجھے یقین نہ تھا کہ تیرے سے تعلق الخ اور جاننا چاہئے
کہ اس قطعہ کی بیتین یعنی دوش مرغی بصبح می نالید تا آخر قولہ صنعت ہے اس طریق سے کہ
اپنی سرگذشت کا اظہار کرتے ہیں کہ دوستوں کے سامنے ایک روز اپنا حال بیان کیا اپنے
قول سے کہ دوش مرغی الخ اور جواب دوست کا اس قول سے کہ بار ہیں نے نہیں کیا الخ۔

حکایت وقتی در سفر حجاز طائفہ جوانان صاحبدل ہمدم من بودند وہم قدم وقتہا
زمزمہ بکردندی وابیات محققانہ بگفتندی وعابدی در سبیل منکر حال درویشان
بود وبیخبر از درد ایشان تا برسیدم بخیل بنی ہلال کودکی سیاہ از حی عرب بدر آمد وآوازی برآورد
کہ مرغ از ہوا درآورد اشتر عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد وعابد را بینداخت وبرفت
گفتم ای شیخ در حیوانی اثر کرد وترا ہمچنان تفاوت نمیکند بیت دانی چہ گفت
مرا آن بلبل سحری + تو خود چہ آدمیی کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب در حالتست
وطرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری + بیت شتر را چو شور وطرب در سرست
اگر آدمی را نباشد خرست + زمزمہ بالفتح آواز دعائی اور وہ کلمات کہ آتش پرست
پرستش کے وقت حق تعالے کی تعریف میں پڑھتے ہیں اور فارسی میں آہستہ لبوں اور نغمہ
ونالہ کے معنی میں مستعمل ہے محققانہ یعنی سزاوار تحقیق اور راستی اور درستی کے الا۔

منکر میم کے ضمہ اور کاف عربی کے فتحہ سے ناشایستہ اور خلاف شرع - نخیل و نخلہ کھجور کا درخت نخیل بنی ہلال مکہ شریفہ مین ایک مقام کا نام ہے خوشگلستان ہے - حی خالی ہے کے فتحہ اور تشدید یاے حطی سے قبیلہ اور گاؤن کے معنی مین آیا ہے - رقص پاؤن مارنا اور ناچنا - حالت اصطلاح مین کیفیت ناپائدار - طرب دو فتحہ سے شادی اور خوشی - کژ کاف عربی اور سکون ژاے فارسی ضد ہے راست کا - ذوق فتحہ سے چکھنا اور آزمانا اور اصطلاح مین سالکون کی عبارت ہے مستی سے کہ شراب عشق کے پینے سے عاشق کو حاصل ہو اور وہ شوق کلام محبوب کے سننے اور اسکے دیدار دیکھنے سے حاصل ہو اور عاشق اس سے وجد مین آئے + عند ہبوب الناشرات علی الحمی + تمیل غصون البان لا الحجر الصلد + چراگاہ اور سبزہ زار مین ہواؤن کے چلنے سے نرم ڈالیان درخت کی جنبش مین آتی ہین نہ کہ سخت پتھر - ہبوب دو ضمہ سے ہوا کا چلنا اور فتحہ اول سے ہوا غبار اوٹھانے والی از صراح - ناشرات شین کے کسرہ سے جمع ناشرہ کی معنی ہوا اور وجہ تسمیہ ہوا ناشرات کیساتھ یہ ہے کہ وہ تو مین بادل کو منتشر کرتی ہے یعنی زمین آسمان کے درمیان مین - از شرح عربی - حمی بکسر حاے حطی اور میم کے فتحہ اور سکون یاے حطی یاے مقصورہ سے مرغزار اور مصدر تمیل کا میل ہے معنی جھکنے کے از صراح - غصون دونون ضمہ سے شاخہاے درخت جمع غصن - بان ایک درخت ہے کہ معشوقون کے قد کو اسکے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور اسکے دانہ سے تیل روغن نکالتے ہین اور شرح عربی مین مطلق درخت کے معنی مین آیا ہے حجر دو فتحہ سے پتھر - صلد صاد خالی کے فتحہ اور سکون لام سے معنی سخت اور برابر پتھر - مثنوی + بذکرش ہرچہ بینی در خروش است + دلی داند درین معنی کہ گوش است + نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانی ست + کہ ہر خاری بتسبیحش زبانی است + ذکر ذال منقوطہ کے کسرہ سے یاد کرنا اور یاد دلانا اور تعریف زبان سے کرنی از منتخب اللغات - خروش اول دوم کے پیش اور سکون سوم مجہول سے آواز اور دہائی رونے کے ساتھ اور رونے بغیر آواز کو بھی کہتے ہین قولہ گوش است یعنی ہمہ تن گوش ہوا ہے - تسبیح پاکی کے ساتھ یاد کرنا خداے تعالی کا اور سبحان اللہ کہنا یعنی جو کچھ عالم امکان مین ہے یاد حق تعالے مین ہر وقت ہو حق مین ہے مگر اسکی خبر اسی دل کو ہوتی ہے کہ اس معاملے مین یعنی کلمہ حق اور ذکر و تسبیح

یعنی

خالق کے سننے مین شوق کی کثرت اور عشق کے غلبہ سے سراپا گوش ہوگیا ہی اور یہ اشارہ ہی
آن آگاہ دلون کی طرف کہ اُنکے ہیئے کی آنکھ کھلی ہوئی اور دل کے کان سننے والے اور اُنکے
شوق کا غلبہ اُس حد تک کھنچے ہین کہ کلمہ حق سننے کے لیے دل کو ہمہ تن گوش بنایا ہی اور دوسری
بیت مین گل اور بلبل کے ذکر کے بعد جو کانٹے کا ذکر کیا ہی بنظر رعایت لوازم شعری کے ہی جیسا
کہ رقیب کا ذکر حبیب کے ذکر کے ساتھ ہوتا ہی مگر مقصود اُس سے تعمیم ہی نہ کانٹا یعنی یہ خیال نکرو
کہ صرف بلبل اُسکے اوصاف کا چپچول پر تسبیح خوان ہی بلکہ تمام موجودات کو اُسکی تسبیح کی ایک زبان
حاصل ہی۔ **حکایت** یکے را از ملوک مدت عمرش سپری شد و قائم مقامی نداشت
وصیت کرد کہ بامدادان نخستین کسیکہ از شہر در آید تاج شاہی بر سر وی نہید و تفویض
مملکت بوے کنید اتفاقاً اول کسیکہ در آمد گدائی بود کہ ہمہ عمر لقمہ اندوختی و خرقہ دوختی
ارکان دولت و اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و مالک خزائن و بلاد را بوے
داشتند مدتے مملکت راند تا بعضی از امرای دولت گردن از اطاعت او بپیچانیدند
ملوک از ہر طرف بمنازعت خاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجملہ سپاہ و رعیت
بہم بر آمدند و برخے از بلاد از قبضۂ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعہ خستہ خاطر
می بود تا یکی از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین او بود از سفر باز آمد
و در چنان مرتبہ دیدش گفت منت خدای را عز و جل کہ گلت از خار و خارت از پای
بر آمد و بخت بلندت یاوری کرد و اقبال و سعادت رہبری تا بدین پایہ رسیدی
ان مع العسر یسرا بہ تحقیق دشواری کے ساتھ آسانی ہی۔ سپری بفتح سین و کسر
کسرہ او. فارسی بے کے فتحہ سے آخر اور تمام اور پامال اور ناچیز کے معنی مین آتی ہی۔ از
برہان قاطع — وصیت فتحہ اول اور کسرہ دوم اور تشدید یا اور فتحہ یا سے بعنی سپردن چیزی بکسی بعد
انصراف — تفویض کسی پر کسی کا چھوڑ دینا۔ مملکت میم اول کے فتحہ اور دوم کے سکون اور
ضمہ لام اور فتحہ کاف عربی سے جو موضع ملک مین آوین — ارکان بالفتح جمع رکن بالضم ایک
چیز کے اطراف مستحکم اور قوی اور ارکان دولت کے وزیر اور امیر لوگ اور منتظم و مدبر امور
اور امور عظیمہ کے ہین۔ اعیان بالفتح بزرگان — اطاعت بالکسر فرمان برداری

منازعت میم کے ضمہ اور فتح زاے منقوطہ سے لڑائی کرنی - مقاومت بروزن منازعت
برابری کرنی - قولہ سپاہ و رعیت بہم برآمدند یعنی غصہ مین اور پریشان ہوے - برخی ضم
اول اور کسرہ دوم یاے مجہول سے حصہ اور ٹکڑا اور تھوڑا بہت سے اور اس معنی مین
فتح اول سے بھی ہے - خستہ مجروح اور گھایل - بیت شگوفہ گاہ شگفتہ است و
گاہ خوشیدہ + درخت وقت برہنہ است وقت پوشیدہ + گفت ای برادر نعم
کن چہ جاے تہنیت ست آنکہ کہ تو دیدی غم نانی داشتم و امروز تشویش جہانے
مثنوی اگر دنیا نباشد دردمندیم + وگر باشد بمہرش پای بندیم + بلائی زین جہان
آشوب تر نیست + کہ رنج خاطرست ار ہست ور نیست + قطعہ مطلب گر توانگری
خواہی + جز قناعت کہ دولت ست ہنی + گر غنی زر بدامن افشاند + تا نظر در ثواب
او نکنی + کز بزرگان شنیدہ ام بسیار + صبر درویش بہ ز بذل غنی + بیت
اگر بریان کند بہرام گورے + نہ چون پای ملخ باشد ز مورے + شگوفہ شین
منقوطہ کے کسرہ اور کاف فارسی کے ضمہ اور فتحہ فا سے بغیر کھلا پھول اور میوہ دار درخت
کا پھول - خوشیدہ خشک اور پژمردہ - تعزیت فتح اول اور کسرہ ثالث سے میت کے
پیمانے کی پرسش کرنی - تہنیت مبارکباد کہنی - آشوب بالمد شور اور فتنہ اور غوغا اور
فاعل اور امر کے معنی مین بھی آیا ہے مگر اس مقام پر فاعل کے معنی مین ہے یعنی آشوب کرنے والا
اور پریشان کرنے والا - دار مستقیم جہان آشوب منجملہ چار صورت ترکیبی اسم و امر کے ہے
کہ معنی اسم فاعل کا فائدہ دیتا ہے اور صیغہ امر کا بلا ترکیب اسم کے معنی اسم فاعل کے نہیں - تشام
ہنی بفتح ہا اور کسرہ نون گوارا اور جو کام کہ بے مشقت حاصل ہو - قولہ مطلب گر توانگری
الخ یعنی اگر دولتمند ہونا تو چاہتا ہے تو قناعت کے سوا دوسری چیز طلب نہ کر کہ وہ اچھی دولت ہے
اور بے مشقت ملنے والی - قولہ تا نظر در ثواب الخ تا دیکھیاری ہے - ثواب بالفتح اچھے کام کا
معاوضہ - بذل دینا اور ہارنا - گور فارسی کاف اور واو مجہول سے خر وحشی یعنی اگر خلایق
کی مہمانی کے لیے بہرام بادشاہ گورخر کو کباب اور بریان کرے اس پاے ملخ کی برابر نہ ہو
جسکا ایک چیونٹی تیار کرتی ہے - حکایت یکی را دوستے بود کہ عمل دیوان بادشاہ

گروہے مدتی اتفاق دیدن نیفتاد کسی گفت فلان را دیر شد کہ ندیدی گفت من
او را نمی خواہم کہ بینم قضارا از کسان او یکے حاضر بود گفت چہ خطا کردہ است کہ
از دیدن او ملولی گفت خطائی نیست اما دوست دیوانی را وقتے توان دید کہ
معزول باشد قطعہ در بزرگی و دارگیر عمل + ز آشنایان فراغتی دارند + روز
درماندگی و معزولی + درد دل پیش دوستان آرند + عمل بفتحتین کام اور نکاہ
دیوان بالکسر دفتر حساب - قضارا ناگاہ یکایک - ملول بفتح اول ناخوش و دل شکستہ
آزردہ اور دلگیر اور اداس - دارگیر بمعنی حکومت - حکایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ - ابوہریرہ بضم ہا و فتحہ ہر دو راے ابجد نام ایک صحابی رسول اللہ علیہ السلام کا جو
کہ بلی کو دوست رکھتے تھے اور کہتے ہیں کہ نام انکا زمانہ جاہلیت میں عبد الشمس تھا اور
اسلام میں عبد الرحمن اور کنیت انکی ابوہریرہ اسلیے ہے کہ ایک روز رسول علیہ السلام نے انکے
کپڑوں میں ایک چیز پوشیدہ دیکھی آپ نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن تمہارے کپڑوں میں کیا
چیز ہے عرض کی کہ ہرہ جو عربی میں بلی کو کہتے ہیں فرمایا انت ابو ہریرہ یعنی تو بلی کا باپ ہے لہذا
اس کنیت سے انکی شہرت ہوگئی اور ہریرہ تصغیر ہرہ بکسر ہا و تشدید را سے خالی بلی ہے
ہر روز بخدمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آمدی گفت یا ابا ہریرہ زرنی غبا تزدد
حبا - اے ابوہریرہ ہفتہ میں ایک بار میری زیارت کو آ تاکہ دوستی لوگ زیادہ کرے یعنی ہر روز
میا تا محبت زیادت گردد - غب میں نقطہ کے ... ایک دن ... یعنی ... ایکدن ناغہ سے ... ہفتہ
میں ایک بار کسی کو دیکھنا اور بعضوں نے کہا ایک روز کسی کی زیارت کو آنا اور ایک روز نہ آنا -
غب جاے حطی سے مفتوح اور تشدید باے ابجد سے ... صاحبدلی را گفتند بدین خوبی
کہ آفتاب است نشنیدہ ایم کہ کسے او را دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت از
برای آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستان کہ محجوبست و محبوب قطعہ بدیدار
مردم شدن عیب نیست + ولیکن نہ چندان کہ گویند بس + اگر خویشتن را ملامت کنی +
ملامت نباید شنیدن ز کس + صاحبدل دشمنی اہل دل کا حقیقت کو پہنچا ہوا اور
... اللہ ... محجوب چھپا ہوا اور پردہ کیا ہوا - محبوب دوست رکھا گیا - شدن

جانے کے معنی مین ہے - ملامت بالفتح نکوہش اور سرزنش - قوله اگر خویشتن را ملامت الخ یعنی کثرت زیارت سے اور ملامت خلائق سے اپنے تئین عتاب اور نکوہش تو کرے کسی دوسرے سے تو ملامت نہ سنیگا اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ اگر اپنے تئین نفس امارہ کی پیروی اور گناہ و معاصی کے کرنے سے تو باز رکھیگا دوسرون کی ملامت سننے مین نہ آئیگی مگر اس تقدیر مین گذشتہ بیت سے زیادہ ربط نہو گا - حکایت یکے را از بزرگان باد مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبط آن نداشت بی اختیار از وی صادر شد گفت ای دوستان مرا در انچہ کردم اختیارے نبود و بزہ آن بر من منویسید کہ راحتے بمن رسید شما بکرم معذور دارید قطعہ شکم زندان باد است ای خردمند + ندارد ہیچ عاقل باد در بند + چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل + کہ باد اندر شکم بار یست بر دل + بیت حریف ترش روی ناسازگار + چو خواہد شدن دست پیشش مدار + ضبط فتح اول اور سکون ثانی سے کسی چیز کو ہوش کے ساتھ نگاہ رکھنا اور پاسداری کرنا - صادر لوٹنے والا یا الٹ کر آنے والا اور واقع - بزہ فتحہ اول و دوم سے گناہ اور خطا اور ظلم اور جفا کے معنی مین بھی آیا ہے - ہل کسرۂ اول اور سکون دوم سے صیغہ امر کا ہے ہشتن سے معنی اسکے چھوڑ - حریف ترش روے یار ناموافق اور مخالف - دست پیش داشتن کنایہ منع کرنے اور رد کرنے سے ہے - از برہان قاطع - اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکایت اس کتاب کی نہین ہے جیسے کہ بعض محققین سے سُنتے ہین کہ اسکو رسالۂ ہزلیات مین شیخ قدس سرہ کے دیکھا ہے مگر کسی نے کاتبون سے اس کتاب کے ملحق کر دیا از شرح عربی - حکایت از صحبت یاران دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیابان قدس نہادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکہ اسیر قید فرنگ شدم و در خندق طرابلس با جہودانم بکار گل بداشتند تا یکی از روسای حلب کہ سابقۂ معرفتے میان ما بود گذر کرد و بشناخت گفت این چہ حالت است گفتم قطعہ ہمی گریختم از مردمان بکوہ و بدشت + کہ از خدا سے نبودم بدیگری پرداخت + قیاس کن کہ چہ حالم بود درین ساعت + کہ در طویلۂ نامردمم بباید

ساخت + دمشق دال کے کسرہ اور میم کے فتحہ اور شین کسرہ سے ایک شہر مشہور ہے
پایتخت شام کا جسکو دمشاق بن نمرود نے بنایا اور آباد کیا ہے۔ قدس ضم اول اور سکون
دوم سے ایک بڑا پہاڑ ہے زمین نجد میں اور شہر قدس خلیل کا بھی نام ہے۔ انس بالضم
الفت۔ طرابلس ضم اول اور چہارم و پنجم سے ایک شہر ہے شام میں۔ جہود اول دوم کے
ضمہ سے گبر۔ روسا اول کے ضمہ اور دوم کے فتحہ سے جمع رئیس کی جیسے جلیس اور جلسا
حلب دو فتحہ سے ایک شہر کا نام ہے۔ نبودم مضارع منفی ہے یعنی نباشم (از مترجم نبودم
کے مضارع ہونے سے مصرع موزون نہیں ہوتا ہے) پرداخت بمعنی ساختہ اور آراستہ
اور مشغول گردیدہ کے اور یہان مضارع کے ابد مصدر کے معنی میں واقع ہے یعنی آدمیون
پہاڑ اور جنگل میں بھاگنے والا میں تھا تاکہ غیر حق کی طرف متوجہ نہوں اور دوسرے
کسی سے میری مشغولی نہو۔ نامردم حیوان غیر ناطق اس واسطے کہ مردم ترجمہ انسان کا ہے
ملو یا بے رسن یعنی اور پرکار نہیں گھوڑے باندھتے ہیں اور اصطبل اور مجازاً گھوڑے وغیرہ
کا کو بھی کہتے ہیں ساخت یعنی پرداخت میں ترجمہ کر چکا (نبودم صیغہ ماضی نفی ہے
مصرع موزون ہوتا ہو اور پرداخت حاصل بالمصدر مضاف اور میم ضمیر متکلم نبودم کے مضاف
الیہ اور یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہے فعل نبودکا اور مصرع ثانی علت ہے مصرع اول کا
یعنی آدمیون سے پہاڑ اور جنگل کی طرف بھاگتا تھا اسواسطے کہ حق تعالی کے سوا اور دوسرے
کسی سے میری مشغولی اور دلاویزی اور رغبت نہتھی اور ماضی اختیاری مصرع اول کی
مقتضی ہے کہ نبود بصیغہ ماضی کہے ہے) **بیت** پای در زنجیر پیش دوستان + بہ کہ با بیگانگان
در بوستان + بحالت من رحم آورد و بدہ دینار از قید فرنگم خلاص کرد و بحلب
با دو دختری داشت در عقد نکاح من آورد بکابین صد دینار چون مدتی برآمد
دختر بدخوی و ستیزہ روی و نافرمان بود زبان درازی کردن گرفت و عیش مرا
منغص داشتن۔ کابین عورتون کا مہر کہ ایک قدر از خاص نکاح میں مقرر کرتے ہین۔
ستیزہ دو کسرہ سے بالسے جول کے ساتھ لڑائی دشمنی اور غصہ ستیزہ روی جنگجو
اور جنگ اور خصومت سے ساختہ اور پرداختہ اور بیب ا۔ ۵۔ ا اسلئے کہ روی کتب لغت میں

تفحص اور تجسس اور ساختگی اور سبب کے معنی مین بھی آیا ہی - منغص مکدر اور تیرہ -

مثنوی زن بد در سرائے مرد نکو + ہمدرین عالمست دوزخ او + زینہار از قرین بد زنہار + وقنا ربنا عذاب النار + یعنی بچا ہمکو اللہ میرے دوزخ کے عذاب سے یہ اقتباس ہی قول اللہ تعالی سے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار - یعنی اے ہمارے پروردگار دے ہمکو اس جہان مین اور اُس جہان یعنی آخرت مین بھلائی کہا ہی اس جہان کی بھلائی قناعت ہی اور اُس جہان کی شفاعت اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ دنیا کی بھلائی نیکبخت عورت ہی در آخرت کی بھلائی عذاب دوزخ سے محفوظ رہنا - عذاب دوزخ دنیا مین بدعورت ہی -

بارے زبان تعنت دراز کردہ ہمی گفت کہ تو آن نیستی کہ پدرم ترا از قید فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے بدہ دینار خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد

مثنوی شنیدم گوسفندی را بزرگی + رہانید از دہان ودست گرگے + شبانگہ کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند از وے بنالید + کہ از چنگال گرگم در ربودی چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی + تعنت تا سے قرشت کے فتحہ اور تشدید وفتح نون سے خطا اور کسی کا گناہ ڈھونڈھنا - روان بالفتح اور حرف دوم الف کے ساتھ جان اور نفس ناطقہ اور روح اور بعضے کہتے ہین کہ روان سے مراد نفس ناطقہ ہی اور جان سے روح حیوانی از برہان قاطع - چنگال بالفتح فارسی جیم سے حیوانات کا پنجہ جیسے شیر بھیڑیا باز وغیرہ درندہ اور غیر درندہ جانورون سے کسی کا ہو - گرگ بالضم مشہور درندہ جانور -

حکایت یکی از پادشاہان عابدی را پرسید کہ اوقات عزیزت چون میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات وسحر در دعائے حاجات وہمہ روز در بند اخراجات ملک فرمود تا وجہ کفاف او معین دارند تا بار عیال از دل او برخیزد

مثنوی اے گرفتار پای بند عیال + دگر آزادگی مبند خیال + غم فرزند ونان وجامہ وقوت باز دارد ز سیر در ملکوت + ہمہ روز اتفاق می سازم + کہ بشب با خدائے پردازم + شب چو عقد نماز بر بندم + چہ خورد بامداد فرزندم + مناجات

میم کے پیش سے سرگوشی اور باہم عہد کہنا - کفاف بالفتح روزی اور روزگذار عیال
بالکسر اولاد اور عورت اور وہ لوگ جنکے نان نفقہ وغیرہ کی خبرگیری اور ذمہ داری کرنی
چاہیے - قوت اول کے ضمہ اور دوم کے سکون سے کھانے کی چیز اور توشہ - ملکوت
دوزبر سے اصطلاح متصوفہ مین عالم ارواح اور عالم معنی کو کہتے ہین - عقد بفتح اول
اور سکون دوم سے گانٹھ کا باندھنا اور منتخب اللغات مین حساب کرنا اور کسی چیز کی طرف
گردن لانا - قولہ شب چو عقد نماز می بندم تا آخر یعنی جس وقت رات کو نماز پر مستعد ہوتا ہون
اور نیت اسکی باندھتا ہون تو بیقدری کے سبب قصداس تشویش کا دل مین گذرتا ہے کہ
صبح کو لڑکے میرے کیا کھاینگے اور دل مین آئی کا عقد باندھتا ہون (از مترجم مصرع
اول شرط ہے جزا اسکی محذوف ہے یعنی درین فکر باشم اور مصرع دوم اسکا بیان ہے پس
مطلب یہ ہے کہ رات کو جو نماز کی نیت باندھتا ہون یہ خطرہ دل مین گذرتا ہے کہ صبح کو بچے میرے
کیا کھاینگے) **حکایت** یکے از عابدان شام در بیشہ سالہا عبادت کردی و برگ
درختان خوردی پادشاہ آن طرف بحکم زیارت نزدیک او رفت و گفت اگر
مصلحت بینی در شہر از برای تو مقامے سازیم کہ فراغ عبادت ازین بہتر شود و
دیگران ببرکات انفاس شما مستفید شوند و باعمال صالح شما اقتدا کنند زاہد قبول
نکرد ارکان دولت گفتند پاس خاطر ملک را مصلحت آنست کہ چند روزے
بشہر در آئی و کیفیت مقام معلوم کنی پس اگر صفاے وقت عزیزان را از صحبت
اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر در آمد بستانسراے
خاص ملک را از برای او پرداختند مقامی دلگشای و روان آسای [illegible]
[illegible] اور تشدید [illegible] اسم فاعل [illegible] بخشندہ والا -
بیشہ [illegible] عربی کے [illegible] فراغ [illegible] خالی ہونا - [illegible] کے
ضمہ اور دو فتحہ [illegible] برکات [illegible] برکت کی [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] انفاس [illegible] دنیا
[illegible] کدورت [illegible]

تیرگی اور تیرہ اور دھندلا ہونا - پرداختند خالی کیا - مثنوی گل سرخش چو عارض خوبان +
سنبلش ہمچو زلف محبوبان + ہمچنان کز نہیب بردعجوز + شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز +
گل سرخ گلاب کا پھول - عارض خالی رے کے کسرہ سے رخسارہ گال - نہیب فتح وکسر
سے یاے مجہول کے ساتھ خوف اور ڈر دہشت از برہان قاطع - اور بعضے فاضلون نے لکھا ہی
کہ نہیب بالکسر نہاب کا ہی کہ کسرہ سے عربی مین لوٹنے کے معنی مین ہی - برد بالفتح سرما اور جاڑا -
عجوز بفتحتین ضعیف اور بوڑھا ہونا عورت کا اور بفتح اول اور ضمہ دوم سے بڑھیا اور
منتخب اللغات مین عجوز بمعنی ایام عجوز کے آئے ہین اور وہ پانچ دن ہین عرب کے نزدیک
کہ وہ سخت جاڑے کے دن ہین اور بعض نے سات دن کہے ہین اور عربی شرح مین بھی
دیکھا گیا کہ برد عجوز ایک مخصوص جاڑا ہی کہ تھوڑے دنون کے لیے نازل ہوتا ہی قریب اسکے
منع ایک لکس روم مین آویں وہ خلاصہ صراح اور کشف اللغات اور منتخب اللغات اور قاموس
سے یہ تحقیق کو پہونچا کہ عجوز کا لفظ مطلق پیر کے معنی مین نہین آیا بلکہ بڑھیا اور عورت کے
بڑھاپے کے معنی مین آتا ہی اس صورت مین لفظ عجوز سے بطریق تجرید کے مطلق پیر کا ارادہ
کرنا اور جملہ برد عجوز کو ترکیب توصیفی کہنا نہین چاہیے اسواسطے کہ لفظ برد دلالت داخل معنی
عجوز پر نہین کرتا بلکہ اسکے خارج معنی پر دلالت کرتا ہی اور تجرید مین لازم ہی کہ لفظ مجرد دال اوپر
داخل معنی مجرد عنہ کے ہو نہ اسکے خارج معنی پر جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی پس بہتر ہی کہ عجوز سے باعتبار
معنی ایام عجوز کے سرماے سخت مراد ہو اور مرکب برد عجوز کو ترکیب اضافی کہین باضافت بیانی
اور ترکیب توصیفی نہ کہین اب معنی بیت کے یہ ہین کہ ایسے ہی یعنی طفل دایہ کہ گل اور سنبل ہین
لطافت اور نزاکت مین خوف سرماے سخت سے دودھ نہین پیا تھا یعنی شیرخوار سرماے
سخت سے نہ پیا خلاصہ یہ کہ آفت سردی سرما آنکو نہ پہونچی تھی اور اطلاق شیر کا خوف برد عجوز پر
بطور تحکم اور استہزا کے ہی مثل فبشرہم بعذاب الیم یعنی خوشخبری دے کافرون کو عذاب دردناک سے
اور ہوسکتا ہی کہ مراد شیر ناخوردہ سے طفل تر وتازہ اور نوزاد ہو اسواسطے کہ بچہ نوزاد دودھ
پینے سے پہلے نہایت نرم نازک اور لطیف اور پاکیزہ ہوتا ہی اور لفظ از کا انقطاع کے لیے قرار
دینا اسواسطے کہ حدیث از کا انقطاع کے لیے کلام اکابر مین بہت ہی آسی مین سے یہ بیت ۱۰

شیخ قدس سرہ کی ہی **بیت** یکبار از جہان دل در تو بستم + ندانستم کہ برگردی بزودی + یعنی
یکبارگی جہان سے قطع کر دل تیرے ساتھ مین نے باندھا ہی پس معنی اسطرح ہونگے کہ ایسے ہی
یعنی مثل طفل نوزادہ کے گل و سنبل نے نہیب بر د عجوز کے انقطاع سے دودھ نہین پیا تھا
یعنی نہایت تر و تازہ نازک اور لطیف تھا۔ (از مترجم صاحب برہان قاطع و فرہنگ جہانگیری
نے نہیب اور نہیو بالکسر ترس اور بیم کے معنی مین لکھا اور کشف اللغات مین اس معنی مین با
فارسی کی صراحت کی ہی پس اسکو امالہ نہاب کا کہ جمع نہب اور بمعنی غارت کے ہی تسلیم کرنا اور
مجازاً ترس و بیم ارادہ کرنا ضرورت نہین اور جناب سراج المحققین خان آرزو کا ایراد کہ محقق کو
اہل فرہنگ پر اعتماد کلی نہین ہوتا کہ ایک لفظ کو تھوڑے تغیر سے فارسی خیال کر لیتے ہین اور
شارح ناظم بالا سعد نے جو فرہنگ والون کے اعتماد پر نہیب کو امالہ نہاب کو نا سہو بتلایا اس سے منکر
ہین اور امالہ کو صحیح رکھا قول مستقیم نہین ہے۔ صاحب بہار عجم فرماتے ہین کہ نہیب اور نہیو بوزن
فریب ترس و بیم اور بعا مر ارکا قول ہی کہ نہیب امالہ نہاب کا ہی بمعنی غارت کرنے کے و در حقیقت
عربی الاصل ہوتا ہی پس معنی اول مین مجاز ہوگا غایت یہ کہ تصرف فارسیان ہی لیکن نہیو کہ اسکا
مبدل ہی یا بالعکس دلالت کرتا ہی کہ فارسی الاصل ہی اور بہر تقدیر لفظ آمدن و خوردن و
دادن و داشتن کے ساتھ مستعمل ہی خواجہ سلمان ساوجی سے چو سایہ بان شہنشہ زد بر سر بزد +
زچنگاہ افق خورشا ہ شام نہیو + انتہے کلامہ ۔ اور میرے خیال مین لفظ دایہ مضاف
الیہ طفل کی ہی گو یہ اضافت بادنے مناسبت جائز ہو بلکہ کل مرکب شیر ناخوردہ طفل مضاف ہی اور
دایہ اسکا مضاف الیہ اور اس مرکب مین شیر ناخوردہ صفت مقدم ہی اور طفل موصوف مؤخر
اور در حقیقت دایہ مضاف الیہ شیر اور شیر مضاف ہی اور توجیہ اول کے بنانے کے لیے
نہ ضرورت ہی کہ گل و سنبل کو تشبیہ طفل شیر دایہ ناخوردہ سے تامہ دیجاسکے اور نہ نہیب بر د عجوز
کی شیر کے ساتھ کہ حاجت طرف ماسل بطور تحکم او استقرا کے ہو بلکہ برہان تال نہیب کا ساتھ
لفظ خوردن کے بردی سند بیت استاد سعد سلمان ساوجی سے کہ تحقق ہو چکا ہی توجیہ ثانی کی
توجیہ اسطرح ہو سکتی ہی کہ گل و سنبل اس مقام دلکشا اور مہمان اسکے جو تابستان سے تھا وہ ین
تھے مثل رخسار محبوبان اور زلف محبوبان تھے اور وہ نازک نرم اور تر و تازہ بہ وجہ نوخیزی سے تا

سختی کے خوف نہ کھانے سے ایسی ہی تھے جسطرح کہ بچے نے ابھی دائی کا دودھ نہ پیا ہو
اور لفظ از کو انقطاع کے معنی مین لینا اور بیہودہ اعتراض سراج المحققین خان آرزو کا ہونا
زائد اور بیکار ہے - ایک عزیز نے جنکا ذکر خیابان مین خان آرزو نے کیا اس شعر کے معنی مین
سہل طور پر دقت سے خلاصی پائی وہ یہ فرماتے ہین کہ ان دو بیت مین لف و نشر
غیر مرتب ہے یعنی مصرع اول کے ساتھ مصرع چہارم کو تعلق ہے اور دوم کے ساتھ مصراع
سوم کو یعنی گل سرخ نازک مثل طفل شیر ناخوردہ تھی اور سنبل خمیدہ جیسے عجوز کہ خوف سرما سے ہو
اور یہ دو شعر گلستان کے مشکل اور معرکہ کے اشعار سے مشہور رہین) شعر دا فانین علیہا
جلنار + علقت بالشجر الاخضر نار + یعنی ڈالیان ہین کہ انمین سرخ گل انار کھلے ہوئے ہین
ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہرے ہرے درختون مین آگ کے شعلے لٹکائے ہین - افانین
بالفتح جمع افنان بالفتح ہمزہ اور وہ جمع فنن ہے بمعنی شاخ اور ڈالی - جلنار بضم جیم اور سکون
لام بمعنے گلنار (از مترجم جلنار معرب گلنار کا ہے) ملک در حال کنیزک خوبرو کہ پیشش فرستاد
نظم ازین مہ پارہ عابد فریبی + ملائک صورتے طاؤس زیبی + کہ بعد از دیدنش
صورت نہ بندد + وجود پارسایان را شکیبی + ہمچنان در عقبش غلامی بدیع الجمال
لطیف اعتدال - مہ پارہ مراد محبوب - شکیب دو کسرہ سے صبر - بدیع الجمال نادر
حسن - لطیف اعتدال نازک طبیعت اور نیک خلق - قولہ ازین مہ پارہ عابد فریبے الخ
بیت دوم کے پہلے مصرع مین کاف بیان لفظ ازین کا ہے یعنی اس خوبی اور لطافت سے
چاند کا ٹکڑا عابد فریب کنیزک مذکورہ تھی کہ اسکے دیکھنے کے بعد پرہیزگارون کا صبر قائم
نہین رہ سکتا - شعر ہلک الناس حولہ عطشا + وہو ساق یری ولا یسقے + یعنی مرگئی خلق
پیاس سے ارد گرد اسکے درحالیکہ وہ ساقی ہے جام دکھلاتا ہے اور شراب نہین
دیتا (از مترجم یری مشتق روئیۃ بمعنی دیدن سے ہے متعدی بیک مفعول اور معنی شعر مین
متعدی بدو مفعول اور مفعول اسکا محذوف ہے پس مناسب ہے کہ جام مفعول کو مقدر ٹھہراوین
اور یری بمعنی ینظر اور مفعول اسکا الناس یا مضمون مصرع اول ہے یعنی مرے آدمی اسکے
ارد گرد پیاس سے درحالیکہ وہ ساقی ہے دیکھتا ہے آدمیون کو یا انکی حالت کو پیاس کے مارے

ہلاک ہوتے جاتے ہیں اور نہیں پلاتا کہ انکی تشنگی رفع ہو اور وہ آدمی ہلاکت سے بچیں) —
حول بفتح اول او سکون دوم بمعنی گرد اگرد ایک چیز کا۔ عطش بفتح اول و دوم سے تمیز
نسبت ہلاک سے ہو اسکے فاعل کی طرف ہے بمعنی پیاس (از مترجم عطشا مفعول لہ واقع ہے یا
تمیز ہے یعنی ہلاک ہوتے آدمی اردگرد اسکے بسبب پیاس کے) ساقی شراب اور پانی دینے
والا۔ اور اصل میں ساقی تھا یعنی دکھلاتا ہے لوگوں کو جام اور شراب نہیں دیتا۔ بیت دیدہ از
دیدنش نگشتے سیر * ہمچنان کز فرات مستسقی * عابد از طعامہای لطیف خوردن
گرفت و کسوتہای لطیف پوشیدن و از فواکہ و مشموم حلاوت و تمتع یافتن و در جمال
غلام و کنیزک نظر کردن و خردمندان گفتہ اند زلف خوبان زنجیر پای عقل ست و
دام مرغ زیرک۔ فرات بالضم آب خوشگوار اور نام دریا کا ہے کوفہ میں از لغات
اور ظاہر وہ ہے کہ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ مستسقی میم کے ضمہ سے اسم فاعل ہے استسقا کا اور وہ
ایک عارضہ کا نام ہے کہ ہر چند پانی پیئے پیاس اسکی نہیں بجھتی اور ہمیشہ اسکا پیٹ
بڑھتا ہے اور ہندی میں اسکو جلندر کہتے ہیں۔ لطیف نہایت پاکیزہ اور نازک۔ کسوت
بالکسر پوشاک۔ لطیف پاک۔ فواکہ بالفتح جمع فاکہ بمعنی میوہ۔ مشموم خوشبو۔ حلاوت بالفتح
شیرینی۔ تمتع بروزن تفعل فائدہ اٹھانا۔ بیت دیرگاہ تیرکی دم دل و دین باختہ اش
مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دامی * فی الجملہ دولت وقتش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند
قطعہ ہرکہ ہست از فقیہ و پیر و مرید * و زبان آوران پاک نفس * چون بدنیای دون
فرو آید * بعسل در بماند پای مگس * بالفتح جمال۔ [illegible] اور کام دین
بالکسر [illegible] [illegible] عشق
سے شغل [illegible] فارسی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طاعات و عبادات اور مشغولی حق تعالی سے ہو - نقیض نقصان - زیان آور بالضم شاعر -
نفس و نعمت دوم اور بر ازتن پر عمل و نعمت بستہ شد - بارے ملک بدیدن او
نہضت کرد عابد را دید از ہیات نخستین گردیدہ و سرخ و سپید برآمدہ و فربہ شدہ و بر
بالش دیبا تکیہ زدہ و غلام پری پیکر با مروحہ طاوسی بالای سرش ایستادہ بر سلامت
حالش شادمانی کرد و از ہر درے سخن گفتند تا ملک بانجام سخن گفت من این دو طائفہ
را در جہان دوست میدارم علما و زہاد را وزیر فیلسوف جہان دیدہ حاضر بود گفت
ای ملک شرط دوستی آنست کہ با ہر دو طائفہ نیکوئی کنی علما را زر بدہ تا دیگران
بخوانند و زہاد را چیزے مدہ تا زاہد بمانند **بیت** نہ زاہد را درم باید نہ دینار + چو
بستد زاہدی دیگر بدست آر + ہیات بالفتح صورت و ساخت ہونا اور شبیہ اسی سے
مشتق ہے از منتخب اللغات - دیبا بالکسر اور باے فارسی کے ساتھ ایک جامہ ریشمی ہے کہ سلاطین
پہنتے ہیں اور دیبا اور دیبہ دونوں اُسے کہتے ہیں - مروحہ میم کے کسرہ اور فتح واو سے
بادزن پنکھا اور بالفتح ہوا چلنے کی جگہ - طاوس ضمہ کے اشباع سے مشہور پرند ہے کہ جسکے
پروں سے پنکھا بناتے ہیں - از ہر درے یعنی از ہر گونہ و ہر نوع سے - زہاد ضمہ اور
تشدید سے جمع زاہد کی - علما اول کے پیش اور دوم کے فتحہ سے جمع عالم کی - فیلسوف
فا کے فتحہ اور یاے حطی کے سکون سے زیرک اور دانا اور راست کار کہ عربی میں اسکو حکیم کہتے
ہیں اور یہ کلمہ در اصل یونانی ہے مرکب فیل بالفتح بمعنے دوستدار اور سوف بالضم بمعنی حکمت سے
جمع اسکی فلاسفہ آتی ہے - درم کسر اول اور فتحہ دوم سے فارسی میں مہر تانبے اور سونے اور
چاندی کی اور منتخب اللغات میں آیا ہے کہ درم کا وزن چہ دانگ ہے اور دانگ دو قیراط اور قیراط
چار جو اوسط کو کہتے ہیں اور دس درم شرعی سات مثقال کے ہیں - **قولہ** چو بستد زاہدی
دیگر بدست آر یعنی اگر زاہد درم دینار لیوے تو دوسرا زاہد تلاش کرو اور اس سے غرض
اسواسطے کہ وہ زاہد نہیں ہے - **قطعہ** آنرا کہ سیرت خوش و سرّی ست با خدا +
بے نان وقف و لقمہ دریوزہ زاہد ست + انگشت خوبروی و بناگوش دلفریب +
بے گوشوار و خاتم فیروزہ شاہد ست + سیرت بالکسر عادت و طریقہ - سرّ اول کے

تھے ور وہ درویش کے تھے ۔ دوست پوشیدہ داد سے چیز کا پوشیدہ رکھنی کہی ہے اور روایت مین ہے کہ
سر باز کو کشتہ کرتے ہین ۔ وقف ۔ اوسکے فتح او رقاف کے سکون سے کسی چیز کا مقدار پر وقف
کرنا ۔ دریوزہ بمعنی گدائی یعنی بھیک مانگنی ۔ پنبہ گوش باسہ اجیہ کے ضمہ سے کان کی رو
او وہ کو کہتے ہین جو کان مین ہوتی ہے ... فیروزہ ایک
پتھر قیمتی ہے نیلے رنگ کا ۔ خاتم فیروزہ ... فیروزہ کا نگ ہے ۔ قطعہ درویش
نیک سیرت و فرخندہ رای را + نان رباط و لقمہ دریوزہ گو مباش + خاتون
خوب صورت و پاکیزہ روی را + نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباش + بیت
تا مرا ہست دیگرم باید + گر نخوانند زاہدم شاید + فرخندہ فتح اول اور ضم دوم
و یائے اور بفتح ... اما فتح ... رباط بالکسر خانقاہ اور سرا
اور ... از قسم الالفات ۔ قولہ مباش سروری مین لکھا ہے کہ لفظ گو کا
علی ... تاکید اور مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے ... لفظ گو ... از قسم
اس ... ہے یعنی لفظ گو ... اور خیال کے معنی مین ہے
صاحب بہار عجم نے لکھا ہے کہ لفظ گو افادہ معنی ... خیال ہے ... خواجہ نظامی سے جوانی
... گمان چون جوانی ... خاتون ... نقش و نگار نقش کرنا
اور لکھنا ... سے زیب و زینت ہے ۔ قولہ تا مرا ہست دیگرم باید الخ تقدیم و
تاخیر عبارت کی رعایت وزن شعر کے ہے اور اسکی اصل عبارت یہ ہے کہ دیگرم باید تا مرا ہست
... مطلب کا ... باقی ہے اگر ... زاہد ... خلاصہ یہ کہ
جب تک ... حاصل ... زاہد نہین ...
... اسکی لفظ ... ثانی ...
... اول کی ... ہے ۔ حکایت مطابق این سخن بادشاہی
را مہمی پیش آمد گفت اگر انجام این حالت بمراد من باشد چندین درم زاہدان را
دہم چون حاجتش بر آمد و تشویش خاطرش نماند وفای نذرش بوجود شرط لازم آمد یکی را از بندگان
خاص کیسہ درم داد تا بر زاہدان صرف کند گویند غلامی عاقل و ہوشیار بود ...

نگریدید و شبانگہ باز آمد و رمہا بوسہ داد و پیش ملک نہاد گفت زاہدان را نیاتم
گفت این چہ حکایت است آنچہ من میدانم درین شہر چہار صد زاہد اند گفت ای
خداوند جہان آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیمان
را گفت چندانکہ مرا در حق این طائفۂ خدا پرستان ارادت ست و اقرار این شوخ دیدہ
را عداوت است و انکار و حق بجانب اوست **بیت** زاہد کہ درم گرفت و دینار
زاہد تر از وکسے بدست آر + وفا بالفتح قول قرار کا بجالانا- نذر بفتح نون اور ذال منقوطہ
کے سکون سے عہد و پیمان - شرط بفتح اول اور سکون دوم سے ایک چیز سے باندھنا اپنے
قول یا فعل کو اور حصول ایک قول یا فعل- تفرقہ بکسرہ اول اور فتح سوم (از منتخب) بیان ہے
ناتج ہے صحیح اعراب بفتح اول اور کسرہ سوم ہے ایک مصدر باب تفعیل کا) معنی جدا کرنا اور پراگندہ
کردن سے شبانگہ وقت شب کے آنے کا - ارادت بالکسر چاہنا اور رغبت کرنا - اقرار بالکسر
ثابت کرنا اپنے اوپر ایک چیز کو اپنی زبان کے ساتھ کہنے سے واسطے اثبات کے اور
ایک کام کو قرار میں لانا - انکار بالکسر باور نہ کرنا اور ناشایستہ اور ناپسندیدہ رکھنا - **حکایت**
یکے از علمای راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نان وقف گفت اگر از بہر جمعیت خاطر و
فراغ عبادت می ستانند حلال است و اگر مجموع از بہر نان نشینند حرام **بیت**
نان از برای کنج عبادت گرفتہ اند + صاحبدلان نہ کنج عبادت برای نان +
راسخ بکسر سین مہملہ استوار - فراغ ایک کام سے خالی اور فرصت ہونا - حلال بالفتح حرام سے
باہر آنا از منتخب اللغات - مجموع فراہم کردہ شدہ اور فراہم آمدہ **قولہ** اگر مجموع از بہر نان
نشینند حرام یعنی اگر فقرا نان وقف کی لیویں صرف اسلئے کہ اسکی تلاش سے خاطر جمع ہو حلال
ہے اور اگر سب روٹی کے لیے بیٹھیں حرام ہے - کنج ضمہ کاف عربی سے گوشہ کہ جسے کہ نیست گاہ-
گرفتہ اند یعنی عہد کیا اور اقرار دیا - **حکایت** درویشے بمقامی رسید کہ صاحب
آن بقعہ کریم النفس بود و طائفۂ اہل فضل و بلاغت در صحبت او ہر یکے بذلہ و لطیفہ
چنانکہ رسم ظریفان باشد گفتند درویش راہ بیابان قطع کردہ بود و ماندہ شدہ
و چیزے نخوردہ یکی از آنمیان بطریق انبساط گفت ترا ہم چیزے بباید گفت

مرا چون دیگران فضل و بلاغت نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت
کنید ہمگنان برغبت گفتند بگوے گفت بیت من گرسنہ در برابر سفرۂ نان +
ہمچو عزبم بر در حمام زنان + کریم النفس بزرگ ذات اور بخشنے والا۔ فضل فتح فا اور
سکون ضاد منقوطہ سے زیادہ ہونا ۔ بلاغت تیز زبانی اور کلام کے پیش کرنے مین مرتبۂ
کمال کو پہونچنا۔ بذلہ اور لطیفہ دونون کے ایک معنی ہین یعنی اچھی اور پسندیدہ بات ۔
ظریف زیرک اور خوش طبع ۔ انبساط بالکسر گستاخی کرنی۔ سفرہ بالضم خوانچہ اور دسترخوان
از کشف اللغات ۔ عزب دونون فتحہ سے مرد بے زن ہندی لفظ مجرد کا اُسکے معنی مین مشہور
ہے اور عزبہ زن بے شوہر کی جسے ہندی مین مجھمی عوام کہتے ہین عزاب بالضم دونون کی جمع از
منتخب اللغات ۔ حمام فتحہ اور تشدید سے گرمابہ ۔ یاران نہایت عجز او بدانستند و سفرہ
پیش آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانے توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ
بریان می سازند درویش سر برآورد و گفت فرد کوفتہ بر سفرۂ من گو مباش +
گرسنہ را نان تہی کوفتہ است + پرستار فارسی ہے کے نقطہ سے لونڈی اور مطلق پرستندہ
غلام اور خدمتگار وغیرہ ۔ گو تاکید اور مبالغہ کے لیے ہے بیان اُسکا ہوچکا۔ کوفتہ کاف عربی کے
ضمہ اور واو مجہول اور فاے موقوف سے آزردہ اور تھکا ماندہ ۔ اور کوفتہ کباب جو مشہور ہین
اور تکرار کوفتہ کی تجنیس تام ہے۔ حکایت مریدے گفت پیر را چہ کنم از خلائق بزحمت
اندرم از بسیار سے کہ بزیارتم ہمی آیند و اوقات عزیزم از تردد ایشان تشویش
حاصل میشود گفت ہرچہ درویشانند ایشان را وامے بدہ و ہرچہ توانگرانند از ایشان
چیزے بخواہ کہ دیگر گرد تو نگردند بیت گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود + کافر از بیم
توقع برود تا در چین + مرید بالضم چاہنے والا۔ زحمت زاے منقوطہ کے فتحہ سے دکھ اور
انبوہی از منتخب اللغات ۔ عزیز کمیاب اور غالب ۔ تردد تفعل کے باب سے آمد و رفت کرنا
اور پھرنا ۔ قولہ گر گدا پیشرو الخ یعنی اگر فقیر لشکر اسلام کا جو کفار کی لڑائی کو جاتے ہین پیشرو
ہو تو اُسکے سوال اور بھیک مانگنے کے خوف سے کافر چین تک بھاگ جائین اور جنگ نہ کرین اور
یہ کلام بطور مبالغہ اغراق کے ہے ۔ حکایت فقیہے پدر را گفت ہیچ از سخنان

ودلاو نیز متکلمان در من اثر نمیکند بعلت آنکہ می بینم ایشان را کردار موافق گفتار **مثنوی**
ترک دنیا بمردم آموزند + خویشتن سیم و غلہ اندوزند + عالمے را کہ گفت باشد و بس +
چون بگوید نگیرد اندر کس + عالم آنکس بود کہ بد نکند + نہ بگوید بخلق و خود نہ کند +
فقیہ دانشمند اور جاننے والا علم دین اور شریعت کا - کردار بالکسر عمل اور کام **قولہ**
گفت باشد و بس یعنی بات بغیر کام کے ہو فقط - نگیرد یعنی اثر نہ کرے - اتامرون الناس
بالبر وتنسون انفسکم یعنی آیا حکم کرتے ہو لوگون کو نیکی کے ساتھ اور فراموش کرتے ہو تم اپنی
ذاتون کو - **بیت** عالم کہ کامرانی و تن پروری کند + او خویشتن گم است کرا رہبری
کند + پسر گفت ای پدر بمجرد این خیال باطل نشاید روے از تربیت ناصحان
برتافتن و راہ بطالت گرفتن و علما را بضلالت منسوب کردن و در طلب عالم
معصوم از فوائد علم محروم ماندن ہمچون نابینائے کہ شبی در وحل افتادہ گفت اے
مسلمانان چراغے فرا راہ من دارید زنی فاجرہ بشنید و گفت تو کہ چراغ نبینی بچراغ
چہ بینی ہمچنین مجلس وعظ چون کلبہ بزازان است آنجا تا نقدے ندہی بضاعتی
نستانی و اینجا تا ارادتے نیاری سعادتی نبری - کامران بمیم موقوف سے وہ جسکے کام
مراد کے موافق نکلے ہون اور مقصد حاصل کرنے والا - اور مذاہب الفضلا مین ہے وہ شخص
کہ اپنے کام اپنی خواہش کے موافق کرے اور یائے کامرانی مصدریت کے لیے ہے یعنی
راندن کام - **قولہ** خویشتن گم است یعنی وہ عالم خود گم ہوا ہے اور کہہ سکتے ہین کہ آگے اپنے تئین
گم کیا ہے - مجرد بضم میم اور تشدید اور فتح راے بے نقطہ سے تنہا - بطالت بالفتح بیکار ہونا
اور بالکسر دلیر ہونا از منتخب اللغات - ضلالت بالفتح گمراہی - طلب بالفتح ڈھونڈھنا -
معصوم بالفتح بیگناہ اور نگاہ رکھا گیا - محروم بے نصیب - **قولہ** در طلب عالم معصوم الخ
یعنی عالم بے عمل کو گمراہ خیال کرکے اس سے منہ پھیرنا اور اعراض کرنا اور عالم معصوم کی جستجو
مین رہ کر علم کے فائدون سے بے نصیب رہنا - وحل و نون فتحہ سے کیچڑ اور کیچڑ مین
گرنا - فاجرہ بکسر جیم سے بدکار عورت - کلبہ بالضم دکان - بزاز فتح با سے اور تشدید زا
منقوطہ سے پارچہ فروش جسکو عوام ہند بجاز کہتے ہین - **قولہ** ہمچون نابینائی کہ شبے در وحل

افتاد تا آخر - شرح عربی مین لکھا ہی کہ اس کلام کا ربط ما قبل سے واضح نہین ہی [illegible]
کہ ساتھ قول ہمچون نابینای الخ کے ورنہ کی اسکی مطابقت خالی تکلف سے نہین [illegible]
ذوق سلیم پر ظاہر ہی - (از مترجم عالم اگرچہ بے عمل ہو لیکن علم کے سبب جاہلون [illegible]
اسکے علم کی روشنی کو بے عملی اسکی زائل نہین کرتی چنانچہ جاہل اگر باعتقاد اسکے کلام پر سنے تو
وہ راہ راست پا سکتا ہی اور عالم کو اسکی بے عملی کی وجہ سے غیر قابل افادہ اور استفادہ کو
اس سے غیر ممکن تصور کرنا ایسا ہی ہی کہ جیسا خیال ان نابینا کا کہ اماکوئی چراغ نہ بینی
بچراغ چہ بینی اور اسی کے موید اشعار مابعد ہین اس تقریر سے تو مطابقت ہوتی ہی آیندہ
واللہ اعلم بالصواب) - **قطعہ** گفت عالم بگوش دل بشنو + ورنماند بگفتنش کردار +
باطل است آنکہ مدعی گوید + خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + لنت عالم انصافت کے [illegible]
یعنی گفتن عالم (از مترجم یہان گفت حاصل بالمصدر بمعنی گفتار ہی) - **قولہ** باطل است آنکہ
مدعی گوید الخ یعنی مدعی کہ عالم بے عمل کو سوتا ہوا خیال کرتا ہی یعنی گمراہ جانتا ہی اور کہتا ہی کہ
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار یہ خیال باطل اور دعوی نادرست ہی اس سبب سے کہ اگرچہ عالم
بے عمل نہیں علم سے خود محروم اور بے نصیب ہی لیکن اور لوگ اسکے علم سے فائدہ حاصل
کر سکتے ہین پس درحقیقت عالم خفتہ نہین ہی - **قطعہ** صاحبدلی بمدرسہ آمد ز خانقاہ
بشکست عہد صحبت اہل طریق را + گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود + تا اختیار
کردی از ان این فریق را + گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج + وین جہد میکند
کہ بگیرد غریق را + خانقاہ او رخانگاہ بکسر نون [illegible] عبادت خانہ - عہد بالفتح [illegible]
پیمان کرنا اور کسی چیز کا وعدہ پورا کرنا - اہل طریق سے مراد درویشان اور صوفیان [illegible]
فریق گروہ - آن اور این اشارہ عابد اور عالم کی طرف ہی جہد بالفتح کوشش [illegible]
حکایت یکے بر سر راہے مست خفتہ بود و زمام اختیار از دست رفتہ [illegible]
بر سر او گذر کرد و در حالت مستقبح او نظر کرد جوان سر برآورد و گفت [illegible]
منقوط سے مہار اور نکیل کہ اونٹ کی ناک میں ڈالتے ہین اور [illegible]
اور پر ہو - مستقبح اسم مفعول استقباح کا یعنی زشت اور ناپسند - قال اللہ تعالے واذا [illegible]

باللغو مروا کراما یعنی جسوقت مومنین لغو کے آدمیون پر گذرین گذرین جیسے بزرگ اور
کریم یعنی اہل لغو کے احوال سے تعرض نہ کرین اور اُنکے کام مین طعن اور خوض کام
مین نہ لاوین۔ لغو بالفتح بمعنے بیہودہ کہنا اور غلط بات اور فعل بیہودہ کو بھی کہتے ہین اور
مراد اُس سے اہل لغو اور اُسکے شاغل لوگ ہین۔ کرام بالکسر جمع کریم کی اور بالضم بمعنی
کریم۔ **شعر** اذا رایت اثیما کن ساترا وحلیما + یا من تقبح امری لم لا تمر کریما + یعنی جسوقت
تم کسی گنہگار کو دیکھو بردبار اور عیب پوش بنجاؤ اے وہ صاحب کہ میرے کام کو برا جانے کیون
نہین کریمانہ گذرتے۔ اثیم بروزن علیم گنہگار۔ ساترا اسم فاعل ستر بالفتح کا پوشیدن کے
معنی مین ہے۔ حلیم بروزن کریم بردبار۔ **قطعہ** متاب اے پارسا رو از گنہگار +
بہ بخشایندگی در وی نظر کن + اگر من ناجوانمردم بکردار + تو بر من چون جوانمردان
گذر کن + متاب صیغہ نہی کا ہے تافتن سے یعنی مت پھیر۔ پارسا اسے موقوف سے وہ
شخص کہ گناہون سے پاک ہو۔ بہ بخشایندگی در وی نظر کن۔ یعنی ترحم اور شفقت سے
گنہگار پر نظر کرو۔ کردار بالکسر فعل اور عمل۔ **حکایت** طائفہ رندان بخلاف
درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند حکایت پیش پیر طریقت
بردند کہ چنین حالتے رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشان جامۂ رضاست ہر کہ
درین کسوت تحمل نامرادی نکند مدعی ست و خرقہ بر وے حرام **بیت** دریای فراوان
نشود تیرہ بسنگ + عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز + رند بالکسر منکر کہ اُسکا کام
دانائی اور عقل سے خارج ہو اور شوخ اور بیحیا اور حیلہ گر رندان جمع۔ خلاف بالکسر ناسازگاری
کرنی اور دوسری طرح کرنا۔ رضا بالفتح خوشنودی۔ کسوت بالکسر جامہ اور پوشاک پہننی۔
تحمل بروزن تفعل بوجھ کا اُٹھانا اور اپنے اوپر رنج اور محنت کا رکھنا۔ نامرادی میم کے
ضمہ سے یاے مصدری کے ساتھ بے حاصلی اور مقصود کا عدم حصول۔ مدعی میم کے
ضمہ سے دعوی کرنے والا اور اپنے نام اور نسب کا بتلانے والا لڑائی مین اور عرف مین
دشمن اور راہ صواب سے پھرنے والا۔ تیرہ بالکسر مکدر۔ عارف راے غیر منقوطہ کے
کسرہ سے مرد خداشناس اور کنز اللغات مین آیا ہے کہ عارف اُسے کہتے ہین کہ حال اور

شہود کے طریقہ سے ذات اور اسما اور صفات الٰہی کا مشاہدہ آنکھوں سے کیا ہو جیسا کہ کہا ہے
کہ عارف دیکھے ہوئے سے کہتا ہے اور عقل سُنے ہوئے سے - تنک فتح تا سے تورشت اور
ضم نون سے کم اور تھوڑا اور ہلکا اور باریک - آب مشہور اور بھی رونق اور فیض اور رواج
اور رونق کام کی یعنی مرد عارف اگر زمانہ کے کدورات سے آزردہ ہو تنک آب ہو یعنی فیض کامل
فیاض مطلق سے متمتع نہیں ہوا اور احتمال ہے کہ مراد تنک آب سے کم سرمایہ ہو - **قطعہ** گر گزندت
رسد تحمل کن + کہ بعفو از گناہ پاک شوی + اے برادر چو عاقبت خاک ست + خاک
شو پیش از انکہ خاک شوی + گزند فارسی کاف اور بنقطہ زے سے آفت اور چشم زخم -
عاقبت ایک چیز کا انجام - **قولہ** خاک شو الخ موافق مضمون حدیث موتوا قبل ان تموتوا یعنی
مرو مرگ ارادی کے ساتھ قبل اسکے کہ موت طبعی سے مرو - **حکایت** این حکایت شنو
کہ در بغداد + رایت و پردہ را خلاف افتاد + رایت از گرد راہ و رنج رکاب + گفت
با پردہ از طریق عتاب + من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم + بندہ بارگاہ سلطانیم + من
ز خدمت دمے نیاسودم + گاہ و بیگاہ در سفر بودم + تو نہ رنج آزمودہ نہ حصار +
نہ بیابان و باد و گرد و غبار + قدم من بسعی پیشتر ست + پس چرا عزت تو بیشتر ست +
تو بر بندگان مہ روئی + با کنیزان یاسمن بوئی + من فتادہ بدست شاگردان +
بسفر پائے بند و سرگردان + گفت من سر بر آستان دارم + نہ چو تو سر بر آسمان دارم
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد + خویشتن را بگردن اندازد + رایت علم و نشان
اور نیزہ - پردہ بفتح بائے فارسی وہ چیز کہ درمیان میں حائل ہو اپنے وغیرہ سے اسکو
قنات کہتے ہیں خلاف بالکسر مخالفت و ناسازگاری اور رکاب بالکسر ...
اور وہ چیز کہ گھوڑے کی زین سے لٹکائیں آلہ پاؤں رکھنے - عتاب بالکسر خشم اور
غصہ - **قولہ** رایت از گرد راہ و رنج الخ یعنی نیزہ نے گرد راہ و غبار ... اور
الم سے رکاب کے ساتھ جانے کے پریشان ہو کر پردہ سے بطور ملامت اور ...
خواجہ تاشان ایک مالک کے چاکر لوگ - حصار ...
کے اعتبار سے ...

یعنی مناسب ہیں بہ بندگان یعنی بندوں کے پاس - یاسمن ایک پھول ہے خوشبودار کہ سفید
اور زرد ہوتا ہے ہندی میں اسے چنبیلی کہتے ہیں - شاگردان نوکر اور چاکری کرنے والے -
[illegible] آبرو ان اندازہ یعنی اندازہ [illegible] حکایت [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی حالت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] از خاک [illegible]
[illegible] اگر خاکی
[illegible] بزرگی را
[illegible] آنکہ مراد خاطر یاران بمصالح خویش
[illegible] خویش [illegible] برادر آشتہ شد خویش آید
[illegible] روشن [illegible] اچھا اخلاق [illegible]
[illegible] شناس اور روشن دل ہیں اور اسی طرح دستور عرب کا ہے
[illegible] باپ اور بھائی کا لاتے ہیں - خویش
[illegible] مثنوی ہمراہ گر شتاب کند [illegible]
[illegible] دل [illegible] چون [illegible] خویش را دیافت
[illegible] بپیش ما مرو قول

[illegible]

یعنی خوش طبعی چھوڑ دو اور اسپر نظر نہ کرو اور نصیحت اُس سے حاصل کرو اور تمسخر کی عادت نہ ڈالو اس سبب سے کہ اگر بدخو کسی کی طبیعت مین بیٹھ گئی مرتے وقت تک نہ جائیگی۔ از دست دادن چھوڑ دینا۔ حکایت فقیہی دختری داشت بغایت زشت روی بجای زنان رسیدہ با وجود جہاز و نعمت کسی بمناکحت او رغبت نمی نمود بیت زشت باشد دبیقی و دیبا + کہ بود بر عروس نازیبا + فقیہ دانشمند صاحب علم۔ بجاے زنان رسیدہ یعنی بالغ ہوئی اور خون حیض آنے لگا۔ جہاز فتحہ اور کسرہ سے رخت دلہن کا از صراح۔ مناکحت میم کے ضمہ اور عربی کاف کے فتحہ سے بیاہ۔ دبیقی فتح دال بے نقطہ اور کسرۂ باے ابجد سے ایک قسم کا کپڑا نہایت لطیف از برہان قاطع۔ دیبا بروزن زیبا ایک قسم حریر الوان کی اور حریر ریشمی کپڑا کشف اللغات۔ عروس بفتح عین بے نقطہ عورت اور مرد نئے بیاہے ہوے۔ فی الجملہ بحکم ضرورت با ضریری عقد نکاحش ببستند آوردہ اند کہ دران تاریخ حکیمی از سراندیب برسید کہ دیدۂ نابینایان روشن کردے فقیہ را گفتند چرا داماد را علاج نکنی گفت ترسم کہ بینا شود دخترم را طلاق دہد۔ مصرع شوی زن زشت روے نابینا بہ + ضریر نصاد نقطہ دار کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے اندھا۔ سراندیب ایک شہر پہاڑ کا نام ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ نے وہان اتر کر قیام کیا اُنکے پاؤن کا نقش وہان پہ موجود ہے اور سر اندیل بھی کہتے ہین۔ طلاق عورت کا نکاح سے نکلنا۔ حکایت پادشاہے بچشم حقارت در طائفہ درویشان نظر کردی یکی ازان میان بفراست دریافت و گفت ای ملک ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش از تو خوشتر و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر۔ حقارت فتحہ حاے حطی سے ذلیل اور زبون جاننا۔ فراست بالکسر دانائی اور زیرکی اور نظر سے شناخت۔ جیش فتحہ اول سے لشکر اور سپاہ۔ عیش بالفتح عربی مین زندگی اور فارسی مین خوشی۔ مثنوی اگر کشور خدای کامران است + وگر درویش حاجتمند نان است + دران ساعت کہ خواہند این و آن مرد + نخواہند از جہان بیش از کفن برد + چو رخت از مملکت بربست خواہی + گدائی بہتر است از پادشاہی + کشور خدا بادشاہ کو کہتے ہین اور

معنی ترکیبی اسکے ہین صاحب تسلیم - کامران بضم میم موقوف سے وہ شخص جسکے کام مراد کے موافق نکلے ہون اور چلانے والا مقصد کا - کفن اول دوم کے فتحہ سے مردہ کا جامہ - رخت بستن کنایہ سفر کرنے سے اور مرنے سے - از انقطاع کے لیے ہر چیز سے کہ گذر جائینگی یعنی جب ملک کو چھوڑ کے اس جہان سے قیام کا اسباب تو باندھیگا اور پادشاہی تیری قائم رہیگی نظر بران فقیری بادشاہی سے بہتر ہے اس سبب سے کہ بادشاہی کا چھوڑنا حسرت کا سبب ہے اور فقیری کا چھوڑنا راحت کا باعث ہے

ظاہر درویش جامۂ ژندہ است و موی سترده و حقیقت آن دل زندہ است و نفس مردہ

قطعہ نہ آنکہ بر در دعوی نشیند از خلقے + وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد + کہ گر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے ۔ نہ عارف است کہ از راہ سنگ برخیزد + ژندہ رائے فارسی کے فتحہ اور سکون نون سے پھٹے کپڑے اور ژندہ بھی کہتے ہین - موے سترده خالی ہین اور تاے قرشت کے ضمہ سے منڈے ہوے عربی شرح مین موے سترده سے مراد تجرد لی ہے نفس مردہ نون کے سکون سے یعنی نفس امارہ کو محنت اور ریاضت سے مارتے ہین - آسیا سنگ معروف ہے کہ وہ ایک پتھر سپاٹ اور گول دوسرے پتھر کے اوپر کہ پانی اور ہوا اور آدمی اور بیل اسکو پھیرتے اور گھماتے ہین اور بعضے کہتے ہین جو کہ پانی سے گھومے وہ آسیا ہے اور جو ہاتھ سے پھیرین اسکو دستاس کہتے ہین اور جو کہ گدھے اور بیل سے گھمائین خراس اور آسیا اصل مین آس آب تھا ایک الف دونون سے حذف ہوا اور آب کا با یاے حطی سے بدل گیا از برہان قاطع - **قولہ** نہ آنکہ بر در دعوی نشیند از خلق الخ یعنی عارف وہ نہین جو اگر بخواہ مین ... کی طرح خلق اقدس دعوی دار سے بیٹھے یعنی ... مین ... ہست کا ... اور اگر کوئی مخالفت اسکی کرے تو لڑنے ... بلکہ ... اگر پہاڑ کے اوپر سے چکی کا پاٹ لڑھک کر آوے تو وہ اپنے مقام سے نہ ہٹے مخالفت انسان کا تو کیا ذکر ہے - **طریق درویشان ذکر است و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفتہا موصوف است بحقیقت درویش است اگرچہ در قبا ست اما ہرزہ گوی بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت و شبہا روز کند در خواب غفلت و بخورد ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ بر زبان آید رند است اگرچہ در عبا ست** - ایثار ... برگزیدن ... دیگرے یا اور فقیر ...

قناعت بالفتح تھوڑی چیز پر راضی ہونا۔ **توحید** بالفتح ایک کہنا اور ایک جاننا اور اصطلاح سالکین مین دل غیر حق تعالے کے علم اور آگاہی سے علیحدہ اور دور کرنا۔ **توکل** باب تفعل سے اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور کسی پر بھروسا اور کام اپنا سپرد کرنا۔ **تسلیم** بالفتح سونپنا اور گردن جھکانی اور سلام کرنا۔ **تحمل** بروزن تفعل بوجھ اٹھانا اور رانج اور رنج اور محنت کو سہنا۔ **رند** بالکسر وہ منکر کہ جسکا کام ناپاکی اور عقل سے نہو اور بیباک اور بے قید۔ **عبا** بالفتح اور باے ابجد سے ایک پوشش ہیں مشہور ہے کہ عرب لوگ اُسے پہنتے ہین اور گلیم اور کملی سے مشہور جیسے کہ یہ بات فرہنگ اور منتخب اللغات اور کشف اللغات سے تحقیق ہوئی۔ **قبا** ایک جامہ ہے معروف۔ دنی اسمین الکر پہنتے ہین۔ **قطعہ** ای درونت برہنہ از تقوی + وز برون جامۂ ریا داری + پردۂ ہفت رنگ درمگذار + تو کہ در خانہ بوریا داری + **تقوی** بالفتح الف مقصورہ کے ساتھ پرہیزگاری اور خوف خدا۔ **ریا** بالکسر وہ کام کہ لوگون کے سامنے دکھلاوٹ کے واسطے کرین۔ **بوریا** کھجور کے پتے کی اوڑنی اُسکے کہ بچھانے کے لیے بُنتے ہین اسکو چھپرا اور بوریا کہتے ہین۔ **قولہ** پردۂ ہفت رنگ درمگذار یعنی پردہ نقش دار سات رنگے کو دروازے پر نہ چھوڑ واسواسطے کہ اپنے گھر مین بوریا کے سوا اور کچھ نہین رکھتے ہو۔ **حکایت منظومہ** دیدم گل تازہ چند دستہ + بر گنبدے از گیاہ بستہ + گفتم چہ بود گیاہ ناچیز + تا در صف گل نشیند او نیز + بگریست گیاہ وگفت خاموش + صحبت نکند کرم فراموش + گر نیست جمال و رنگ و بویم + آخر نہ گیاہ باغ اویم + من بندۂ حضرت کریمم + پروردۂ نعمت قدیمم + گر بے ہنرم وگر ہنرمند + لطفست امیدم از خداوند + با آنکہ بضاعتے ندارم + سرمایۂ طاعتے ندارم + او چارۂ کار بندہ داند + چون ہیچ وسیلتش نماند + رسمی ست کہ مالکان تحریر + آزاد کنند بندۂ پیر + ای بار خدای گیتی آرائے + بر بندۂ پیر خود بہ بخشائے + سعدی رہ کعبۂ رضا گیر + ای مرد خدا رہ خدا گیر + بدبخت کسیکہ سرتابد + زین در کہ درے دگر نیابد + **صحبت** بالفتح یاری۔ **کرم** دو فتحہ سے جوانمردی اور مروت اور بُردباری **قولہ** صحبت نکند کرم فراموش فاعل نکند کا لفظ کرم ہے اور صحبت مفعول اُسکا یعنی کرم صحبت کو نہین بھولتا اور ہوسکتا ہے کہ صحبت فاعل فعل کا ہو اور کرم مفعول اُسکا یعنی صحبت کو اثر ہے اور کرم کو فراموش نہین کرتی۔ **مالکان** مالک کی جمع سے ایک چیز کا خاوند **تحریر** فتح او

اور سکون ثانی سے غلام کو آزاد کرنا اور نقش خط کا مٹانا از منتخب اللغات ۔پس مالکان تحریر آزاد کرنے کے مالک ہین ۔ قولہ اے بار خدای اقدا بار کا مدار الافاضل ہین بڑے کے معنی ہین آیا ہی یعنی اے خدا سے بزرگ اور اسکے سوا اسکے بہت معنی ہین مگر یہان وہ مراد نہین ہین ۔حکایت حکیمے را پرسیدند از شجاعت و سخاوت کدام بہتر است گفت آنرا کہ سخاوت است بشجاعت حاجت نیست قطعہ نوشت ست بر گور بہرام گور + کہ دست کرم بہ کہ بازو زور + قطعہ نماند حاتم طائی ولیکن تا با بد + بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور + زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا + چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور + شجاعت بالفتح دلیری اور بہادری خوف کی جگہ ۔ زکوٰۃ بالتحریک مال کا ایک حصہ کہ راہ خدا مین خرچ کرین اور وہ کئی قسم ہے بنا بچہ چاندی مین چالیس سے ایک ہے فضلہ صراح اور کشف اللغات مین فتح فا اور سکون ضاد منقوطہ سے وہ چیز کہ ایک چیز سے زیادہ ہوئی ہو مگر منتخب اللغات مین ضمہ فا سے اسی معنی مین دیکھا گیا ۔ رز خالی رے کے فتحہ اور زاے منقوطہ کے سکون سے درخت انگور اور فقط انگور کو بھی کہتے ہین اور باغ انگور کو خصوصاً از برہان قاطع ۔

باب سوم در فضیلت قناعت

حکایت خواہندہ مغربی در صف بزازان حلب می گفت ای خداوندان نعمت اگر شمارا انصاف بودے و مارا قناعت رسم سوال از جہان برخاستے قطعہ اے قناعت تونگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست + کنج صبر اختیار لقمان است + ہر کرا صبر نیست حکمت نیست + مغربی میم کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے زر خالص اور ایک مہر و سکہ ہے ۔خواہندہ مغربی یعنی سائل مغربی ۔ صف فتحہ اور تشدید سے ہر ایک چیز کا ڈورا اور درجہ درجہ کرنا او صف مین کھڑا ہونا اور فے کا سکون بجاے تشدید کے ضرورت کے لیے ہے بزاز باے ابجد کے فتحہ اور تشدید راے منقوطہ سے کپڑا بیچنے والا جسے عوام ہند مین بجاز کہتے ہین حلب دو فتحہ سے ایک شہر کا نام ہے ۔ قناعت بالفتح تھوڑی چیز سے راضی ہونا ۔سوال بالضم مانگنا ۔ کنج فارسی کاف کے فتحہ اور سکون نون سے خزینہ اور ہو سکتا ہے کہ یہان کاف عربی کے

ضمہ اور سکون نون سے گوشہ اور کونے کے معنی ہیں ہے۔ **حکایت** دو امیرزادہ در مصر
بودند یکی علم آموخت و دیگر مال اندوخت آن علامہ عصر شد و این عزیز مصر گشت
پس توانگر بچشم حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتی من بسلطنت رسیدم و تو ہمچنان در
مسکنت بماندی گفت ای برادر شکر نعمت باری تعالے افزون ست کہ میراث
پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و ہامان رسید یعنی ملک مصر **مثنوی**
من آن مورم کہ در پایم بمالند + نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند + کجا خود شکر این نعمت
گزارم + کہ زور مردم آزاری ندارم + امیر بالفتح سردار اور بادشاہ اور حکم دینے والا۔
علامہ عین خالی کے فتحہ اور تشدید لام سے صیغہ مبالغہ کا ہے معنی اسکے بہت ہی جاننے والا۔
عزیز مصر۔ بادشاہ مصر یا وزیر مصر۔ سلطنت غلبہ اور پادشاہی۔ مسکنت درویشی اور
بیچارگی۔ میراث بالکسر مردہ سے باقی رہا ہوا۔ فرعون کسرۂ فا اور فتح عین خالی سے لقب ہے
مصر کے بادشاہ کا اور متمرد کے معنی ہیں بھی آیا ہے اور تفسیر ہنیا دی ہیں ذکر ہے کہ ولید بن مصعب
جسکا لقب فرعون موسیٰ تھا وہ کافر تھا اور دوسرا فرعون یوسف مومن اور آگا بھتیجا دونون
کے زمانہ میں چارسو برس کا تھا۔ ہامان فرعون کے وزیر کا نام۔ **قولہ** بنالند اسکا فاعل
انسان ہے۔ زنبور زاے منقوطہ کے پیش اور سکون نون سے ایک مکھی ہے جسکی دو قسم ہیں ایک
سے شہد حاصل ہوتا ہے اور دوسری ڈنک مارتی ہے۔ **حکایت** درویشے را شنیدم کہ در
آتش فاقہ میسوخت و خرقہ بخرقہ میدوخت و تسکین خاطر خود را میگفت **بیت**
بنان خشک قناعت کنیم و جامہ دلق + کہ بار محنت خود بہ کہ بار منت خلق + خرقہ بکسرہ
وہ جامہ کہ لیے ٹکڑون سے سلا یا جاسے ہندی ہیں اسکو گدڑی کہتے ہیں۔ تسکین خاطر خود را
یعنی اپنے خاطر کے قرار اور آرام کے لیے۔ دلق فتح اول اور سکون دوم سے پشمینہ ہے کہ اسکو فقیر
لوگ پہنتے ہیں اور اسکو ژندہ بھی کہتے ہیں۔ خشک بضم اول اور سکون دوم سے معروف ہے کہ تر کے
مقابل ہو اور صرف اور محض کے معنی ہیں بھی آیا ہے اور یہان پر دونون معنی لگ سکتے ہیں اور برہان قاطع۔ بار دونون جگہ
ایک ہی معنی ہیں ہے۔ کسی گفتش چہ نشینی کہ فلان درین شہر طبع کریم دارد و کرمے عمیم میان
بخدمت آزادگان بستہ و بر در دلہا نشستہ اگر بر صورت حالت مطلع گردد پاس

خاطر عزیزان و آزردن منت دارد و غنیمت شمار و گفت خاموش که در شریعت مردان به که جان پیش کسی بردن قطعہ ہم رقعہ دوختن بہ والزام کنج صبر + کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان نوشت + حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است + رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت +

کریم بخشنے والا اور جوانمرد اور گناہ سے درگذر کرنے والا۔ عمیم خالی عین کے فتحہ سے سب کو گھیر لینے والا اور تمام اور دراز از منتخب اللغات۔ قولہ بر دردلہا الخ یعنی کثرت سخاوت اور کرم سے اسکی صورت نے دلوں میں نقش باندھا اور کہہ سکتے ہیں کہ داد و دہش سے اون کو قید کر لیا اور خاطر داشت میں مصروف ہوا۔ پاس بمعنی نگاہداشتن اور نگہبانی کے ہیں۔ رقعہ بالضم ٹکڑا جامہ کا اور ٹکڑا کاغذ کا جس پر خط لکھیں۔ الزام بالکسر لازم کرنا اور کوئی کام کسی کے ذمہ رکھنا۔ حقا بفتح حاے حطی اور تشدید قاف کے راست اور درست۔ پایمردی مددگاری۔ حکایت یکے از ملوک عجم طبیبے حاذق را بخدمت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد سالی چند در دیار عرب بود و کسی تجربہ پیش او نیاورد و معالجہ ازو نخواست پیش پیغمبر علیہ السلام آمد و گلہ کرد کہ مرا برای معالجت اصحاب فرستادہ اند درین مدت کسی التفاتے نکرد تا خدمتی کہ بر بندہ معین است بجا آرد رسول علیہ السلام فرمود کہ این طائفہ را طریقتی است کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی باشد کہ دست از طعام باز دارند حکیم گفت این است موجب تندرستی زمین خدمت ببوسید و برفت۔

حاذق حاے حطی اور کسرہ ذال منقوطہ سے زیرک اور خوب دریافت کرنے والا اندران تجربہ بروزن تذکرہ آزمانا۔ معالجت بضم میم اور فتح لام سے دوا درمان کرنا۔ اصحاب یاران اشتہا بالکسر آرزو کرنی اور بعرف میں بھوک کو کہتے ہیں مثنوی سخن آنگہ کند حکیم آغاز + یا سر انگشت سوی لقمہ دراز + کہ ز ناگفتنش خلل زاید + یا ز ناخوردنش بجان آید + لاجرم حکمتش بود گفتار + خوردنش تندرستی آرد بار + جاننا چاہیے کہ ان ابیات میں لف ونشر ہے اور اسکی تعریف یہ ہے کہ اول چند چیزوں کو مفصلاً یا مجملاً ذکر کریں اسکے بعد ہر ایک کی نسبت کو بلا تعیین مذکور کرین اس اعتماد پر کہ سننے والا خود ہر ایک کو اسکے صاحب کی طرف راجع کر سکتا ہے لیکن لف ونشر مفصل دو قسم پر ہے مرتب اور غیر مرتب مرتب وہ ہے کہ ترتیب نشر کی لف

مطابق ترتیب نشر کے ہووے اور غیر مرتب وہ ہے کہ ترتیب لف کی مخالف ترتیب نشر کے واقع ہو
اور اس مثنوی مین بیت اول لف ہے اور بیت دوم نشر اور پھر بیت دوم لف ہے اور بیت سوم نشر
یعنی مرد حکیم بات اُسوقت کرتا ہے کہ بات نہ کہنے سے خلل ہو۔ اُنگلی نوالہ کی طرف اُسوقت بڑھاتا ہے
کہ نہ کھانے سے عاجز آجائے۔ لاجرم لابد اور الحق تحقیق کہنا اُسکا خلل دور کرنے کے لیے عین
حکمت ہو اور کھانا اُسکا بھوکھ کی شدت کے وقت تندرستی کا فائدہ دیتا ہے اور سر کا لفظ سر انگشت مین
زائد ہے جسطرح سرچشمہ اور سرزمین اور سرپنجہ اور مثل اسکے۔ **حکایت** یکی توبہ بسیار کردے
باز شکستے تا یکی از مشائخ بدو گفت چنین شنیده‌ام که بسیار خوردن عادت داری و قید نفس
از موی باریکتر ست نفس را چنین که تو می پروری زنجیر بگسلاند و آید روزے که ترا بدرد
بیت یکے بچہ گرگ میپرورید + چو پرورده شد خواجه را بردرید + **قوله** زنجیر بگسلاند مضارع
گسلانیدن کا متعدی بدو مفعول اور فاعل اُسکا پرورش ہے یعنی تیری پرورش نفس کو زنجیر
توڑنے کی قوت دیتی ہے۔ خواجہ گھر کا افسر۔ اور صاحب خانہ۔ **حکایت** در سیرت
اردشیر بابکان آمده است که حکیم عرب را پرسید که روزے چه مایه طعام باید خوردن
گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت این قدر چه قوت دهد گفت۔ اردشیر بابکان
برہان قاطع مین نام بہمن بن اسفندیار پدر داراب کا لکھا ہے جب اُسکے دادا گشتاسپ نے اُسے
نہایت شجاع اور دلیر پایا اس نام سے موسوم کیا اور معنی ترکیبی اُسکے شیر غصہ کا بھرا ہوا ہے اسواسطے
کہ ار بمعنی قہر اور غصہ کے ہے اور نام شیرویہ بن پرویز کا بھی ہے کہ اُسے اردشیر بابکان کہتے تھے
قوله صد درم سنگ یعنی مقدار سو درم کی اسلیے کہ برہان قاطع مین سنگ کے معنی وزن اور ہر چیز کی
گرانی ہے۔ هذا المقدار یحملک وما زاد علی ذلک فانت حامله۔ یعنی یہ مقدار تجھے اُٹھانے کے لیے
قائم رکھیگی اور جو زیادہ کروگے اُسکے تم اُٹھانے والے ہوگے۔ **بیت** خوردن برای
زیستن و ذکر کردنست + تو معتقد که زیستن از بهر خوردنست + **حکایت** دو درویش
خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سیاحت کردندی یکے ضعیف بود که بهر دو شب افطار کردے
و آن دیگر قوی که روزے سه بار خوردی قضا را بر در شهری به تهمت جاسوسی گرفتار
آمدند و هر دو را بخانه در کردند و درش بگل برآوردند بعد از دو هفته معلوم شد که

بگشادہ اند در یک شب از آن قوی را دیدند مردہ و ضعیف جان بسلامت بردہ در ین عجب بماندند حکیمی گفت خلاف این عجب بودی کہ آن یکی بسیار خوار بود و طاقت بی نوائی نداشت ہلاک شد و آن دیگر خویشتن دار بود بر عادت خود صبر کرد و بسلامت ماند قطعہ چو کم خوردن طبیعت شد کسی را + چو سختی پیشش آید سہل گیرد + و گر تن پرورست اندر فراخی + چو تنگی بیند از سختی بمیرد + ملازم ہم کے ضمہ اور زا سے تشدید کے کسرہ سے اسم فاعل مفاعلہ کا معنی اپس مین لزوم رکھنے والے۔ سیاحت بالکسر سیر کرنا اور زمین مین جانا افطار بالکسر روزہ کھولنا۔ قولہ ہر دو شب افطار کردے یعنی ہمیشہ دوسری شب روزہ کھولنا اسکا معمول تھا۔ قضارا یعنی ارادت خدا سے بلا قصد اور مراد اس سے یکایک۔ تہمت ضمہ تا اور فتح ہا سے اور مشہور بسکون ہا۔ بدگمان لیجانا اور ظن بد از منتخب اللغات۔ جاسوسی باے مصدری کے ساتھ حالات اور اخبار کا ڈھونڈھنا اور ایک سے دوسرے کو خبر پہونچانی۔ قولہ در ش بگل بر آوردند یعنی اس مکان کا دروازہ بند کر دیا۔ نوا بالفتح روزی اور خوراک اور سامان اور خوشحالی کے معنی مین بھی آیا ہے از برہان قاطع۔ حکایت یکی از حکما پسر را نہی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم را رنجور دارد گفت ای پدر گرسنگی بکشد نشنیدہ کہ ظریفان گفتہ اند بسیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار کلوا و اشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین۔ یعنی کھاو اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ کرو کھانے اور پینے مین بیشک اللہ تعالے دوست نہین رکھتا اون لوگون کو جو بے اندازہ اور بیہودہ خرچ کرنیوالے ہین بیت نہ چندان بخور کز دہانت برآید + نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید + قطعہ با آنکہ در وجود طعام ست عیش نفس + رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود + گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند + ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود + عیش بالفتح زندگانی کرنی۔ قدر بفتحتین اندازہ۔ گلشکر گلقند۔ تکلف بروزن تفعل بتکلف اپنے اوپر کچھ لینا۔ حکایت رنجوری را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزی نخواہد بیت معدہ چو پر گشت شکم درد خاست + سود ندارد ہمہ اسباب راست + رنجور فتح اول و ضم دوسرے بیمار اور رنج والا قولہ گفت آنکہ چیزے نخواہد یعنی بیمار نے کہا کہ میری خاطر یہی چاہتی ہے کہ کچھ نہ چاہیے سعدی

کسرہ اور سکون عین خالی سے آدمی کا وہ عضو کہ جسمین کھانا اور غذا ٹھہرے اور ہضم ہو۔
سود بالضم مشہور ہے کہ مقابل زیان ہے اور برہان قاطع مین بمعنی سور بھی آیا ہے کہ جشن اور شادی
کو کہتے ہین۔ قولہ سود ندارد ہمہ اسباب راست یعنی درست چیزین اور موافق طبع بھی ناپسند
ہون اور اچھی نہ معلوم ہون اور کہہ سکتے ہین کہ آزمایا ہوا علاج فائدہ نہین بخشتا۔ **حکایت**
بقالے را درمی چند بر صوفیان گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردی و سخنہای
با خشونت گفتی اصحاب از تعنت او خستہ خاطر بودند از تحمل چارہ نبود صاحبدلے در آن
میان گفت نفس را وعدہ دادن بہ طعام آسان ترست کہ بقال را بدرم **قطعہ**
ترک احسان خواجہ اولیتر + کاحتمال جفاے بوابان + بتمنای گوشت مردن بہ +
کہ تقاضاے زشت قصابان + بقال بفتح باے موحدہ اور تشدید قاف سے کبڑا یا کنجڑا اور بنیے
وغیرہ اناج بیچنے والے اور دکاندار درم کسر اول اور فتح دوم سے بمعنی سکہ تانبے سونے
اور چاندی کا جسکا وزن تین ماشہ اور چار رتی ہو۔ صوفی خالی صاد کے ضمہ اور عربی واو سے
اور سالکین کی اصطلاح مین اسکو کہتے ہین کہ اپنا دل غیر حق تعالی سے نگاہ رکھے اور خطرہ
نفسانی اور شیطانی کو اپنے دل مین نہ آنے دیوے۔ واسط واو کے فتحہ اور خالی سین کے
کسرہ سے ایک شہر کا نام ہے۔ مطالبت میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے تقاضا تلاش اور چاہنا۔
خشونت خاے منقوطہ کے ضمہ سے درشتی ضد نرمی۔ تعنت فتحہ اول اور دوم سے کسی کا عیب
اور مشکل جتا کر ڈھونڈھنا۔ بواب اول کے فتحہ اور دوم کی تشدید سے دربان۔ تقاضا
بالفتح مانگنا چاہنا۔ **حکایت** جوانمردے را در جنگ تاتار جراحتے ہولناک رسید کسی گفتش
فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد گویند آن بازرگان بہ
بخل معروف بود **بیت** گر بجاے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب + تا قیامت
روز روشن کس ندیدی در جہان + جوانمرد گفت اگر نوشدارو خواہم دہد یا ندہد و اگر دہد
منفعت کند یا نکند بہر حال خواستن از و زہر قاتل ست۔ جوانمرد کریم اور سخی اور صاحب
ہمت۔ تاتار ولایت ہے جہان سے اچھا مشک لاتے ہین اور وہان کے ترکون کو تتر کہتے ہین
ہولناک وہ چیز جسکے دیکھنے سے ڈر معلوم ہو۔ ہول فتح اول اور سکون ثانی سے ڈر اور ناک

بشتی صاحب اور اس معنی میں مرکب استعمال ہوتا ہے مثلاً درد ناک اور ہولناک اور آلودہ اور آغشتہ کے
معنی میں بھی آیا ہے۔ خوشدار وہ ہے کہ بادبار پر ہو شتے اور شہد میں گھولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
اس شیا۔ کو نابی شراب سے ہو اور ان تاملی۔ **بیت** چو از دونان نیت خواستی
دست تن افزودی و از جان کاستی و حکیمان گفتہ اند آب حیات فی المثل بآبروی
فروشند دانا نخرد کہ مردن بعلت بہ از زندگانی بمذلت **بیت** اگر حنظل خوری از دست
خوشخوی بہ از شیرینی از دست ترشروی۔ دواں بالضم کمینہ اور زبون اور بخیل
آبرو بالمدغوت۔ علت میں خال کے کسرہ اور تشدید اور فتحہ لام سے مرض بیماری روگ
مذلت بفتحین ہے اور لام کی تشدید سے خواری اور ذلیل ہونا حنظل فتحہ اول و سوم سے اندرائن
اور جیسے کہ وہ کے موافق کہ حنظل میں ہوا اور تلخ ہے کہ ٹوپی کہ پشت سے مشابہ ہوتے ہیں اور
بعضے کہتے ہیں کہ اور وسے تلخ ہے از کتب اللغات۔ **قولہ** دست تن افزودی و از جان کاستی + جان
تن بیدا کی لوگ کہتے ہیں مگر اس سبب سے کہ عزت اور آبرو جان کے موافق محبوب اور عزیز ہو اس
سے اور ہوتا ہے اور دست سے مراد سرمایہ اور خطا ہر ہاں۔ افزودی اور کاستی یا سے خطاب سے
مشتق افزودن اور کاستن سے متعدی ہے یعنی زیادہ کرنا اور کم کرنا یعنی نالائق اور کمینوں سے
جو کچھ منت سے مانگا اور حاصل کیا خواہ وہ ہم قیمتی ہو یا کم قیمت سرمایہ کی ترقی میں کوشش کی اور
عزت اور آبرو کہ جان کے مثل ہے نقصان کیا۔ **حکایت** یکی از علما خورندہ بسیار
داشت و کفاف اندک یکی را از بزرگان کہ درو حسن ظنی بلیغ داشت بگفت روی
از توقع وی درہم کشید و تعرض سوال از اہل ادب در نظرش ناپسند آمد **قطعہ** ز بخت
روی ترش کردہ پیش یار عزیز + مرو کہ عیش برو نیز تلخ گردانی + بحاجتے کہ روی تازہ روی
و خندان باش + فرو نبندد کار گشادہ پیشانی + آوردہ اند کہ اندکی در وظیفہ او زیادت
کرد و بسیار از ارادت کم پس از چند روز چون مودت معہود بر قرار ندید گفت۔ کفاف بالفتح
روزی اور روزی گزار۔ توقع بروزن تفعل امید رکھنی۔ روی درہم کشید یعنی منہ پھیر لیا۔ تعرض
کنایت سے باتیں کرنی وظیفہ جو کچھ کسی کے لیے روز کا یا روزانہ مقرر کیا ہو۔ ارادت چاہنا۔
مودت اول و دوم کے فتحہ اور تشدید اور فتحہ سوم سے دوستی۔ معہود قرار دیا ہوا اور جانا ہوا

از منتخب اللغات - شعر بئس المطاعم حین الذل تکسبها * القدر منتصب والقدر مخفوض * یعنی برا ہو وہ کھانا کہ ذلت کے وقت تم اُسے لو دیگ چڑھی ہوئی اور آبرو گرائی ہوئی - مطاعم میم کے فتحہ اور خالی عین کے کسرہ سے جمع ہو مطعم کی معنی طعام اور کھانے کی چیز - ذل ذال منقوطہ کے ضمہ اور تشدید لام سے معنی خواری اور خوار ہونا - قدر قاف کے کسرہ سے معنی دیگ منتصب اسم مفعول ہو انتصاب کا یعنی چڑھایا گیا - قدر قاف کے فتحہ سے مرتبہ اور منزلت - مخفوض یعنی پست کیا ہوا اُسکی خبر ہو - **بیت** نانم افزود و آبرویم کاست * بے نوائی بہ از مذلت خواست * مذلت میم اور ذال منقوطہ کے فتحہ سے تشدید لام کے ساتھ خوار و بے عزت ہونا - بے نوائی بے سامانی اور بے روزی ہونا - اور اچھا حال نہونا - خواست مختصر خواستن - (از منتخب) خواست حاصل بالمصدر. ماضی کے پر) - **حکایت** درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفتش فلان نعمتی دارد بیقیاس اگر بر حاجت تو واقف گردد ہمانا کہ در قضای آن توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رہبری کنم دستش بگرفت تا بہ منزل آنکس در آورد یکے را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ سخن نگفت و بازگشت گفت چہ کردی گفتش عطاے او بلقای او بخشیدم **قطعہ** مبر حاجت بنزدیک ترش روی * کہ از خوی بدش فرسودہ گردی * اگر گوئی غم دل با کسے گوی * کہ از رویش بہ نقد آسودہ گردی * ہمانا اول و دوم کے فتحہ سے گویا اور بعض کے قول سے ظاہرا اور یقین کے معنی میں ہو از برہان قاطع قضا بالفتح اور مد ہمزہ سے واجب کا ادا کرنا اور پورا کرنا - اور حکم کرنا - لقا بکسرہ اور مد سے دیکھنا اور پہچاننا - فرسودہ بالفتح نہایت ہی گھسا ہوا اور پرانا اور مضمحل - **حکایت** خشکسالی در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنان طاقت درویشان از دست رفتہ بود و درہاے آسمان بر اہل زمین بستہ و فریاد اہل زمین بآسمان پیوستہ - خشکسالی یائے مجہول سے ایسا قحط - اسکندریہ بالکسر ایک شہر کا نام ہو جو سکندر شاہ کا تعمیر کرایا ہوا ہو - عنان بالکسر لگام کا تسمہ کہ جو سوار کے ہاتھ میں رہتا ہو تاکہ گھوڑا شوخی نہ کرے - درہاے آسمان یعنی دروازے فیض آسمان کے - **قطعہ** نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور * کہ بر فلک نشد از بے نوائی افغانش * عجب کہ دود دل خلق جمع مے نشود * کہ ابر گردد و سیلاب

دیدہ بارانش + وحش اول کے فتحہ دوم کے سکون سے جنگلی جانور وحشی واحد طیور اول
اور سکون دوم سے پرندہ اور یہ لفظ جمع ہے واحد پر بھی بولا جاتا ہے - افغان نہ یاد او زاری
می شود یعنی نہ شود میں ہوتا اور سکون دوم سے شدید کرنے میں انکو سحاب اور ہندی میں
بادل کہتے ہیں اور وہ عبارت بخارات سے ہے کہ جمع ہو کر بند ہو جاتے ہیں باران نہ ہندی
اور مینہ عربی میں کہ وہ قطرہ قطرہ بادل سے ٹپکتا ہے یعنی معنی یہ ہیں کہ باوجود اسقدر دوہائی
تہائی کے جو اہل زمین کرتے تھے تعجب ہے کہ مخلوقات کے رونے کا [illegible] وان قیامت کی طرح نہ
ہوتا کہ ابر کی مثال نمایان ہو اور اشک دیدہ کا سیلاب ہو جائے و نہ پیش سالے خشک
دور از دوستان کہ سخن در وصف او ترک ادب است نیاید در حضرت بزرگان بطریق
اہمال ازان درگذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز گوینده حمل کنند بدین دو بیت اختصار
کنم کہ اندکے دلیل بسیارے بود و مشتی نمونہ خروارے - اہمال بالکل چھوڑ دینا - عجز
فتحہ اول اور سکون ثانی سے ناتوانی - دلیل راہ بتلانے والا - خروار گٹھا جو گدھے وغیرہ کا
کہ لدا ہوا سکو اٹھا سکے اور حاصل یہ ہے کہ اس زمانے میں بہایا [illegible] کی لاولو بی کہتے ہیں قطعہ
تتری گر کشد مخنث را + تتری را دگر نباید کشت + چند باشد چو جسر بغداد شہ + آب دجلہ
و آدمی بر پشت + تتری دونون فتحہ [illegible] ولایت تتر کہ افغانستان ہے اور اسکو اور
تاتار بھی کہتے ہیں - جسر جیم کے فتحہ اور زمانہ [illegible] کے سکون سے پل اور اس [illegible] کسر اول
اور سکون دوم سے بھی آیا ہے یعنی اگر تتری ایک [illegible] اور واجب القتل [illegible] مخنث کو قتل کرے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نیم خوردهٔ سگ + گر بنجی بمیرد اندر غار + تن به بیچارگی و گرسنگی + بنه و دست پیش سفله
مدار + گر فریدون شود بنعمت و ملک + بی هنر را بہیچ کس مشمار + پرنیان و نسیج بر
نا اہل + لاجورد و طلاست بر دیوار + طرفہ و دوندہ اور پاسے بولت قدرے قلیل اور
تھوڑا۔ نعمت فتح اول او زکون دوم سے تعریف کرنا۔ بجان آمدن کنایہ تنگ ہونے اور
عاجز آنے سے۔ دعوت بالفتح کھانے کے لیے بلانا۔ مشورت فتح اول اور ضمہ شین سے کام
کی صلاح سوچنی از منتخب اللغات۔ موافقت بالضم کسی سے ہم کار ہونا اور اتفاق کرنا۔ صرفہ
زدن قبول نہ کرنا۔ دست پیش داشتن کسی کے سامنے ہاتھ باندھنا۔ اور نیز یا مانگنا اور کنایہ
تنگ آنے سے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے سے ہر گز یہی یہاں مراد نہیں۔ اور یہاں قاطعہ
پرنیان فارسی ہے اور بقول لطف عربی ہے سے اسم زون کے ساتھ حریر منقش چارا اور دیبا
چینی کہ نہایت لطیف اور نازک ہو۔ نسیج نون کے زیر اور خالی ہیں سے کسرہ سے بیاسے مجہول
کپڑا حریر کا زر بافت۔ نا اہل نالائق اور ناقابل۔ لاجورد ایک نیلا پتھر ہے کہ اس سے نگینے
بناتے ہیں اور اسکو حل کر کے نقاش لوگ نیچے کام میں لاتے ہیں۔ طلا بالکسر وہی اپنی سونا
اور یہاں سنہرے کام سے مراد ہے۔ **حکایت** حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر
در جہان دیدہ یا شنیدہ گفت بلی روزے چہل شتر قربان کردہ بودم و امرائے
عرب بگوشہ صحرائی بیرون رفتہ خارکنے را دیدم کہ پشتہ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمانی
حاتم چرا نروی کہ خلقے بر سماط او گرد آمدہ اند گفت **بیت** ہر کہ نان از عمل خویش
خورد + منت حاتم طائی نبرد + خارکن وہ شخص کہ ہمیشہ زمین سے کانٹے نکالے اور بعضے نسخون
میں خارکش کانٹ ہر لی کے نزدیک سے دیکھا گیا اور وہ شخص ہے کہ ہمیشہ کانٹون کو کھینچے۔ پشتہ
بوجھ جو پیٹھ پر اٹھا سکے۔ سماط بالکسر دسترخوان۔ **حکایت** موسے علیہ السلام درویشی
را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰ دعا کن تا حق تعالے مرا کفافی
دہد کہ از بے طاقتی بجان آمدہ ام موسیٰ علیہ السلام دعا کرد تا حق تعالے او را کفاف
داد پس از روزے کہ باز آمد دیدش گرفتار و خلقے انبوہ برو گرد آمدہ گفت این را
چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ اکنون بقصاص فرمودہ اند

[illegible]

بیت گربہ مسکین اگر پر داشتی + تخم گنجشک از جہان برداشتی + بیت عاجز باشد کہ
دست قدرت یابد + برخیزد و دست عاجزان برتابد + موسی علیہ السلام حکمت
جہان آفرین اقرار کرد و از تجاسر خویش استغفار نمود ۔ خرخشہ اول او سکون دوم
سے شراب ۔ ... اول ... کے ... لڑائی اور ... ۔ قصاص بالکسر قاتل کو مقتول
کے عوض میں مار ڈالنا تجبر اول سے ... ثانی سے جہل ... اور ... اور پیدائش
... میں بھی آیا ہے اور اطلاق ... کتنے ہیں ... یا ... کے
گنجشک فارسی ... عصفور عربی میں
کہتے ہیں از برہان قاطع اور ... ہے یا ... اور ... دے
تجاسر بروزن تفاخر دلیری کرنی استغفار بالکسر ... قولہ تعالی ولو
بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض یعنی اگر اللہ تعالے اپنے بندوں کی روزی افراط سے
دے ... زمین میں نافرمانی اور سرکشی کریں ۔ شعر ماذا اخاذک یا مغرور فی الخطر حتی
ہلکت فلیت النمل لم یطر یعنی کونسی چیز ... میں پڑی ... کہ
... یا کاش چیونٹی کے پر ... ۔ رباعی سفلہ چو جاہ آمد و سیم
و زرش ... بضرورت ... + این مثل آخر نہ حکیمی زدہ است + مور ہمان بہ کہ
نباشد پرش + مثل پدر را عسل بسیار است ولیکن پسر گرمی دار است بیت آنکس کہ
تو نگرت نمی گرداند + او مصلحت تو از تو بہتر داند + سفلہ بالکسر ... سیلی ... سے
... اور ... ہاتھ ... اور ... اور ...
... قولہ ولیکن پسر گرمی ... اگر مزاج
... کے موافق ہوا ... نہ دیتا ... کرنا ... باب
اسکا ... نہیں ... خالی نہیں + حکایت اعرابی را
دیدم در حلقہ جوہریان بصرہ ... کہ وقتی در بیابان راہ گم کردہ بودم و از
زاد ... چیزی ... دل ... بودم ... دل بر ہلاک نہادہ ... ناگاہ کیسہ یافتم ... پر مروارید
... ناامیدی ... ہرگز فراموش نکنم ... کہ پنداشتم گندم بریان است باز آن تلخی و ناامیدی ...

معلوم کردم کہ مروارید ست **قطعہ** در بیابان خشک و ریگ روان + تشنہ را در دہان
چہ دُر چہ صدف + مرد بے توشہ کاوفتاد از پای + بر کمربند او چہ زر چہ خزف + اعرابی
بالفتح عرب جنگل کا رہنے والا - زاد زاد راستہ کا توشہ راہ کا آذوقہ یعنی توشہ ساتھ ہو - تعیین بہم
میم اور تشدید یا اور فتح یا سے حطی سے ... اور ... اور آگے ... میں ... دیکھا گیا اور بینا
سروری نے لکھا ہے کہ لفظ معنی کے زیادہ ایسے کا فائدہ دیتا ہے لیکن لفظ معنی کا اطلاق ادہم پر
ہوسکتا ہے جو دیکھا اور ملا سعد لی شرح میں اضافہ میں لکھا ہے اور اس صورت میں بیان معنی بلا تکلف
ہوتے ہیں - ذوق بالفتح چکھنا اور عرف میں ... اور لذت ہے ... ریگ روان جو بالو ریت
کہ تیز ہوا سے جنبش پاتی ہے - صدف دو فتحہ سے غلاف مروارید - دُر دال کے ضمہ اور تشدید کے ساتھ
سے موتی - او فتاد از پا سے یعنی عاجز ہوا - خزف فتح خا ... اور زا سے ... ٹھیکری اور
مٹی کا برتن یا ٹھیکرے برتن - **حکایت** یکی از عرب در بیابان از غایت تشنگی میگفت **شعر**
یا لیت قبل منیتی + یوما افوز بمنیتی + نہرا تلاطم رکبتی + فاظل املأ قربتی + یعنی اے کاش
کہ ایک روز اپنے مرنے سے پہلے میں اپنی آرزو اور مراد کو پہنچ جاتا یعنی ... کہ میرے گھٹنوں تک
لہراتی اور میں ہوتا کہ اپنی مشک بھرتا - ہمچنین در قاع بسیط مسافرے گم شدہ بود و قوت و
قوتش نماندہ و درمے چند داشت بسیار بگردید راہ بجائی نبرد و بسختی ہلاک شد طائفہ برسیدند
و درمہاش دیدند پیش رویش نہادہ و برخاک نوشتہ **قطعہ** گر ہمہ زر جعفری دارد + مرد
بے توشہ برنگیرد گام + در بیابان فقیر سوختہ را + شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام + قاع قاف اور
عین خالی سے زمین ہموار برابر - بسیط زمین کشادہ اور صفت کاشفہ لفظ قاع کی - قوت بالضم
اور تشدید طاقت اور زور - اور سکون واو سے رزق اور روزی اور ہر ایک کی تقدیم
دوسرے پر جائز ہے - زر جعفری زر خالص منسوب جعفر کیمیاگر کی طرف ہے اور شرح عربی میں
لکھا ہے کہ ایک بڑا دینار ہے مشہور جو کھرا اور خالص ہوتا ہے مثل دینار افرنجی کے - گام عربی کاف
معنی مراد اور جائز ہے کہ کاف فارسی سے قدم کے معنی ہو - شلغم شین منقوطہ کے فتحہ سے ایک
ساگ ہے مشہور - نقرۂ خام نون کے ضمہ سے خالص چاندی جو زیر سکہ نہ آئی ہو - **حکایت**
ہرگز از دور زمان ننالیدہ بودم و روی از گردش آسمان درہم نکشیدہ مگر وقتیکہ

پایم برہنہ بود و استطاعت پاپوشی نداشتم بجامع کوفہ درآمدم دلتنگ یکی را دیدم
کہ پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بی‌کفشی صبر کردم قطعہ
مرغ بریان بچشم مردم سیر کمتر از برگ ترہ بر خوان است وانکہ را دستگاہ و قوت
نیست شلغم پختہ مرغ بریان است [illegible] ترجمہ [illegible]
ہندی میں [illegible] نقل بالفتح [illegible] اور ترشی [illegible]
ایک [illegible] فارسی میں [illegible]
اور قدرت اور دولت والا۔ حکایت یکے از ملوک با تنی چند از خاصان در شکارگاہ
زمستان از عمارت دور افتادند تا شب درآمد خانہ دہقانے دیدند ملک گفت شب آنجا
رویم تا زحمت سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاہان نیست التجا بخانہ
دہقانے رکیک بردن ہم اینجا خیمہ زنیم و آتش افروزیم دہقان را خبر شد ماحضرے کہ
ترتیب کرد و پیش آورد و زمین خدمت ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر
نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدر دہقان بلند شود ملک را سخن گفتن او مطبوع آمد
شبانگہ بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت بخشید شنیدندش کہ در رکاب ملک
قدمی چند میرفت و میگفت قطعہ ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم از التفات
بمہمانسرائے دہقانے کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید کہ سایہ بر سرش انداخت
چو تو سلطانے۔ عمارت بالکسر آبادانی۔ دہقان بالکسر کھیتی کیاری
کرنے والا اور گنوار۔ التجا بالکسر پناہ لانا اور پناہ۔ رکیک سست اور ضعیف اور بیوقوف
ماحضر جو کچھ حاضر ہو عرف میں حاضری۔ نازل زاے منقوطہ کے کسرہ سے اترنے والا اور
مطبوع خوش اور پسندیدہ۔ نقل بالفتح ایک جا سے دوسری جا جانا۔ کلاہ گوشہ بآفتاب رسید
یعنی مرتبہ بلند ہوا۔ حکایت گدائی ہول را حکایت کنند کہ نعمت وافر اندوختہ بود
یکے از ملوک گفت مینماید کہ مال بیکران داری و مارا مہمے ہست اگر برخی ازان دستگیری
کنی چون ارتفاع ولایت رسد وفا کردہ شود گفت لائق قدر بزرگوار پادشاہ نباشد
دست ہمت بمال چون من گدائے آلودن کہ جو جو فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ

بجا توان امید ہم که انبیتات لانجیتین - یعنی پید و تین پاید دون کے لیے ہین - منقول
بر وزن قبول بڑا ہنگامہ اور بعض نسخون مین ہول یعنی ہولناک اور بعض مین مغول آیا ہے - مہم
میم کے ضمہ اور ہائے ہوز کے کسرہ اور میم کی تشدید سے کام سخت اور دشوار اور ضروری - از
منتخب اللغات - ارتفاع بالکسر بلند چڑھنا - وفا عہد کا بجالانا - ہمت بالکسر اور میم کی
تشدید سے قصد - **بیت** گر آب چاہ نصرانی نہ پاکست + جہود مردہ میشویم چہ باک
است + نصرانی بالفتح قوم عیسے علیہ السلام اور انکو ترسا بھی کہتے ہین اور جہود بالضم قوم
موسے علیہ السلام اور انکو گبر کہتے ہین - **قولہ** جہود مردہ صفت اور موصوف ہے یعنی اگر ترسا
کے کنوئین کے پانی سے جہود مردہ کو غسل دے مضائقہ نہین - **شعر** قالوا عجین الکلس لیس
بطاہر + قلنا نسد بہ شقوق المبرز + یعنی کہا انہون نے کہ چونے کا خمیر پاک نہین ہے ہم نے کہا پاخانہ کی درزین
اس سے ہم بند کرتے ہین - شنیدم که سر از فرمان ملک باز زد و تبعت آوردن گرفت و
شوخ چشمی کردن ملک رنجور شد تا مضمون خطاب را ازوی بزجر و توبیخ مستخلص کردند
مثنوی بلطافت چو بر نیاید کار + سر بہ بے حرمتی کشد ناچار + ہر کہ بر خویشتن نبخشاید
گرنبخشد بروکسے شاید + سر از فرمان باز زد یعنی حکم کو نہ مانا - شوخ چشمی بیباکی اور گستاخی
مضمون خطا یعنی مقدار جسکا حکم دیا - زجر بالفتح ڈرانا اور ایک کام سے باز رکھنا - توبیخ بالفتح
تہدید اور سرزنش اور تعیر کرنا - مستخلص کردند یعنی رہا کیا اور لے لیا - لطافت نازک اور
نیک ہونا مراد نرمی اور ملائمت - نبخشاید یعنی رحم نہ کرے - **حکایت** بازرگانے را
دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت وچہل بندہ خدمتگار شبے در جزیرہ کیش مرا بحجرہ
خویش برد ہمہ شب نیارامید از سخنہاے پریشان گفتن کہ فلان انبارم بترکستان ست
وفلان بضاعت بہندوستان واین قبالہ فلان زمین ست وفلان چیز را فلان ضمین گاہ
گفتے خاطر اسکندریہ دارم کہ ہواے خوش ست وباز گفتے کہ دریاے مغرب مشوش ست
سعدیا سفر دیگر در پیش ست اگر آن کردہ شود بقیت عمر بگوشہ بنشینم وقناعت کنم گفتم آن
کدام سفرست گفت گوگرد پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتی عظیم دارد وکاسہ
چینی بروم آرم ودیباے رومی بہند وپولاد ہندی بحلب وآبگینہ حلبی بیمن وبرد یمانی

بہ پارس وازان پس ترک سفر کنم و بہ کنجی نشینم چندان ازین مالیخولیا فرو خواند کہ بیش
طاقتش نماند گفت اے سعدی تو نیز سخنے بگو از آنہا کہ دیدہ یا شنیدہ گفتم قطعہ
آن شنیدستی کہ در صحرائے غور + بار سالاری بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ
دنیا دار را + یا قناعت پر کند یا خاک گور + بازرگان فارسی کاف سے سوداگر جزیرہ
فتح اول اور کسرہ دوم سے سوکھی زمین جو دریا کے بیچ میں ہو۔ کیش یائے مجہول سے ایک شہر کا
نام ایک جزیرہ میں کہ ہرمز کے ساتھ مشہور ہے۔ فلان انباز منی فلان شریک میرا۔ قبالہ بالفتح
مکتوب قاضی اور قرضہ وغیرہ کا کاغذ تمسک وغیرہ اور حوالات کرنا اور صراح میں بدلنی کرنی
ضمین نیچ ضاد منقوطہ سے کفیل ذمہ دار۔ مشوش فتح اول اور تشدید اور کسرہ سوم سے
پریشان کرنے والا۔ گوگرد دوم کاف فارسی کے کسرہ سے گندھک اور برہان قاطع میں ہے
کہ وہ کئی قسم کی ہوتی ہے سفید اور سیاہ اور سرخ اور کہتے ہیں ایک چشمہ روان ہے جب جم جائے
کبریت ہو جائے اور کھان بھی ہے۔ کاسہ ایک گول برتن ہے جسمیں کھانا کھاتے ہیں۔ حلب دو
فتحہ سے ایک شہر ہے کہ وہاں کا شیشہ اچھا ہوتا ہے۔ یمن بفتحتین ایک شہر ہے مکہ معظمہ کے داہنی طرف
ہے۔ دیبائی بائے ابجد کے ضمہ اور خالی رے کے سکون سے ایک پارچہ ہے کہ یمن میں اسے بُنتے ہیں
رنگ کا ابلق۔ دکان تشدید سے معروف کہ بقال اور بزاز کی ہو اور کاف کی تشدید سے یعنی
بلا تشدید بھی استعمال کرتے ہیں۔ دکاکین اسکی جمع ہے۔ مالیخولیا خلل دماغ اور خیال فاسد۔ غور
غین منقوطہ کے ضمہ سے قندھار کے پاس ایک ولایت ہے اور منتخب اللغات میں ہے کہ غور بالفتح زمین
پست نہایت نزدیک یمن کے اور بالضم ملک عجم میں ایک ناحیہ ہے۔ بار سالاری بیفتاد از ستور
بار سالار مہتر تاجر۔ واسطے کہ سالار سردار اور مہتر قوم کو کہتے ہیں اور بار کے معنی پشتہ قماش اور
گٹھیا گون۔ ستور بضم اول بروزن حضور چوپایہ کو کہتے ہیں اور عموماً گھوڑے اونٹ اور گدھے
کو خصوصاً۔ دنیا دار طامع اور حریص دنیا کے مال و اسباب کا اور وہ شخص کہ دنیا کو دوست
رکھے یعنی اتفاقاً پڑا سوداگر اونٹ سے گر پڑا اور اسباب دنیاوی کے جمع کرنے میں جو ہر دم دوا دو اور
دوڑ دھوپ کرتا تھا اس سے بیزار ہو کر کہا کہ دنیا دار کی چشم تنگ کو الخ حکایت مالداری
را شنیدم کہ بہ بخل چنان معروف بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بنعمت آراستہ

خست نفس جبلی ہمچنان در باطنش متمکن کہ نانے بجانے از دست ندادے وگربۂ ابوہریرہ را بلقمہ ننواختے وسگ اصحاب کہف را استخوانی نینداختے فی الجملہ خانۂ او را کسی ندیدے در کشادہ وسفرۂ او را سر کشادہ **بیت** درویش بجز بوی طعامش نشنیدے + مرغ از پس نان خوردنش او ریزہ نچیدے + شنیدم کہ بدریای مغرب راہ مصر برگرفتہ بود و خیال فرعونی در سر قولہ تعالے حتی اذا ادرکہ الغرق - یعنی اسوقت تک کہ وہ ڈوبنے لگا - خست کسر اول اور تشدید یا اور فتح دوم سے فرومایگی اور کمینہ پن کرنا - جبلی دو کسرہ اور تشدید لام سے سرشت اور آفرینش و پیدائش - متمکن اسم فاعل تمکن کا باب تفعل سے جگہ لینے والا - نشنیدن بالفتح مشہور ہے اور سونگھنے کے بھی معنی ہیں - **قولہ** بجز بوے طعامش نشنیدے اشارہ ہے اسکی شدت بخل کی طرف اور فقیر کو ٹکڑا نہ دینے کی طرف - **قولہ** خیال فرعونی در سر یعنی ڈوبنے تک سرکشی اور نافرمانی اور کبر اور غرور کا خیال اُسکے سر میں تھا - ناگاہ باد مخالف برکشتی برآمد چنانکہ گفتہ اند **بیت** با طبع ملولت چہ کند دل کہ نسازد + شرطہ ہمہ وقتی نبود لائق کشتی + **قولہ** چنانکہ گفتہ اند یعنی چنانکہ مقولۂ سلف است کہ بملول طبعی خطاب کردہ گفتہ اند - طبع فتح اول و سکون دوم سے سرشت کہ اسپر آدمی پیدا کیا گیا ہے از صراح - ملول بالفتح غمگین اُداس اور ایک چیز سے عاجز آیا ہوا - شرطہ بالضم موافق ہوا اور کشف اللغات میں ہے بالفتح شین منقوطہ باد موافق اور جسوقت دریا میں طوفان بکثرت اور دریا میں زلزلہ اور ابر نمایاں ہو اُس ابر کو جو ہوا کہ اُڑا لیجاوے اور دریا کو تلاطم سے ٹھہراوے اسکو شرطہ کہتے ہیں یعنی اے اُداس تیرے دل کو اس سے چارہ نہیں کہ تیری سرشت غمناک کی موافقت کرے اور طبیعت کا ساتھ دے گا اپنے تئیں بھی اُداس بناوے اسواسطے کہ موافق ہوا ہمیشہ کشتی کے لائق نہیں ہوتی بلکہ موافق چلتی ہے اور کبھی مخالف اور یہی دل کا حال ہے کہ طبیعت کے میل سے کبھی خوش ہوتا ہے اور کبھی ناخوش - حاصل کلام باد مخالف اسکی کشتی پر چلی اور ڈوبا دیا کسواسطے کہ ہمیشہ یکساں نہیں گذرتی - دست دعا برآورد و فریاد بے فائدہ کردن گرفت قال اللہ تعالی فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین - فرمایا ہے حق سبحانہ وتعالی نے پس جسوقت کہ کشتی میں آدمی سوار ہوتے ہیں خداے تعالی کو یاد کرتے ہیں درحالیکہ خالص کرنے والے ہیں اُسکے لیے گردن جھکانے کو - **بیت** دست تضرع چہ سود بندۂ محتاج را + وقت دعا بر خدا

وقت کرم در بغل + قطعہ از زر و سیم راحتی برسان + خویشتن ہم تمتعی برگیر + چونکہ این
خانہ از تو خواہد ماند + خشتی از سیم و خشتی از زر گیر + تضرع بروزن تفعل گریہ وزاری
کرنی تمتع باب تفعل سے برخورداری پانی اور ینی قولہ چونکہ این خانہ از تو خواہد ماند شرط ہے
اور بیت اول اس قطعہ کی اور چوتھا مصرع یعنی سو خشتی از سیم و خشتی از زر گیر + اسکی جزا ہے
مطلب یہ کہ چونکہ یہ گھر تیرے بعد کا ظاہر ہے تجھسے رہجائیگا اور تو دوسری جگہ تو جا بیٹھیگا سونا
چاندی جو تیرے پاس ہو اس سے خلق اللہ کو آرام پہونچا اور اسکو بے فائدہ اس مکان کے
سجانے مین خرچ نہ کر اور یہی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ساتھ لے اور یہ سکتا ہے
کہ اسے چاندی کی ایک اینٹ اور ایک سونے کی فرض کر کہ میراث ہے جاننا چاہیے کہ لفظ خشتے
یائے مجہول یہاں پر تھوڑے کے معنی مین واقع ہے نہ شئ معنی مین جیسا کہ ظاہر ہے (از مترجم
بیت اول پاسے اسلوب بیت ہے اصل جزا مین تو البتہ مصرع چہارم جزا ہے اور مصرعہ سوم شرط
اور بیت دوم کی دو توجیہ ہین ایک یہ کہ جب یہ گھر یہان تجھسے رہجائیگا پاسے ایک اینٹ چاندی
کی اور ایک سونے کی لگا سب برابر ہے دوم یہ کہ جب یہ گھر دنیا مین رہجائیگا تو وہان سے یہ
سونے چاندی کی اینٹ عقبی کے مکان کے لیے اٹھالے جو خرچ فی سبیل اللہ سے ممکن ہے جیسا کہ
اور شروح مین لکھا ہے - آوردہ اند کہ در مصر اقاربی درویش داشت بعد از ہلاک
وے بہ بقیت مال او توانگر شدند جامہای کہنہ بمرگ او بدریدند و خز و دمیاطی ببریدند
ہم ران ہفتہ یکی را دیدم از ایشان بر بادپایے روان و غلامی پری پیکر در پی دوان
با خود گفتم قطعہ وہ کہ گر مردہ باز گردیدے + بمیان قبیلہ و پیوند + رد میراث
سخت تر بودے + وارثان را ز مرگ خویشاوند + بسابقہ معرفتے کہ میان ما بود آستینش
برکشیدم و گفتم بیت بخور ای نیک سیرت سرہ مرد + کان نگون بخت گرد کرد و نخورد
اقارب ہمزہ کے فتح اور خالی رے کے کسرہ سے اپنے لگانے اور نزدیکی قرابت والے - خز
بالفتح تشدید سے ریشمی کپڑا - دمیاط فتح اول و سکون ثانی سے مصر و عدن کے بیچ مین ایک بستی کا
نام ہے - دمیاطی دمیاط کا بنا ہوا کپڑا - قولہ بہ بدریدند یعنی قبا وغیرہ کے سینے اپنے قطع کیا -
بادپا دال موقوف سے دوڑنے والا - اور تیز قدم - وہ بالفتح ایک کلمہ ہے کہ تعریف سے

جب طبیعت برانگیختہ ہوتی ہے جسطرح ہندی مین بول اٹھتے ہین اچھا شعر اور دوسرا کلام سنکر واہ واہ
قبیلہ و پیوند گروہ اور اپنے یگانے - رد بفتح اول و تشدید دوم سے الٹنا اور پھیر دینا -
میراث بالکسر وہ چیز کہ مردہ سے رہی ہو - قولہ ز مرگ خویشاوند متعلق میراث ہے یعنی جو ورثہ کہ
اپنے مرنے کے بعد وارثون کو پہونچا ہوا اسکا پھیر دینا وارثون کو مشکل اور دشوار تر ہوتا ہے - عسر
بفتح اول و دوم کھرا اور بے عیب - نگون بخت شوم اور نحس - **حکایت** صیادی ضعیف
را ماہی قوی در دام افتاد طاقت ضبط آن نداشت ماہی برو غالب آمد و دام
از دستش در ربود و **قطعہ** شد غلامے کہ آب جو آرد + آب جو آمد و غلام ببرد + دام ہر بار
ماہی آوردے + ماہی این بار رفت و دام ببرد + شد یعنی گیا - غلام بالضم لڑکا اور
آشنا و فتح ابراہیم کے فرہنگ مین ہے کہ فارسی والے غلام کو عبد کہتے ہین اور عرب کے لوگ
[illegible] تحقیق کے آدمی کو خواہ عبد ہو یا حر یعنی غلام یا آزاد - قولہ شد غلامے الخ بیان واقعی ہے
کہ سبب اتفاق وقوع مین آیا - دیگر صیادان دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنین صیدے
در دامت افتاد و ندانستی نگاہ داشتن گفت اے برادران چہ توان کرد مرا روزی
نبود و ماہی را ہمچنان روزی باقی ماندہ بود **حکمت** صیاد بے روزی در دجلہ ماہی
نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد - ملامت بالفتح عتاب اور رسوائی - از منتخب اللغات
[illegible] - دجلہ بالفتح رودخانہ اور شہر بغداد کی اور مطلق رودخانہ اور
ندی کے معنی بھی آیا ہے [illegible] منتخب اللغات مین کسرہ سے ہے - **حکایت** دست و پا بریدہ
ہزار پائے را بکشت [illegible] بگذشت و گفت سبحان اللہ با ہزار پائی کہ داشت
چون اجلش فرا رسید از بیدست و پائے نتوانست گریختن **مثنوی** چو آید ز پے دشمن
جانستان + ببندد اجل پائے مرد دوان + در آندم کہ دشمن پیاپے رسید + کمان
کیانی نشاید کشید + دست و پا بریدہ یعنی ایک شخص جسکے ہاتھ پانون نہ تھے از شرح عربی -
ہزار پا ایک کیڑا ہے حشرات الارض کے [illegible] سے پانون اسکے ہوتے ہین اور ملا سعد کی شرح مین
آیا ہے کہ ایک کیڑا ہے [illegible] پانون سبت ہوتے ہین اور بلی کی سی شکل - جانستان
جان لیوا - کیان بالفتح [illegible] پادشاہان ایران کا لقب ہے اور بعضون نے شاہنشاہ کے

معنی مین کہا ہے کمان کیانی وہ کمان کہ منسوب بہ کیان ہے **حکایت** ابلہی را دیدم ہمین
وصلقہ در بر و مرکب تازی در زیر و قصب مصری بر سر کسی گفت سعدی چگونہ
می بینی این دیبا ے معلم برین حیوان لا یعلم گفتم خطی زشت است کہ باب زر نوشتہ است
[illegible]

[illegible]

تم مشاہدہ کروگے اور اگر خون بالفتح معنی خیانت اور ناراستی کے کہین وہ بھی جائز ہی اسواسطے
کہ اس قسم کا کلام اکابر مین اکثر ہوتا ہی (از مترجم علم قافیہ مین اختلاف نہ ادرست ہی جبکہ حرف
روی یعنی حرف اخیر اصلی قافیہ کا مشترک ہو تک یہ احتمال تجویز کرنا شارح سے تعجب ہی) اور احتمال کہ
کہ مطلب تقریر کرین کہ خون حرام مطلق ہی اور حرمت گوشت انسان کی انسان کی کرامت اور شرافت
کے سبب سے اور اس سے قطع نظر کہ خون اس شخص کا حرام ہی اگر تم اسکے تمام اسباب اور ملک شی مین
نگاہ کروگے تو اس شخص کی عدم شرافت اور پلید باطنی کی وجہ سے کوئی شی حلال نہ پاؤگے کہ بسبب کرامت کے
حرام ہو یا حرام مطلق دیکھو گے۔ (از مترجم توجیہات اخیر بعید اور حقیقی صاف متبادر ہین تو ہی)
وہ فروگذاشت ہو گئے۔ مطلب یہ کہ انسان کا خون یعنی قتل بلا فتوی شرعی حرام ہی اور منع نہایت
درجہ یعنی اتلاف خون اور مال و اسباب کے اتلاف سے زیادہ قبیح ہی پس مصنف علیہ الرحمۃ نے نظر
اسکی نالایقی پر مبالغۃ یا شاعرانہ کہا کہ اسکے جملہ سامان اور اسباب مین کچھ حلال اگر ہی تو اسکا خون ہی

قطعہ شریف اگر متضعف شود خیال مبند + کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد شد +
ور آستانۂ سیمین بمیخ زر بندد + گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد شد + متضعف اسم فاعل
یعنی سست اور ناتوان۔ خیال مبند یعنی تصور نکر۔ پایگاہ مرتبہ اور قدر۔ **حکایت**
دزدے گدائی را گفت شرم نداری کہ از برائے جوی سیم پیش ہر لئیم دست درازی
میکنی گفت **بیت** دست دراز از پے یک حبہ سیم + بہ کہ ببرند بدانگے و نیم + لئیم
بروزن کریم کمینہ اور نالائق اور لیام بالکسر جمع۔ حبہ بالفتح اور تشدید باے ابجد دانہ اور
دانگ کا آٹھوان حصہ اور کسی چیز کا ایک حصہ۔ دانگ فارسی کاف سے درم کا چھٹا حصہ
اور درم تین ماشہ اور [illegible] کا ہی۔ **حکایت** مشت زنی را حکایت کنند کہ از
دہر مخالف بفغان آمدہ بود و [illegible] شکایت پیش پدر برد و اجازت
خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوت بازو دامن کامے بدست آرم **بیت** فضل و
ہنر ضائع است تا ننمایند + عود بر آتش نہند و مشک بسایند + پدر گفت اے پسر
خیال محال از سر بدر کن و پای قناعت در دامن سلامت کش کہ بزرگان گفتہ اند
دولت نہ بکوشیدن است چارہ کم جوشیدن است۔ مشت زن زور آور اور پہلوان

دہر مخالف روزگار ناسازگار۔ دست تنگی [illegible] اور افلاس۔ احباب [illegible]
منقولیت پروانگی دنیا اور روا رکھنا [illegible] بالفتح [illegible] آہنگ خیال محال یعنی خیال امر
ناممکن کا **قولہ** دولت نہ بکوشیدن ست چارہ کم جوشیدن ست [illegible] کوشش سے
نہیں ملتی اور علاج اسکا سوائے اسکے نہیں [illegible] طلب کم کریں [illegible] دولت بخشنے والے کی رضا
اور تسلیم اختیار کرے۔ **بیت** کس نتواند [illegible] دولت [illegible] سعی بیفائدہ است
وسمہ بر ابروے کور [illegible] **بیت** [illegible]
[illegible] **بیت** [illegible]
[illegible] **قولہ** وسمہ بر ابروے کور [illegible]
اور کشف اللغات میں ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
از جہت خاطر وجذب منافع [illegible]
[illegible]
[illegible] سالکان طریقت گفتہ اند [illegible]
[illegible] پروانہ رجہان [illegible]
[illegible] پاکیزگی جذب [illegible]
[illegible] نادر تفرج [illegible] فعل [illegible]
[illegible]
[illegible] جمع قلیل [illegible] دوست [illegible] مفعول [illegible]
[illegible] اور جمع کرنا۔ [illegible] اول اور [illegible] دوم [illegible]
ہیں [illegible] جمع۔ [illegible]
یعنی رغبت ترک کرے اور قبول [illegible]
[illegible] اسکے [illegible]

بازرگانی که با وجود نعمت و مکنت غلامان و کنیزان دلاویز و شاگردان چابک دارد
روز به شهری و هر شب به مقامی و هر دم به تفرجگاهی از نعیم دنیا متمتع قطعه منعم بکوه و دشت
و بیابان غریب نیست + هر جا که رفت خیمه زد و بارگاه ساخت + وانرا که بر مراد جهان
نیست دسترس + در زاد و بوم خویش غریب است و ناشناخت + مسلم بروزن مکرم یادر
کیا گیا اور سلامت رکھا گیا۔ مکنت بضم اول اور فتحہ دوم سے قدرت اور توانگری۔ ازتعجب الانہ
شاگردان نوکر اور خدمتگار لوگ۔ نعیم بروزن کریم دسترس اور خوبی حال اور ناز و مال۔ دوم
عالمی که بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایهٔ بلاغت هر جا که رود بخدمتش اقدام نمایند
و اکرام کنند قطعه وجود مردم دانا مثال زر طلاست + که هر کجا که رود قدر و قیمتش
دانند + بزرگ زادهٔ نادان بشهروا ماند + که در دیار غریبش به هیچ نستانند + سوم خوبروی
که درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند که بزرگان گفته اند اندکی جمال به از بسیاری مال
و گویند روی زیبا مرهم دلهای خسته است و کلید درهای بسته لاجرم صحبت او همه
جای غنیمت شناسند قطعه شاهد آنجا که رود عزت و حرمت بیند + ور برانند بقهرش
پدر و مادر خویش + پر طاوس در اوراق مصاحف دیدم + گفتم این منزلت از قدر تو
می بینم بیش + گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد + هر کجا پای نهد دست ندارندش
پیش + منطق نطق ادا ہونے کی جگہ یعنی بات اور بات کہنی۔ فصاحت کشادہ سخن ہونا
اور تیز زبان ہونا۔ اقدام پاؤں آگے آنا۔ اکرام بزرگ گرامی رکھنا۔ وجود بضمتین ہستی۔
زر بالتشدید بروزن شہد کی ... سونا ہے زر طلا زر خالص اس واسطے کہ طلا وہ سونا ہے جس کے
کہ سونے کے پتر میں ہوتا ہے اور بیان تجرید کے طریقہ سے خالص مراد ہے۔ شہروا بفتح شین
... اور سکون ہا اور فتح را سے ... گنج احمد ہے اور فرہنگ ملا سعد میں وہ زر کہ ایک
شہر میں اسکا رواج ہو اور دوسری جگہ نہ چلے اور میر جمال الدین حسین نے لکھا ہے کہ ایک بادشاہ
تھے ... کے سونے چونکہ ... نام اسکا شہروا رکھا اور چھپا کر اپنے ملک میں رواج دیا اور
دوسرے ملک میں ... تھا اور کسی ... نہیں لیتے اور سرور ہی میں ہے کہ شہروا نام ایک کاغذ
کا ہے کہ چین بادشاہ کی ... ہوا اور بیان اسکا یہ ہے کہ سلاطین عجم سے ایک نے اپنی آغاز سلطنت میں

الغرض اظہار سلطنت قرار پانے کے حکم دیا کہ چھوٹے چھوٹے ورق کاغذ کے جیسے فی زمانہ نوٹ ہوا کرتے
ہین ان پر نام بادشاہ کا لکھین جیسے سکہ پر رسم ہے اور لوگون کو دے کہ اپنے آپس مین معاملات خرید و فروخت
مین مثل سکہ کے حکم دیا پھر لوگون نے مارے سیاست سلطانی کے خوف سے اسکو قبول کیا اور اُسی شہر مین وہ
رائج ہوا اور شہر مین نہ چلا۔ **قولہ** بزرگزادۂ نادان بشہر واماند یعنی مانند شہروالے کے ہر کہ اپنے
شہر اور ملک مین رونق اور رواج رکھتا ہو۔ **مخالطت** با خشم آمیزش کرنی خستہ آزردہ اور
زخمی۔ مصاحف بیم کے فتح اور کسرہ نا ہجلی سے بمعنی مصحف **رباعی** چون در پیر موافقت
وا بہری با وجہ اندیشہ نیست گر بیدا ز دست بری بود او بہت گویند فتش
درمیان میاش در پیچم اہمہ کمین شفقی بود چہار رم خوش آواز [illegible] بنجرہ
داودی آب انبیاء یان و مرغ انجیران باز دارد پس بوسیلت این فضیلت ال
مردمان صید کند و ارباب غنی مناوت او غیبت شماینہ مر بری بالفتح والتخفیف جلا
اور بے عیب [illegible] مراد ہی کہ [illegible] اور مبالغہ کے لئے
[illegible] کشف اللغات مین [illegible]
انسان [illegible] زبان کا [illegible] ثانی اور مانند
[illegible] واو و بالاشباع
[illegible] بیان وقت
[illegible] مناوت [illegible] زبانی کے
[illegible] **شعر** [illegible] الانعانی [illegible] الثانی یعنی
[illegible] اخر جسیم
[illegible] گلستان [illegible]
[illegible] خوب یعنی [illegible] کی طرف ہو
پس کون [illegible] اسکے اعضا مین ہو ایسے شخص کے [illegible]
جو مطلب یہ [illegible]
[illegible] ساتھ ہی **قطعہ** خوش

آواز نرم و غمگین + بگوش حریفان مست صبوح + بہ از روی زیباست آواز خوش + که آن حظ نفس است واین قوت روح + پنجم پیشہ وری که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبرو ایش از بہر نان ریختہ نشود چنانکہ خردمندان گفتہ اند قطعہ گر بغریبی رود از شہر خویش + سختی و محنت نبرد پارہ دوز + ور بخرابی فتد از مملکت + گرسنہ خسپد ملک نیمروز + غمگین بالفتح حاے مہملہ اور کسرہ زاے منقوطہ سے غمگین - حریف بالفتح ہم صحبت اور ہم پیشہ - صبوح بالفتح شراب بامدادی اور صبح کے وقت شراب پینی - حظ فتح اول اور تشدید دوم سے بہرہ مند ہونا اور بہرہ - نفس فتح اول اور سکون دوم سے ذات اور شخص اور تن اور نفس امارہ کو بھی کہتے ہیں کہ لذات اور شہوات جسمانی کی طرف مائل ہو - قوت ضم اول اور سکون دوم سے روزی اور علعمہ بقدر حاجت کے - آن اور این کلمہ اشارت ہیں اور مشار الیہ آنکے روسے زیبا اور آواز خوش ہے - پارہ دوز کپڑے کے ٹکڑے سینے والا یعنی درزی - ملک نیمروز باضافت بادشاہ ولایت سیستان - چنین صفتہا کہ بیان کردم اے پسر در سفر موجب جمعیت خاطر است و داعیہ طیب عیش و آنکہ ازین جملہ بے بہرہ است بخیال باطل درجہان برود و دیگرکسش نام ونشان نشنود قطعہ ہر آنکہ گردش گیتی بکین او برخاست + بغیر مصلحتش رہبری کند ایام + کبوترے کہ دگر آشیان نخواہد دید + قضا ہمی بردش تا بسوی دانہ و دام + پسر گفت اے پدر قول حکمارا چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم است باسباب حصول آن تعلق شرط است و بلا اگرچہ مقدر است از ابواب دخول آن احتراز واجب - قطعہ رزق ہرچند بیگمان برسد + شرط عقلست جستن از درہا + گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد + تو مرو در دہان اژدرہا + داعیہ خالی نہیں کے کسرہ سے چاہنے والا اور خواہش طیب بالکسر خوشی - عیش بالفتح زندگانی - گیتی کاف فارسی کے کسرہ سے روزگار اور بعض نے کہا کہ دنیا کو کہتے ہیں اور شہ نداسمین زمین کے معنی میں آیا ہے - مقسوم بانٹا ہوا اور حصہ کیا گیا - اژدر بفتح ہمزہ و دال سکون زاے فارسی اژدہا یعنی بڑا سانپ اژدرہا جمع - درین صورت کہ منم با پیل دمان بزنم و با شیر ژیان پنجہ درافگنم مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کزین بیش طاقت بے نوائی نمی آرم قطعہ چون مرد برافتاد ز جاے و مقام خویش + دیگر چہ غم خورد

ہمہ آفاق جاے اوست + شب ہر توانگری بسرائی ہمی رود + درویش ہر کجا کہ
شب آمد سراے اوست + این بگفت و ہمت خواست و پدر را وداع کرد و روان
شد و با خویشتن ہمی گفت ۔ وہاں تند اور تیز اور شدت حملہ کرنے والا اور نہ بادہ خوشی اور غصہ
مارے شیر زخل کرنے والا - شیر ژیان بالکسر تند اور غصہ کا بھرا اور درندہ از بیان قاطع
ہست کسر اول اور تشدید دوم سے قصد اور آہنگ - بیت ہنرور چو بختش نباشد بکام +
بجائی رود کش ندانند نام + تا برسید بر کنار آبے کہ سنگ از صلابت او بر سنگ
ہمی آمد و خروشش بہ فرسنگ ہمی رفت صلابت بالفتح سختی - خروش بضم اول
اور ثانی اور ثالث مجہول سے آواز اور فریاد - فرسنگ بالفتح تین کوس قولہ ہنرور چو بختش الخ یعنی
ہنروالا کہ نصیب اسکا اسکی مراد کے موافق نہو جہان کہیں جاے اسکا نام و نشان جانیں
اور کہہ سکتے ہیں کہ ہنروالا جسکا نصیب ناموافق ہو اس مقام پر اسے جانا چاہیے کہ نام و نشان
اسکا نہ جانیں اور توجیہ دوم نظر بربط کلام سابق بہتر ہے - بیت سہمگین آبے کہ مرغ آبی
در وے ایمن نبود + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربود + گروہے مردمان را
دید ہر یک بقراضہ زر در معبر نشستہ و رخت سفر بستہ جوان را دست عطا بستہ بود زبان
ثنا بر کشود چندانکہ زاری کرد یاری نکردند و گفتند - سہمگین خوفناک - آسیا سنگ معروف
ہے اور وہ چکی کا پتھر ہے کہ آدمی اور چوپایہ اسکو گھماتے ہیں - بقراضہ زر یعنی ریزہ زر دیکر -
معبر بکسر اول اور فتحہ سوم جس جگہ پر دریا اترین جیسے کشتی پل وغیرہ اور فتح اول سے گھاٹ
اور یہاں کشتی مراد ہے - رخت بالفتح ایک مرد کا لباس اور اسباب خانہ وغیرہ ثنا ثاے مثلثہ سے
تعریف کرنی اور ستایش - بیت بے زر نتوانند کہ کنند بر کس زور + گر زر داری بزور
محتاج نہ + ملاح بے مروت از و بخندید برگردید و گفت بیت زر نداری نتوان
رفت بزور از دریا + زور دہ مردہ چہ باشد زر یک مردہ بیار + قولہ بے زر نتوانند کہ کند
برکس زور یعنی جسکے پاس زر نہو کسی پر زور نہیں کر سکتا - دہ مردہ و یک مردہ واسطے نفی
آخر مین لیاقت کے واسطے ہے یعنی طاقت دس مرد کے لائق کام مین نہین آتی ہے زر ایک
مرد کے لیے کافی ہو لاؤ - جوان را دل از طعنہ ملاح بہم برآمد خواست کہ ازو انتقام

کشتی رفتہ بود آواز داد و گفت اگر بدین جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید **بیت** بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند + درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند + چندانکہ دست جوان بریش و گریبان ملاح رسید اور ابخود کشید و بے محابا فرو کوفت یارانش از کشتی بدر آمدند کہ پشتی کنند ہمچنان درشتی دیدند پشت بگردانیدند جز مصلحت آن ندیدند کہ با او مصالحت کنند و باجرت کشتی مسامحت + انتقام بالکسر کینہ کھینچنا کسی سے ہندی میں کہتے ہیں بغض نکالنا - شرہ دو فتحہ سے غلبہ حرص کا باب ضرب یضرب سے از شرح عربی - محابا بالضم دریغ اور مہر و محبت اصل میں محابات تھا تخفیف کے لیے تا کو حذف کیا از مترجم منتخب اللغات میں محابا بالضم رعایت کرنا اور صلح و آشتی کرنی اور کلام فارسی میں تا حذف ہوئی اور [illegible] فروگذاشت کرنی اور بخشش میں کسی کے ساتھ مدارا کرنا - مصالحت بالضم اور فتحہ لام سے صلح کرنی - مسامحت ضم میم اول و فتح میم دوم سے فروگذاشت کرنی اور سہولت کرنی - **مثنوی** چو پرخاش بینی تحمل بیار + کہ سہلی بہ بندد در کارزار + لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز + نبرد قز نرم را تیغ تیز + بشیرین زبانی و لطف و خوشی + توانی کہ پیلے بموی کشی + بعذر ماضی بقدمش افتادند و بوسہ چندے بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی در آوردند و روان شدند تا برسیدند بستونے از عمارت یونان در آب ایستادہ ملاح گفت کشتی را خللے ہست یکی از شما کہ زور آور تر است باید کہ برین ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جوان بغرور دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزردہ نیندیشید و قول حکما را کار نفرمود و گفتہ اند ہر کرا رنجی بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت رسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن مباش کہ پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند - پرخاش بالفتح لڑائی تلوار اور لکڑی اور ہاتھ سے اور زبانی جھگڑے کو بھی کہتے ہیں - لطافت بالفتح تازگی اور نرمی - ستیز دو فتحہ اور یاے مجہول سے لڑائی - قز بالفتح و تشدید دوم ابریشم اور بالتخفیف ضرورتاً - عذر بالضم بہانہ - نفاق بالکسر دورویی - خلل دونون فتحہ سے کام کا تباہ ہونا اور فساد اور رخنہ ایک چیز میں از کشف اللغات - **قولہ** تا عمارت کنیم یعنی تاکہ اسکی اصلاح اور آبادی مین ہم مشغول

ہوں جاننا چاہیے کہ آباد اس جگہ یعنی خوش اور خوب کے بھی آیا ہے - پاداش فارسی بمعنے برے اور بھلے کی جزا - **بیت** چہ خوش گفت یکتاش باخیلتاش + چو دشمن خراشید بادی ایمن مباش + **قطعہ** مشو ایمن کہ تنگ دل گردی + چون ز دست ولے بتنگ آید + سنگ بر بارہ حصار مزن + کہ بود کز حصار سنگ آید **قولہ** یکتاش باخیلتاش شرح عربی میں لکھا ہے کہ یکتاش ایک بادشاہ کے مصاحب کا نام ہے اور خیلتاش یعنی ہم نشین اور بعضوں نے کہا یکتاش طنبور بنانے والا اور خیلتاش تیر بنانے والا - اور فرہنگ مالا بدمنہ میں لکھا ہے کہ نام دو پہلوان کا ہے - از مترجم سراج الدین علیخان آرزو نے خیابان شرح گلستان میں تحقیقات اس لفظ کی اسطرح تحریر فرمائی ہے کہ مدار الافاضل میں یکتاش بیا ے وحدہ مکسور نام بادشاہ خوارزم کا ہے اور بعضے کتب میں بالفتح ایک دو غلام میں سے خیلتاش خواجہ ایک ہو اور تاش بمعنے شریک [illegible] اور یار دو خانہ ہو اور [illegible] اور صاحب خانہ مراد رکھیں اور ایک وجہ سکے ساتھ ہو جیسے کہ ایک مالک کے دو غلام ہوں اور دو نوکر باہم خواجہ تاش ہوں مؤلف [illegible] اور ظاہر اصحیح بکسر اول ہے اور کاف فارسی [illegible] یعنی صاحب اور [illegible] یعنی صاحب غلام کے [illegible] ہو سکتا ہے کہ بالفتح ہو [illegible] تحقیق اسکی پہلے ہو چکی [illegible] اس تقدیر [illegible] پر ترکیب [illegible] اور خواجہ تاش [illegible] فاصل [illegible] [illegible] خواجہ [illegible] یکتاش [illegible] یادہ لطف میں [illegible] شہر [illegible] خیلتاش یعنی خواجہ تاش [illegible] ایک غلام باخواجہ تاش [illegible] کا جو کیا اچھا [illegible] قول [illegible] خیلتاش [illegible] ایک پہلوان کا نام [illegible] کی [illegible] [illegible] بالفتح [illegible] بہت قلعہ کی [illegible] [illegible] حصار [illegible] رفت [illegible] وقت [illegible]

بیکنار افتاد و از حیاتش رمقی مانده بود و برگ درختان خوردن گرفت و بیخ گیاهان برآوردن
تا اندکے قوت یافت سر در بیابان نہاد و میرفت تا تشنہ و بی طاقت شد بر سر چاہے
رسید قومی برو گرد آمده شربت آب بپشیزے ہمی آشامیدند جوان را پشیزے نبود
طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز کرد میسر نشد تنی چند را
فرو کوفت مردان غلبه کردند و بے محابا بزدندش - مقود بکسر میم اور سکون قاف اور
فتحہ واو سے وہ رسّی یا تسمہ کہ مہار اور لگام میں باندھتے ہیں اور یہاں رسّی کشتی کی مراد ہے - زمام
بالکسر رسّی کہ اونٹ کی نکیل میں باندھتے ہیں اور کشتی کی رسّی مراد ہے - درگسلانید کاف فارسی کے
کسرہ سے کھولا اور جدا کیا - رمق دو فتحہ سے بقیہ جان - پشیز دو کسرہ سے پیسہ جسکو عربی میں
فلوس کہتے ہیں - قطعہ پشہ چو پر شد بزند پیل را + با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست +
مورچگان را چو بود اتفاق + شیر ژیان را بدرانند پوست + قولہ پشہ چو پر شد یعنی
ہجوم کیا اور اکھٹے ہو کر غلبہ کیا - مورچگان را بدرانند پوست از دریدن یعنی شیر کی کھال کو
کاٹ کر یا پرسے پچھے اڑا دیں - بحکم ضرورت در پی کاروانے در افتاد و برفت شبانگاہ
برسیدند بمقامے کہ از دزدان پر خطر بود کاروانیان را دید لرزه در اندام افتاده
و دل بر ہلاک نہاده گفت اندیشہ مدارید کہ یکی منم تنہا ده مرد را جواب دہم و دیگر جوانان
یاری دہند این بگفت و مردم کاروانان بلاف او دل قوی شدند و بہ صحبتش
شادمانی کردند و بزاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معده بالا گرفته
بود و عنان طاقت از دست رفتہ لقمہ چند از سر اشتہا تناول کرد و دمے چند آب در
سرش آشامید تا دیو درونش بیارامید و بخفت پیر مردے جہان دیده در آن کاروان
بود گفت ای جماعت من ازین بدرقہ شما اندیشناکم بیش ازانکہ از دزدان چنانکہ
حکایت کنند کہ عربی را درمی چند گرد آمده بود و بشب از تشویش لوریان در خانہ
نمی خفت یکے را از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنہائی بدیدار وے منصرف کند
شبی چند در صحبت او بود چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد
بامدادان عرب را دیدند عریان و گریان کسے گفت حال چیست مگر آن درمہای ۱

ترا ازو چہ گفت لا اله الا الله بدرقه بود [illegible] بیہودہ کلام بدرقه بروزن دغدغه رہبر
اور رہنما [illegible] بیان [illegible] اسم فاعل از صرف [illegible] والا
قطعه هرگز ایمن ز مار ننشستم تا بدانستم آنچه عادت اوست زخم دندان دشمنی
بترست که نماید بچشم مردم دوست که آنکه ہرگز [illegible] کاف فارسی اور بائے
حطی ست ناچار [illegible] اور [illegible] کو بھی کہتے ہیں [illegible]
ہرگز [illegible] لا ایزال کے معنی میں بھی آیا ہے ایمن ہمزہ اور میم کے کسرہ سے بخوف اور بے
امالہ ایمن کا ہر فارسی کے استعمال میں عربی کے یعنی جب سے کہ ظاہری و باطنی اسکی عادت
سے میں واقف ہوگیا ہوں ہرگز اس سے نڈر نہیں بیٹھا اور ایسے یار کی صحبت سے میں نے
پرہیز کیا **قوله** زخم دندان دشمنی الخ دشمن یا بھال سے ہر ایک وہ دشمن کہ لوگوں کی آنکھ
میں اپنے تئیں دوست ظاہر کرتا ہو اسکے دانت کے زخم دوسرے دشمنوں کی بہ نسبت زیادہ
تر ہیں [illegible] دانید است یاران من که این جوان هم از جمله دزدان باشد و بعیاری
در میان ما تعبیه شده تا بوقت فرصت یاران را خبر کند پس مصلحت آن می بینم که
مر این خفته را بگذاریم و رخت برداریم جوانان را تدبیر استوار آمد و مهابتی از
مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوان را خفته بگذاشتند آنگه خبر
یافت که آفتابش بکتف تافت سر برآورد و کاروان رانده دید بیچاره بسی بگردید
ره بجایی نبرد تشنه و بی نوا روی بر خاک و دل بر هلاک نهاده همی گفت عیاری
بالفتح اور تشدید یائے تحتانی سے بیباکی اور چالاکی تعبیه بروزن تذکره آماده کرنا
اور آراستہ کرنا مهابت بالفتح ڈرنا کتف بالفتح اول اور ثانی [illegible] دوش اور شانہ
اور [illegible] **شعر** من ذا یحدثنی وزم العیس ما للغریب
سوی الغریب [illegible] کون شخص ہے ایسا جو میرے ساتھ باتیں کرے اور حالانکہ
[illegible] اونٹ اور [illegible] ساتھ والی
بات [illegible] بیان [illegible] باشد [illegible] اور
[illegible] افتادہ بود [illegible]

ایستادہ ہمی شنید و در ہیاتش نظر کرد صورت ظاہرش بگردیدہ دید و حالش پریشان پرسیدش کہ از کجائی و بدین جایگہ چون افتادی برخی از آنچہ بر سرش گذشتہ بود اعادت کرد ملک زادہ را بر و رحم آمد خلعت و نعمت داد و معتمدی با وی فرستاد تا بشہر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت حالش شکر گفت شبانگاہ از آنچہ بر سر او رفتہ بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفای روستائیان بر سر چاہ و غدر کاروانیان در راہ با پدر میگفت پدر گفت اے پسر نگفتمت در وقت رفتن کہ تہیدستان را دست دلیری بستہ است و پنجہ شیری شکستہ ۔ غربت یہین منقولہ کے ہمعنے سفر ۔ ہمیانہ فتح اول اور سکون یائے ثانی اور فتح ہمزہ ہشکل او صورت اعادت بالکسر پھیر لانا ۔ معتمد تکیہ کیا گیا اسم مفعول [illegible] ۔ روستائیان باشندگان دیہات ۔ غدر بالفتح بیوفائی ۔ بیت چہ خوش گفت آن تہیدست سلحشور جوی زر بہتر از پنجاہ من زور پسر گفت اے پدر ہر آینہ تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر ننہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشان نکنی خرمن برنگیری نبینی باندک مایہ رنجی کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم و بہ نیشی کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم سلحشور [illegible] قاطع مین بفتح اول [illegible] اور دوم [illegible] ہتھیار لگائے ہوئے کو کہتے ہین اور کشف اللغات مین بکسر اول اور [illegible] بھی آیا ہے ۔ خطر [illegible] [illegible] ہونا ۔ خرمن [illegible] [illegible] [illegible] کو کہتے ہین ۔ عسل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور نوش بالفتح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نوشدارو اور [illegible] عسل [illegible] [illegible] شیرینی [illegible] ہے اور یہان مراد عسل سے ہے ۔ بیت گرچہ بیرون ز رزق نتوان خورد + در طلب کاہلی نشاید کرد + بیت غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ + ہرگز نکند در گرانمایہ بچنگ + حکمت آسیا سنگ زیرین متحرک نیست لاجرم تحمل بار گران میکند قطعہ چہ خورد شیر شرزہ در بن غار + باز افتادہ را چہ قوت بود +

گر تو در خانہ صید خواہی کرد ؛ دست و پایت چو عنکبوت بود ؛ پدر گفت اے پسر ترا درین نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری تا گلے از خار و خار از پاے بدر آمد کہ صاحب دولتی بتو رسید و بر تو بخشید و کسر حال ترا بتفقدے جبر کرد و چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد۔ غواص بفتح اول و تشدید دوم غوطہ خور موتی کے لیے از منتخب اللغات۔ شرزہ بروزن ہمزہ غصہ کا بھرا ہوا درندہ اور یہ لفظ شیر اور چیتے کے سوا دوسرے درندوں کے واسطے نہیں لاتے اور بھی شرزہ ایک درندہ ہے جو غالب تر شیر سے ہو۔ باز ایک پرند ہے مشہور کہ بادشاہ اور امرا اُس سے شکار کھیلتے ہیں۔ باز افتادہ باز عاجز اور زبون کمزور۔ قوت بضم اول و سکون دوم سے توشہ اور روزی۔ عنکبوت ایک کیڑا مکھی پکڑنے والا اور اُسے جولاہا بھی کہتے ہیں اور ہندی میں مکڑی۔ کسر بفتح اول اور سکون دوم سے شکستگی۔ تفقد بروزن تفعل گم شدہ چیز کو ڈھونڈھنا۔ اور فارسی میں معنی مہربانی۔ جبر بفتح جیم سے ٹوٹے کو باندھنا اور کسی حال کو درست کرنا از منتخب اللغات نادر کمیاب حکم بضم اول اور سکون دوم سے حکم دینا اور جاننا اور فیصلہ کرنا۔ **بیت** صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد ؛ افتد کہ یکے روز پلنگش بخورد ؛ شغال بالفتح ایک جانور ہے اور مشہور ہے کہ گیدڑ اور لومڑی کے ہم شکل۔ ببرد بضم اول اور فتحہ دوم سے ۔۔۔ افتد یعنی اتفاق پڑے پلنگ دونوں فتحہ سے ایک جانور ہے ۔۔۔ اور ایک جانور ہے جسے فارسی میں ۔۔۔ کہتے ہیں راز مترجم مشہور نسخہ شکار سے ۔۔۔ بان ۔۔۔ واسطے کہ ماقبل روی متحرک ہے۔ چنانکہ یکی از ملوک پارس نگینی گرانمایہ در انگشتری داشت بارے بحکم تفرج با تنے چند از خاصان بمصلاے شیراز بیرون رفت فرمود تا انگشتری را بر گنبد عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقہ انگشتری بگذراند خاتم او را باشد اتفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمت او بودند جملہ خطا کردند مگر کودکے کہ بر بام رباطی بازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت باد صبا تیر او از حلقہ انگشتری بگذرانید ملک خلعت و نعمت و خاتم بدو ارزانی داشت

آوردہ اند کہ تیر کمان را بسوخت گفتندش چرا چنین کردی گفت تا رونق
نخستین بجای ماند قطعہ گہ بود کہ حکیم روشن رای + بر نیاید درست تدبیرے +
گاہ باشد کہ کودکے نادان + بغلط بر ہدف زند تیرے + تفرج باب تفعل سے کشایش
پانی اور تنگی اور دشواری سے نکلنا۔ مصلاے شیراز بضم اول اور فتح دوم اور تشدید سوم
نماز گاہ رکھنا یاد اور رکھنا یاد شیراز کے پاس ایک عیدگاہ ہے۔ عضد حالی ہیں کے فتحہ اور منقوطہ
ضاد کے ضمہ سے ایک مرد کا نام ہے از شرح عربی۔ نصب بالفتح برپا اور قائم کرنا۔ حکم انداز وہ
شخص جو حکمی تیر لگائے اور خطا نہ کرے۔ رباط بالکسر سرائے اور گھر۔ بازیچہ جیم فارسی کے فتحہ سے وہ شے
جس سے کھیلیں اور مسخرے کو بھی کہتے ہیں از برہان قاطع۔ ہدف دو فتحہ سے نشانہ حکایت
درویشے را شنیدم کہ بغارے در نشستہ بود و در بروی خود از جہان بستہ و ملوک
اغنیا را در چشم ہمت او شوکت نماندہ قطعہ ہر کہ بر خود در سوال کشاد + تا بمیرد نیازمند
بود + آز بگذار و پادشاہی کن + گردن بے طمع بلند بود + ملوک بالضم بادشاہان۔
اغنیا بالفتح مالداران۔ شوکت بالفتح جاہ اور مرتبہ اور دبدبہ۔ سوال بالضم مانگنا اور واو
کے ہمزہ سے بھی آیا ہے۔ از منتخب اصل ہمزہ ہے کشادہ برہان قاطع میں کاف فارسی کے
ضمہ سے بمعنی فراخ لکھا اور میر جمال الدین حسین نے بھی فارسی کاف سے تصحیح کی ہے اور مؤیدین
کاف عربی کے ساتھ ہے اور ہندی کاف عربی سے پڑھتے ہیں اور اہل عراق و خراسان کاف
فارسی سے۔ آز بالمد آرزو اور خواہش حرص اور شرہ تمام امور میں اور آژ زاے فارسی سے
آرام پایا اور امر بھی ہے یعنی بیاسا از برہان قاطع۔ یکے از ملوک آنطرف اشارت کرد کہ
توقع بکرم اخلاق عزیزان چنین است کہ بنان و نمک با ما موافقت کنند شیخ رضا داد
بحکم آنکہ اجابت دعوت سنت است دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت عابد از
جاے بجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون ملک غائب
شد یکے از اصحاب پرسید شیخ را چندین ملاطفت با پادشاہ خلاف عادت بود دریں
چہ حکمت ست گفت نشنیدہ کہ گفتہ اند۔ اجابت بالکسر قبول کرنا۔ دعوت بالفتح
کھانے کے لیے بلانا۔ سنت بالضم اور تشدید نون سے طریقہ حضرت رسالت پناہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قدوم بالضم پہنچنا آنا۔ تلطف بروزن تفعل مہربانی کرنی۔ **بیت**

ہر کرا بر سماط بنشستی + واجب آمد بخدمتش برخاست + سماط بالکسر دسترخوان اور صف اور قطع۔ را افادہ ہر کرا یعنی را نے فائدہ دیا ہر کسی کے۔ ترجمہ۔ جس پر تم بیٹھے اور نعمت اسکی کھائی اسکی خدمت کو اٹھنا اور اسکی نعمت کا شکر ادا کرنا واجب اور لازم آیا۔ **مثنوی**

گوش تواند کہ ہمہ عمر وے + نشنود آواز دف و چنگ و نے + دیدہ شکیبد ز تماشای باغ + بے گل و نسرین بسر آرد دماغ + گر نبود بالش آگندہ پر + خواب توان کرد حجر زیر سر + ور نبود دلبر ہمخوابہ پیش + دست توان کرد در آغوش خویش + وین شکم بے ہنر پیچ پیچ + صبر ندارد کہ بسازد بہیچ + نی بالفتح ایک ساز ہے مشہور جسکو نا بھی کہتے ہین اور ہندی مین بانسری۔ گل بالضم مشہور [illegible] کہتے ہین۔ نسرین فتح نون اور کسرہ را کے مہملہ ایک سفید پھول خوشبو کہ ہندی اسے سیوتی کہتے ہین اور نسترن بھی۔ بسر آرد یعنی موافقت کرے اور دن بسر کرے۔ بالش آگندہ پر یعنی پرندون کے نفیس اور نرم پرون سے بھرا ہوا۔ پیچ پیچ یعنے خم در خم اور خوب لپٹے ہوئے اور یہ کنایہ انتون کی طرف ہے اور ہو سکتا ہے کہ پیچا پیچ پیٹ کی آنتون مین واقع ہے یا یہ معنی کہ جسکی حقیقت نہ کھلے اسواسطے کہ پیچ پیچ معشوق کی صفت مین بطور مدح اور دوسری صفت مین بطور ہجو کہتے ہین۔ ہیچ بالکسر اور جیم فارسی کے معنے کچھ اور کچھ نہین۔ اور یہ قطعہ مین مقولہ مصنف قدس سرہ کا بطور تمثیل کے گذشتہ عبارت کے واسطے ہے یعنی بدون ان چیزون کے آدمی بسر کر سکتے ہین لیکن کھانے بغیر زندگی نہین ہو سکتی پس درویش بادشاہ کے مانند لا محالہ پیٹ کے معاملہ مین خلاف معمول اور اسکی

تمت [illegible]

باب چہارم در فوائد خاموشی

حکایت یکی را از دوستان گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدہ دشمنان [illegible] گفت دشمن آن بہ کہ نیکی نبیند [illegible]

اور پیش آمدہ اور چہرہ مراد اکثر - گرایہ کاف فارسی کے فتحہ سے میل کرتا ہے **شعر** اخو العداوۃ
لایمر بصالح + الا و یلمزہ بکذاب اشر + یعنی دشمن کم بخت آدمی پر گذر نہیں کرتا مگر اس حال
میں کہ اسکو زیادہ جھوٹ سے عیب لگاتا ہے - **بیت** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبست +
گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار است + **بیت** نور گیتی فروز چشمہ ہور + زشت
باشد بچشم موشک کور + ہور ضم ہا اور واو مجہول اور رائے قرشت سے آفتاب اور
بھی ایک ستارہ ہے کہ ہزار سال پیچھے نکلتا ہے از برہان قاطع - موشک کور کاف تصغیر و تحقیر کا
اور کور صفت معنی چھچھوندر جو دن کو نہیں نکلتی - **حکایت** بازرگانے را ہزار دینار
خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے این سخن در میان نہی گفت اے پدر
فرمان تراست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدہ این مطلع گردانی کہ مصلحت در نہان
داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ
بیت مگو اندہ خویش با دشمنان + کہ لاحول گویند شادی کنان + دینار بالکسر
مہر زر سرخ - خسارت بالفتح ہلاکی اور زیان از منتخب اللغات - شماتت بالفتح خوش ہونا
بری چیز سے جو کسی کو پہونچے - **قولہ** مگو اندہ خویش مخفف اندوہ ہے - **قولہ** لاحول گویند
یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ یعنی نہ گناہ سے بازگشت ہے اور نہ کسی چیز کی طاقت مگر اللہ تعالی
کی مدد سے - **قولہ** شادی کنان حال ہے ضمیر فاعل سے گویند کے جو راجع دشمنان کی طرف ہے
حکایت جوانے خردمند از فنون فضائل حظی وافر داشت و طبعی نافر
چندانکہ در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن ببستے باری پدر گفت اے پسر
تو نیز آنچہ دانی بگوے گفت ترسم کہ بپرسند از آنچہ ندانم شرمساری برم **قطعہ** آن
شنیدی کہ صوفئی میکوفت + زیر نعلین خویش میخے چند + آستینش گرفت سرہنگی
کہ بیا نعل بر ستورم بند + **بیت** نگفتہ ندارد کسے با تو کار + ولیکن چو گفتی
دلیلش بیار + فنون جمع فن بالفتح و التشدید کہ ایک قسم اور ہر چیز کی نوع ہے -
فضائل کسرہ ہمزہ سے زیادتی جمع فضیلت - حظ فتح اول اور تشدید دوم سے بہرہ حصہ
نصیب حظوظ جمع - محافل میم کے فتحہ اور فے کے کسرہ سے جمع محفل - نعلین فتح نون اور

لا مستثنیٰ اور دوسرا ایک قسم کی جوتی ہے اور نعت کہتے ہین لام کے کسرہ سے اور تثنیہ میں دو سینگے پاے وحدت سے ایک سپاہی۔ **حکایت** عالمی معتبر را مناظرہ افتاد با یکی از ملاحدہ و بحجت با او بس نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت با چندین علم و ادب و فضل و حکمت که تو راست با بیدینی بحجت بر نیامدی گفت علم من قرآن است و حدیث و گفتار مشایخ و او بدینها معتقد نیست و نمی شنود مرا شنیدن کفر او چه کار آید **بیت**

آن کس که به قرآن و خبر زو نرهی + آنست جوابش که جوابش ندهی + مناظرہ فتح میم کے ساتھ اور ملاحدہ منقول ہے فتحہ سے یہی ہیں بحث کرنی ایک چیز میں اور ایک چیز کا نظر میں لانا ملاحدہ جمع ملحد اور کہا جاتا ہے ملحد جمع ملحد بضم اول اور کسرہ حا کے ساتھ راہ حق سے پھرنے والا۔ اور فاسق اور سپر دین تختہ فتح اول ثانی پیدا دوم سے بیان اور دلیل۔ سپر پیداختن عاجز ہوا۔ خبر و حدیث حدیث۔ **حکایت** جالینوس ابلهی را دید دست در گریبان دانشمندی زده و بی حرمتی همی کرد گفت اگر این دانا بودی کار وی با نادان بدینجا نرسیدی **مثنوی** دو عاقل را نباشد کین و پیکار + نه دانایی ستیزد با سبکسار + اگر نادان به وحشت سخت گوید + خردمندش به نرمی دل بجوید + دو صاحبدل نگه دارند مویی + همیدون سرکش و آزرم جویی + وگر بر هر دو جانب جاهلانند + اگر زنجیر باشد بگسلانند + جالینوس نام ایک حکیم کا مشہور یونان سے لیب حاذق تھا۔ پیکار بے فائدہ ہے کہ تحتی جھگڑا اور لڑائی۔ سبکسار تخفیف میں اور بے ادبیکہ بے معنی ہے اور تخفیف ایک آدمی اور سبکی ہے وقار آدمی کو بھی کہتے ہین اور شرح میں لکھا ہے کہ سار اور ستار ادات مکان ہین بالغہ کے لیے آتا ہے اور کثرت یا شدت ظاہر کرتا ہے مثلا سبکسار بمعنی بہت سبک اور کہسار اور گلزار اور چشمہسار کنایہ ہے ہر کوہ عظیم اور ہر گلزار اور باغ بہت پھولے ہوسے اور بڑے چشمے سے ہے۔ **قوله** دو عاقل را نباشد کین و پیکار یعنی اگر دو آدمی عقلمند ہوں ہر چند ناخوشی ہو جاسے لڑائی اور جھگڑا وقوع میں نہیں آتا اور اگر ایک نادان ہو اور دوسرا عقلمند ہر چند سبکسار ہو دانا اس سے نہیں لڑتا۔ وحشت بالفتح رنجیدگی اور تنہائی اور غم۔ از منتخب اللغات۔ صاحبدل مراد عاقل **قوله** نگہ دارند

یعنی دو عقلمند کے درمیان ایک بال ہو اسکا حفظ کریں اور حد سے تجاوز کر لڑائی کا ارادہ
نہ کریں **قولہ** ہمیدون سرکش و آزرم جو بتے- ہمیدون یعنی ہمچنین و ہمین زمان اور اسوقت
از برہان قاطع - آزرم بالمد اور فتح زا سے معجمہ سے نرمی اور مہربت اور صلح و شفقت از
برہان قاطع - یعنی یہی کہ ایک سرکشی کرے اور دوسرا مہر و محبت کرے - بگسلانند یعنی
توڑا دین - **مثنوی** یکے را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت اے
نیک فرجام + بترزانم کہ خواہی گفتن آنی + کہ دانم عیب من چون من ندانی +
فرجام بفتحہ فا اور سکون را کھا ہے بروزن و معنی انجام کہ انتہا و آخر ہو- **حکایت** سحبان
وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالی بر سر جمع سخن گفتی و لفظے را
مکرر نکردے اگر ہمان لفظ اتفاق افتادے بعبارت دیگر گفتی و از جملہ آداب ندمائے
ملوک یکی این ست **مثنوی** سخن گرچہ دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین
بود + چو یکبار گفتی مگو باز پس + کہ حلوا چو یکبار خوردند بس + سحبان فتح اول سے ایک
شخص فصیح کا نام ہے عرب میں مشہور کہ اسکا باپ وائل تھا از شرح عربی فصاحت بالفتح
کشادہ سخن ہونا اور تیز زبان ہونا از منتخب اللغات - تصدیق بالفتح باور کرنا تحسین
خوبی کے ساتھ نسبت کرنا اور آفرین - **حکایت** یکی را از حکما شنیدم کہ می گفت
ہرگز کسے بجہل خود اقرار نکردہ است مگر آنکس کہ چون دیگرے در سخن باشد ہمچنان تمام
ناگفتہ او سخن آغاز کند **مثنوی** سخن را سرست اے خداوند و بن + میاور سخن
درمیان سخن + خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش + نگوید سخن تا نہ بیند خموش +
جہل بالفتح نہ جاننا - اقرار بالکسر کوئی چیز کہنے سے اپنے اوپر ثابت کرنی - سر بالفتح ابتدا-
بن ضم باے ابجد سے بنیاد اور پایان اور درخت کی جڑ اور ہر چیز کی انتہا یعنی درخت کی طرح ہر سخن کی
اصل اور جڑ ہے اور سر - فرہنگ عقل اور دانش - **حکایت** تنی چند از بندگان سلطان
محمود گفتند حسن میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلان مصلحت گفت
بر شما ہم پوشیدہ نباشد گفتند آنچہ با تو گوید با امثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد
آنکہ داند کہ نگویم پس چرا می پرسید + چیست نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہل شناخت + بسر ۲۱۰

شاہ سر خویشتن نتاید باخت + حسن میمندی نام ہے وزیر سلطان محمود غزنوی کا نسبت
بمقام میمند۔ سر بانکات تشدید پوشیدہ اور جو چیز پوشیدہ کی ہو۔ **حکایت** زر قد
بیع سرائی متردد بودم جہودے گفت من از کدخدایان قدیم این محلتم وصف این
خانہ چنانکہ ہست از من بپرس بخر کہ ہیچ عیب ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایہ اوی قطعہ
خانہ را کہ چون تو ہمسایہ است + دہ درم سیم کم عیار ارزد + لیکن امیدوار باید بود
کہ پس از مرگ تو ہزار ارزد + عقد بفتح اول اور سکون دوم باندھنا اور گانٹھ دینی۔
بیع بالفتح خریدنا اور بیچنا اور یہاں معنی اول مراد ہین۔ سرائی یائے وحدت سے گھر۔ متردد
اسم فاعل تردد کا معنی ہلنا پھرنا۔ جہود بالضم کافر۔ کدخدا صاحب خانہ گھر کا مالک۔ عیار بالفتح
اول و دوم تولنا اور ٹھیک کرنا ناپنے کا اور ترازو کا۔ ارزد مشتق از ارزیدن سے جو قیمت
اور قدر اور اندازہ کے معنی مین ہے یعنی دس درم کم عیار غیر صحیح الوزن اور کم ہوئے کو بیے
اور بنانا چاہیئے کہ کھرے سونے چاندی کو صحیح العیار کہتے ہین اور جسمین میل اور کھوٹ ہو اُ
نام مد العیار۔ **حکایت** یکے از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنا گفت فرمود تا
جامہ از وی بر کردند سگاین برہنہ بسرما برفت وسگان در قفاے وی افتادند
خواست تا سنگے بر دارد زمین یخ بستہ بود عاجز شد و گفت این چہ حرامزادہ مردم اند کہ
سگان را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیر دزدان از غرفہ بشنید و بخندید گفت اے
حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامہ خود میخواہم اگر انعام فرمائی **مصرع** رضینا
من نوالک بالرحیل + رحیل بکسرہ لام سے معنی راضی ہوئے ہم تیری عطا سے یہ ساتھ
چلدینے ہین (از مترجم صراح مین ہے رحیل ارتحال ترحل کذالک) شعرا بضم اول و فتح
دوم سے جمع شاعر۔ یخ بالفتح معروف کہ برف ہے اور وہ ہوا کی برودت سے پانی بستہ ہوجاتا ہے
غرفہ بالضم بالاخانہ چھت کا کمرا۔ رضینا فارسی مین برادہ کہتے ہین غرفات جمع۔ **بیت**
امیدوار بود آدمی بخیر کسان + مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان + سالار دزدان
بروے رحمت آمد جامہ باز فرمود و قبا پوستینی بران مزید کرد و درمے چند باد
پوستین بضم با ... فارسی اور واو مجہول اور سین موقوف سے ایک جامہ ... کا نام ...

قاقم اور [illegible] ہے۔ حکایت [illegible] در آمد و یکی مرد بیگانہ را دید با او
بہم نشستہ [illegible] دشنام داد و سقط گفت [illegible] افتادند و فتنہ و آشوب برخاست
صاحبدلی [illegible] گفت [illegible] تو با این [illegible] چہ دانی چیست
چون ندانی کہ [illegible] اول [illegible] دوم اور کسرہ میم مشدد و نجوم
ستارہ شناس [illegible] اول [illegible] خراب [illegible] افتادند یعنی ایک دوسرے
پیٹ گئے۔ قولہ فتنہ و آشوب برخاست یعنی شر و فساد اور شور و غوغا برپا ہوا۔ حکایت
خطیبی کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتی و فریاد بے فائدہ برداشتی گفتی
نعیب غراب البین در پردہ الحان اوست۔ خطیب خطبہ پڑھنے والا اور کریہ
بدآواز۔ نعیب بالفتح [illegible] بالفتح نون اور کسرہ عین مہملہ
[illegible]
[illegible] بانگ زاغ [illegible]
[illegible] بانگ کردن
[illegible] غراب البین [illegible] اور [illegible]
[illegible] اسکو [illegible]
[illegible] اسکو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
اور [illegible] اول [illegible] ثانی سے آواز [illegible]
آواز خوش سے [illegible] یا آیت ان انکر الاصوات
لصوت الحمیر یعنی [illegible] کی آواز ہے اسکے حق میں
ہے۔ شعر اذا نہق الخطیب ابو الفوارس + لہ صوت یہد اصطخر فارس + یعنی
[illegible] ابو الفوارس اسکی خاص ایسی آواز ہے کہ ہلا دیتی ہے شہر اصطخر کو
[illegible] فارس میں ہے۔ مردم قریہ بعلت جاہی کہ داشت بلیتش می کشیدند و اذیت
را مصلحت ندیدند تا یکے از خطبائے آن اقلیم کہ با وی عداوت نہانی داشت

باری به پرسیدن او آمده بود گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد گفت چه دیدی گفت چنان
دیده ام که ترا آواز خوش بود و مردمان از انفاس تو در راحت بودند خطیب اندرین
سخن بیندیشید و گفت چه مبارک خوابست که دیدی که مرا بر عیب خود مطلع گردانیدی
معلوم شد که آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنج اند توبه کردم کزین
پس خطبه نخوانم مگر به آهستگی **قطعه** از صحبت دوستان برنجم * کاخلاق بدم حسن نمایند *
عیبم هنر و کمال بینند * خارم گل و یاسمن نمایند * کو دشمن شوخ چشم ناپاک * تا عیب مرا بمن نماید *
بیت هر آنکس که عیبش نگویند پیش * هنر داند از جاهلی عیب خویش * قوله بالفتح مرد
کانون - **بلیت** بر وزن حمیت آفت اور رنج اور سختی - **اذیت** بر وزن ابیت آزار دہ اور ادان -
خطبا نمبر اول اور فتحہ دوم جمع خطیب - **انفاس** بالفتح جمع نفس بفتحتین بمعنی دم - **سخن** با سے
مجہول ایک حصہ وقت کا - **عہد** بالفتح سوگند اور قول اور کسی چیز کو پورا کرنا - **حسن** بفتحتین نیک -
کمال بفتحتین تمامی اور تمام ہونا اور عرف اصطلاح میں بزرگی اور خوبیات - یاسمن ایک پھول ہے
خوشبو اور بے خبر سر دہ اور نیلا ہوتا ہے از منتخب اللغات **حکایت** یکی در مسجد سنجار به طوع
بانگ نماز گفتی باداییکه مستمعان را ازو نفرت بودے و صاحب مسجد امیری بود عادل
نیک سیرت نمیخواستش که دل آزرده گردد گفت ای جوانمرد این مسجد را موذنان قدیم اند
که هر یکے را از ایشان پنج دینار مرتب داشته ام ترا ده دینار میدهم تا بجاے دیگر روی برین
اتفاق افتاد و برفت بعد از مدتے پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف
کردی که به ده دینارم ازین بقعه روان کردی اینجا که رفته ام بیست دینار میدهند که بجای
دیگر روم و قبول نمیکنم امیر بخندید و گفت زنهار تا نستانی که به پنجاه دینار راضی شوند **سنجار**
بالفتح ایک قلعہ ہے جسکو سلطان سنجر نے بنایا اور کہتے ہیں کہ ایک پہاڑ ہے موصل کے نواح میں اور
صراح میں سنجار بالکسر ایک جگہ کا نام ہے **طوع** بالفتح رغبت - **قوله** بطوع بانگ نماز گفتی یعنے
اپنی خوشی سے بلا معاوضہ اذان دیتا - **مستمع** سننے والا اسم فاعل استماع - **نفرت** بفتح نون و سکون
فا سے بھاگنا اور ارا بالکسر وظیفہ - **حیف** بالفتح ظلم اور ستم - **بقعه** بالضم مین کا ٹکڑا
اور قطعہ زمین **بیت** به تیشه کس نخراشد ز روے خارا گل * چنانکه بانگ درشت تو

بیخر اشد دل + خراشیدن زخمی کرنا از برہان قاطع - تیشہ مراد اس سے تیشۂ خار اتراش ہے اور
لفظ گل کا ذکر اسواسطے ہے کہ مٹی خارا کی نسبت بہت ملایم ہوتی ہے اور ایسے تیشہ سے کہ سنگتراشی کے
قابل ہو مٹی خارا کی اوپر کی تھوڑی تو جلدی چھیلی اور اتاری جاسکتی ہے یہان تاکہ جیسے تیشہ خارا پر
لگا اسکے اوپر کی مٹی اتر جاتی ہے حاصل کلام مقصود اس بیت سے ہجو اور برائی ظاہر کرنی سخت
آواز موذن کی اور اسکی بیخراشی کا بیان تیشہ خارا تراش سے زیادہ بطور مبالغہ ہے یعنی جسطرح کہ
تیر ہی سخت آواز فوراً دل کو مجروح کرتی ہے کوئی خارا پر سے مٹی کو بھی اس تیزی سے نہین چھیلتا
اور نہین کھرچتا - **حکایت** ناخوش آوازی ببانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلے
بروبگذشت و گفت ترا مشاہرہ چندست گفت ہیچ گفت پس چندین زحمت چرا بخود
میدہی گفت از بہر خدا میخوانم گفت از بہر خدا مخوان **بیت** گر تو قرآن بدین نمط
خوانی + ببری رونق مسلمانی + مشاہرہ بروزن مشاعرہ تنخواہ ماہواری ہیچ معدوم اور
کچھ نہین - نمط بفتحتین ایک طرح کسی چیز کی - رونق بالفتح رواج اور خوبی — + —

باب پنجم در عشق جوانی

حکایت حسن میمندی را گفتند کہ سلطان محمود چندین بندہ صاحب جمال دارد
کہ ہر یکے بدیع جہان اند چگونہ است کہ با ہیچکس از ایشان میلے و محبتی ندارد چنانکہ
با ایاز باآنکہ زیادت حسنے ندارد گفت ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید -
میمند و دو نون میم کے فتحہ سے ایک مقام ہے کہ میمندی جو وزیر سلطان محمود کا ہے اسکی طرف منسوب ہے
بدیع نو پیدا اور انوکھا - ایاز بفتح ہمزہ نام ایک غلام کا ہے کہ سلطان محمود کا معشوق تھا - **قولہ**
ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نیکو نماید - یعنی جو چیز دل مین کھپ جاوے آنکھون مین بھلی معلوم ہو
مثنوی ہر کہ سلطان مرید او باشد + گر ہمہ بد کند نکو باشد + وانکہ را پادشہ بیندازد +
کش از خیل خانہ ننوازد + مرید بضم میم اور کسر راے مہملہ چاہنے والا - بیندازد یعنی
مہر کی نگاہ سے گرا دے اور شاہی بارگاہ کا مردود کرے - خیلخانہ قبیلہ اور خیل گھوڑون کا
گلہ اور یارون اور گروہ کو بھی خیل کہتے ہین - **قطعہ** کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند + نشان

صورت یوسف دہد باخوبی + وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو + فرشتہ اش نماید بچشم
کروبی + انکار بالکسر ناپسند کرنا - ارادت بالکسر چاہنا - کروبی عربی کاف کے ضمہ اور تشدید
ضمہ راے مہملہ سے فرشتہ مقرب - قولہ فرشتہ اش نماید بچشم کروبی یعنی دیو اسکی نظر مین فرشتہ مقرب
معلوم ہو - حکایت گویند خواجہ را بندہ نادر الحسن بود با وے بسبیل مودت و دیانت
نظری داشت با یکی از دوستان گفت دریغ این بندہ من با چندین حسن و شمائل کہ دارد
اگر زبان درازی و بے ادب نبودی گفت ای برادر چون اقرار دوستی کردی توقع خدمت
مدار کہ چون عاشقی و معشوقی درمیان آمد مالکی و مملوکی برخاست قطعہ خواجہ با بندہ
پری رخسار + چون درآید ببازی و خندہ + چہ عجب گرچو خواجہ ناز کند + وین کشد بار
ناز چون بندہ + بیت غلام آب کش باید و خشت زن + بود بندہ نازنین مشت زن
نادر الحسن خوبصورت - مودت بفتحتین اور تشدید دال ابجد سے دوستی رکھنا - دیانت
بالکسر دیانتداری - قولہ چہ عجب گرچو خواجہ ناز کند یعنی تعجب نہین اگر غلام میان کی طرف ناز
کرے - مالکی بکسر لام خداوند ہونا - مملوک بالفتح بردہ اور غلام زرخرید اور یاے مصدری
خشت زن بات سے موقوف جو اینٹ سے لڑے اور ہندی اینٹ پکانے والے کو بھی کہتے ہین
یعنی اینٹ پکانے والا اور یہان مقصود وہی ہے - مشت زن مکا مارنے والا مشتی ترکیبی سے
حکایت پارسائی را دیدم بمحبت شخصی گرفتار نہ طاقت صبر و نہ یارای گفتار چندانکہ
ملامت دیدی و غرامت کشیدے ترک تصابی نکردی و گفتی قطعہ کوتہ نکنم ز دامنت
دست + ور خود بزنی بتیغ تیزم + بعد از تو ملاذ و ملجائی نیست + ہم در تو گریزم ار
گریزم + ملامت بالفتح عتاب اور رسوائی - غرامت بالفتح تاوان ڈانڈ اور زیان اور صراح مین
ہے غرام فتحہ سے بدی ہمیشہ کی اور عذاب - تصابی بالکسر شرح عربی مین اشتیاق عشق مین
اور صراح مین ہے تلوار کا میان مین جکڑ جانا کہ کھینچنے سے نہ کھنچے اور اکثر نسخون مین تصاب کے بجاے
اتصال لکھا ہے - ملاذ و ملجا پناہ کی جگہ عطف تفسیری ہے - قولہ ہم در تو گریزم شرح عربی مین لکھا ہے
کہ لفظ در بکسر را اور فتح دال سے یہان پر دروازے کے معنی دیتا ہے یعنی اگر مین بھاگون تو تیرا
بھاگون مگر تیرے دروازے کی طرف - دار معنی جسم اور وزن سے جو معنی کہ تا ہے وہ اور نیا ہی ہے

اسکے معنی خیابان شرح گلستان مین و یانے ہین کہ اگر بالفرض گریزیم و ز تو خواہیم گریخت و درین اشارت
است بہ فَفِرُّوا الی اللہ - بارے ملاطفتش کردم و گفتم عقل نفیست را چہ شد کہ نفس
خسیست غالب آمد زمانے بفکرت فرو رفت و گفت **بیت** ہر کجا سلطان عشق آمد
نماند + قوت بازوے تقوی را محل + پاکدامن چون زید بیچارۂ + اوفتادہ تا گریبان
در وحل + نفیس بفتح نون اور کسرۂ فا سے پسندیدہ اور گرانمایہ اور مرغوب اور پاکیزہ۔ نفس
خسیس یعنی نفس امارہ فرومایہ اور ناکس - تقوی بالفتح والف مقصورہ پرہیزگاری اور خوف خدا
انجام امور مین یا نفس سے خوف کہ مبادا راہزنی کرے - از کشف اللغات - محل دو فتحہ اور تشدید
لام سے اُترنے کی جگہ اور پڑاؤ - نماند ماضی منفی ماندن سے اور فاعل اسکا محل ہے یعنی محل قوت بازو
تقوی کا ناپید ہوا اور ٹھکانے سے نرہا - وحل فتح اول دوم سے کیچڑ - زید مضارع زیستن کا یعنی
چونکہ سبب کہ گریبان تک کیچڑ مین پھنس گیا ہوا اپنے دامن کو کسطرح کیچڑ کی آلودگی سے پاک رکھے
اور پاکدامن زندگی بسر کرے - **حکایت** یکی را دل از دست رفتہ بود و ترک جان
گفتہ و مطمح نظرش جای خطرناک و مظنۂ ہلاک نہ لقمۂ کہ متصور شدے کہ بکام آید یا مرغے
کہ بدام افتد - ترک جان گفتہ یعنی جان کو ترک کیا اسواسطے کہ جس وقت گفتن بعد ترک کے
آتا ہے کردن کے معنی دیتا ہے اور دلیل اُسکی کلام اکابر ہے - مطمح دونون میم کے فتحہ سے نظر پڑنے کی
جگہ اسم ظرف ہے باب فتح سے - خطرناک دشوار بلا انگیز - مظنہ فتح اول اور کسرۂ دوم اور تشدید
و فتح نون سے گمان کرنے کی جگہ از منتخب اللغات - متصور خاطر مین لایا گیا اسم مفعول تصور کا یعنے
معشوق اُسکا نہ لقمہ تھا کہ اُسکا گلے سے اُترنا تصور کیا جاتا اور نہ پرند کہ جال مین اُسکو پھنساتے - خلاصہ
یہ کہ ہاتھ آنا اُسکا مشکل تھا اور اُسکے عشق مین دل دینا بے فائدہ تھا - چنانکہ گفتہ اند **بیت**
چو در چشم شاہد نیاید زرت + زر و خاک یکسان نماید برت + یعنی اگر معشوق سونے چاندی کی
طرف خیال نکرے تو اس سبب سے کہ زر فائدہ نہین دیتا اور مطلوب کا وسیلہ نہین بنتا سونا اور
مٹی تیری نظر مین یکسان معلوم ہو اسلیے کہ سونے کی فضیلت مٹی خاک پر اسی وجہ سے ہے کہ سونا نفع دیتا ہے
اور اُسکی وساطت سے مطلوب کو پہونچنا آسان ہوتا ہے اگر معشوق اُسکی طرف نہ دیکھے اور وہ زر وسیلہ
مطلوب تک نہ پہونچے تو کچھ فائدہ نہین زر اور خاک دونون برابر ہین خلاصہ یہ کہ جب معشوق اُسپر التفات

نہین کرتا تھا اور اُسکا ملنا متصور ہوتا تھا بے فائدہ ہونے کے سبب نقد دل جو ہارتا تھا گویا تھا
اور خاک برابر معلوم ہوتا تھا۔ یاران بہ نصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن کہ خلقی ہم
بدین ہوس کہ تو داری اسیر اند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت **قطعہ** دوستان گو نصیحتم
مکنید + کہ مرا دیدہ بر ارادت اوست + جنگجویان بزور پنجہ و کتف + دشمنان را
کشند و خوبان دوست + شرط مودت نباشد باندیشہ جان دل از مہر جانان برگرفتن
گو کاف عربی سے سرور ہی مین تاکید اور مبالغہ کے واسطے لکھا ہے اور شرح مرقوم مین زائد قرار دیا مثلاً
گو باش یعنی باش اور گو آمد آمد از مشرح صاحب بہار عجم نے بیان فرمایا ہے کہ گو افادہ معنی فرض و خیال
ہم کرتا ہے خواجہ نظامی نے ع جوانی شد و زندگانی نماند + جہان گو بمان چون جوانی نماند + پس در حقیقت
زائد نہین ہے **قولہ** کہ مرا دیدہ بر ارادت اوست یعنی ہمارے دل کی آنکھ اسکی چاہت اور محبت
کی طرف لگی ہوئی ہے یعنی کہ اب ہماری خواہش کرے **کتف** بالفتح شانہ یعنی زور پنجہ اور شانہ سے
لڑنے والے دشمنون کو قتل کرتے ہین اور خلاف اسکے معشوق لوگ دوستون کو قتل کرتے ہین۔ **شرط**
بالفتح لازم کرنا اور لازم ہونا ایک چیز کا جو کچھ اسکے ساتھ باندھا ہو عمل قول یا فعل **مثنوی** تو کہ
در بند خویشتن باشی + عشقبازی دروغ زن باشی + گر نشاید بدوست رہ بردن +
شرط یاری ست در طلب مردن + در بند خویشتن بودن خودداری اور بچاؤ اور تن پروری
سے مراد ہے۔ **قولہ** عشقبازی دروغ زن باشی۔ دروغ زن جھوٹا یعنی عشقبازی کا جو تو دعوی کرتا ہے
جھوٹھا ہوتا ہے۔ **رباعی** خیزم چو نماند پیش ازین تدبیرم + خصم ار ہمہ شمشیر زند یا تیرم + گر
دست دہد کہ آستینش گیرم + ور نہ بروم بر آستانش میرم + خیزم یعنی مین اٹھون
دوست کی طرف روان ہون۔ بیش ازین بیائے عربی یعنی زیادہ اس سے۔ **قولہ** گر دست دہد
کہ آستینش گیرم شرط ہے اور جزا اسکی محذوف یعنی اگر حاصل ہو اور وقوع مین آوے یہ امر کہ اسکی
آستین پکڑون تو بہتر نہین تو جاؤن اور اُسکی چوکھٹ پر دروازہ کے اپنے تئین ہلاک کرون۔
متعلقانش را کہ نظر در کار او بود و شفقت بر روزگار او پندش دادند و بندش نہادند
سودے نکرد **بیت** دردا کہ طبیب صبر می فرماید + وین نفس حریص را شکر
می باید + **مثنوی** آن شنیدی کہ شاہدے بنہفت + با دل از دست رفتہ

می گفت + تا ترا قدر خویشتن باشد + پیش چشمت چہ قدر من باشد + متعلق خویش و
اقربا کو کہا ہے۔ شفقت بالفتح مہربانی۔ قولہ شفقت بروزگار او یعنی نہفت اسکے زمانہ ناساعد پر
نہفت برہان قاطع میں ہے بضم بائے ابجد اور کسرہ نون اور فتح ہا پوشیدہ اور شرح عربی میں اس معنی کے
لیے نون اور ہا کے فتحہ سے دیکھا گیا۔ قولہ یا دل از دست دادہ یعنی ایک عاشق سے۔ قولہ تا ترا
مفرد اینجا نفت ہا ہے۔ آوردہ اند کہ مران پادشاہزادہ را کہ مطمح نظر او بود خبر کردند کہ جوانے
بر میدان او مداومت می نماید خوش طبع شیرین زبان سخنہائے لطیف می گوید نکتہائے
غریب از وے می شنویم چنین معلوم میشود کہ دل آشفتہ است و شوری در سر و سوزے
در دل دارد پسر دانست کہ دل آویختہ اوست و این گرد بلا انگیختہ او مرکب بجانب او
راند جوان چون دید کہ شاہزادہ نزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت **بیت**
آنکس کہ مرا بکشت باز آمد پیش + مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش + چندانکہ ملاطفت
کرد و پرسید کہ از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت دانی جوان در قعر بحر مودت چنان غریق
بود کہ مجال دم زدن نداشت۔ مطمح بہ دونون میم کے فتحہ اور سکون طا کے مہملہ سے نظر پڑنے
کی جگہہ۔ مداومت بروزن مداخلت اول کے ضمہ اور دوم چہارم کے فتحہ سے پیوستگی اور ہمیشگی کرنی۔
نکتہہا بالضم باریک اور لطیف باتیں۔ دل آشفتہ عاشق اور اسی طرح دل آویختہ۔ شور بالضم و واو
مجہول آشوب اور غوغا اور برہان قاطع میں کوشش کے معنی میں بھی آیا ہے۔ گرد بلا انگیختہ اوست
یعنی بلا آفت اسنے اٹھایا ہے۔ مرکب وہ جسپر سوار ہوں۔ مانا مرادف ہمانا بمعنی گویا اور فرق دونون میں
یہ کہتے ہیں تا تحقیق نزدیکتر مانا سے ہے اور بعضون کا قول ہے کہ ہمانا ظاہرا اور یقینا اور مانا بمعنی گمان از برہان قاطع
قعر بالفتح کسی چیز کی تہ و تک۔ مجال بالفتح جولان اور جا چلنے کی مراد طاقت **بیت**
الخ و ہفت سبع از بر بخوانی ہمچو آشفتی الف بے تے ندانی + سبع بالضم واحد سبعہ چنانکہ ثمن
واحد ثمانیہ یعنی ہفت یک اور سبعی میں ساتوان اور بالفتح سات ہونا اور سات پانا اور شرح قرشی میں
لکھا ہے کہ ہفت سبع بضم سین کنایہ تمام کلام اللہ سے ہے کسواسطے کہ قاریون نے حجاج کے زمانہ میں
جب کہ کلام اللہ کو تین جزو پر قسمت کیا اسی وقت سات اقسام پر بھی قسمت کیا ہے۔ آشفتی بیائے خطاب
آشفتہ ۔ پیچ دار اور پریشان تو عشق سے ہوا۔ الف بے تے نہ جانی اصطلاح عجم ہے کہ عبارت ایک

چیز کے نہ جاننے سے ہے۔ شاہزادہ گفت با من چہ این سخن بگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم آنگہ بقوت استیناس محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت **بیت**
عجب است با وجودت کہ وجود من بماند + تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند + این بگفت
و نعرہ بزد و جان بجانان تسلیم کرد۔ حلقہ بگوش کنایہ ہے بندہ اور غلام اور مطیع وفرمانبردار سے
استیناس بالکسر الفت کرنی۔ تلاطم بروزن تفاعل ایک دوسرے پر لہرے مارنا۔ نعرہ بالفتح
بانگ اور آواز کرنی۔ جانان معشوق اور مطلوب۔ تسلیم سونپنا۔ **بیت** عجب از کشتہ نباشد
بدر خیمۂ دوست + عجب از زندہ کہ چون جان بدر آورد سلیم + کشتہ بالضم عاشق مقتول۔
خیمہ بالفتح کپڑے اور پشمینہ کا گھر از کشف اللغات۔ سلیم بروزن کریم درست اور صحیح سالم ہوا۔ یعنی
عاشق کشتہ سے تعجب ہے کہ خیمۂ دوست کے دروازے پر قتل ہوا ہو اور عاشق زندہ سے تعجب ہے
کہ معشوق کے دروازے پر پہونچکا پارا نہ جاسے اور جان اپنی صحیح سالامت بچا لیجاسے۔ **حکایت**
یکے را از متعلمان کمال بہجتی بود و طیب لہجتی معلم از آنجہ کہ حس بشریت است با حسن بشرہ
او میلی داشت تا بشاسے کہ غالب اوقات او در بین سخن بودے **قطعہ** نہ آنچنان بتو
مشغولم اے بہشتی روے + کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید + ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ
بر بندم + اگر ز مقابلہ بینم کہ تیر سے آید + متعلم بروزن متفاعل بکسر لام وکسر الیائے الاسم فاعل تعلم کا
بہجت دونون فتحہ سے شگفتگی اور خوبی۔ طیب بالکسر خوشی اور پاکیزہ۔ لہجہ بالفتح زبان اور ہنر
اصطلاح مین خراسان کے بولنے کے طرز کو کہتے ہین اور یہان مراد معنی اول ہے۔ معلم بروزن مفعل
بکسر آم فاعل تعلیم کا باب تفعیل سے۔ حس بالکسر اتشدید جاننا آگاہ ہونا اور پانا کسی ایک اسے
حس سے جو سننا اور دیکھنا اور سونگھنا اور چکھنا اور چھونا ہے۔ بشریت دو فتحہ سے آدمی ہونا۔
بشرہ دو فتحہ سے اوپر کا پوست آدمی کا اور حیوان کا از منتخب اللغات۔ میل بالفتح ایک طرف کو
جھکنا اور نیچے کی طرف رخ کرنا اور دل کی رغبت از کشف اللغات۔ مثابت بالفتح منزل اور
پھر آنیکی جگہ اور شکاری کے جال کا مقام از منتخب اللغات۔ بہشتی روے کنایہ خوبصورت سے
باری پسر گفت آنچنانکہ در آداب درس من اہتمامیکنی۔ آداب نفسم نیز تفقد فرمائی تا گر
در اخلاقم ناپسندی بینی کہ مرا آن پسندیدہ نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا بتبدیل آن سعی کنم

گفت ای پسر این سخن از دیگری پرس کہ آن نظر کہ مرا بانست جز ہنر نمی بینم **قطعہ**
چشم بد اندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنرے داری و
ہفتاد عیب + دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر + آداب بالمد ادب کی جمع اور ادب
دو فتحہ سے طریقہ پسندیدہ اور عقل و فرہنگ اور ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا - درس بالفتح علم اور
کتاب کا پڑھنا از منتخب اللغات - اجتہاد بالکسر جہد کرنی اور راہ صواب ڈھونڈھنی - نفس
فتح نون اور سکون فا سے جان اور تن اور ذات - تبدیل بدل کرنا - برکندہ باد یعنی
نکالی گئی ہو - **قولہ** عیب نماید ہنرش در نظر یعنی اسکی نظر میں ہنر عیب معلوم ہوتا ہے - **قولہ**
ہفتاد عیب مراد اس سے بہت عیب ہیں نہ تعین اور تعداد اسواسطے کہ فارسیون کا قاعدہ ہے تھوڑ
زمانہ کو دو تین پانچ چھ سے دس تک - بیان کرتے ہین اور بہت مدت کو پچاس اور ستر اور سو
اور ہزار سے - **حکایت** شبی یاد دارم کہ یار عزیزم از در درآمد چنان بے اختیار
از جای برجستم کہ چراغم بآستین کشتہ شد **شعر** سری طیف من یجلو بطلعتہ الدجی +
شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا + یعنی رات کو خیال اس شخص کا مجھے آیا جو اپنے
چہرے کے نور سے اندھیرے کو دور کرتا ہو تو قسمت سے مجھے تعجب ہوا کہ یہ دولت کہان سے آئی -
سری اہو رات کے وقت آیا - طیف بالفتح خیال فاعل سری - من یجلو یعنی کھولتا ہے - بطلعتہ
یعنی اپنی صورت سے - الدجی یعنی اندھیارے کو مفعول یجلو - شگفت اول دوم کے کسرے
بمعنی عجب اسم مصدر اور کبھی ماضی کے معنی مین بھی مستعمل ہوتا ہے اور تقطیع اس بیت کی اسطرح ہے
سری طی فعولن ف من یجلو مفاعیلن بطلعتہ فعولن ہی الدجا مفاعلن - شگفتا فعولن مد از بختم
مفاعیلن کہ این دو فعولن لتز کجا مفاعلن - **نشست** و عتاب آغاز کرد کہ در حال مرا
بدیدی چراغ بکشتی گفتم گمان بردم کہ آفتاب برآمد و نیز ظریفان گفتہ اند **قطعہ**
چون گرانی بہ پیش شمع آید + خیزش اندر میان جمع بکش + ور شکر خندہ است و
شیرین لب + آستینش بگیر و شمع بکش + **قولہ** چون گرانی بہ پیش شمع الخ گرانی بالفتح و یائے
مجہول سے مرد گران اور ثقیل کہ قابل صحبت نہو - شمع موم اصل دو فتحہ سے تھا اور سکون میم
مجمہ کے اختلاط اور مسل جول سے پیدا ہوا یعنی جبکہ ایک شخص قابل صحبت نہین شمع کے سامنے

آوے اٹھ اور گروہ مردم میں اسکو قتل کرا وے اگر شیرین لب اور شکر خندہ شمع کے سامنے آوے اسکی
آستین پکڑ اور شمع کو بجھا اور چوما چاٹی میں مشغول ہو - یہ کلام ہنسی اور دل لگی کے طور پر ہے اور
احتمال ہے کہ گرانی یاے معروف سے ہو یعنی روشنی شمع کم ہونے کے وقت گرانی اسکے سامنے
آنے اٹھ اور مجلس کے درمیان اسکا سر گلگیر سے تراش ڈال یہ تقریر بہت عمدہ ہے ۔ **حکایت**
یکی دوستے را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت از کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاق بہ کہ
ملول **مثنوی** دیر آمدی ای نگار سرمست ۔ زودت ندہم دامن از دست ۔ معشوقہ
کہ دیر دیر بینند ۔ آخر کم ازان کہ سیر بینند ۔ **قولہ** مشتاق بہ کہ ملول یعنی دیدار کا مشتاق ہونا
بہتر کہ ہمیشہ کی ملاقات سے آزردہ اور ملول ہونا - نگار بالکسر بت اور نقش کا مرادف بھی ہے جو نقش و
نگار او - یہاں پر مقصود ثانی اول ہے سرمست مخمور - **قولہ** زودت ندہم دامن از دست یعنی
دامن تیرا جلد ہاتھ سے نہ چھوڑوں **قولہ** کم ازانکہ سیر بینند - آخر بالمد اور بسر خاے معجمہ
پچھلا اور پیچھے - دیر بکسر اول و یاے مجہول مدت دراز اور لفظ کی تکرار تکثیر پر دلیل یعنی بہت
دیر اور بھی دیر دیر اسپر دلیل ہے کہ ایک مدت کے بعد ایک ایک بار ملاقات حاصل ہوتی ہے یعنی جو
معشوق کہ مدت بعد ایک ایک بار اُسے دیکھیں آخر الامر بہ ازانکہ جو پیٹ بھر کے دیکھا جاے اور ہمیشہ
اُس سے ملاقات ہو دیکھنا اسکا اُس شوق سے بھی کم ہے اس وجہ سے کہ دیر میں دیکھنا اسکا
اشتیاق اور آرزومندی کا موجب ہے اور جی بھر کر اسکا دیکھنا ملال اور کمی اشتیاق کا سبب ہے -
لطیفہ شاہد کہ با رفیقان آید ۔ بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادت
یاران خالی نباشد - شاہد بالکسر معشوق اور یار - رفیق بالفتح یار اور ساتھی رفیقان جمع
غیرت بالفتح رشک کرنا - مضادت میم کے ضمہ سے کسی کے ساتھ دشمنی کرنی یعنی اغیار کا معشوق
کے ساتھ دیکھنا غیرت اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے - **شعر** اذا جئتنی فی رفقۃ لتزورنی ۔ وان
جئت فی صلح فانت محارب ۔ یعنی جسوقت کہ تو یاروں کے ساتھ میری ملاقات کو آوے
اگرچہ صلح سے آوے پھر بھی جنگ کرنے کو تو آتا ہے **قطعہ** بیک نفس کہ برآمیخت یار
با اغیار ۔ بسے نماند کہ غیرت وجود من بکشد ۔ بخندہ گفت کہ من شمع جمعم ای سعدی ۔
مرا ازان چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد ۔ نفس بفتحتین مراد دم بالفتح مراد زمان قلیل ہے اغیار

بیگانے - بخندہ گفت یعنی یار نے ہنسکر کہا کہ چون من شمع جمع - **قولہ** مرا ازان چہ یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچتا ہی اور رہنا چاہیے کہ اس حکایت مین ابتدا سے مثنوی کے یعنی قولہ دیدہ اید ہی اسے ترکان الخ تا آخر حکایت مقولہ مصنف قدس سرہ کا بطریق تمثیل کے ہی -

حکایت یاد دارم کہ در ایام پیشین من و دوستی چون دو مغز بادام در پوستے صحبت داشتیم ناگاہ اتفاق سفر افتاد پس از مدتے کہ باز آمدم عتاب آغاز کرد کہ درین مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدہ قاصد بجمال تو روشن گردد و من محروم **قطعہ** یار دیرینہ مرا گو بزبان توبہ مدہ + کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن + رشکم آید کہ کسی سیر نگہ در تو کند + باز گویم کہ کسی سیر نخواہد بودن + یار دیرینہ پرانا یار - گو کاف عربی سے تاکید اور مبالغہ کے لیے ہی یا زائد جیسے کہ پہلے ذکر ہوا - توبہ بالفتح گناہ سے باز رہنا یعنی اے پرانے یار زبان سے مجھے نصیحت نکر کہ گناہ سے باز آؤن اور چہ یا چپائی سے درگذر رون اسواسطے کہ میری توبہ اس سے تلوار کے زور سے بھی متصور نہین اور کہہ سکتے ہین کہ اے یار قدیم میری توبہ کو زبان پر جگہ نہ دے الخ - **قولہ** باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن یعنی پھر مین یون کہتا ہون کہ ہر چند کوئی تیری طرف خوب گھور کر نگاہ کرے سیری حاصل نہو گی - **حکایت** دانشمندی را دیدم کہ بمحبت شخصی مبتلا شدہ و رازش از پردہ برملا افتادہ جور فراوان بروے تحمل بکردان کردی باری بطریق نصیحتش گفتم دانم کہ ترا در محبت این منظور علتی و بناے مودت بر زلتی نیست باوجود این معنی لائق قدر علما نباشد خود را متہم کردن و جور بے ادبان بردن گفت اے یار دست عتاب از دامن روزگارم بدار کہ بارہا درین مصلحت کہ تو بینی اندیشہ کردم صبرم بر جفاے او سہل تر مینماید از نادیدن او حکما گفتہ اند کہ دل بر مجاہدہ نہادن آسان ترست کہ چشم از مشاہدہ بر گرفتن - مبتلا ضم اول و فتح سوم سے بلا مین پڑا ہوا - ملا بالفتح والقصر ظاہر - تحمل بروزن تفعل بوجھ اُٹھانا اور اپنے اوپر رنج اور محنت کا رکھنا - منظور یعنی معشوق اور محبوب - علت بروزن قلت بیماری اور رنج اور سبب ایک چیز کا - زلت فتح اول اور تشدید دوم سے پھسلنا پانون کا مٹی کیچڑ مین اور زبان کا بات کرنے مین - **قولہ** دانم کہ در محبت این منظور

علاقہ و بنائے مودت بزرگی نیست بطریق عتاب کہتا ہے واسطے دانشمند جانتا ہون مین کہ اس شخص کی
دوستی مین باوجودیکہ بہت ظلم اوٹھاتا ہون رنج کھینچتا ہون ہوا اور دوستی کی بالغرض پیچھے ہمین ہے عشق
[illegible] شکم اور درد وال ہوا اور بہت [illegible]
کہ اس شخص کی محبت مین کہ یہ علت نفسانی ہی مین یعنی اس دوستی کو [illegible]
کرتا اور برا تو نہین جانتا اور بنائے مودت پاؤن کی الغرض [illegible] اس دوستی کی [illegible]
اپنے گناہ اور خطا سے نہین جانتا۔ **قولہ** باوجود این [illegible] یعنی [illegible]
رسوائی اور بدنامی اور سبب بے حقیقی کی ہوئی [illegible] علما کے [illegible]
متہم کیا اور سبب اوہون کا ظلم اوٹھانا۔ **قولہ** [illegible]
[illegible] لکھنا ہمارے سے حق مین شدت سے دشوار [illegible] اسکی بہت [illegible] ظلم [illegible]
معلوم ہوتا ہے [illegible] بروزن مقابلہ کوشش کرنی اور قوت [illegible] اور اس [illegible]
مراد [illegible] اور خلیف کو اپنے اوپر اٹھانا [illegible] **شعر** [illegible]
در دست دیگری دارد + آہوے پالہنگ در گردن + [illegible]
آنکہ [illegible] نشاید برد + گر خطائی کند بباید برد + [illegible] از دوست [illegible]
چند از ان روز کردم استغفار + نکند دوست زینہار از دوست + [illegible]
خاطر اوست + گر بلطفم بنزد خود خواند + ور بقہرم براند او داند [illegible]
معروف سے پربانوں کا اور عزت [illegible] مال و اسباب اور [illegible]
[illegible] اس سے نکالا [illegible] ہین [illegible] دست [illegible]
بے اختیاری اور دوسرے کے تحت اور تابعدار [illegible] پالہنگ [illegible]
لام و ہاے ہوز سے اس کمند کو کہتے ہین کہ گھوڑے کی لگام کے ایک طرف باندھ [illegible]
کھینچتے ہین اور مجرم کو بھی اس سے [illegible] باندھتے ہین اور وہ [illegible]
اس واسطے کہ پالا فارسی [illegible] کے معنی [illegible]
پالہنگ [illegible] نشاید برد [illegible]
[illegible]

ازان روز کردم الخ یعنی آگر اس دن سے کہ مین نے زنہار کہی تھی استغفار مین نے لی - گر بلطفم
بنزد خود خواند الخ اس بیت کا پہلا مصرع شرط ہی اور جزا اُسکی محذوف اور دوسرا مصرع جملہ
شرطیہ شرط اور جزا کے ساتھ ہی یعنی آگر معشوق مجھے مہربانی اور شفقت سے اپنے پاس بلائے
فبہا اور جو قہر اور غضب سے نکالدے وہ جانے یعنی اُسے اختیار ہی - **حکایت** در عنفوان
جوانی چنانکہ افتد ودانی باشاہدی سری وسرے داشتم بحکم آنکہ حلقی داشت طیب الادا
وخلقی کالبدر اذا بدا - عنفوان ضم عین مہملہ اور فتح فا سے ابتدا ہر ایک چیز کی - سری وسرے
بیا سے مجہول اور فتح سین مہملہ اور تخفیف را سے معنی خیال اور کسر سین اور تشدید را سے
مہملہ سے راز اور بھید - **قولہ** چنانکہ افتد ودانی یعنی شروع شباب مین جیسے کہ اتفاق ہوتا ہی ایک
معشوق کے ساتھ میل اور راز میرا تھا اور جوانی کے ایام کا تو حال جانتا ہی - حلقی داشت
طیب الادا یعنی اُسکا گلا خوش آواز تھا - وخلقی کالبدر اذا بدا خلق بالکسر سرشت اور شرح
عربی مین بالفتح مخلوق کے معنی مین تحقیق کیا ہی - یعنی جوڑ توڑ اُسکے سڈول چودھوین رات کے
چاند کے موافق تھے جسوقت کہ پورا چاند افق یا پہاڑ یا بادل سے نمودار ہو - **بیت** آنکہ نبات
عارضش آب حیات میخورد + در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد + نبات بالفتح جو چیز
کہ زمین سے اُگے اور کبھی ایک شیرینی مشہور ہی ہندی مین اُسے مصری کہتے ہین پہلے مصرع مین نبات
سے مراد خط ہی اور دوسرے مین شیرینی اور یہ تجنیس تمام ہی - عارض خالی رے کے کسرہ سے
رخسارہ ہندی اُسکی گال ہی وآب حیات میخورد یعنی آب زندگی سے پرورش پائی اور سینچا گیا اور جو شخص
اُسکی شکر کو دیکھتا ہی یعنی اُسکے ہونٹھ وہ مصری کھاتا ہی اور کہہ سکتے ہین کہ شکر اُسکی ایسی لطیف
اور شیرین ہی کہ جو مصری کھاتا ہی اُسکی طرف حسرت سے دیکھتا ہی دیکھتے ہی اُسکے اُسکا منھ میٹھا
ہوجاتا ہی - اتفاقاً بخلاف طبع از وحرکتے دیدم کہ نہ پسندیدم ودامن ازو درکشیدم
ومہرہ مہرش برچیدم وگفتم **بیت** برو ہرچہ میبایدت پیش گیر + سر ما نداری
سر خویش گیر + شنیدمش کہ میرفت ومیگفت **بیت** شپرہ گر وصل آفتاب نخواہد +
رونق بازار آفتاب نکاہد + این بگفت وسفر کرد وپریشانی او درمن اثر - حرکت
دونون فتحہ سے جنبش اور مراد خطا اور پاؤن کا پھسلنا ہی - دامن کشیدن کنایہ ہی صحبت سے

منھ پھیرنا اور ایک چیز سے پرہیز کرنا از برہان قاطع - مہرہ مہرش برچیدم یعنی اُسکی صحبت ترک کی
شعر فقدزمان الوصل والمرء جاہل + بقدر لذیذ العیش قبل المصائب + یعنی ملاقات کا
وقت مین نے ہاتھ سے دیا اور کھویا اور حال یہ ہے کہ انسان لذت عیش کی مصیبت سے پہلے
نہین جانتا - بیت بازآے و مرا بکش کہ پیشت مردن + خوشتر کہ پس از تو زندگانی
کردن + اما بشکر و منت باریتعالی پس از مدتے باز آمد آن حلق داؤدی متغیر شدہ
وجمال یوسفی بزیان آمدہ بر سیب زنخدانش چون بہ گرد سے نشستہ و رونق بازار
حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم - سیب بیاے مجہول میوہ ہے
عربی اُسکی تفاح - زنخدان ٹھوڑی عربی ذقن - بہ بالکسر میوہ ہے بہی اور آبی کے نام سے بھی
مشہور ہے عربی سفرجل - کنار برہان قاطع مین بکسر کاف عربی آغوش اور بالفتح کنارہ کو کہتے ہین اور
ملا سعد کی فرہنگ مین لکھا ہے کہ بالفتح بمعنی آغوش اور موئید مین بالکسر تصحیح کی مگر اہل عراق سے بالفتح سنا گیا
کنارہ گرفتم یعنی الگ ہوگیا مین - قطعہ آن روز کہ خط شاہدت بود + صاحب نظر از نظر
براندی + امروز بیامدی بہ صلحش + کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی + خط شاہد فتح خا بنقطہ
اور تشدید طاے مہملہ سے ترکیب توصیفی ہے یعنی خط کہ محبوب ہے اور خط شاہد سے مراد موے پاکیزہ
اور سبزہ آغاز اور لطافت معشوقی کو بڑھاتی ہے - صاحب نظر عاشق اور شین ضمیر کا صلحش مین
راجع جانب صاحب نظر کے ہے اور ضمیر شین کش مین جو کہ بالکسر ہے عائد خط شاہد کی طرف - فتحہ بالفتح
حرکت زبر اور ضمہ بالفتح والتشدید حرکت پیش کی ہے اور فتحہ سے خط دراز اور ضمہ سے خم کھائے
بال کوتاہ مراد ہین یعنی جس روز کہ تیرے چہرے پر سبزہ آغاز تھا عاشق کو دھتکارتا تھا اور نظر سے
گراتا اور آج کے دن کہ خط خوب نکلکر بعضے بال دراز اور بعضے گنڈلی کھائے ہوے اور طرح کے
ہوگئے ہین عاشق کی صلح کرنے کو آئے ہو اور پوشیدہ نرہے کہ اشعار فارسی مین آمروز بمعنی
آنزمان والعصر اور امروز بمعنی این زمان اور این عصر کے آتا ہے اور اُسکی دلیل نظم کلام مین شائع
ہے احتیاج ذکر کی نہین ہے - مثنوی تازہ بہارت کو گلنون زرد شد + دیگ منہ کآتش ما
سرد شد + چند خرامی و تکبر کنی + دولت پارینہ تصور کنی + پیش کسی رو کہ خریدار تست +
نازبران کن کہ طلبگار تست + بہار مشہور فصل ربیع اور آفتاب کا برج حمل مین ہونا ہے اور برہان قاطع مین

آیا ہی کہ بہار ہر درخت کے پھول اور کلی کو بھی کہتے ہین عموماً اور درخت انار کے پھول کو مخصوصاً اور یہان بہار سے مراد شگوفہ ہی یا گلنار اور استعارہ بالتصریح کے طریق سے رخسار معشوق مقصود ہی یعنی رخسارہ تیرا جو مثل شگوفہ تر و تازہ تھا زردی پر آگیا اور خزان کے قریب پہونچا دیگ منہ یعنی مشتاق نکر۔ آتش ما سرد شد یعنی آگ ہمارے عشق کی بھی جاتی رہی اور آتش ہمارے شوق کی بجھ گئی۔ چند خرامی یعنی کب تک نازکی چال تو چلیگا۔ تکبر گردن کشی۔ پار بسنیہ باے فارسی سے پرانا اور گذرا ہوا سال اور دن۔ **قطعہ** سبزہ در باغ گفتہ اند خوش است داند آنکس کہ این سخن گوید + یعنی از روے دلبران خط سبز + دل عشاق بیشتر جوید + بوستان تو گندنا زاریست + بسکہ بر مے کنی و میروید + **قولہ** داند آنکس کہ این سخن گوید۔ کاف بمعنی ہر کہ۔ این سخن اشارہ ہی مضمون مصرع اول کی طرف اور بیت دوم مفعول افغد داند یعنی کہتے ہین کہ سبزہ باغ خوب ہی اور جو شخص یہ بات کہتا ہی اس بات کو جانتا ہی کہ معشوقون کے چہرے سے خط سبز کو دل عشاق زیادہ ڈھونڈھتا اور پسند کرتا ہی نہ کہ باغ کے سبزہ کو۔ گندنا کاف فارسی کے فتحہ سے ایک سبزی بوٹی ہی کہ عربی زبان مین اُسے کراث کہتے ہین اور کہتے ہین ایک ساگ ہی کہ جسقدر اُسکو زیادہ اکھیڑین زیادہ پیدا ہوتا ہی۔ زار ایک چیز کے کثرت کی جگہ۔ **قطعہ** تو پار برفتہ چو آہو + امسال بیامدی چو یوزے + سعدی خط سبز دوست دارد + نہ ہر الف جوالدوزے + پار فارسی پاسے سال گذشتہ اور قبل اسکے۔ یوز یاے مضموم واو معروف سے ایک جانور کہ پلنگ سے یعنی چیتے سے چھوٹا ہوتا ہی۔ جوال بالضم اون وغیرہ کی گون جسمین غلہ پارچہ وغیرہ باندھتے ہین اور جانور پر لادتے ہین اور اُسے گٹھیا بھی کہتے ہین اور ٹاٹ اور الف جوالدوز اشارہ سخت اور لانبے بال کی طرف ہی۔ **قطعہ** گر صبر کنی ور نکنی موے بناگوش + این دولت ایام نکوئی بسر آید + گر دست بجان داشتمی ہمچو تو بر ریش + نگذاشتمی تا بہ قیامت کہ بر آید + بناگوش بضم باے موحدہ و نون بن گوش ہندی کان کی لو یعنی اگر تو صبر کرے اور بناگوش کے نیچے کے بال نہ منڈائے یا کہ تو منڈائے بہرحال حسن جوانی کی دولت کا زمانہ ایک روز تمام ہوگا اور قائم نہ رہیگا۔ **قولہ** گر دست بجان الخ دست قدرت و کرمحل ارادہ حال ہی اور

تقدیم و تاخیر عبارت کی وزن شعر کی رعایت سے واقع ہے اصل عبارت اسطرح ہے کہ اگر دست داشتمی بر ریش ہمچو تو بجان یعنی اے معشوق اگر مجھے دست قدرت تیرے خط پر ایسا ہوتا کہ تو جان عشاق پر رکھتا ہے تو قیامت تک خط کو نہ نکلنے دیتا کہ خوبی اور شگفتگی تیرے چہرے سے دور کرے - **قطعہ** سوال کردم و گفتم جمال روے ترا + چہ شد کہ مورچہ برگرد ماہ جوشیدہ است + جواب داد ندانم چہ بود رویم را + مگر بماتم حسن سیاہ پوشیدہ است + مورچہ زنگار جو تلوار اور آئینہ اور فولاد وغیرہ میں لگ جاتا ہے اور یہاں مراد اس سے خط چہرہ کا ہے اور ماہ سے رخسارہ بطور استعارہ مراد ہے - جوشیدہ اکٹھے ہوئی اور شورش کی اور برہان قاطع میں جوشش بمعنی حلقہ کے آیا ہے جیسے حلقہ زرہ اور جوشن اس نظر سے اگر جوشیدہ بمعنی حلقہ شدہ کہا جاے بعید نہیں ہے - ماتم مصیبت - **حکایت** یکے را پرسیدم از مستعربان الخ مستعرب کسرہ را سے جو شخص کہ عرب کے مانند ہو عرب خالص نہو اور نیز جنگل کے عرب - ما تقول فی المرد - مرد بضم اول جمع امرد یعنی کیا کہتے ہو امردون کے حق میں جنکے داڑھی مونچھ نہ ہون - گفت لاخیر فیھم یعنی نیکی انمین نہین ہے - مادام احدھم لطیفاً یتخاشن فاذا اخشن یتلاطف - یعنی جب تک خوب اور لطیف ہین سختی کرتے ہین اور جب سخت ہو جاتے ہین تلطف کرتے ہین اور دوست بنتے ہین - **نظم** امرد آنگہ کہ خوب و شیرین بود تلخ گفتار و تند خوے بود + چون بریش آمد و بلاغت شد + مردم آمیز و مہرجوی بود + بلاغت رسیدگی اور لڑکون کا بلوغ احتلام اور انزال سے اور انتہا اسکی اٹھارہ سال کی عمر ہے - **حکایت** یکے از علما را پرسیدند کہ کسی با ماہروے در خلوت نشستہ و در ہا بستہ و رفیقان خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر یانع و الناطور غیر مانع - یعنی کھجور پکی ہوئی ہے اور باغبان غیر مانع ہے - تمر فتح تا سے قرشت سے سکون میم کے ساتھ کھجور مبتدا ہے - یانع یاے تحتانی سے اسم فاعل ینع کا معنی اسکے میوہ کا پختہ ہونا ہے از صراح خبر مبتدا - ناطور باغبان مبتدا ہے - ہیچ دانی کہ بقوت پرہیزگاری از وی سلامت بماند گفت اگر از ماہرویان بسلامت بماند از بدگویان بسلامت نماند **شعر** وان سلم الانسان من سوء نفسہ + فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم + یعنی اگر انسان بچا ہے اپنی

ذات کی بڑائی سے مدعی کی بدگمانی سے نہین بچ سکتا۔ **بیت** شاید پس کار خویشتن
بنشستن + لیکن نتوان زبان مردم بستن + شاید یعنی تواند۔ پس کار خود نشستن
اپنا کام ترک کرنا۔ **حکایت** طوطی را با زاغے در قفص کردند طوطی از قبح مشاہدہ
او مجاہدہ میبرد و می گفت این چہ طلعت مکروہ است و ہیأت ممقوت و منظر
ملعون و شمائل ناموزون۔ طوطی بالضم ایک جانور ہے اور وہ رنگ برنگ کا ہوتا ہے
اور ہند مین اکثر چونچ کے سرخ اور پرون کے سبز ہند مین ہے۔ قفص دونون فتحہ سے
پنجرہ جسمین جانور کو رکھتے ہین۔ قبح ضم اول اور سکون دوم سے زشتی اور بُرائی مشاہدہ
بالضم دیکھنا۔ مجاہدہ بالضم رنج اور محنت کا اُٹھانا۔ **طلعت** بالفتح دیدار اور صورت کا
دیکھنا۔ ہیأت شکل۔ ممقوت مبغوض اور دشمن گنا گیا۔ منظر صورت۔ ملعون
راندہ گیا اور نفرین کیا ہوا۔ شمائل بالفتح عادتین۔ یا غراب البین یالیت بینی و
بینک بعد المشرقین۔ یعنی اے کالے کوے جنگل کے کاش میرے اور تیرے درمیان
ہوتا فاصلہ پورب اور پچھم کا۔ **قطعہ** علی الصباح بروی تو ہر کہ برخیزد + صباح روز
سلامت بر و مسا باشد + بد اخترے چو تو در صحبت تو بایستی + و لے چنانکہ
توئی در جہان کجا باشد + عجب تر آنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجان آمدہ بود
و ملول شدہ لاحول کنان از گردش گیتی ہمے نالید و دستہای تغابن در یکدیگر
ہمی مالید و می گفت این چہ بخت نگونست و طالع دون و ایام بوقلمون لائق
قدر من آنستی کہ با زاغے بدیوار باغے خرامان ہمی رفتمی۔ علی الصباح دم صبح۔ **قولہ**
بروے تو ہر کہ برخیزد یعنی تیری صورت دیکھکر خواب کے بستر سے اٹھے۔ مسا بالفتح
شام۔ بد اختر بدبخت اور شوم کو کہتے ہین۔ مجاورت راے قرشت سے بروزن اکرت
پڑوسی ہونا۔ ملول بالفتح آزردہ اور غم آلودہ۔ لاحول کنان یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
اور معنی اسکے پہلے گذر چکے۔ تغابن عین منقوطہ اور باے ابجد کے ضمہ سے نقصان مندی
اور ایک دوسرے کو زیان پہونچانا۔ نگون کسر نون اور ضم فارسی کاف سے جھکا ہوا اور
سر نیچے کیے ہوے مراد نحس اور کم بخت۔ دون بالضم سفلہ۔ بوقلمون رومی دیبا

کہ ہر وقت ایک علیحدہ رنگ سے نظر آوے اور کنایہ اُس شخص سے ہو کہ ہر وقت اپنے تئین
دوسرے رنگ سے ظاہر کرے اور کہتے ہین کہ ایک جانور پانی مین رہتا ہی جب چاہتا ہو کہ کسی جانور کو
پکڑے تو اُس جانور کی شکل بنجاتا ہی اور حربا یعنی گرگٹ کو بھی کہا ہی کہ ہر دم اور ہی رنگ اُسکا ہوتا ہی
از برہان قاطع۔ آنستی یعنی وہ ہوتا۔ **بیت** پارسا را بس اینقدر زندان + کہ بود ہم طویلہ
رندان + تا چہ کنہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبت آن در سلک صحبت چنین ابلہے
خودرای و ناجنس یاوہ درای بچنین بند بلا مبتلا کردہ است۔ ہم طویلہ یعنی ہم مسلک اور
ہم مجلس۔ رند بالکسر شوخ اور بیباک اور بے قید۔ خودرای یعنی خودکام اور خودسر۔ یاوہ
واہیات باتین اور فحش۔ درائے بروزن سرای امر کا صیغہ درآئیدن سے بمعنی اسکے کہنا اور
چونکہ اسم کے بعد واقع ہوا لہذا بمعنی اسم فاعل کے مستعمل ہوا یعنی بیہودہ گفتگو کرنے والا اور درائے
گھنگرو اور گھنٹہ کو بھی کہتے ہین مگر وہ یہان مراد نہین۔ مبتلا بلا مین پڑا ہوا۔ **قطعہ** کس
نیاید بپای دیوارے + کہ بران صورتت نگار کنند + گر ترا در بہشت باشد جاے +
دیگران دوزخ اختیار کنند + نگار نقش یعنی کوا طوطی سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ او طوطی ہم کو
اگر صورت تیری دیوار پر کھینچین از راہ پرہیز اور بچنے کے دیوار تلے کوئی نہ آئے اور جو تیری جگہ بہشت مین
ہو اور لوگ تیری نفرت سے دوزخ جانا قبول کرین۔ این مثل بدان آوردم تا بدانی کہ
صد چندانکہ دانا را از نادان نفرت است نادان را از دانا وحشت است۔
زیبندگی۔ نفرت بالکسر گریز یعنی جسقدر کہ عقلمند نادان سے دور بھاگتے ہین نادان کو دانا سے
سوگنی وحشت اور نفرت ہی۔ **قطعہ** زاہدے در سماع رندان بود + زان میان گفت شاہدی
بلخی + گر ملولی ز ما ترش منشین + کہ تو ہم درمیان ما تلخی + **رباعی** جمعے چو گل و لالہ
بہم پیوستہ + تو ہیزم خشک درمیان شان رستہ + چون باد مخالف و چو سرما
ناخوش + چون برف نشستہ و چو یخ بستہ + سماع بالفتح سننا اور کسی
بمعنی سن جسطرح ... فارسی مین ... سکون ... درست ہے۔ اگلے معنی مین آیا ہی اور
عرف مین سماع رقص کرنے کو کہتے ہین۔ بلخ بالفتح ایک شہر کا نام مشہور ہی خراسان سے اور وہ شہر
قدیم ہی جیسے استخر فارس کا اور ... اول اور دوم سے غرور کرنا از برہان قاطع۔ جمعے ایک گروہ

بستہ بالضم اگا ہوا۔ یخ بالفتح برف اور وہ زمین سرد سیر مین برستی ہی اور ہوا کی سردی سے
خوص اور چیزین مین جم جاتی ہی۔ یعنی اے زاہد ہمارے درمیان تو مشکل ہوا اختلاف اور سر تا پا
آگاوا آزاد اور برف کی طرح جمی ہوئی بیٹھی ہوئی کہ تیرے ساتھ کوئی اختلاط نہین کر سکتا اور یخ کی طرح
بستہ ہوا اور جما ہوا اور ہمارے ساتھ عیش و انبساط سے نہین ہو۔ **حکایت** رفیقی داشتم
کہ سالہا ہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ و بیکران حقوق صحبت ثابت شدہ
آخر بسبب نفعی اندک آزار خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با این ہمہ از
ہر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دو بیت از سخنان من در مجمع
ہمی گفتند **قطعہ** نگار من چو درآید بخندۂ نمکین + نمک زیادہ کند بر جراحت ریشان +
چہ بودے ار سر زلفش بدستم افتادے + چو آستین کریمان بدست درویشان +
حقوق اول دوم کے ضمہ سے جمع حق اور وہ ایک چیز ہی کہ کسی پر ثابت ہوا ہو۔ سپری کسر اول
و فتح دوم سے آخر اور تمام اور ناچیز و پامال کے معنی مین بھی ہی از برہان قاطع۔ مجمع دونون
میم کے فتحہ سے مجلس۔ **قولہ** نمک زیادہ کند الخ یعنی نمکین ہنسی اسکی عشاق کے زخم دل پر زیادہ
نمک چھڑکتی ہی یعنی زخمیون کے زخم دل کو زیادہ کرتی ہی۔ جراحت بالکسر زخم۔ ریشان کنایہ
دلریشان سے کہ عاشقون سے مقصود ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ ریش معنی زخم اور زخمی دونون کے
آتا ہی اور یہان زخمی مراد ہی۔ چہ بودے یعنی کیا نقصان ہوتا۔ ار مخفف اگر۔ سر زلف بکسر ثانی
کنایہ ناز و غمزے سے ہی از برہان قاطع۔ بدستم افتادے یعنی حاصل ہوتا۔ طائفۂ دوستان
بر لطافت این سخن نہ بلکہ بحسن سیرت خویش گواہی دادند و آفرین کردہ و آن دوست
ہمدران جملہ مبالغت نمودہ بر فوت صحبت قدیم تاسف خوردہ و بخطای خویش اعتراف
کردہ معلوم شد کہ از طرف او ہم رغبتے ہست این بیتہا فرستادم و صلح کردم۔ مبالغہ
بروزن معانقہ تماحی کو پہنچنا اور کسی کام مین انتہا کی کوشش کرنی۔ فوت بالفتح در گذرنا۔
تاسف بروزن تفعل افسوس کرنا اور غم کھانا۔ اعتراف بالکسر گناہ کا اقرار کرنا۔ صلح بالضم آشتی
کرنی۔ **قطعہ** نہ مارا در جہان عہد و وفا بود + جفا کردی و بدعہدی نمودی + بیکبار از
جہان دل در تو بستم + ندانستم کہ برگردی بزودی + ہنوزت گر سر صلحست باز آی +

کز ان محبوب تر باشی کہ بودی + **قولہ** مارا الخ استفہام انکاری ہے۔ (از مترجم استفہام انکار ہوم) ۔ عہد بالفتح سوگند اور پیمان اور امان اور نگہداشت از منتخب اللغات ۔ وفا بالفتح قول کو نگاہ رکھنا اور دوستی اور عہد شکن کو پورا کرنا ۔ عہد و وفا بود بواو عطف یعنی عہد تھا اور وفا تھی ۔ بد عہدی پیمان شکنی ۔ **قولہ** یکبار از جہان الخ یعنی بالکل جہان سے قطع کر کے دل تجھ مین باندھا تھا ۔ بر گردی با کاف فارسی یعنی تو باز رہے ۔ **حکایت** یکی را زنے صاحب جمال بود درگذشت مادر زن پیر فرتوت بعلت کابین در خانہ متمکن بماند مرد از مجاورت او بجان رنجیدے و بحکم صداق از مجاورت او چارہ ندیدے گروہی از آشنایان بپرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در فراق آن یار عزیز گفت نادیدن زن بر من چنان دشوار نیست کہ دیدن مادر زن ۔ فرتوت بالفتح بہت ہی بوڑھا ستر اہتر ا ۔ کابین عورت کا مہر اور کا وین بھی اسے کہتے ہین متمکن اسم فاعل تمکن کا معنی جگہ لینے والا ۔ مجاورت بالفتح میم و حائے مہملہ و فتح واو جواب دینا (از مترجم محاورہ بالضم جواب دادن کذا فی کشف اللغات والمحاورۃ والمحورۃ والمحورۃ الجواب کذا فی القاموس) ۔ صداق بالفتح والکسر کابین اور دست پیمان ۔ مجاورت بالضم پڑوسی ہونا

مثنوی گل بتاراج رفت و خار بماند + گنج برداشتند و مار بماند + دیدہ بر تارک سنان دیدن + خوشتر از روے دشمنان دیدن + واجب است از ہزار دوست برید + تا یکے دشمنت نباید دید + تاراج لوٹ اور غارت اور ایک دوسرے سے الگ کرنا ۔ گنج بالفتح سونے چاندی کی ڈھیری کہ زمین مین گاڑین ۔ تارک بفتح سوم میانہ سر ہندی چاند ۔ سنان بالکسر نیزہ کا سرا اور ہر خنجر کی تیزی از کنز اللغات ۔ **قولہ** دیدہ بر تارک سنان الخ یعنی اپنی آنکھ کو نیزے کی انی پر دیکھنا دشمن کے منھ دیکھنے سے بہتر ہے ۔ **قولہ** واجب است از ہزار دوست برید الخ برید مختصر بریدن (از مترجم برید حاصل مصدر بریدن سے باشد بر وزن پرم) یعنی ہزار دوست سے قطع کرنا واجب ہے پھر بھی ایک دشمن کا منھ دیکھنا چاہئے خلاصہ یہ کہ اگر ہزار دوست کی دوستی چھوڑنے سے ایک دشمن کے منھ دیکھنے کا وسیلہ حاصل ہو تو اس سے بھی نہ گذرنا چاہیے ۔ **حکایت** یاد دارم کہ در ایام جوانی گذر داشتم بکوے و نظر داشتم

با ماہ روے در ایام تموزی کہ حرورش آب دہان را بخوشانیدی و سمومش مغز استخوان بجوشانیدے از ضعف بشریت تاب آفتاب نیاوردم والتجا بسایۂ دیوارے کردم مترقب کہ کسی حرّ تموز از من ببرد آبے فرونشاند کہ ناگاہ از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبان فصاحت از بیان صباحت او عاجز آید چنانکہ در شب تارے صبح برآید یا آب حیات از ظلمات بدر آید قدحے برف آب در دست گرفتہ و شکر دران ریختہ و بعرق برآمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیب کردہ بود یا قطرۂ چند از گل رویش دران چکیدہ فی الجملہ شراب از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم — تموز بالفتح شدت کی گرمی اور آفتاب کے برج سرطان مین رہنے کی مدت اور رومی اسکو ایک مہینا شمار کرتے ہین اور تموز ماہ کہتے ہین — حرور بالضم گرما اور بالفتح لو جو رات کو چلے از منتخب اللغات — خوشانیدن بواو مجہول سکھانا — سموم لو جو دن کو چلے — ضعف بالفتح سستی اور ناتوانی — بشریت بکسر را سے مہملہ و تشدید و فتح یاے حطی آدمی ہونا — التجا بالکسر پناہ لانا — مترقب اسم فاعل ترقب بمعنی امید رکھنے والا — حر بالفتح والتشدید گرما — برداب ٹھنڈھا پانی — دہلیز دروازہ اور اندرون خانہ کا — بیان از شرح عربی — فصاحت بالفتح تیز زبانی اور کشادہ سخن ہونا — صباحت بالفتح خوبی اور جمال — ظلمات بضم اول و فتح دوم و نیز سکون دوم جمع ظلمت بالضم بمعنی تاریکی اور اندھیرا — برف آب پانی برف مین لگایا ہوا اور ٹھنڈا پانی — عرق دو فتحہ سے مراد گلاب جو عرق مشہور ہے — مطیب خوشبو کیا ہوا اسم مفعول تطییب باب تفعیل — شراب بالفتح مشہور ہے کہ خمیر ہو اور نشہ پیدا کرے یہان مراد شے دوم ہے از کشف اللغات — نگار بکسر نون مراد نقش اور محبوب و معشوق سے بھی ہے اور مہندی کا نقش جو معشوق کے ہاتھ پاؤن پر بناوین نگارین بمعنی یا دونون نسبت کے واسطے ہے نگارین اور نگینین یعنی آستین مہندی کے نقش دار ہاتھ سے مین نے لیا — شعر ظما بقلبی لا یکاد یسیغہ + رشف الزلال ولو شربت بحورا + یعنی میرے دل مین ایک پیاس ہے کہ نہین قدرت ہے اسکے کہ آب شیرین اسکو بجھاوے اگرچہ دریا کے دریا پی جاؤن
قطعہ خرم آن فرخندہ طالع را کہ چشم + بر چنین روے اوفتد ہر بامداد + مست مے بیدار گردد نیم شب + مست ساقی روز محشر بامداد + خرم بضم اول اور فتح دوم و تشدید خجستہ

اور خوشی اور خوشش۔ فرخندہ بفتح اول اور ضم ثالث مبارک اور بعض نے کہا بفتحہ معنی زیبا
یعنی اُس مبارک نصیب کا وقت خوش ہے کہ اُسکی نظر ہر صبح ایسے مُنھ پر پڑے جیساکہ تیرا ہے اور
کہہ سکتے ہین کہ ایسے مُنھ پر پڑے کہ جسکا مین نے ذکر کیا اور دوسری بیت اُس قطعہ کی مقولہ مصنف ہے
کا تمثیل کے طور پر ہے یعنی ظاہری شراب کا نشہ آدھی رات کو بیدار اور ہوشیار ہوجاتا ہے اور خمار
اُسکا دفع ہوتا ہے اور جو شخص جمال ساقی یعنی معشوق سے مست ہوگیا وہ قیامت کی صبح سے پہلے
افاقہ مین نہین آتا اور نہ اُسکا نشہ جاتا ہے۔ **حکایت** سالے سلطان محمود خوارزم شاہ
با خطا براے مصلحتے صلح اختیار کرد بجامع کاشغر درآمدم پسرے دیدم بخوبی در غایت
اعتدال و نہایت جمال چنانکہ در امثال گویند **مثنوی** معلمت ہمہ شوخی و دلبری
آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت + من آدمی بچنین شکل و خوے و قد
و روش + ندیدہ ام مگر این شیوہ از پری آموخت + سلطان محمود نام ایک بادشاہ کا ہے
خوارزم ایک شہر کا نام ہے مشہور ترکستان سے کہ وہان مشک پیدا ہوتا ہے اور خوبصورتون سے
منسوب ہے یعنی بادشاہ خطا نے صلح منظور کی اور مجھے سفیر بناکر خطا کو روانہ کیا تاکہ معاملہ وہان کا
مین درست کردن از شرح عربی۔ بجامع کاشغر درآمدم۔ کاشغر غین معجمہ کے فتحہ سے نام ایک
شہر کا ہے از شرح عربی۔ اعتدال بالکسر سیدھا اور ہموار ہونا۔ امثال بالفتح جمع مثل بفتحتین معنی
قصے اور کہانیان اور بالکسر مانند کرنا۔ **قولہ** چنانکہ در امثال گویند یعنی جیسے کہ قصے کہانیون مین
کہا کرتے ہین معلم بتشدید لام مکسور اسم فاعل تعلیم کا۔ شوخی بواو مجہول بیباکی اور بے شرمی۔
قولہ مگر این شیوہ یعنی یہ شیوہ ناز و غصہ اور جور وغیرہ۔ **قولہ** از پری آموخت مشتق آموختن سے
لازمی ہے اور بیت گذشتہ مین متعدی ہے اسواسطے کہ آموختن لازم اور متعدی دونون قسم ہے۔
مقدمہ نحو زمخشری درست و ہمی خواند ضرب زید عمرًا و کان المتعدی عمرو۔ یعنی
زید نے عمر کو مارا اُس حال مین کہ عمر و ظلم کرنے والا تھا۔ مقدمہ نحو زمخشری ایک کتاب کا نام ہے
علم نحو مین کہ جار اللہ زمخشری صاحب کشاف و مفصل نے اُسکو تالیف کیا ہے۔ زمخشر دو نون
فتحہ سے نام ایک قصبہ کا ہے مضافات خوارزم سے۔ گفتم اے پسر خوارزم و خطا صلح کردند
و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقی است بخندید و مولدم پرسید گفتم خاک شیراز گفت

از مقامات سعدی چه داری گفتم شعر بلیت بنحوی یصول مغاضبا + علیّ کزید فی
مقابلة العمرو + علی جر ذیل لیس یرفع راسه + وهل یستقیم الرفع من عامل الجر یعنی میں گرفتار ہوا
ایسا نحوی [illegible] کہ وہ حملہ کرتا ہے میرے اوپر در حالیکہ غصہ [illegible] جیسا ہوا ہے جس طرح زید
[illegible] اور کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا در حالیکہ وہ [illegible]
[illegible] رفع کا عامل جر سے درست ہوتا ہے۔ لحظہ باندیشه فرو رفت و گفت غالب اشعار
او درین زمین بزبان پارسی است اگر بگوئی بفهم نزدیک تر باشد کلموا الناس علیٰ قدر
[illegible] بات انکی سمجھ کے موافق کرو۔ مثنوی طبع ترا تا ہوس نحو کرد
[illegible] صورت عقل از دل ما محو کرد + اے دل عشاق بدام تو صید + ما بتو مشغول و تو با عمرو و زید
[illegible] (از ترجمہ [illegible] اضافت [illegible] اگر طبع کو [illegible])
[illegible] دل عشاق [illegible] حرف ندا ہے اور منادیٰ محذوف یعنی اے معشوق [illegible]
[illegible] بامدادان کہ عزم سفر مصمم شد گم از کاروانیان گفته بودند که فلان
[illegible] دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد که چندین روز چرا نگفتی تا شکر
[illegible] قدوم بزرگان را بجان بستمی گفتم مصرع با وجودت ز من آواز نیاید که منم
چه شود [illegible] درین خطه چندی برآسائی تا از خدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکم این
[illegible] مثنوی بزرگے دیدم اندر کوہساری + قناعت کرده از دنیا بغاری +
[illegible] چرا گفتم بشهر اندر نیائی + که باری بندی از دل برگشائی + بگفت آنجا پری رویان نغزند
[illegible] چو گل بسیار شد پیلان بلغزند + این بگفتیم و بوسه بر سر و روی یکدیگر دادیم و وداع
[illegible] اور وقت صبح اور وہ وقت ہے کہ طلوع اور آفتاب کے برآمد کے درمیان کا ہے
[illegible] کاروانیان تب کاروانی یعنی اہل کاروان۔ تلطف [illegible]
[illegible] قدوم بالضم پیش آنا۔ کوہسار کوہستان جہاں پہاڑ کثرت سے ہوں [illegible]
کوہسار اور کوہستان [illegible] اور کثرت کے مقام کو کہتے ہیں۔ قولہ چرا گفتم الخ یعنی میں نے کہا [illegible]
[illegible] نغز بالفتح نفیس۔ گل بالکسر معروف۔ وداع بالفتح [illegible]
[illegible] کہتے ہیں اور بالضم و الکسر رخصت۔ مثنوی بوسه دادن بروی دوست

چه سود چندان که خواستم که دلش بدست آرم + بسی بگریست و وداع یاران کرد + روی از پیش برتافت + چه سود بالفتح بائے فارسی رخصت از برہان قاطع۔ اور شرح عربی میں ہے کہ بعض نے بائے عربی اور ضم دال مہملہ بمعنی ورود شتیت تصحیح کی ہے۔ بسی بکسر میم اور بائے مجہول ایک نوع ہے اعراب میں انقاح کہتے ہیں اور جب وہ بچہ ہو جاتا ہے تو وہ آسرح اور آوسا ہو نیند ہوتا ہے۔ **قولہ** بسیبگری وداع الخ یعنی اگر تم دیکھو تو دیکھو کہ مفارقت ہے ایسا ہے ایک طرف آوسا اور دوسری طرف دوا کر دیا ہے۔ شعر ان لم است یوم الوداع تا سفا + التحسونی مشتاقا ووقت مشهدنا۔ اگر وداع کے دن میں نے میں وان افسوس کے اسے تو مجھے دوست نہ جانیں۔ **حکایت** بسی ابن جرید کا ایک وزیر فاضل بادشاه کے اور صاحب بیان حکیم اور دیوان عیسٰی بن مردی چنانچہ بیکار روان زنده و پایان مرده بمانند نخستین گفت کہ اونتے ہیں کہ آن کشتن تو تیرا اور بچه زمانہ خواندن **بیت** کار فقیر ... یا ... انر ... نگه کن آن درویش کہ بر تو از خویش ماندہ بود و امید کردیا۔ ... معلوم ہوا کہ گفت بلے بر دہ ولیکن ہنر بآن الفتی چنانچہ خود کہ مفارقت آن ... دل باشم۔ ... بالکسر کہ او ... اور ... اور ... ہو ... [illegible] ... وغیرہ کے واقع ہوئے۔ امر از شم ہے اور فتح میم ... الفتح ... اور ... فاش کی تقریر ... دغا چه بالفتح ناستے حجبا اور میم فارسی ... [illegible] ... برہان قاطع۔ پاک پردہ ... الذی تمام مال اور نقدی کا ... [illegible] ... کرنی۔ باز پس واپس اور الٹا۔ تغیر ... دوسرے حال پر ... بالفتح جانا گیا اور فارسی میں ... [illegible] ... اور ... کس ... دل ... [illegible] ... آنچه ... الفتح کہ ... اور ... باچه ... [illegible] ... فیله چشم جمال ... وسو ... حال ... [illegible] ... بیاجیدا۔ [illegible] بالفتح ... [illegible]

او ورزمی نخواہد بود + بدوستی کہ حرام است بعد از و صحبت + کہ ہیچ نطفہ چو او آدمی
نخواہد بود + ملائکہ بفتح میم و کسرہ ہمزہ سے فرشتے۔ نطفہ بالضم آب منی یعنی فرشتے چاہیے آسمان
پر اسکے مثل ہون تو ہون مگر یہ آدمی دنیا مین اُسکے حسن صورت اور شکل کا نہ ہوگا۔ قولہ بدوستی
یاے معروف یعنی دوستی کی قسم۔ قولہ حرام است الخ جواب قسم ہے اور مصرع دوم مین کاف
علت کا یعنی دوستی اور محبت کی قسم ہے کہ اُسکے بعد کسی کی صحبت اختیار کرنی حرام ہے اسواسطے کہ
کوئی نطفہ مثل اُسکے آدمی نہ ہوگا سوا پری اور فرشتے کے اور ہوسکتا ہے کہ یاے دوستی مجہول ہو
کاف اول صفت کے لیے اور کاف دوم جواب قسم۔ ناگہے پای وجودش بگل عدم فرو رفت
و دود فراق از دودمانش برآمد روزہا بر سر خاکش مجاورت کردم و از جملہ کہ بر فقدش گفتم
این بود قطعہ کاش کان روز کہ در پای تو شد خار اجل + دست گیتی بزدی تیغ
ہلاکم بر سر + تادرین روز جہان بی تو ندیدی چشمم + این منم بر سر خاک تو کہ خاکم بر سر
دود بالضم معروف ہے اور رنج وغم کو بھی کہتے ہین اور دم اور نفس کے معنی مین بھی آیا ہے مگر مراد غم
اور رنج ہے۔ دودمان بالضم قبیلہ اور خاندان۔ مجاورت بروزن مفاعلہ ہمسائگی کرنی۔ کاش
کاشکے کلمہ ترجی اور تمنی (از مترجم تمنی نہ ترجی) اور بعض نسخون مین کاج بجاے کاش دیکھا گیا
اور معنی وہی کاشکے کے کہ افسوس کے معنی مین استعمال کرتے ہین۔ قولہ تادرین روز جہان یعنی
آج کے دن میری آنکھ دنیا کو تیرے بغیر نہ دیکھتی۔ قولہ این منم بر سر خاک تو الخ اسے حرف ندا ہے
اور منادی محذوف یعنی اے معشوق مین تیری خاک کے ڈھیری پر ہون کہ خاک میرے سر پر ہے
اور شرح عربی مین لکھا ہے کہ خاک بر سرم و خاک بر سر او دعا ہے ہلاکت کے لیے الا کتب لغت مین
دیکھا نہین گیا۔ (از مترجم قول شارح عربی درست ہے اور ایسے محاورات مین لفظ باد محذوف ہوتا ہے
اے خاک بر سرم باد ضرورت اظہار کی بوجہ شیوع کے نہین ہے) قطعہ آنکہ قرارش نگرفتے
و خواب + تا گل و نسرین نفشاندے نخست + گردش گیتی گل رویش بریخت
خاربنان بر سر خاکش برست + گل بضم کاف فارسی معروف ہے کہ گلسرخ کو کہتے ہین اور عربی
مین اسکو ورد بولتے ہین۔ نسرین نسترن سیوتی۔ خاربنان بضم باے ابجد درختان خار
برست بضم با سے ماضی رستن کی اُگنے اور رویدن کے معنی مین۔ یعنی وہ معشوق جسے

نہ قرار آرام ملتا نہ نیند آتی جب تک کہ اُسکی سیج پر سیوتی اور گلاب کے پھول نہ پھیلائے جاتے **قولہ**
گردش گیتی الخ گردش حاصل بالمصدر گردیدن کا ہے معنی پھرنا اور دور کرنا اور تغیر کو بھی کہتے ہین۔
گیتی کاف فارسی کے کسرہ اور یائے مجہول سے دنیا یعنی دنیا کے تغیر نے اُسکے منہ کا پھول گرا دیا اور
بکھیر دیا۔ بعد از مفارقت او عزم کردم و نیت جزم کہ بقیت زندگانی فرش ہوس نوردم
و گرد مجالست نگردم **قطعہ** دوش چون طاؤس می نازیدم اندر باغ وصل + این زمان
اندر فراق یار می پیچم چو مار + سود دریا نیک بودے گر نبودے بیم موج + صحبت گل
خوش بدے گر نیستی تشویش خار + عزم بالفتح آہنگ۔ نیت بکسر نون و تشدید و فتحہ یائے
حطی سے ارادہ کرنا اور دل مین لانا اور دل مین لی ہوئی حاجت اور مراد۔ جزم بالفتح کاٹنا اور قطع کرنا
اور راست بریدہ۔ فرش بالفتح بچھانے کی چیز کپڑے کی۔ در نوردم یعنی لپیٹون۔ مجالست بضم میم
اور فتح لام ہمنشینی کرنی۔ تشویش پریشان کرنا از منتخب اللغات۔ **حکایت** یکی را از ملوک عرب
حدیث لیلی و مجنون و شورش حال وے بگفتند کہ با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان
نہادہ است و زمام اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند ملامتش کردن گرفت
کہ در شرف نفس انسانی چہ خلل دیدی کہ خوے بہائم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی مجنون
بنالید و گفت۔ حدیث یعنی خبر۔ لیلی بر وزن صحرا معشوقہ مجنون اور فارسی امالہ کے ساتھ مشہور ہے
مجنون عاشق معروف اور نام اُسکا قیس ہے بفتح قاف جب عشق لیلے مین دیوانہ ہو گیا اس لقب سے
ملقب ہوا۔ شورش بالضم بیقراری اور فتنہ و آشوب۔ زمام بالکسر مہار اور وہ رسی کہ اونٹ کی
ناک مین ڈالتے ہین۔ شرف بفتح اول و سکون دوم غالب ہونا کسی پر بزرگی سے اور بفتحتین بلندی
اور بزرگی اور صاحب حسب ہونا۔ نفس بالفتح جان اور تن اور ذات۔ خلل بفتحتین تباہ ہونا اور
بگڑنا کام کا اور ایک چیز مین رخنہ اور فساد۔ بہائم حیوانات غیر ذوی العقول **شعر** ورب صدیق
لامنی فی ودادہا + الم یرہا یوما فیوضح لے عذری + یعنی بہت سے دوستون نے مجھے لیلی کی
دوستی مین ملامت کی کیا اُسے کبھی نہین دیکھا تو میرے لیے عذر پیدا ہوتا۔ **قطعہ** کاش آنانکہ
عیب من جستند + رویت اے دلستان بدیدندی + تا بجاے ترنج در نظرت + بی خبر
دستہا بریدندے + تا حقیقت معنی بر صورت دعوے گواہ آمدی کہ قولہ تعالے

فذالکن الذی لمتننی فیہ یعنی یوسف وہ ہی کہ تم سب بیبیون نے ملامت اُسکے عشق مین مجھے
کی - اور جاننا چاہیے کہ قولہ فذالکن الخ قرآن مجید مین اشارہ ہی مشہور قصہ حضرت یوسف علیہ السلام
کی طرف کہ جب مصر کی عورتون نے شکوہ کیا اور باتین کہین کہ زلیخا غلام کنعانی پر عاشق ہو گئی ہی اور
عجب تر یہ ہی کہ وہ غلام زلیخا کا حکم نہین مانتا اور اُسکے پاس نہین رہتا بلکہ اُس سے نہین پتیاتا - یہ
حکایت زلیخا کے کان مین پڑی زلیخا نے ایک مجلس مقرر کی اور سب کو بلا کر ایک ایک لیمون اور
ایک ایک چھری ہر ایک عورت کے ہاتھ مین دی اور یوسف علیہ السلام کو سب کے درمیان مین
کھڑا کیا اور کہا لیمون اپنا اپنا تراشین جب طعنہ دینے والی عورتون نے یوسف علیہ السلام کا
نظارہ کیا حیرت سے لیمون کے بجاے انگلیان اپنی تراش ڈالین زلیخا نے کہا یہ وہ غلام کنعانی ہی
جسکے عشق مین تم سب نے مجھے ملامت کی - ملک را در دل آمد کہ جمال لیلی مطالعہ کند تا چہ
صورت است کہ موجب چندین فتنہ است پس بفرمود ش طلب کردن در احیای عرب
بگردیدند و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سراچہ بداشتند ملک در ہیئت او تامل
کرد و در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم او بہ جمال از و بیشتر بود و بزینت بیشتر
مجنون بفراست دریافت و گفت اے ملک از دریچہ چشم مجنون بالیستی در جمال لیلے
نظر کردن تا سِرّ مشاہدہ او بر تو تجلی کند مثنوی ترا بر درد من رحمت نیاید + رفیق من
یکے ہمدرد باید + کہ با او قصہ میگویم ہمہ روز + دو ہیزم را بہم خوشتر بود سوز + مطالعہ
بضم میم خوب دیکھنا ایک چیز کا خبر پانے کے لیے اور کسی کو واقف اشارہ سے کسی شے پر کرنا -
فتنہ بالکسر بلا و شر و فساد - احیا بالفتح جمع حی بالفتح والتشدید قبیلہ - خدم دو فتحہ سے جمع خادم معنی
چاکر - حرم بفتحتین درون خانہ - تجلی روشن ہونا - شعر مامرمن ذکر الحسن مسمعی + لو سمعت
ورق الحمی صاحت معی + یا معشر الخلان قولوا للمعافی + لست تدری ما لقلب الموجع +
یعنی نہ گذرا میرے کان مین ذکر سبزہ زار سے جہان دوست ٹھہرا اگرچہ آگاہ کی بیتیان سنتین تو میرے
ساتھ وہ بھی فریاد کرتین - اے یارو تندرستون سے کہدو کہ تم نہین جانتے کہ میرے دردمند
دل مین ہی - نظم تندرستان را نباشد درد ریش + جز بہمدردے نگویم درد خویش +
گفتن از زنبور بے حاصل بود + با یکی در عمر خود نا خوردہ نیش + تا ترا حالے

نباشد ہمچو ما + حال ما باشد ترا افسانہ پیش + **قولہ** گفتن از زنبور الخ یعنے تکلیف نیش زنبور کا
ایسے شخص سے ذکر کرنا لاحاصل ہے جسنے عمر بھر مین اُس نیش کا مزا نہ چکھا ہو۔ **حکایت**
قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سرخوش بود و نعل دلش در آتش
روزگارے در طلبش متلہف بود و پویان و مترصد و جویان و برحسب واقعہ گویان
رباعے در چشم من آمد آن سہی سرو بلند + بربود دلم ز دست و در پاے فگند +
این دیدۂ شوخ میبرد دل بکمند + خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند + ہمدان بفتحتین
ایران کے ملک مین ایک شہر ہے اور عین القضاۃ نام ایک فاضل وہان کا ہے۔ سرخوش یعنی خوش
اور خوشحال۔ نعل در آتش کنایہ اضطراب اور بیقراری سے ہے اسواسطے کہ جب چاہین ایک شخص کو
اپنا مطیع بناوین تو اسکا نام گھوڑے کے نعل پر کندہ کر کے آگ مین رکھدین اور تھوڑے منتر اُسکے
مقرر ہین اُسپر دم کرین تو وہ شخص بیقرار اور فرمانبردار ہوجاوے از برہان قاطع۔ متلہف اسم فاعل
تلہف کا معنی دریغ خورندہ اور غمناک۔ مترصد اسم فاعل ترصد معنی منتظر اور امیدوار۔ حسب بالفتح
شمار کرنا اور بفتحتین اندازہ اور شمار۔ واقعہ حادثۂ زمانہ اور حال اور کام۔ سہی دو کسرہ سے
سیدھا اور ٹھیک اور ہر چیز سیدھی زمین سے اگی ہوئی۔ **بیت** از یاد تو غافل نتوان کرد بہیچ +
سرکوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم + دوسرا مصرع علت مصرع اول ہے۔ یعنی اے معشوق تیری یاد
کسی حال مین غافل نہین رہ سکتا بلکہ ہر حال مین اور ہمیشہ تیرے ذکر مین مشغول ہون کسواسطے کہ
مین سر کچلا ہوا سانپ ہون ممکن نہین کہ سر اپنا تجھسے پھیرون اور [illegible] سکتے ہین کہ تجھے تیری
یاد سے کوئی غافل نہین کر سکتا کسی چیز کے ساتھ ملامت سے یا [illegible] نصیحت کرنے سے
شنیدم کہ در گذرے پیش قاضی باز آمد طرفے ازین معاملہ با او شنیدہ بود و زائد الوصف
رنجیدہ و دشنام بیتحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و [illegible] از بیحرمتی
فرونگذاشت قاضی یکے را از علماے معتبر کہ ہمعنان او بود گفت **بیت** آن شاہدی و خشم
گرفتن بینش + وان عقدہ بر ابروے ترش شیرینش + عرب گوید ضرب الحبیب زبیب
یعنی دوست کی مار عاشق کو شیرین معلوم ہوتی ہے جیسے زبیب یعنی انگور [illegible] فارسی مین اُسکو مویز
کہتے ہین۔ **قولہ** در گذرے یعنی راستے مین۔ طرفے بفتحتین یاے وحدت [illegible] اور کسیقدر اور قدرے

اسلیے کہ طرف بالفتحتین کتب لغت میں بمعنی کنارہ کے ہیں اور ایک گروہ ہر چیز کا - تحاشا بالفتح ایک
طرف ہونا اور مراد پرہیز اور باک ہے - سقط بالفتحتین ہرزہ از شرح عربی - ہمعنان اور ہم سخت
گروہ جماعت حاضر کو کہتے ہیں اور ہم پشتوں اور ہم جنسوں اور ہم پیشوں کے معنی میں بھی ہے از
برہان قاطع - **قولہ** آن شاہدی وشتم گرفتن بنیش الخ یعنی وہ معشوق پن اور غصہ ہونا دیکھو کہ
کسقدر اسمیں مٹھاس ہے اور وہ بل اسکی بھوؤں پر دیکھنا چاہیے کہ غضب سے ترش ہے مگر
واقع میں شیرین ہے - **بیت** از دست تو مشت بر دہان خوردن + خوشتر کہ بدست
خویش نان خوردن + ہمانا کہ از وقاحت او بوے سماحت می آید کہ بادشاہان سخن
بصلابت گویند و باشد کہ در نہان صلح جویند **بیت** انگور نو آوردہ ترش طعم بود +
روزے دو سہ صبر کن کہ شیرین گردد + ہمانا بالفتح گویا اور بعضے کہتے ہیں ہمانا بمعنی ظاہر
اور یقین کے ہے اور ہانا بمعنی پندار اور گمان کے - وقاحت بالفتح بے شرمی - سماحت بالفتح
بخشش اور جوانمردی - صلابت بالفتح سختی اور خشونت - طعم بالفتح مزہ اور بالضم خوردنی -
قولہ انگور نو آوردہ الخ یعنی انگور نئے پکے ہوئے کا مزا ترش ہوتا ہے مگر دو تین روز بعد شیرین
ہوجاتا ہے یہی حال میرے معشوق کا ہے - این بگفت و بر مسند قضا باز آمد - تنے چند از عدول
کہ ملازم او بودند زمین خدمت ببوسیدند کہ باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچہ ترک
ادب است و بزرگان گفتہ اند **بیت** نہ در ہر سخن بحث کردن رواست + خطا بر
بزرگان گرفتن خطاست + ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی کہ ملازم روزگار بندگانست
مصلحتے کہ بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریق صواب آنست کہ باین
پسر گرد طمع نگردی و فرش ولع درنوردی کہ منصب قضا پایگاہے منیع است تا بگناہ
شنیع ملوث نگردی حریف اینست کہ دیدی و سخن اینست کہ شنیدی - عدول بالضم
جمع عدل یعنی مرد صالح اور شائستہ اور منصف - ملازم بروزن ملائم لزوم گیرندہ - اجازت
بکسر ہمزہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا - **قولہ** باجازت سخنی در خدمت بگوییم یعنی اگر اجازت ہو ایک بات
ہم کہیں - بحث بالفتح بات کا کریدنا - اعلام بالکسر خبر دینی - خیانت بکسر اول دغلی اور
نا راستی - ولع بالفتحتین واو اور لام کے حریص ہونا از منتخب اللغات - درنوردی یعنی لپیٹے تو

منصب بالفتح اول و سوم مرتبہ اور مقام اور محل اور پاؤن رکھنے کی جاے اور پایدان۔ پایگاہ مرتبہ۔ نبیع بروزن ثانی عزیزا و ضبوطا اور روکنے والا۔ شنیع بالفتح بدا ور بُرا۔ ملوث بالضم اسم مفعول تلویث آلودہ کیا ہوا۔ حریف ہم صحبت اور ہم پیشہ اور ہم معاملہ ہندی ایک گت کا۔

مثنوی یکے کردہ بی آبروئی بسی + چہ غم دارد از آبروے کسی + بسا نام نیکوی پنجاہ سال + کہ یک نام زشتش کند پایمال + قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن راے و حفظ وفاے ایشان آفرین کرد و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صواب است و مسئلہ بے جواب و لیکن۔ **قولہ** یکے کردہ بے آبروئی الخ

بے آبروئی سے بے رونقی اور مرتبہ اور دبدبہ کا نہونا خجالت اور شرمندگی کے معنی مین بھی ہے یعنی جس شخص نے بے رونقی اور خجالت اپنی ذات خاص کی کی دوسرے کی آبرو سے اسکو کیا غم اور پروا ہوگی۔ حفظ وفا یعنی عہد سخن کی نگہداشت اور دوستی مین پورا اترنا۔ اور دوستی کا نباہ۔ مسئلہ بفتحتین پوچھنا اور تفتیہ پوچھنے کی جگہ **شعر** ولوان حبا بالملام یزول + اسمعت اذکا لفقرۃ عدول + یعنی اگر ملامت سے دوستی دور ہوجاتی ہے آئنہ مین سنا کرتا جھوٹھ طوفان جو عادلون اور مقبول الشہادتون نے باندھا ہے اور جھوٹھ عادلون سے ممکن نہین پس زوال محبت بھی ملامت سے ممکن نہین ہے۔ **بیت** ملامت کن مرا چند انکہ خواہی + کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی + این بگفت و کسان را بتفحص حال او برانگیخت و نعمت بیکران بریخت کہ گفتہ اند ہر کرا زر در ترازو ست زور در بازو ست و آنکہ بر دنیا دسترس ندارد در ہمہ دنیا کسے ندارد **بیت** ہر کہ زر دید سر فرود آرد + ور ترازوے آہنین دوش ست۔ تفحص باب تفعل سے ڈھونڈھنا اور کھودنا۔ ترازوی آہنین دوش وہ ترازو جسکی ڈنڈی لوہے کی ہو اور دوش ترازو اس لکڑی کو کہتے ہین کہ اسکے دونون طرف دو پلہ ترازو کے ہون۔ **قولہ** بتفحص حال او برانگیخت یعنی اسکے دریافت حال کے لیے تعینات کیے ہواسطے کہ انگیختن لغت کی کتابون مین جگہ سے ہلانا اور اکھاڑ پچھاڑ کرنا اور کرنا ہے۔ فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد و ہمدران شب شحنہ را خبر شد کہ قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاہد در بر از تنعم نخفتی و بترنم گفتی۔ تنعم بروزن تفعل از نعمت سے پانا اور جانا چاہیے کہ لفظ قاضی یہان بمبتدا و نخفتی و بترنم گفتی خبر اسکی

وہ بہ شب خلوت ہے نخفتے کا **قولہ** شراب در سر و شاہد در بر حال ہے یعنی قاضی اُس حال مین کہ شراب
سر مین اور معشوق بغل مین تمام رات ناز اور نعمت سے نہین سوتا تھا اور ابیات لاحقہ گاتا تھا
اور اُسی شب کو قوال کو خبر ہوئی **مثنوی** امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس +
عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس + مگر بفتحتین استثنا کے لیے آتا ہے اور کبھی تمنی کے
معنی دیتا ہے جیسا کہ دیباچہ مین گذرا اور اس بیت مین تمنی کے واسطے ہے۔ نمیخواند یعنی
نون معنی آواز نہین دیتا اور نہین بولتا تھا۔ خروس بفتحتین مرغا۔ این خروس اشارہ
اُس خروس کی طرف ہے جسکی آواز آخر شب مین قاضی کے کان تک پہونچی۔ بوس مختصر بوسہ
عشاق بالضم والتشدید جمع عاشق یعنی آج رات کاش مقرری وقت پر یہ مرغ نہ بولتا اور رات
تمام نہ ہوتی اور صبح نہ نکلتی اس واسطے کہ عشاق نے ابھی تک بوس اور کنار سے جی نہین بھرا۔
قطعہ یکدم کہ چشم فتنہ نخفتہ است زینہار + بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس +
رخسار یار در خم گیسوے آبدار + چون گوے عاج در خم چوگان آبنوس + فتنہ
بالکسر شر و فساد اور بلا اور آفت مین پڑنا۔ **قولہ** یکدم کہ چشم فتنہ نخفت است یعنی ایک دم کہ
فتنہ دلدار کی آنکھ لگی ہو اور معشوق بیدار ہو تا نہین جاتا اور ہم آغوشی کی دولت میسر ہوئی اور
کہہ سکتے ہین کہ فتنہ کی آنکھ لگی [illegible] ایک دم کو جو مفارقت کے غم اور رنج کی آفت نیند مین ہے اور معشوق
خوب بیدار ہے [illegible] زینہار بالکسر پناہ اور عہد و امان اور پہرا اور تاکید کے
معنی مین بھی آیا ہے فسوس بضم [illegible] اور واو مجہول سے کھیل اور دل لگی اور راہ سے بیراہ
ہونا اور افسوس [illegible] برہان قاطع۔ **ع** تا نشنوی ز مسجد آدینہ بانگ صبح +
یا از در سراے اتابک غریو کوس + لب از لبی چو چشم خروس ابلہی بود + برداشتن
بگفتن بیہودہ خروس + آدینہ بالمد جمعہ کا دن اور شرح عربی مین آذینہ ہمزہ کے فتحہ اور
ذال معجمہ کے کسرہ سے لکھا ہے اور معنی اُسکے کچھ نہین لکھے مگر صراح مین اذین بالفتح وذال معجمہ
اُس مقام کے معنی مین آیا جہان پر بلندی سے بانگ نماز سنی جاے اذان یعنی خبر دینے کے معنی
مین بھی آیا ہے۔ بانگ صبح فجر کی اذان۔ اتابک بالفتح لقب بادشاہان شیراز کا اور گذر چکا
غریو بفتحہ اول اور کسرہ دوم اور یاے ناسی سے شور اور غوغا۔ **قولہ** لب از لبی چو چشم خروس الخ

لب مفعول مقدم برداشتن کا ہے۔ چو چشم خروس صفت لب ہے۔ **قولہ** برداشتن مفعول لہ ہے گفتن کا
بگفتن متعلق برداشتن یعنی حماقت سے لب کا اٹھانا ایسے لب سے کہ چشم خروس کے مثال ہے خروس
کے بیہودہ بولنے سے۔ اور اکثر نسخون مین بجائے لب از لبی کے لب بر لبے لکھا ہے اور معنی اسکے
ظاہر ہین یعنی حماقت ہے اٹھانا لب کا کہ وہ ایسے لب پر ہے کہ مثل چشم خروس کے مانند ہے۔ **قاضی**
درین حالت بود کہ یکے از متعلقان در آمد و گفت کہ چہ نشینی خیز و تا پاے داری گریز
کہ حسودان بر تو دقیقے گرفتہ اند و حرفی گفتہ اند تا اگر این آتش فتنہ کہ امروز اندک است
بآب تدبیرے فرو نشانیم باشد کہ چون فردا بالا گیرد عالمے فرا گیرد۔ قاضی تبسم کنان درو نگریست
و گفت۔ دق بفتح و تشدید کوٹنا اور پیٹنا اور بکسرہ سے باریک اور باریک ہونا اور مراد اس جملہ
سے غیبت ہے یعنی حاسدون نے تیری چغلی کھائی ہے کہ اور بات مین ڈالا۔ **قطعہ** پنجہ در صید بردہ ضیغم
را * چہ تفاوت کند کہ سگ لاید * روی در روی دوست کن بگذار * تا عدو
پشت دست می خاید * ضیغم بفتح اول و سوم شیر زبردست۔ لاید یاوہ گوئی سے یعنی بکواس
کرے اور بیہودہ بکے اسلیے کہ لائیدن کتب لغات مین بیہودہ کہنے اور کتے بھونکنے کے آیا ہے
یعنی شیر زبردست جو شکار مین پنجہ کا ڈالے ہوے ہو اسکے حال مین کتے کا بھونکنا کیا تبدیلی لاسکے اور
ضرر پہونچا سکے۔ **پشت دست خائیدن** کنایہ ندامت اور پشیمانی سے ہے۔ **قولہ** روی در روی
دوست الخ یعنی منہ معشوق کے منہ کی طرف کر اور بوس و کنار مین مشغول ہو اور دشمن جو ہاتھ کی پیٹھ
کاٹتا ہو اسے چھوڑ اور اسکی طرف توجہ نہ کر۔ **ملک را دران شب آگہی دادند کہ در ملک تو چنین**
منکری حادث شدہ است چہ فرمائی گفت من او را از فضلاے عصر و یگانہ دہر میدانم
باشد کہ معاندان در حق وے بغرض خوضی کردہ اند این سخن در سمع قبول من نیاید مگر
آنکہ معاینہ گردد۔ حکما گفتہ اند۔ منکری ضم اول و فتح سوم یاے معروف کے ساتھ اور
منکر یاے مجہول کے ساتھ ناشایستگی اور غیر مشروع ہونا۔ حادث نو پیدا ہونے والا۔ فضلا
بضم اول و فتح دوم سے جمع فاضل۔ عصر بالفتح روزگار زمانہ۔ یگانہ دہر تنہا زمانہ۔ معاند
بروزن مسافر لڑاکا۔ خوض بالفتح شروع کرنا ایک کام اور بتلانا اور صلاح کرنی۔ **بیت**
بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ * بدندان برد پشت دست دریغ * بہ تندی یعنی تیزی

اور غصے کے وقت اور کہ سکتے ہین کہ تندی یعنی غصے اور غیظ و غضب سے ۔ سبک بفتح اول اور
ضم دوم سے مشہور ہے کہ شاہین کے مقابلہ مین ہے اور بہت چالاک اور کنایہ بے وقار اور ہلکے اور
اوچھے آدمی سے مگر یہان تیزی اور تیزی مراد ہے ۔ یعنی غصہ کے وقت جلدی سے تلوار لینے کو ہاتھ بڑھانا
پشت دست و تیغ را بدندان ہمہ یعنی ندامت اور پشیمانی اور افسوس کا موجب ہوتا ہے اور بر وجہ
بفتح دال سے مصدر ہے فاعل اور بینے معنی مین ہے اگر بجائے بر وواقع ہے ۔ شنیدم کہ ملک با تنی چند از
خاصان بر بالین قاضی رسید شمع را دید ایستادہ و شاہد نشستہ و می ریختہ و قدح شکستہ و
قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک ہستی ملک بلطفش بیدار کرد و گفت برخیز کہ آفتاب
بر آمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب بر آمد سلطان را عجب آمد گفت
از جانب مشرق چنانکہ معہود است گفت الحمد للہ کہ ہنوز در توبہ باز است بحکم حدیث
لا یغلق باب التوبۃ علی العباد حتی تطلع الشمس من مغربہا ۔ یعنی توبہ کا دروازہ بندون پر بند نہین
ہوتا جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہ نکلے ۔ و گفت استغفر اللہ واتوب الیہ یعنی
بخشش چاہتا ہون خداتعالی سے اور اسکی طرف توبہ کرتا ہون ۔ **قطعہ** این دو چیزم بر گناہ
انگیختند + بخت نافرجام و عقل ناتمام + گر گرفتارم کنی مستوجبم + ور ببخشی عفو بہتر کانتقام
ملک گفت توبہ درین حالت کہ بر ہلاک خود اطلاع یافتی سودے ندارد قال اللہ تعالی
فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا ۔ یعنی نہین ہوا کہ انکو فائدہ دے ایمان انکا جبکہ ہمارے عذاب کو
دیکھا ۔ فا تعقیب کے لیے ۔ لم یک اصل مین لم یکون تھا واو دو ساکن کے جمع ہونے سے گرا اور نون
کثرت استعمال سے ۔ ینفع مضارع معلوم ہے کا اور ضمیر پوشیدہ اسمین فاعل ہے ۔ باس مفعول مضاف
نا مضاف الیہ ۔ **قطعہ** چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن + کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ +
بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست + کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ + ترا با وجود چنین منکری
کہ ظاہر شد سبیل خلاص صورت نہ بندد این بگفت و موکلان عقوبت در وی آویختند
گفت مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت
دزدی بیائے مصدری ۔ کمند بالفتح جسمین رسی وغیرہ کہ دشمن کے گلے مین پھینکتے اور الجھاتے اور قلعہ
اور چھت کے کنگورون پر ڈالکر اوپر چڑھ جاتے ہین ۔ کاخ محل اور کوٹھا ۔ سبیل راہ ۔ موکل

بروزن مقدس سونپا ہوا - مستوکلان عقوبت جلاد لوگ - در وے آویختند گریبان گیر اسکے ہوئے یعنی لپٹ گئے اور لپٹ گئے - **قطعہ** آستین ملالی کہ برمن افشانی + طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست + اگر خلاص محال است ازین گنہ کہ مراست + بدان کرم کہ تو داری امیدواری ہست + ملال آزردگی اور رنجش اور غصہ سے بخار کی گرمی - افشاندن بالفتح گرانا یعنی ملال جو آستین سے میرے اوپر تو ڈالتا ہے یعنی اظہار آزردگی تو میرے اوپر کرتا ہے اور مجھے عذاب میں ڈالتا ہے اسکی طمع نکر کہ تیرے دامن سے میں ہاتھ اٹھا رکھوں یعنی میں تیرا دامنگیر ہوں اور تجھے گناہ میں پکڑوں اس سبب سے کہ ہر چند اس گناہ سے کہ سرزد ہوا مجھکو رہائی مشکل ہے مگر تیری بخشش اور کرم کا امیدوار ہوں اور خطابخشی حاکم مطلق کی خصلت ہے اور تو اسکا عادی نہیں کرتا - دانشمند صاحب بہار عجم نے لکھا ہے کہ دست داشتن کنایہ از باز ماندن از چیزے خواجہ شیراز سے دست از طلب ندارم تا کام من برآید + یا جان رسد بجانان یا جان زتن برآید + اور مصنف موصوف نے لکھا ہے کہ آستین افشاندن از چیزے وبر چیزے کنایہ از رو گردانیدن و ترک دادن آنرا سیف الدین اسفرنگی سے صبح خیزان چو جان برافشانند + آستین بر جہان برافشانند + شیخ شیراز سے آستین ملالی کہ برمن افشانی + طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست + پس آستین ملال میں اضافت بادنی ملابست ہے اور مفعول افشانی آستین ہے نہ ملال اور معنی یہ ہونگے کہ ملال کی وجہ سے جو تو نے مجھے رد کیا ترک کیا اس سے امید نہ کر کہ میں تیرے دامن سے ہاتھ باز رکھوں اور دستگیری سے باز رہوں یعنی تیرے دامن کو چھوڑ دوں اور بیت دوم اسکی تائید میں ہے - ملک گفت این لطیفہ بدیع آوردی واین نکتہ غریب گفتی ولیکن محال عقلست وخلاف نقل کہ ترا فضل وبلاغت امروز از چنگ عقوبت من برہاند مصلحت آن بینم کہ ترا از قلعہ بشیب اندازم تا دیگران عبرت گیرند گفت اے خداوند جہان پروردہ نعمت این خاندانم واین جرم تنہا نہ من کردہ ام دیگرے را بینداز تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت وبعفو از خطاے او درگذشت ومتعنتان را کہ اشارت بکشتن او ہمیکردند گفت **بیت** ہر کہ حمال عیب خویشتنید + طعنہ بر عیب دیگران نزنند + لطیفہ بالفتح نیکوئی اور چیز نیک اور اصطلاح میں اشارہ جو باریک ہو اور اسکے معنی روشن ہوں فہم میں اس اشارہ سے کہ عبارت میں نہ آوین - بدیع حادثہ نو اور نئی چیز پیدا ہوئی - محال نہ ممکن - عقل بالفتح

خرد اور دانش اور تمیز جیسے بھلے مین - خلاف نقل خلاف شرع - قلہ بالضم و التشدید پہاڑ کی
چوٹی اور ہر چیز کی بلندی - شیب بیائے مجہول زمین پست اور نیچی زمین - عبرت بکسر اول و فتح
سوم نصیحت اور نصیحت حاصل کرنی - متعنتان یعنی خطا ڈھونڈھنے والے تثنیہ اسم فاعل تعنت کا
بوزن تفعل کے سوا اور خطا کا ڈھونڈھنا ہے - حمال فتح اول اور تشدید دوم سے بہت بوجھ
لیجانے والا - **حکایت منظومہ** جوانے پاکباز و پاک رو بود + که با پاکیزه روئی در
گرو بود + چنین خواندم که در دریای اعظم + بگردابے درافتادند باہم + چو ملاح آمدش
تا دست گیرد + مبادا کاندران حالت بمیرد + ہمی گفت از میان موج تشویر + مرا
بگذار و دست یار من گیر + درین گفتن جہان بروے برآشفت + شنیدندش که
جان میداد و می گفت + حدیث عشق ازان بطال منیوش + که در سختی کند یارے
فراموش + چنین کردند یاران زندگانی + زکار افتاده بشنو تا بدانی + که سعدی
راه و رسم عشقبازی + چنان داند که در بغداد تازی + دلارامے که داری دل درو بند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند + اگر مجنون و لیلی زنده گشتی + حدیث عشق ازین دفتر
نوشتے + پاکباز زاہد مجرد و عاشق کہ پاک نظر سے معشوق کی طرف دیکھے از برہان قاطع - پاک رو
مثل پاکباز - در گرو بود یعنی عاشق تھا - **قولہ** چنین خواندم یعنی کتب تواریخ مین ایسا مین نے پڑھا
دریاے اعظم یعنی محیط از برہان قاطع - تشویر خجالت اور شرمندگی بوجہ اسکے کہ موج سے خلاصی
نہ پائی اور شرح عربی مین مرقوم ہے کہ تشویر اس مقام مین شوریدن کے معنی مین ہے - از مترجم
موج تشویر مین اضافت بادنی ملابست ہے اور تشویر یعنی خجالت اس امر کی کہ ملاح معشوق کو چھوڑ کر
عاشق کے خلاص کرنے مین مشغول ہوا - جہان بروے برآشفت یعنی اجل اُسکی آن پہونچی اور
شرح عربی مین ہے کہ آشفتن اکثر جا بمعنی پریشان ہونے اور غصہ کرنے کے مستعمل ہوتا ہے اور یہان
بھی اسی طرح ہے - (از مترجم ترجمہ [illegible] ہے اور مضمون مابعد اسکا موید ہے) بطال بالفتح و التشدید
نہایت بیکار اور دلیر - منیوش یعنی مت سن - زکار افتاده بشنو یعنی تجربہ کار اور آزموده کار سے
سن - **قولہ** در بغداد تازی یعنی اہل بغداد جیسے کہ زبان فارسی خوب جانتے ہین زبان عربی کو بھی فصاحت
اور بلاغت سے بولتے ہین از شرح عربی - (از مترجم اس بیت مین سے کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی+

چنان داند که در بغداد تازی + توجیہ شرح عربی جو شارح نے لکھکر چھوڑ دی درست نہین سمجھی جاتی
مصنف رح نے بیت ماقبل مین بعد اختتام قصہ جوان کے مقولہ اپنا ظاہر کیا کہ یار دن نے اسطرح
زندگی بسر کی وفاداری کے ساتھ جیسے کہ اُس جوان نے اور آزمودہ کار سے اسکا ذکر سنو تاکہ معلوم
تمکو ہو اور مراد آزمودہ کار سے اپنی ذات مصنف نے لی اور بعد اسکے اپنی واقفیت کو شعر مابعد مین
بیان کیا ام کی تصریح ہے کہ سعدی عشقبازی کی راہ و رسم ایسی خوب جانتا پہچانتا ہے جیسے کہ اہل عرب
زبان عربی کو جو مادری زبان انکی ہے جانتے ہین) - ازین دفتر یعنی باب پنجم سے یا کتاب گلستان سے
(از مترجم باب پنجم درست ہی)

باب ششم در ضعف و پیری

حکایت با طائفۂ دانشمندان در جامع دمشق بحثے ہمیکردم کہ جوانی درآمد و گفت
درین میان کسے ہست کہ زبان پارسی داند اشارت بمن کردند گفتمش چہ حالت است
گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ در حالت نزع است و بزبان فارسی چیزے می گوید
مفہوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی مزد خداے تعالی فردیابی باشد کہ وصیتے ہمی کند
چون ببالینش فراز آمدم این ہمی گفت - نزع بالفتح جانکندن اور سسکنا - رنجہ شوی
یعنی قدم رنجہ فرمائی - مزد بالضم اجر و ثواب - وصیت پند اور اندرز - فراز آگے اور پاس -

قطعہ دمے چند گفتم برآرم بکام + دریغا کہ بگرفت راہ نفس + دریغا کہ بر خوان الوان عمر
دمی چند خوردیم و گفتند بس + نفس بفتحتین دم یعنی ہوا جو منہ اور ناک سے نکلتی ہے - دریغا بمعنی
اے دریغ - خوان بواو معدولہ سے مائدہ اور بڑا طبق - الوان جمع لون کہ رنگ اور قسم کے معنی مین ہے
قولہ بگرفت ماضی مجہول سے گرفتن یعنی گرفتہ شدہ از شرح عربی (از مترجم بگرفت اس مقام مین لازم
ہے صاحب بہار عجم نے فرمایا کہ گرفتن بکسرتین مقابل گذاشتن لازم و متعدی ہر دو آمدہ انتہی اور مثال
لازم مین تحریر فرمایا کہ چون گرفتن آواز و چشم و گوش و دروازہ و مانند آن سہ ہرگز کسے نیافتہ رہ در
حریم وصل + بیہودہ چند حلقہ زنے در گرفتہ است + انتہی پس ضرورت مجہول کہنے کی نہین ہے - **قولہ**
برآرم بکام الخ یعنی نفس مراد دل کے موافق نکالوں یعنی اپنے دل مین کہا چند نفس مقصود دل کے لوں

اور زندگی مراد کے ساتھ بسر کرون افسوس کہ نفس کی راہ بند ہوگئی اور دل کی مراد پوری نہوئی
معانی این سخن بزبان عربی با شامیان همیگفتم و تعجب همیکردند از عمر دراز و تاسف
او همچنان بر حیات دنیا گفتمش چگونه درین حالت گفت چه گویم **قطعه** ندیده که چه سختی
همیرسد بکسے + که از دهانش بدر میکنند دندانی + قیاس کن که چه حالش بود در آن ساعت
که از وجود عزیزش بدر رود جانے + گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وهم را بر طبیعت
مستولی مگردان که فیلسوفان یونان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم بود اعتماد بقا را نشاید و مرض
اگرچه هائل بود دلالت کلی بر هلاک نکند اگر فرمائی طبیبی را بخوانم تا معالجت کند که بشوهی
گفت هیهات است - تصور باب تفعل سے ایک چیز کی صورت عقل مین لانی - وہم بالفتح
دل کا جانا بے قصد کسی چیز کی طرف - مستولی غالب اسم فاعل استیلا - مزاج بالکسر سرشت اور طبیعت
مستقیم - اعتماد بالکسر بھروسا کرنا - نشاید لائق نہو - ہائل بکسر ہمزہ ڈراونا - دلالت رستہ دکھلانا -
کلی بالضم تمام - معالجت درمان کرنا - ہیہات فارسی مین افسوس - **مثنوی** دست برہم زند
طبیب ظریف + چون خرف بیند اوفتادہ حریف + خواجہ در بند نقش ایوان است +
خانہ از پای بست ویران است + دست برہم زند یعنی افسوس کرے اور علاج مین مشغول
نہو - ظریف طاے معجمہ سے زیرک اور دانا - خرف بفتح اول اور کسر دوم پیر فرتوت کہ اسکی عقل نہایت
بوڑھاپے سے فاسد ہوگئی ہو از کشف اللغات - حریف بجاے مہملہ ہم صحبت اور ہم پیشہ یعنی طبیب
دانا افسوس کی رو سے ہاتھ برہم مارتا ہے اور معالجہ نہین کرتا جبوقت پیر فرتوت پڑا ہوا دیکھے کہ تیرا
ہم صحبت ہے - **قولہ** خانہ از پاے بست الخ یعنی گھر بنیاد سے پست ہوا اور دھس گیا - (از مترجم
پاے بست بنای تازی یعنی محکم و بنیاد عمارت ملا نورالدین ظہوری ؎ نخواہی بنای بقا را خراب +
مکن پاے بستش ز لای شراب + ولہ ؎ بنای طلب کردہ ام پای بست + کہ دانی درین کار تقسیم ہست +
پس اس صورت مین توجیہ زیادہ درست ہوگی) - **منظومہ** پیر مردے بہ نزع می نالید +
پیرزن صندلش ہمی مالید + چون مخبط شد اعتدال مزاج + نہ عزیمت اثر کند نہ علاج +
مخبط بضم میم و تشدید باے موحدہ کو راہ گیا ہوا اور دیوانگی سے منسوب - اعتدال بالکسر برابر ہونا
عزیمت بفتح اول و کسر دوم قصد اور فارسی دعا اور افسون - عزائم جمع - **حکایت** پیرے

حکایت کردہ بود کہ دختری خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بخلوت با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہای دراز نخفتی و بذلہا و لطیفہا گفتی تا باشد کہ مؤانست پذیرد و وحشت نگیرد از جملہ شبہا شبی می گفتم کہ بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار کہ بصحبت پیری افتادی پختہ و جہان دیدہ و گرم و سرد روزگار چشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوق صحبت بداند و شرط مودت بجای آورد مشفق مہربان خوش طبع شیرین زبان **مثنوی** تا توانم دلت بدست آرم + ور بیازاریم نیازارم + ور چو طوطی شکر بود خورشت + جان شیرین فدای پرورشت + حجرہ بگل آراستہ یعنی کمرہ خوابگاہ کا گلاب اور سیوتی سے آراستہ کیا تھا (از مترجم خان آرزو نے دو سرا نسخہ گل بالکسر کو بھی قبول کیا ہے اسواسطے کہ غریب لوگ شادی میں گھر کو لیپ پوت کرتے ہیں)۔ بذلہا و لطیفہا سخنہای پاکیزہ اور باریک عطف تفسیری ہے۔ مؤانست باہم الفت کرنا۔ وحشت اندوہ تنہائی اور رمیدگی۔ **قولہ** ور بیازاریم نیازارم یعنی اگر تجھے تو ستائے تو مین تجھے نہ ستاؤن۔ نہ گرفتار آمدی بدست جوانی معجب خیرہ رای سر تیز و سبک پای کہ ہر دم ہوسی پزد و ہر لحظہ رائی زند و ہر شب جائی خسپد و ہر روز یاری گیرد **قطعہ** جوانان خرم اند و خوب رخسار + و لیکن در وفا با کس نپایند + وفا داری مدار از بلبلان چشم + کہ ہر دم بر گلی دیگر سرایند + اما پیران بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضای جہل جوانی۔ معجب بضم میم و سکون عین مہملہ و کسر جیم خود بین اور مغرور۔ خیرہ بر وزن چیرہ بیجا آدمی اور کینہ ور اور تیرہ اور غبار جو آنکھوں کے سامنے آئے۔ رای اندیشہ اور فکر۔ سر تیز یعنی شتاب کام اور زود خیال۔ سبک پای بے قرار اور آوارہ۔ ہوس بالفتح آرزوی نفس۔ وفاداری مدار از بلبلان چشم یعنی وفاداری کی امید بلبلوں سے مت رکھ۔ **قولہ** در وفا با کس نپایند یعنی وفا مین کسی کے ساتھ ثابت قدم نہیں ہیں۔
بیت ز خود بہتری جوی و فرصت شمار + کہ با چون خودی گم کنی روزگار + بہتری بیاے مجہول وحدت اور اسی طرح خودی بیای مجہول یعنی ایک شخص اپنے مانند۔ گم کنی روزگار یعنی تو ضائع کرے زمانہ اور مدت فرصت کیلیے کہ لفظ گم بمعنی نقصان کے بھی آیا ہے یعنی اپنے سے بہتر آدمی کی تلاش کرو اور اسکو حاصل کرو اور غنیمت اسکی صحبت کو جانو اسواسطے کہ آپ جیسے کے ساتھ عقل مند

برابر ہو اگر اوقات صرف کروگے زمانہ کو ضائع کروگے بسبب یہ کہ فضل و کمال سے بے بہرہ رہوگے
گفت چندان برین نمط گفتم و گمان بردم کہ دلش در قید من آمد و صید من شد ناگاہ نفس
سرد از دل پُر درد برآورد و گفت چندین سخن کہ گفتی در ترازوے عقل من وزن آن
یک سخن ندارد کہ از قابلۂ خویش شنیدہ ام کہ زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ کہ پیرے
صید بالفتح شکار - قابلہ باے موحدہ سے دائی - شعر لما رأت بین یدی بعلہا + شیئا کارخی
شفۃ الصائم + یقول ہذا معہ میت + وانما الرقیۃ للنائم + یعنی جسوقت عورت نے دیکھا اپنے
شوہر کے آگے ایک چیز سست جیسے روزہ دار کا لب ہوتی ہے کہ یہ یعنی آلۂ تناسل اسکے شوہر کے ساتھ
ایک مردہ ہے اور سوا اسکے نہیں کہ منتر سوئے ہوئے پر کام کرتا ہے نہ مردہ پر یعنی سوئی ہوئی چیز منتر سے
جگا سکتے ہیں اور مردے کو افسون سے نہیں جلا سکتے - بین ظرف مضاف - یدی بفتحتین مضاف الیہ
اصل میں یدین تھا نون اضافت سے ساقط ہوگیا - بعل بالفتح جفت اور شوہر مضاف الیہ یدی کا -
انما کلمہ حصر ہے - رقیت بضم راے مہملہ اور سکون قاف اور کسر یاے تحتانی افسون - مثنوی
زن کز بر مرد بے رضا برخیزد + بس فتنہ و جنگ ازان سرا برخیزد + پیرے کہ ز جای
خویش نتواند خاست + الا بعصا کیش عصا برخیزد + بے رضا ناخوشنودی - عصا
چوبدستی اور مراد عصاے دوم سے آلۂ تناسل ہے - قولہ کیش عصا برخیزد یعنی عصا اُسکا کب اُٹھے یعنی
ظاہر ہے کہ اگر عورت مرد کی آغوش سے راضی نہیں ہوئی اور ناخوش اُٹھی اُس مکان سے فتنہ اور
لڑائی پیدا ہوگی اور جو بوڑھا کہ نہایت ضعف سے عصا کے سہارے اُٹھے عصا اُسکا یعنی آلۂ تناسل
کیونکر اُٹھے اور عورت کو خوش کرے - فی الجملہ امکان موافقت نبود بمفارقت انجامید چون
مدت عدت برآمد عقد نکاحش بستند با جوانے تند ترش روی تہیدست بدخو کہ جور و جفا
کشیدی و رنج و عنا دیدے و شکر نعمت حق ہمچنان میگفت الحمد للہ کہ ازان عذاب الیم
برہیدم و بدین نعمت برسیدم - امکان بکسر ہمزہ حاصل ہونا اور سکنا - موافقت بر وزن
مفاعلت سازگاری کرنی - مفارقت بر وزن موافقت جدا ہونا - انجامید آخر ہوئی - مدت
بالضم و التشدید ایک ٹکڑا اور حصہ وقت کا - عدت بکسر عین مہملہ اور تشدید و فتحۂ دال مہملہ شمار
روز ہاے حیض اُن عورتون کا جو طلاق دی گئی ہون یا شوہر اُنکے مر گئے ہون - فقہ کی کتابون میں

ثابت ہو کہ طلاق دی گئی عورت کی عدت اگرچہ وہ آزاد ہو تین حیض ہین اور شوہر مرے ہوئے
عورت کے چار مہینے اور دس دن اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اور جب تک وہ عدت
تمام ہو نکاح اسکا دوسرے مرد سے جائز نہین ہے ـ تند بالضم غضبناک اور ہر چیز کہ اچھلنے والی ہو
عنا بالفتح رنج اور مشقت ـ الیم بروزن علیم دردناک ـ **بیت** با اینہمہ جور و تندخوئی + نازت
بکشم کہ خوب روئی + **قطعہ** با تو مرا سوختن اندر عذاب + بہ کہ شدن با دگری در بہشت +
بوے پیاز از دہن خوبروی + نغز تر آید کہ گل از دست زشت + **قطعہ** روے زیبا
و جامۂ دیبا + عرق و عود و رنگ و بوی و ہوس + اینہمہ زینت زنان باشد + مرد را کیر و
خایہ زینت بس + نغز بالفتح ایک چیز خوبصورت اور بدیع ـ عرق بفتحتین عرق گل یعنی گلاب ـ عود
بالضم ایک لکڑی ہے خوشبودار کہ ہندی مین اسے اگر کہتے ہین ـ **حکایت** مہمان پیرے بودم در
دیار بکر کہ مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبے حکایت کرد کہ مرا در عمر خویش
بجز این فرزند نبودہ است درختی درین وادی زیارتگاہ است کہ مردمان بحاجت
خواستن آنجا روند شبہا در پاے آن درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا این فرزند بخشیدہ است
شنیدم کہ پسر با رفیقان آہستہ میگفت چہ بودے اگر من آن درخت را بدانستمے
کہ کجاست تا دعا کردمی کہ پدرم بمردے خواجہ شادی کنان کہ فرزندم عاقل ست و پسر
طعنہ زنان کہ پدرم فرتوت ست **قطعہ** سالہا بر تو بگذرد کہ گذر + نکنی سوی تربت پدرت +
تو بجاے پدر چہ کردی خیر + تا ہمان چشم داری از پسرت + بکر بفتح بائے موحدہ و سکون
کاف ایک شہر کا نام ماوراء النہر مین از برہان قاطع ـ فرتوت بوڑھا انتہا کا پرانا ـ **حکایت** روزے
بغرور جوانی سخت راندہ بودم و شبانگاہ بپاے کوہی سست ماندہ پیرمردی ضعیف از
پس کاروان ہمی آمد گفت چہ نشینی خیز نہ جاے خفتن است گفتم چون روم کہ نہ پای رفتن است
گفت نشنیدہ کہ گفتہ اند رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن **قطعہ** ای کہ مشتاق منزلی
مشتاب + پند من کار بند و صبر آموز + اسپ تازی دو تک رود بشتاب + اشتر آہستہ میرود
شب و روز + راندہ بودم یعنی دوڑاتا تھا ـ گسستن توڑنا اور سست کرنا از منتخب ـ گسستن اس
مقام پر لازم ہے اور یہ مصدر دونون قسم متعدی اور لازم آتا ہے کذا فی بہار عجم ـ منزلی بیائے خطاب ـ

تاک تاے قرشت اور کاف عربی سے بمعنی حیلیا اور بھی تھوڑے اور اندک کے - یعنی تازی گھوڑا دو حملہ جلدی سے جاتا ہی اور تیسرے حملہ مین تھک جاتا ہی از شرح عربی - (از مترجم تگ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی دوویدن و تگ ودو ہم ہست انتہی بیان تاے قرشت باکاف فارسی اور تک بفتح اول وسکون ثانی بمعنی بسیار تند براہ رفتن ودویدن ہم ہست بیان تاے قرشت باکاف تازی -

حکایت جوانے چست ولطیف وخندان وشیرین زبان در حلقۂ عشرت ما بود کہ در دلش از ہیچ نوعے غم نیامدی ولب از خندہ فراہم نیاوردے روزگاری برآمد کہ اتفاق ملاقات نیفتاد بعد ازان دیدمش کہ زن خواستہ وفرزندان برآوردہ وبیخ نشاطش بریدہ وگل رویش پژمریدہ پرسیدمش چگونہ وچہ حالت گفت تا کودکان بیاوردم دیگر کودکی نکردم - چست بضم اول چالاک اور چابک اور ہر ایک اچھی چیز اور نازک اور زیبا کو بھی کہتے ہین از برہان قاطع - لطیف نہایت نیک کام اور نازک - فراہم جمع - نشاط بالفتح خوشی - پژمریدہ بکسر باے فارسی اور سکون زاے فارسی بمعنی پژمردہ رو بخستگی آوردہ ضد تازہ (از مترجم پژمردہ ضد شگفتہ) - کودکی نکردم یعنی کام کودک کا نہین کیا - **شعر** ما ذا الصبا والشیب غیرلمتی + وکفے بتغییر الزمان نذیرا + یعنی کیا ہی لڑکپن اور جہالت کی طرف میل اور بوڑھاپے نے رنگ متغیر کردیا میرے بالون کا جو کان کی لو سے بڑھے ہوئے تھے اور کافی ہی سوت سے ڈرانے کے لیے زمانہ کا بدلتا رہنا - **بیت** چون پیر شدی ز کودکی دست بدار + بازی وظرافت بجوانان بگذار + **مثنوی** طرب نوجوان ز پیر مجوے + کہ دگر نایدآب رفتہ بجوے + زرع را چون رسید وقت درو + نخرامد چنانکہ سبزۂ نو + ظرافت بفتحتین زیرکی اور خوش طبعی اور یہان مراد معنی دوم ہی - طرب بفتحتین خوشی - زرع بالفتح کھیتی اور بونا اور اگانا اور جمانا - درو بکسر دال مہملہ وفتح راے غیر منقوطہ غلہ کاٹنا اور حاصل - **قطعہ** دور جوانی بشد از دست من + آہ دریغ آن زمن دلفروز + قوت سر پنجۂ شیری برفت + راضیم اکنون بہ پنیرے چو یوز + زمن بفتحتین زمانہ اور وقت اور عربی مین مقدار حرکت فلک اعظم کی - دلفروز صفت زمن بفتحتین - یوز بالضم واو فارسی کے ساتھ ایک شکاری درندہ ہی جسے چیتا کہتے ہین اور پنیر کھانے مین مشہور ہی کہ آدمی راضی کرتے ہین اور بعضے نسخون مین بہ پیر آیا ہی اور وہ شعر کی ناموزونی اور معنی کی سستی کا سبب ہی

جیسا کہ مخفی نہیں از شرح عربی - قطعہ چو پنبہ موی سپید کردہ بود و گفتمش ای مامک دیرینہ روز
موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر + راست نخواہد شدن این پشت کوز + مامک دیرینہ روز
مامہ بمعنی مادر اور کاف تصغیر کا یعنی اے مادک ماخوذ از شرح عربی - تلبیس بر وزن تہذیب
مکر اور حیلہ کرنا اور عیب دار چیز کا چھپانا [illegible] - حکایت روزی بجہل جوانی بانگ بر مادر
زدم دل آزردہ بکنجی نشست و گریان ہمی گفت مگر خردی فراموش کردی کہ درشتی
میکنی قطعہ چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش + چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن + گر از
عہد خردیت یاد آمدی + کہ بیچارہ بودی در آغوش من + نکردی درین روز بر من
جفا + کہ تو شیر مردی و من پیرزن [illegible] بانگ [illegible] اور فریاد کیا -
زال پیر فرتوت ضعیف ہو - پیلتن [illegible] اور پلنگ افگن [illegible]
دلاوران و بہادران [illegible] - حکایت توانگری بخیل را پسری رنجور بود نیکخواہان
گفتندش مصلحت آنست کہ ختم قرآنی کنی از بہر وی [illegible] باشد کہ خدای تعالی
شفا دہد بخیلی باندیشہ فرو رفت و گفت [illegible] مصحف مہجور اولیتر است کہ گلہ دور صاحبدلے
بشنید و گفت ختمش بعلت آن اختیار آمد کہ قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان -
ختم قرآن یعنی پورا قرآن پڑھنا - [illegible] اللہ تعالی کی راہ میں تصدق کرنا اور
خدا تعالی سے تقرب [illegible] تشدید [illegible] بکری
گاے بھینس کا [illegible] گردن طاعت [illegible] گرش ہمراہ بودی دست داد
بدیناری چو خر در گل بمانند [illegible] افسوس -
قولہ گرش یعنی اگر اس طاعت [illegible]
اس شخص نے طاعت کے لیے گردن جھکائی [illegible] اور
اگر اس گردن طاعت کے جھکانے کے ساتھ بذل خرچ بھی ساتھ ہوتا نہایت اچھا ہوتا حکایت
پیرمردی را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیرزنانم عیشی نباشد گفتند جوانی بخواہ چون
مکنت داری گفت مرا کہ پیرم با پیرزنان الفت نیست [illegible] باشد کہ
پیرم دوستی چگونہ صورت بندد [illegible] اور سامان -

قطعہ پیر ہفتا سلہ جنی مکند + کور مقری نبی نجوا چش روش + زور باید نہ زر کہ بانو را +
گزر سخت بہ کہ صد من گوش + پہلی بیت اس قطعہ کی شرح عربی مین نہین ہے مگر فرہنگ ملا سعدی مین
لکھا ہے کہ ہفتا مختصر ہفتاد - سلہ بالفتحتین مختصر سالہ - جنی بالضم جیم وکسر نون مختصر جوانی - مکند مختصر میکند
مقری بکسر میم وسکون قاف اندھا جسم کا - نبی بالفتح نون مختصر نہ بیند - نجوا مختصر بخواب - چش
مختصر چشم - روش بالضم راے مہملہ و واو مجہول مختصر روشن - گوش بالضم کاف فارسی مختصر گوشت
یعنی پیر ہفتاد سالہ ہر چند جوانی کرتا ہے اور حملہ تا ہم قوت جوانی نہین پاتا جیسے اندھا جسم کا خواب مین اپنی
آنکھ روشن نہین دیکھتا اس سبب سے کہ روشنی کی صورت سے مطلق ناآشنا ہے اسی طرح پیر فرتوت
کا حال ہے کہ بڑھاپے کی حالت مین قوت جوانی سے محض بے نصیب ہے - قولہ زور باید یعنی قوت
جماع - گزر بالفتحتین کا معرب اسکا جزر اور مراد اس سے ذکر ہے یعنی ذکر سخت چاہیے - قولہ کہ صد من
گوش یعنی نہ سو من گوشت یعنی جسامت اور موٹائی مرد کی سستی اور نرمی ذکر کے ساتھ عورت کو
پسند نہین آتی - حکایت منظومہ شنیدہ ام کہ درین روزہا کہن پیری + خیال بست
بپیرانہ سر کہ گیرد جفت + بخواست دخترکے خوبروی گوہر نام + چو درج گوہرش از
چشم مردمان بنہفت + چنانکہ رسم عروسی بود تماشا بود + ولے بحملۂ اول عصای شیخ
بخفت + کمان کشید و نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت + مگر بسوزن فولاد جامۂ ہنگفت
بدوستان گلہ آغاز کرد و حجت ساخت + کہ خانمان من این شوخ دیدہ پاک برفت + میان
شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چنان + کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت + پس
از خلافت و شنعت گناہ دختر نیست + ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت + کہن پیر
پیر فرتوت اور پرانا - بپیرانہ سر بڑھاپا - جفت بالفتح زوج کہ مقابل فرد ہے - بخواست یعنی
بیاہ کیا - درج بضم اول ڈبا اور ڈبیا زیور اور جواہرات رکھنے کی اور وہ ایک ظرف ہے کہ جسمین عورتین
زیور وغیرہ چھپا رکھتی ہین - نہفت بکسر اول وضم ثانی پوشیدہ - گوہرش اپنا گوہر اندام نہانی اس
عورت کی چشم مردم سے اس طرح پوشیدہ جیسے ڈبیا زیور اور جواہر کی چھپاتے ہین - در ازمترجم یہ
توجیہ درست نہین اسواسطے کہ درج مطلق پوشیدہ نہین رکھا جاتا اور وجہ تشبیہ موجود ہی نہین
نہین اور اگر درج گوہر مراد لین تو ایک لفظ گوہر دو مرتبہ مفید معنی نہین ہو سکتا قطع نظر اسکے کہ اسمین

فحش ہے اور خاص ستر کا اخفا ہر ادنےٰ اور اعلےٰ پر واجب ہے اسمیں مبالغہ کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ عموماً لوگ ستر نہیں کرتے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور بعضون نے اسطرح تقریر کی ہے کہ لفظ درج مضاف گوہر کی طرف ہے اور ضمیر شین کی گوہرش میں راجع دخترک کی طرف ہے یعنی جسطرح درج گوہر اور زیور کو چھپا کر رکھتے ہیں اس دخترک کو لوگون کی نظر سے پوشیدہ کیا اور تقریر ثانی اول سے بہتر ہے۔ تماشا شین منقوطہ سے نظر کرنی کسی چیز کی طرف خیال دانی کی رو سے۔ **قولہ** چنانکہ رسم عروسی بود تماشا بود یعنی جیسے مرد کی رسم عروس کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ جوش کرنا اور چومنا اور نظر کرنا حظ کے ساتھ اور ابتذال میں اپنا اسکو وہ سب کیا۔ حملہ بالفتح آہنگ اور قصد کرنا اور کسی پر جانا مارنے کے لیے یا نکالنے کے لیے۔ عصائے شیخ یعنی آلت شیخ۔ کمان کشید یعنی ارادہ اور خیال کیا۔ ہنگفت بفتح ہائے ہوز و ضم کاف فارسی اور سکون نون اور فا بمعنی گندہ اور ستبر کار اور اس لفظ کو پوشاکی کپڑے پر بولتے ہیں از شرح عربی۔ **قولہ** نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت الخ یعنی نشانہ پر نہ پہونچا بلکہ خطا کی اس سبب سے کہ موٹے کپڑے کو بجز فولادی سوزن کے نہیں سی سکتے۔ **قولہ** بدوستان گلہ آغاز کرد یعنی اُس پیر فرتوت نے دوستون سے شکوہ کرنا شروع کیا۔ خانمان کشف اللغات میں بمعنی اہل خانہ اور فرہنگ ملا سعد میں لکھا ہے کہ خان بمعنی خانہ ہے اور مان زائدہ اور تابع مثلاً حسن لبن اور ہندی بھی شائع ہے۔ (از مترجم) صاحب بہار عجم فرماتے ہیں کہ خان ومان میں خان مخفف خانہ اور مان دفت خانہ ہے۔ **قولہ** پس از جلافت و شنعت الخ۔ جلافت بالفتح پوست کندن مراد عیب ظاہر کرنا شنعت بضم شین معجمہ اور سکون نون زشتی اور برائی یعنی پس کر اسے پیر فرتوت عیب ظاہر کرنے اور برائی کرنے سے۔ سُنبت بالضم سوراخ کرنا۔

باب ہفتم در تاثیر تربیت

حکایت یکے را از وزرا پسری کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مر این را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد موثر نبود پیش پدرش کس فرستاد کہ این عاقل نمیشود و مرا دیوانہ کرد **قطعہ**

چون بود اصل جوہرے قابل + تربیت را در و اثر باشد
ہیچ صیقل نکو نداند کرد + آہنے را کہ بد گہر باشد
سگ بدریای ہفتگانہ مشوے +

که چو تر شد پلیدتر باشد + خر عیسی گرش بمکه برند + چون بیاید هنوز خر باشد + گوہر
بالفتح کند طبع اور بے وقوف - جوہر بالفتح گوہر اور مراد اصل و نژاد اور ذات - (از مترجم) گوہر بالفتح
ذات شی و اصل ہر چیز جوہر معرب آن و نا گوہر عرض کہ مقابل آنست و اطلاق آن بر جواہر یعنی لعل و
یاقوت و مانند آن نیز آمدہ جوہر کہ پس اصل و نژاد و ذات معنی حقیقی ہیں اور لعل یاقوت وغیرہ
مجاز اور گوہر کا معرب ہے جوہر نہ گوہر معنی جوہر قائل نپذیرندہ اور شرارہ وغیرہ پسندیدہ از کشف اللغات
ہندی ماننے والا - دریاے ہفتگانہ یعنی ہفت دریا اور گانہ الف نون زائدہ ہے ہر ایک عدد کے
آخر میں لاتے ہیں جیسے دوگانہ اور سہ گانہ وغیرہ اور دو اور سہ اور الف گانہ زائدہ ہے از برہان قاطع -
(از مترجم) ظاہر الفظ گانہ آخر اعداد دوگانہ اور سہ گانہ میں زائد ہے جیسا کہ [illegible] نے کتاب لغت
لکھا ہے لیکن اس لفظ سے ایک تعیین و تکمیل اور تتمیم کا فائدہ ہوتا ہے جیسا کہ ہندی میں لفظ
بھر کا سال بھر اور [illegible] میں ہے - حکایت یکی را از حکما شنیدم که پسران را پند همی داد که جانان پدر
هنر آموزید که ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر بر محل خطرست یا دزد بیکبار
ببرد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر چشمه زاینده است و دولت پاینده و گر هنرمند از دولت
بیفتد غم نباشد که هنر در نفس خود دولت است هر جا که رود قدر بیند و در صدر نشیند و بی هنر
لقمه چیند و سختی بیند بیت سخت است پس از جاه تحکم بردن + خو کرده بناز جور مردم بردن
تفاریق جمع تفریق - تحکم بردن تفعل [illegible] کسی کا [illegible] جاہ و منصب [illegible] حکومت
اٹھانی دشوار ہے - قطعه وقتی افتاد فتنه در شام + هر کس از گوشه فرا رفتند + روستازادگان
دانشمند + بوزیری پادشا رفتند + پسران وزیر ناقص عقل + بگدایی بروستا رفتند +
بیت میراث پدر خواهی علم پدر آموز + کین مال پدر خرج توان کرد بده روز + فرا
بمعنی طرف و پیش و بالا و بلند از برہان قاطع - قوله از گوشه فرا رفتند یعنی گوشہ گوشہ سے الگ ہو کر
اور آگے گئے - روستا ساکن دہ ہندی [illegible] گنوار - حکایت یکی از فضلا تعلیم ملک زاده
کردی و ضرب بی محابا زدی و زجر بی قیاس کردی باری پسر از بی طاقتی شکایت
پیش پدر برد و جامه از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد استاد را بخواند و
گفت بر پسران آحاد رعیت چندین جفا و توبیخ روا نمیداری که پسر مرا سبب چیست گفت سخن اندیشیده

باید گفتن وحرکت پسندیده باید کردن ہمہ خلق را علی العموم وپادشاہان را علی الخصوص کہ بردست وزبان ایشان ہرچہ رود ہر آینہ بافواہ بگویند وقول وفعل عوام را چندان اعتبار نباشد قطعہ اگر صد عیب دارد مرد درویش + رفیقانش یکے از صد ندانند + وگر یک ناپسند آید ز سلطان + ز اقلیمی باقلیمے رسانند + پس واجب آمد معلم پادشاہزاده را در تہذیب اخلاق خداوندزادگان انبتہم اللہ نباتا حسنا - یعنی اگاوے انکو اللہ تعالی اچھا اگانا اجتہاد ازان بیش کردن کہ در حق ابنای عوام - بے محابا بضم میم بے ڈر اور بے مہر ومحبت - زجر بالفتح ڈرانا اور ایک کام سے باز رکھنا - توبیخ بمعنی زجر - تہذیب دال نقطہ سے ستھرا بنانا - اخلاق بالفتح خوئین قطعہ ہر کہ در خردیش ادب نکنی + در بزرگی فلاح ازو برخاست + چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ + نشود خشک جز بآتش راست + شعر ان الغصن اذا قومتہا اعتدلت + ولیس ینفعک التقویم بالخشب + بدرستیکہ ہری ڈالیان جب انکو سیدھا کرین تو وے سیدھی ہوجاتی ہین اور سوکھی لکڑی کا سیدھا کرنا تجھے نفع نہ دیگا - ملک را حسن تدبیر ادیب وتقریر جواب او موافق رای آمد وخلعت ونعمت بخشید وپایہ منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابے را دیدم در دیار مغرب ترش روی وتلخ گفتار بدخوی ومردم آزار گدا طبع ناپرہیزگار کہ عیش مسلمانان بدیدن او تبہ گشتی وخواندن قرآنش دل مردم سیاہ کردے جمعی پسران پاکیزه ودختران دوشیزه بدست جفای او گرفتار نہ زہرهٔ خنده ونہ یارای گفتار کہ عارض سیمین یکے را طپانچہ زدی وگاه ساق بلورین دیگرے را شکنجہ کردی القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانت او معلوم کردند بزدند وبراندند ومکتب وی بمصلحے دادند پارسای سلیم نیک مردے حلیم کہ سخن جز بحکم ضرورت نگفتی وموجب آزار کس برزبانش نرفتی کودکان را ہیبت استاد نخستین از سر برفت ومعلم دومین را اخلاق ملکی دیدند ویک یک دیو شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند ودر اغلب اوقات ببازیچہ فراہم نشستندی ولوح درست ناکرده درسر ہم شکستندی بیت استاد معلم چو بود کم آزار + خرسک بازند کودکان در بازار + کتاب بہمہ زن ... بالتخفیف آیا ہے از منتخب اللغات - کتابی است استاد اہل مکتب کہ وے اطفال ہیں - دوشیزه دختریکہ نا دیده کسے سے آشنا نہ کیا ہو عربی مین باکره کہتے ہین - زہره ... [illegible]

ہے جو معنی گال - بلور یا بالکسر یا انشد یدہ مشہور ہے اور یں برائے نسبت - شکنجہ بشین کے کسرہ اور کاف کے
فتحہ سے عذاب اور جلد ساز کا ایک اوزار - **قولہ** لوح نادرست کردہ بر سر ہم شکستندی - یعنی قبل از
فراغ یاد اور بچیاں حروف لکھے ہوئے کا ایک دوسرے کے سر پر توڑتے - خر سک خاسے منقوطہ کے
کسرہ اور یا ے زاے کے فتحہ سے برہان قاطع میں اور شرح عربی میں دیکھا گیا کہ ایک قسم کا کھیل ہے اور وہ
اس طرح ہے کہ ایک خط کھینچتے ہیں اور ایک شخص اس خط کے درمیان کھڑا ہوا اور دوسرے اشخاص آتے ہیں
اور اسکو مارتے ہیں اور وہ اپنا پاؤں انکی طرف مارتا ہے جسکے لگ جاے وہ خط میں بجاے پہلے کے
کھڑا ہوا اور اس کھیل کو عرب بدرہ کہتے ہیں - بعد از دو ہفتہ بر در آن مسجد گذر کردم معلم الصبیان را
دیدم کہ دل خوش کردہ بودند و بمقام خویش باز آوردہ برنجیدم و لاحول گفتم ابلیس را
دیگر بارہ معلم ملائک چرا کردند پیر مردے جہاندیدہ بشنید بخندید و گفت نشنیدہ کہ گفتہ اند
مثنوی پادشاہے پسر بمکتب داد + لوح سیمینش در کنار نہاد + بر سر لوح او نوشتہ بزر +
جور استاد بہ کہ مہر پدر + **حکایت** پارسازادہ را نعمت بیکران از ترکہ عمان بدست
افتاد فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ چیزے نماند از سائر معاصی و
منکری کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد بارے بنصیحتش گفتم اے فرزند دخل آب روانست و
خرج آسیای گردان یعنی خرچ فراوان مسلم کسے را باشد کہ دخل معین دارد - ترکہ بالفتح اول و کسر ثانی
مال جو مردہ سے رہا ہو - عمان بالفتح والتشدید جمع عم اور وہ باپ کا بھائی ہے اور جاننا چاہیے کہ نسبت
سب افعال فاسدین کے ہے جیسے بدبان اور عاشقان فسق امر حق کا ترک کرنا اور سیدھی راہ سے
باہر آنا - فجور بضمتین نافرمانی اور تباہی کرنی اور بالفتح مرد بدکار - مبذری بیاے معروف اسم فاعل
تبذیر یعنی اسراف اور بیہودہ خرچ کرنا - معاصی بالفتح جمع گناہ - منکری بیاے مصدری اسم فاعل
انکار یعنی زشتی اور برائی کے - مسکری بیاے تبدیل و حدت اسم فاعل اسکار از افعال یعنی مست کرنے والا
دخل بالفتح یعنی آمد - آسیا المدور وف چکی کہ پانی اور ہوا اور آدمی اور حیوان سے چلتی ہے - اور
بعض نے تفصیل کی ہے کہ جو پانی سے چلے آسیا ہے اور جو کہ حیوان سے چلے اسے خراس اور جو آدمی اپنے
ہاتھ سے چلائے وہ دستاس ہے اور یہاں پن چکی مراد ہے - **قولہ** دخل آب روانست و خرج آسیاے
گردان - یعنی آسیا کا چلنا جاتا ہا پانی سے ہے اور ... اسی واسطے خرچ محتاج آمد کا ہے - **قولہ** یعنی

مضارع یعنی خواہد و قصد کند - چاہے اور ارادہ کرے اور ضمیر اسکی راجع کرنے والے کی طرف ہے اسے خرچ زیادہ کرنا مسلم اس شخص کے حق میں ہو کہ آمد مقرر ہمیشہ کے لیے رکھتا ہو کہ واسطے کہ خرچ دخل کا محتاج ہے **قطعہ**

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن + کہ می‌گویند ملاحان سرودی + بکوہستان اگر باران نبارد

بسالے دجلہ گردد خشک رودی + دجلہ بالکسر نہر بغداد کہ ہمیشہ جاری ہے [illegible]

رود دریا مجہول ندی پانی کی - عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چون نعمت سپری شود سختی

بری و پشیمانی خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قول من

اعتراض کرد و گفت راحت عاجل را بتشویش محنت آجل منغص کردن خلاف رای

خردمندان ست **مثنوی** خداوندان کام و نیکبختی + چرا سختی برند از بیم سختی + برو شادی

کن ای یار دل افروز + غم فردا نشاید خوردن امروز + فکیف مرا کہ در صدر مروت نشستہ ام

و عقد فتوت بستہ و ذکر انعام در افواہ عوام افتادہ - لہو بالفتح یعنی کھیل [illegible]

بکاون یاے تحتانی ساز او عربی میں نرباب کہتے ہیں اور گلے او جلاجل کو بھی کہتے ہیں - نوش مخفف نوشیدن

از مترجم حاصل مصدر بوزن صیغہ امر اعتراض بالکسر کشی کرنی اور انکار سے پیش آنا - عاجل

جلدی اور سے لیے مہلت آجل بالمد او کسر جیم جو امر با مہلت ہو اور آنجہانی منغص اسم مفعول تنغیص یعنی

مکدر اور تیرہ کے ہے **قولہ** فکیف مرا یعنی پس کیونکر مجھے اس امر سے چھٹکارا ہو [illegible] - مروت

بضمتین مردی اور مروتی - فتوت بضمتین جوانمردی - عقد بالفتح گرہ **مثنوی** ہر کہ علم شد بسخاوت

کرم + بند نشاید کہ نہد بر درم + نام نکوئی چو برون شد بکوی + در نتوانی کہ ببندی بروی +

دیدم کہ نصیحت نمی‌پذیرد و دم گرم من در آہن سرد او اثر نمی‌کند ترک مناصحت کردم

و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما کار بستم کہ گفتہ اند بلغ ما علیک فان لم یقبلوا

فما علیک - یعنی پہونچا دو اس چیز کو [illegible] پر لازم ہے پس اگر نہ مانیں تو کچھ تمپر نہیں ہے [illegible]

نہیں ہو - **قطعہ** گرچہ دانی کہ نشنوند بگوی + ہر چہ دانی ز نصیحت و پند + زود باشد کہ

خیرہ سر بینی + بدو پای اوفتادہ اندر بند + دست بر دست می‌زند کہ دریغ + نشنیدم حدیث دانشمند

خیرہ سر خود راے اور سرکش - **قولہ** خیرہ سر [illegible] آن خیرہ سر کو [illegible]

کردہ او ہم از نکبت حالش [illegible]

دلم از ضعف حالش بہم برآمد و مروت ندیدم کہ در چنین حالت ریش درویش را بملامت
خراشیدن و نمک پاشیدن **مثنوی** حریف سفلہ در پایان مستی + نیندیشد ز روز تنگدستی
درخت اندر بہاران برفشاند + زمستان لاجرم بی برگ ماند + نکبت بفتح نون اور سکون
کاف اور فتح بائے موحدہ خواری اور خستگی اور دردمندی - در پایان مستی یعنی نہایت درجہ کی
مستی میں - بہاران موسم بہار اور وقت بہار کا اور عوام جمع خیال کرتے ہیں غلط ہے - **قولہ** برفشاند کمی
برگ درخت پر از بہاران قاطع - **حکایت** بادشاہی پسرے را با ادیبی داد و گفت این فرزند
تست تربیتش کن ہمچنانکہ یکے از فرزندان خویش سالی چند برین برآمد سعی کرد و بجائے
نرسید و پسران ادیب در فضل و بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت
فرمود کہ وعدہ خلاف کردی و وفا بجاے نیاوردی گفت ای ملک تربیت یکسانست
ولیکن طبائع مختلف است **قطعہ** گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی + در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم +
بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل + جائی انبان میکند جائی ادیم + منتہی نہایت کو پہنچنے والا اسم فاعل
افتعال کا - مواخذت بروزن مقابلت پکڑنا - معاتبت بھی بروزن مقابلت سرزنش کرنا - طبائع
جمع طبیعت - سہیل بضم سین مہملہ اور فتح ہائے ہوز ایک ستارہ ہے کہ دھوپ اس سے رنگدار اور
خوشبودار ہو جاتی ہے - ادیم پوست خوشبودار کہ سہیل کے نکلنے کے وقت اسمیں رنگ و بو آگیا ہو اور وہ دو
قسم ہے ادیم یمنی اور ادیم طائفی - انبان بالفتح پوست حیوانات کہ خوشبودار نہو - **حکایت**
یکی را شنیدم از پیران مربی کہ مریدی را ہمی گفت چندانکہ تعلق خاطر آدمی زادست بروزی
اگر بروزی دہ بودی بمقام از ملائکہ درگذشتی **قطعہ** فراموشت نکرد ایزد دران حال +
کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش + روانت داد و طبع و عقل و ادراک + جمال و نطق و
رای و فکرت و ہوش + دہ انگشت مرتب کرد برکف + دو بازویت مرتب ساخت بردوش +
کنون پنداری اے ناچیز ہمت + کہ خواہد کردنت روزی فراموش + نطفہ آب منی - مدفون
پوشیدہ - مدہوش اسم مفعول از دہش بالفتح یعنی حیران کرنے کے ہے اور بفتحتین متحیر ہونا ہے یعنی متحیر اور
حیران اور فارسی میں مدہوش بواو مجہول بیہوش کے معنی میں مستعمل ہے - روان بالفتح جان معروف اور بالضم
چلنا ہے - **حکایت** اعرابی را دیدم کہ پسر خود را میگفت یا بنی انک مسئول یوم القیامۃ

ما اذا اکتسبت ولا انتقال بمن انتسبت یعنی ترا خواهند پرسید که عملت چیست نگویند که پدرت کیست
قطعه جامهٔ کعبه را که میبوسند + او نه از کرم پیله نامی شد + با عزیزی نشست روزی چند + لاجرم همچو
او گرامی شد + اعراب بالفتح بیابان نشین اور اعرابی منسوب اسکے ساتھ - کرم پیله ریشم کا کیڑا - **حکایت** در
تصانیف حکما آورده اند که کژدم را ولادت معهود نیست چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر بخورند
و شکمش را بدرند و راه صحرا گیرند و آن پوستها که در خانهٔ کژدم بینند اثر آنست باری این نکته را پیش
بزرگی همی گفتم گفت دل من بر صدق این حدیث گواهی میدهد و بجز چنین نشاید بود و
بغیر ازین نکته که می گوئی حمل نتوان کردن چون در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملها
کرده اند لاجرم در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند **قطعه** پسری را پدر وصیت کرد + کای
جوانمرد یاد گیر این پند + هر که با اصل خود وفا نکند + نشود دوست روی دولتمند + کژدم
کاف تازی کے فتحہ زاے فارسی کے ساتھ بروزن انجم ایک جانور ہے کاٹنے والا عربی میں اسے عقرب
کہتے ہیں از برہان قاطع ہندی میں بچھو کہتے ہیں - ولادت بالکسر جننا - احشا بالفتح جو کچھ پیٹ میں ہے
دل جگر وغیرہ جمع حشا بالفتح از منتخب اللغات - **قوله** نشود دوست روی دولتمند یعنی عزیز اور محترم
اہل دولت کے سامنے نہو بلکہ حقیر نظر آوے اور اقبال اسکی مدد نکرے - **لطیفه** کژدم را گفتند چرا
بزمستان بدر نمی آئی گفت بتابستانم چه حرمت است که بزمستان نیز بیرون آیم **حکایت**
فقیرهٔ درویشی حامله بود مدت حمل بسر آمده و درویش را در همه عمر فرزند نیامده بود گفت اگر
خدای عز و جل مرا پسری دهد جز این خرقه که پوشیده ام هرچه ملک من است ایثار درویشان کنم
اتفاقا پسر آورد شادمانی کرد و سفرهٔ درویشان بموجب شرط بنهاد پس از چند سال که از سفر شام
باز آمدم بمحلت آن درویش بر گذشتم و از کیفیت حالش پرسیدم گفتند بزندان شحنه درست
گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خورده و عربده کرده و خون کسی ریخته و از میان بگریخته پدر را
بعلت آن سلسله در نای است و بند گران بر پای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عز و جل
خواسته است **قطعه** زنان باردار ای مرد هشیار + اگر وقت ولادت مار زایند + از آن بهتر
نزدیک خردمند + که فرزندان ناهموار زایند + ایثار کسی چیز انتخاب کرنا [illegible] کیفیت [illegible]
وتشنه [illegible] یاے تحتانی جنگجوئی - شحنه مهتر او حاکم از کشف اللغات خمر بالفتح شراب - [illegible] بالفتح

بدمستی کرنی اور بدخلقی اور بے وجہ لڑنا جھگڑنا۔ سنا سا بہ و نون ہین کے کسرہ سے زنخدہ۔ ناہی گا۔
ناہموار بے ادب اور بدراہ۔ **حکایت** طفل بودم بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در
مسطور کتب آمدہ است کہ سہ نشان دارد یکی پانزدہ سالگی دوم احتلام سوم برآمدن
موے زہار اما در حقیقت یک نشان دارد وآن اینست کہ در بند رضائے حق جل وعلا
بیش ازان باشی کہ در بند حظ نفس خویش ۔ ہر کہ درو این صفت موجود نیست بنزد
محققان بالغ نہ شمارندش **قطعہ** بصورت آدمی شد قطرۂ آب + کہ چل روزش قرار
اندر رحم ماند + اگر چل سالہ را عقل وادب نیست + بتحقیقش نشاید آدمی خواند + مسطور
لکھا ہوا۔ کتب بضمتین جمع کتاب۔ احتلام خواب دیکھنا اور خواب مین جماع کرنا انزال منی کے ساتھ
اور بمعنی مطلق انزال کے آیا ہے۔ از منتخب اللغات۔ زہار بکسر زاے معجمہ شرمگاہ کو کہتے ہین کہ موضع
ذکر او فرج ہو۔ رضا بالکسر خوشنودی۔ حظ بالفتح والتشدید بہرہ اور حصہ۔ رحم فتح اول و کسر ثانی سے
زہدان یا وہ پردہ جسمین بچہ ہو اور اسکو مشیمہ کہتے ہین از منتخب اللغات۔ **قطعہ** جوانمردی ولطف است
آدمیت + ہمین نقش ہیولانی مپندار + ہنر باید کہ صورت میتوان ساخت + بر ایوانہا
در از شنگرف و زنگار + چو انسان را نباشد فضل و احسان + چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار +
بدست آوردن دنیا ہنر نیست + یکی را گر توانی دل بدست آر + جوانمردی کنایہ سخاوت اور
بخشش اور عالی ہمتی سے ہے۔ لطف بالضم تری اور تازگی کار و کردار مین اور مہربانی اور شفقت کرنی۔
ہیولانی بفتح ہاے ہوز اور ضم یاے تحتانی منسوب بہ ہیولی کہ اصل اور مادہ ہے۔ نقش ہیولانی صورت
ظاہری بالفعل کہ ہنر سے خالی ہو۔ زنگار بالفتح کاف فارسی سے دو قسم ہے ایک اسمین کا توتیاے سبز ہے
دوسرا عملی کہ تانبے اور سرکہ اور نوشادر سے بنائین۔ **حکایت** سالی نزاعے میان پیادگان
حاج افتادہ بود و داعی دران سفر ہم پیادہ بود انصاف در سر و روی ہم افتادیم و داد
فسوق و جدال دادیم کجاوہ نشینی را دیدم کہ با عدیل خود میگفت یا للعجب پیادۂ عاج
عرصۂ شطرنج را بسر می برد فرزین میشود یعنی بہ ازان میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را
بسر بردند و بتر شدند۔ حاج بتشدید جیم حج کرنے والا اور جمع حاجی کی بھی آئی ہے جیسا حاج روم جمع رومی کی
ہے جیسا کہ کنز مین ہے اور یہان یہی کہنا ہے کہ حاج بطریق مجازیت مین مستعمل ہوتا ہے۔ از منتخب ... مین ہے

یقال حججت البیت فانا حاج وجمع اسکی حج مثال بازل اور بزل کی اور حجاج اور حجیج ایسے ہی ہین اور امرءة حاجة ونسوة حاج بیت اللہ بالاضافہ اذا کن حججن وان لم یحججن فھن حواج فتنصب البیت۔ اور قاموس مین ہے الحج قصد مکۃ للنسک وہو حاج وحاج جمع حجاج وحجیج وحج وہی حاجۃ من حواج غیاث اللغات مین ہے کہ حاجی بتشدید یای جیم منسوب بحاجہ وحاجہ صفت است برائے موصوف معروف کہ لفظ جماعت باشد وحاجہ صیغہ مونث اسم فاعل است پس حاجی کسیست کہ منسوب باشد بجماعہ حاجہ بحالت الحاق یای نسبت تای تانیث از آخر حاجہ ساقط شد چنانچہ در عامی ومغربی فارسیان تخفیف جیم خوانند۔ پس اصل اقوال حسب عنا کنز اور صاحب نہایہ کی عبارات منقولہ کتب لغات مذکورہ سے واضح ہوگی) داعی دعا گوے اور چاہنے والا۔ اور یہان معنی اول مراد ہے یعنی یہ دعا گو بھی اس سفر مین پیادہ تھا۔ **قولہ** انصاف در سر و روی ہم افتادیم یعنی انصاف اور حق وہ ہے کہ اسوقت ایک دوسرے کے سر اور منہ پر ہم گرے اور خوب لڑائی اور جھگڑا کیا۔ فسوق بضم اول امر حق کا ترک کرنا اور سیدھی راہ سے نکلنا۔ جدال بالکسر کسی سے خصومت اور جھگڑا کرنی۔ عدیل برابر اور ہمسر۔ یا للعجب بفتح لام اے عجب عاج بالفتح فیل دندان۔ عرصہ میدان اور بساط شطرنج کے معنی بھی ہین۔ بادیہ بکسر دال مہملہ بیابان اور جنگل **قطعہ** از من بگوی حاجی مردم گزای را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکہ بیچارہ خار میخورد و بار می برد + از من بگوی یعنی از طرف من بگوی۔ مردم گزا اے آدمی کا کاٹنے والا اور دل کا تکلیف دینے والا۔ پوستین ایک جامہ مشہور ہے کہ استر اسکا سنجاب اور قاقم اور قندز کا ہوتا ہے اور یہان مطلق جامہ مراد ہے یعنی خلق کے کپڑے آزار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے۔ **قولہ** حاجی تو نیستی شتر است یعنی تو حاجی نہین بلکہ حاجی اونٹ ہے۔ **حکایت** ہندوئے نفط اندازی ہمی آموخت حکیمی گفتش ترا خانہ نئین ست بازی نہ این است **بیت** تا ندانی کہ سخن عین صواب ست مگوی + وانچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگوے + ہندو بکسر ہا کافر نفط بالفتح معرب نفت اور وہ ایک روغن ہے کہ ولایت شیروان مین پیدا ہوتا ہے دو قسم کا ہے سیاہ اور سفید سیاہ کو جلاتے ہین اور سفید کو دواؤن مین ملاتے ہین اور مشہور ہے کہ ولایت شیروان مین ایک قطعہ زمین ہے جب اسکو کھودین وہ تیل نفت نکلتا ہے جیسے پانی چشمے سے ابلتا ہے۔ خانہ نئین یعنی خانہ کہ نے سے بنایا ہوا اور بعضے نسخون مین بجائے نئین کے آتشین لکھا ہے یعنی تیرا گھر آتشین ہے

یعنی آخر دوزخ مین تو جائیگا کھیل یہ نہین ہی۔ **حکایت** مردکی را درد چشم خاست پیش بیطاری رفت تا دوا کند بیطار ازانچہ در چشم چہارپایان می کرد در دیدۂ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی پیش بیطار نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ ناآزمودہ را کار بزرگ فرماید البتہ ندامت برد و نزدیک خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعہ** ندہد ہوشمند روشن رای + بفرومایہ کارہای خطیر + بوریاباف اگرچہ بافندہ است + نبرندش بکارگاہ حریر +

بیطار بالفتح چوپایون کا علاج کرنے والا۔ حکومت بالضم داوری اور جھگڑون کا سلجھانا۔ داور قاضی۔ خفت بالکسر والتشدید ہلکی۔ خطیر بالفتح بزرگ۔ **حکایت** یکے از بزرگان پسرے شایستہ داشت وفات یافت پرسیدندش کہ بر صندوق تربتش چہ نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش ازان است کہ روا باشد بر چنین جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلائق برو گذرند و سگان برو شاشند اگر بضرورت چیزی نویسند این کفایت است **قطعہ** وہ کہ ہر گہ کہ سبزہ در بستان + بدمیدے چہ خوش شدی دل من + بگذرای دوست تا بوقت بہار + سبزہ بینی دمیدہ از گل من +

صندوق بالضم وہ چیز کہ لکڑی یا چمڑے سے بناوین اور اسمین اور چیزین رکھین اور بالفتح بھی آیا ہو۔ صنادیق جمع۔ تربت بالضم خاک۔ وہ بالفتح مخفف واہ جو ایک کلمہ ہی کہ حسب طبیعت متکلم کبھی ہو اسف اور کبھی خوشی کی راہ سے کہتے ہین۔ **حکایت** پارسائی بر یکے از خداوندان نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست و پای بستہ عقوبت ہمیکرد گفت اے پسر ہمچو تو مخلوقے را خدای عز وجل اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترا بروی فضیلت دادہ شکر نعمت باری بجای آر و چندین جفا بروے روا مدار نباید کہ فردا قیامت بہ از تو باشد از جہت آنکہ مظلوم است و تو دران زمان مغلوب وے شوی و شرمساری بری **مثنوی** بر بندہ مگیر خشم بسیار + جورش مکن و دلش میازار + او را تو بدہ درم خریدی + آخر نہ بقدرت آفریدی + این حکم و غرور و خشم تا چند + ہست از تو بزرگتر خداوند + اے خواجہ ارسلان و آغوش + فرماندہ خود مکن فراموش +

ارسلان نام بادشاہ ایران کا ہی اور یہان حاکم مراد ہی۔ آغوش بالمد و واو مجہول بندہ اور غلام از برہان قاطع۔ یعنی اے خواجہ حاکم غلام اور پرستار کے اپنے حاکم پروردگار کو فراموش نہ کر کہ وہ حاکم مطلق ہی

در خبرست از سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بزرگترین حسرتی در روز قیامت آن بود که بندہ صالح را بہشت برند و خداوند فاسق را بدوزخ **بیت** بر غلامی که طوع خدمت تست + خشم بیحد مران و طیره مگیر + که فضیحت بود بروز شمار + بندہ آزاد و خواجه در زنجیر + طوع بالفتح طاعت اور فرمانبرداری کرنی اور رغبت کرنی اور فرمان بردار۔ طیره بالفتح غصہ اور غضب اور بالکسر خفت اور ہلکا پن فضیحت بروزن طبیعت رسوائی۔ **حکایت** سالی از بلخ با بامیانم سفر بود و راه از حرامیان پرخطر جوانی بدرقه همراه ما شد سپر باز چرخ انداز سلحشور بیش زور که ده مرد توانا کمان او را زه نکردندی و زورآوران روی زمین پشت او بر زمین نیاوردندی اما متنعم بود و سایه پرورده نه جهان دیده و سفر کرده رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیده و برق شمشیر سواران ندیده **بیت** نیفتاده در دست دشمن اسیر + بگردش نباریده باران تیر بامیان بالفتح ایک شہر مشہور ہے خراسان کا جو قدیم ہے۔ حرامیان چور اور بٹ مار۔ بدرقه بفتحتین۔ آدمی چرخ انداز کو کہتے ہیں از برہان قاطع۔ سلحشور بفتح اول و ثانی پاہی اور مستعد لڑائی کا۔ زہ بالکسر کمان کا چلہ۔ متنعم نازونعمت میں پرورش پایا ہوا اسم مفعول از تفعل۔ رعد بالفتح بادل کی گرج اور کہتے ہیں فرشتہ کی آواز ہے جو بادل کو ہانکتا ہے۔ **اتفاقا من و این جوان در پے هم دوان** هر آن دیوار قدیم که پیش آمدے بقوت بازو بیفکندی و هر درخت عظیم که دیدی بزور سرپنجه برکندے و تفاخر کنان گفتی **بیت** پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند + شیر کو تا کف و سرپنجه مردان بیند۔ دیوار قدیم پرانی دیوار۔ عظیم بڑا۔ نیرو بازو یعنی قوت بازو۔ تفاخر بروزن تفاعل آپس میں فخر کرنا اور شیخی کرنی۔ کو کاف تازی اور واو مجہول سے بمعنی کہاں ہندی اسکی کہاں۔ کتف بالفتح شانہ کاندھا۔ گردان بضم کاف فارسی جمع گرد بمعنی پہلوان۔ کف بالفتح پنجہ اور ہتھیلی۔ تا درین حالت بودیم که دو هندو از پس سنگی سر برآوردند و آهنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و در بغل دیگری کلوخ کوبی جوان را گفتم چه پایی **بیت** بیار آنچه داری ز مردی و زور + که دشمن بپای خود آمد بگور + تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر استخوان **بیت** نه هر که موی شکافد بتیر جوشن خای + بروز حمله جنگ آوران بدارد پای + چاره جز آن ندیدیم که رخت و سلاح و جامه رها کردیم و جان بسلامت بیاوردیم **قطعه** بکارهای گران مرد

نیست + کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند + جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد + بجنگ دشمنش
از ہول بگسلد پیوند + نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم است + چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند +
قولہ دو ہند و از پس سنگے سر بر آورد یعنی دو چور پتھر کے پیچھے سے نکل آئے۔ کلوخ کوب وہ چیز کہ
اُس سے ڈھیلے کوٹتے ہیں۔ قتال بالکسر لڑنا آپس میں۔ چہ پائی یعنی کیا صبر اور کیا قرار اور توقف ہے۔ جوشن
بالفتح ایک قسم کا ہتھیار لڑائی کا اور کہتے ہیں زرہ۔ رخت بالفتح اسباب خانہ وغیرہ۔ پاے داشتن برقرار
اور ثابت قدم رہنا۔ شیر شرزہ یعنی شیر غضبناک اور تیز و زور آور۔ ہول بالفتح ڈرانا۔ بگسلد فارسی کاف
اور کسرہ سین مہملہ سے معنی جدا ہووے۔ مصاف بفتحتین جمع مصف بالتشدید کھڑے ہونے کی جگہ
اور فارسی میں تخفیف سے آتا ہے۔ **حکایت** توانگرزادہ دیدم بر سر گور پدر نشستہ و با درویش بچہ
مناظرہ در پیوستہ کہ صندوق تربت پدرم سنگین است و کتابہ رنگین و فرش رخام انداختہ و
خشت پیروزہ در و ساختہ بگور پدرت چہ ماند خشتی دو فراہم نہادہ و مشت دو خاک بران پاشیدہ
درویش پسر این بشنید و گفت تا پدرت در زیر آن سنگہاے گران بر خود بجنبیدہ پدرم بہ بہشت
رسیدہ باشد در خبر است موت الفقراء راحۃ و موت الاغنیاء حسرۃ۔ یعنی فقیروں کا مرنا آرام ہے
اور دولتمندوں کا مرنا حسرت اور ارمان۔ **بیت** خر کہ کمتر نہند بر وے بار + بی شک آسودہ تر
کند رفتار + **قطعہ** مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشد + بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید + وانکہ در دولت و
نعمت و آسایش زیست + مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید + بہمہ حال اسیرے
کہ ز بندی برہد + خوشتر از حال امیرے کہ گرفتار آید + مناظرہ بر وزن مفاعلہ باہم بحث کرنی
ایک چیز میں اور ایک چیز کو نظر میں لانا۔ کتابہ بالکسر لکھنا اور خوشنویسوں کی اصطلاح میں بہت بڑا جلی
خط کو کہتے ہیں مقابل غبار کہ بہت باریک خفی ہوتا ہے۔ رخام بالضم ایک قسم کا پتھر ہے کہ زرد و سفید و سرخ
اُسکا رنگ ہوتا ہے اور سب سے بہتر سفید ہے اور کہتے ہیں کہ بہت سخت ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نرم ہوتا ہے
از برہان قاطع۔ پیروزہ ایک پتھر ہے سبز قیمتی۔ **قولہ** بگور پدرت چہ ماند لفظ ماند مضارع ہے ماندن سے کہ ایک
چیز کے مانند ہونے کے معنی رکھتا ہے یعنی تیرے باپ کی قبر میں کیا چیز ہے کہ میرے باپ کی قبر سے مشابہ ہو۔
حکایت بزرگے را پرسیدم از معنی این حدیث اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک
یعنی بڑا دشمن تیرا نفس تیرا ہے جو کہ تیرے دونوں پہلو کے درمیان ہے۔ گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمن کہ با وے

احسان کنی دوست گردد مگر نفس کہ چندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادت کند **قطعہ**
فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن + وگر خورد چو بہائم بیفتد چو جماد + مراد ہر کہ برآری
مطیع امر تو شد + خلاف نفس کہ گردن کشد چو یافت مراد + بہائم حیوانات غیر ذوی العقول
جماد بالکسر وہ چیز کہ نشو و نما اسکو نہو - **حکایت جدال سعدی با مدعی در بیان توانگری
و درویشی** یکے در صورت درویشان نہ بر سیرت ایشان در محفلی دیدم نشستہ و شنعتے
در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم توانگران آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویشان را
دست قدرت بستہ است و توانگران را پای ارادت شکستہ **بیت** کریمان را بدست اندر درم
نیست + خداوندان نعمت را کرم نیست + شنعت بالضم شنیع برائی - **قولہ** شنعتی درپیوستہ
یعنی برا کہنے میں مشغول تھا - ذم بالفتح ذال معجمہ و تشدید میم برا کہنا درویشان را دست قدرت
بستہ است یعنی فقیروں کو سامان اور مقدور نہیں ہے - ارادت بالکسر چاہنا - کریم جوانمرد او بخشنے والا
درم بکسر اول و فتح دوم کہ معرب اسکا درہم ہے چہرزر و نقرہ اور تانبے کی وزن اسکا تین ماشہ اور چار جو ہے -
مرا کہ پروردہ نعمت بزرگانم این سخن ناپسند آمد گفتم ای یار توانگران دخل مسکینان اند و ذخیرہ
گوشہ نشینان و مقصد زائران و کہف مسافران و متحمل بار گران از بہر راحت دیگران دست
تناول بطعام آنگہ برند کہ متعلقان و زیر دستان بخورند و فضلہ مکارم ایشان بارامل و پیران و
اقارب و جیران رسیدہ - دخل بالفتح آمدنی - ذخیرہ بالفتح یعنی لغوی جو کچھ کہ جمع کیجے اور پچھلے دن کام
آوے - مقصد بالفتح ارادے کی جگہ - زائران زیارت کرنے والے یعنی مقام متبرک کے پانے والے یا
شخص متبرک - کہف بالفتح پناہ کی جگہ - متحمل بوجھ لیجانے والا اسم فاعل تفعل - تناول حاصل کرنا اور اٹھانا
فضلہ فتح فا و کسر ضاد معجمہ و فتح لام سے اور فضالہ بالضم فا زیادہ رہا ہوا جسے پس خوردہ کہتے ہیں -
مکارم بالفتح اور راے مکسورہ بزرگیاں جمع مکرمت بفتح اول و ضم سوم - ارامل بفتح ہمزہ اور کسرہ میم بیوہ
اور مسکین اور محتاج لوگ مرد اور عورت سے جمع ارمل کی ہے - جیران بالکسر جمع جار ہمسایہ - **قطعہ** توانگران را
وقف است و نذر و مہمانی + زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی + تو کے بدولت ایشان رسی
کہ نتوانی + جز این دو رکعت و آنہم بصد پریشانی + وقف ایک چیز کا چھوڑ دینا فقیر اور محتاجوں کے لیے -
نذر بالفتح عہد و پیمان کرنا کسی خیر پر اور واجب کرنا ایک چیز کو اپنے نفس پر جیسے کہ روزہ صدقہ وغیرہ -

زکوٰۃ بالفتح ایک حصہ مال کا کہ راہ خدا میں درویش اور مسکین لوگوں کو دیں - فطرہ بکسرہ فا صدقہ روز عید کا - اعتاق بالکسر بردہ آزاد کرنا - ہدی بالفتح وہ چیز ہے کہ پیشکش حرم میں کیجاے نعمت سے قربانی وہ جانور کہ عید کو قربان کریں - رکعت ایک ایستادہ نماز کی - اگر قوت جود است و اگر قوت سجود توانگران را بہتر میسر شود کہ مال مزکی دارند و جامہ پاک و عرض مصون و دل فارغ و قوت طاعت در لقمہ لطیف است و صحت عبادت در کسوت نظیف پیداست کہ از معدہ خالی چہ قوت آید و از دست تہی چہ مروت و از پاے بستہ چہ سیر و از دست محض گرسنہ چہ خیر - مزکی بالضم کاف مشدد مفتوح اور الف مقصورہ کے ساتھ اسم مفعول تزکیہ مصدر کا پاک کیا ہوا اور زکوٰۃ دیا ہوا - عرض بالکسر ناموس اور جو چیز کہ عیب سے نگاہ رکھی جاے اور جسکے ساتھ فخر کیا جاے حسب سے اور شرف سے - مصون بالفتح نگاہ رکھا گیا - فارغ آسودہ اور پرداخت اسم فاعل فراغ کا - لطیف نہایت نازک اور پاکیزہ - نظیف بالفتح نون و کسر ظاے معجمہ پاک - صحت بالکسر و التشدید درستی اور جواز - کسوت بالکسر پوشاک - قطعہ شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید + نبود وجہ بامدادانش + مور گرد آورد بتابستان تا فراغت بود زمستانش + فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمہ عشا بستہ و دیگرے منتظر عشا نشستہ بیت خداوند مکنت بحق مشتغل + پراگندہ روزی پراگندہ دل + وجہ بالفتح وظیفہ و نفقہ - بامدادان وقت صبح - فراغت آسودگی - عشا بکسر عین مہملہ نماز سونے کی اور بفتح عین مہملہ کھانا سونے کے وقت کا - قولہ یکے تحریمہ عشا بستہ و دیگرے منتظر عشا نشستہ یعنی نیت نماز عشا کی باندھی اور دوسرا منتظر طعام سونے کے وقت کا بیٹھا - مکنت بالضم قدرت اور توانگری - مشتغل بروزن مترجم ایک کام میں رہنے والا اسم فاعل باب افتعال کا - پس عبادت ایشان بقبول نزدیک ترست کہ جمع اند و حاضر نہ پریشان و پراگندہ خاطر اسباب معیشت ساختہ و باوراد عبادت پرداختہ عرب گوید اعوذ باللہ من الفقر المکب و جوار من لا احب - یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ساتھ فقر سے کہ منہ کے بل گرانے والا ہے اور پناہ مانگتا ہوں خدا کے ساتھ ہمسایگی سے اس شخص کی جسکو میں دوست نہیں رکھتا ہوں - مکب بضم اول اور کسرہ کاف کے اسم فاعل ہے آیا ہے کاب باب افعال سے معنی منہ کے بل گرنا اور گرانا لازم اور متعدی مجاورت بروزن مفاعلہ ہمسایگی کرنی - لا احب واحد متکلم مضارع منفی افعال اصل اسکی لا احبب - ۱۰

معیشت بالفتح زندگانی اور وہ چیز جس سے زندہ رہیں اوراد بالفتح وظیفے جمع ورد بالکسر پرداخت ساختہ او مشغول شدہ - و در خبر است کہ الفقر سواد الوجہ فی الدارین یعنی درویشی دین و دنیا مین روسیاہی ہے - گفت این شنیدی و آن نہ شنیدی کہ فرمود الفقر فخری یعنی درویشی نازش اور خوشی میری ہے - گفتم خاموش کہ اشارت سید عالم بفقر طائفہ ایست کہ مرد میدان رضا اند و تسلیم تیر قضا نہ اینان کہ خرقہ ابرار پوشند و لقمہ ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ و در باطن ہیچ + بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیچ + روی طمع از خلق بپیچ ار مردی + تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ + تسلیم سونپنا اور سر جھکانا حکم کے ساتھ - قضا ارادت خدا - ابرار بالفتح جمع بر بالفتح وا لتشدید بد اچھے اور نیک آدمی - ادرار بالکسر وظیفہ اور راتبہ - قولہ لقمہ ادرار فروشند یعنی زیادہ حرص کے سبب مال جمع کرنے کے لیے وظیفہ اور راتبہ کو بیچتے ہیں - طبل بالفتح نقارہ - بسیچ بفتحہ جیم فارسی کے سامان بنانا ارادہ اور قصد - درویش بے معرفت نیارامد تا فقرش بکفر نہ انجامد کہ کاد الفقر ان یکون کفرا یعنی نزدیک ہے درویشی کہ کفر ہو جاوے - کاد ایک فعل افعال مقاربہ سے ہے اور ماضی معروف - فقر اسم کاد - ان مصدریہ - یکون مضارع معروف نصر اور ضمیر اسمین اسم اسکی ہے - کفرا خبر یکون اور جملہ خبر کاد - قولہ تا فقرش بکفر نہ انجامد - کفر بالضم ناگرویدن اور ناشکری کرنی اور انکار کے معنی میں بھی ہے یعنی درویش بے معرفت قرار نہین پکڑتا اور قانع نہین ہوتا جتنے کہ درویشی اور فقر اسکو کفر اور ناشکری تک پہونچا دے - و نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن ابنای جنس ما را بمرتبہ ایشان کہ رساند و ید علیا بہ ید سفلی چہ ماند نہ بینی کہ حق جل و علا در محکم تنزیل از نعیم اہل بہشت خبر میدہد - استخلاص بالکسر خلاصی ڈھونڈنی یعنی مساکین اور ننگے لوگون کو لباس اور کپڑا دینا اور قیدیون کو رہا کرانا بغیر مال اور دولت اور مقدور کے ممکن نہین ہے - ید علیا بہت اونچا ہاتھ اور مراد اس سے ہاتھ سخی بخشش کرنے والے کا ہے - سفلی بالکسر والف مقصورہ پستی اور نشیب اور یاے تحتانی اسکے آخر مین نسبت کے لیے ہے یعنی ہاتھ نیچے والا اور منسوب بسفل اور یہ اشارہ دست سائلان کی طرف ہے - چہ ماند یعنی کسطرح مشابہت رکھے - محکم بالضم مضبوط کیا ہوا - اسم مفعول افعال کا اور علما سے علم اصول کی اصطلاح مین وہ کہ معنی اسکے ظاہر ہون اور تاویل کا احتمال اسمین نہ ہو مقابل متشابہ اور تفسیر میر حسین واعظ مین ہے کہ بعضے اس قول پر ہین کہ محکم وہ ہے کہ ایک وجہ سے زیادہ کا احتمال اسمین نہ ہو اور متشابہ

وہ کہ چند وجوہ کا احتمال اسمین ہو۔ تنزیل قرآن مجید۔ نعیم اچھے حال کی قدرت اور ناز اور مال کی۔
اولٰئک لہم رزق معلوم فواکہ۔ یعنی وہ گروہ مومنان کا جو ہے اُنکے لیے موجود ہے روزی جانی ہوئی اور
وہ روزی طرح طرح اور رنگ برنگ کے میوے ہین۔ تا بدانی کہ مشغول کفاف از دولت عفاف
محروم است و ملک فراغت زیر نگین رزق معلوم بیت تشنگان را نماید اندر خواب +
ہمہ عالم بچشم چشمہ آب + مشغول بالفتح کام مین در آیا ہوا۔ کفاف بالفتح روزی اور روزینہ اور اسقدر
مقدور کہ کافی ہو۔ عفاف پرہیزگاری۔ رزق معلوم یعنی روزی پائی ہوئی اور جانی ہوئی اور مراد اس سے
نعمت اور مال جمع کیے ہوئے دولتمند ونکے ہین بخلاف رزق اور روزی درویشان محتاجان کہ وہ
پریشان اور پراگندہ بہت مقامات اور دروازون پر ہے۔ ہرکجا سختی دیدہ و تلخی کشیدہ را بینی خود را
بشرہ در کارہای مخوف اندازد و از توابع آن نہ پرہیزد و از عقوبت ایزد نہ ہراسد و حلال از
حرام نشناسد قطعہ سگی را گر کلوخے بر سر آید + ز شادی بر جہد کین استخوان است + و گر نعشے
دو کس بر دوش گیرند + لئیم الطبع پندارد کہ خوان است + شرہ بکسر شین معجمہ و فتح زائے منقوطہ
حرص مخوف بضم میم و تشدید و فتح واو ڈرایا گیا اسم مفعول تخویف کا۔ توابع جمع تابع بمعنی پیروان۔ نہ ہراسد
نہ ڈرے۔ نعش بالفتح جنازہ مع مردہ اور جنازہ اُس تخت کو کہتے ہین کہ اسپر مردے کو رکھین لئیم
بخیل شوم اور نالائق۔ طبع سرشت۔ اما صاحب دنیا بعین عنایت حق ملحوظ است و بحلال
از حرام محفوظ ہمانا کہ تقریر این سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ
کہ ہرگز دیدی کہ دست دغائے بر کتف بستہ یا بی نوائے بزندان در نشستہ یا پردہ معصومے
دریدہ یا کفی از معصم بریدہ الا بعلت درویشی شیر مردان را بحکم ضرورت در نقب ہا گرفتہ اند
و کعبہا سفتہ محتمل است کہ درویش را نفس امارہ مطالبت کند چون قوت احصانش نباشد
بعصیان مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند یعنی این دو فرزند یک شکم اند یا دم کہ این بر جا کی
است آن دیگر بر پاے۔ عنایت بالفتح و بالکسر قصد کرنا اور ایک چیز کا اہتمام رکھنا۔ ملحوظ کن انکھیون
تا کا ہوا۔ محفوظ بچایا ہوا۔ برہان حجت و دلیل۔ دغا بالفتح فریب اور نا راستی اور دغلی۔ قولہ دست
دغائی بیاے مجہول یعنی دست مرد دغا پیشہ کا۔ کتف بالفتح شانہ اور کبھی مشکین باندھنی۔ معصومے
بیاے مصدری محفوظ و مامون ہونا۔ کف بالفتح والتشدید و بالتخفیف ضرور تا بمعنی پنجہ۔ معصم بالکسر

بضم سوم کنگن کی جگہ ہاتھ مین - نقب بالفتح راہ اور رخنہ کوہ اور سوراخ کرنا دیوار وغیرہ مین اور
بفتح اول و دوم راستے کا سکڑا ہونا - کعب بفتح تحتانی یعنی شیر مردون کو بضرورت سینہ سوون مین
پکڑا اور رخنے چھید دیے - مطالبت بالضم ایک چیز کسی سے مانگنی - احصان بکسر ہمزہ نکاح کرنا
اور پرہیزگار ہونا اور مضبوط کرنا - فرج بالفتح اندام نہانی عورت اور مرد کا - **شنیدہ ام کہ درویشے را**
با حدثی بر خبثی بدیدند با آنکہ شرمساری بردیم سنگ ساری بود گفت اے مسلمانان
زر ندارم کہ زن کنم و طاقت ندارم کہ صبر کنم چہ کنم لا رہبانیۃ فی الاسلام - یعنی مسلمانی مین
رہبانیت نہین ہے یعنی ترسائی کہ وہ ترک صحبت عورت کرنا اور ستار مین رہنا اور قطع انثیین کرنا وغیرہ کر
حدث بالفتح مراد نجاست اور نئی خبر پیدا ہوئی مگر یہان معنی اول مراد ہین اور یاے وحدت - خبث
بالضم پلید ہونا مراد لواطت بالکسر ادخال نرہ مرد یا عورت کے پیچھے ہے - سنگسار ایک سزا ہے مشہور
کہ آدمی کو کمر تک زمین مین استادہ کرکے پتھر اسپر مارتے ہین کہ مر جاے - **واز جملہ مواجب سکون**
جمعیت درون کہ خداوندان نعمت راست یکی آنکہ ہر شب صنمی در بر گیرند و ہر روز جوانے
از سر کہ صبح تابان را دست از صباحت او بر دل است و سرو خرامان را پای از خجالت او
در گل بیت بچون عنب زان فرو بردہ چنگ + سر انگشت ہا کردہ عناب رنگ + محال است
کہ با وجود حسن طلعت او گرد مناہی گردد یا قصد تباہی کند بیت دلے کہ حور بہشتی ربود و یغما
کرد + کی التفات کند بر بتان یغمائی + مواجب بالفتح میم و کسرہ جیم جمع موجب بالفتح میم موضع وجوب
جیسے کہ مساجد جمع مسجد ہے - سکون بفتحتین آرام اور قرار - صنم بفتحتین بت خواہ لکڑی کا ہو یا پتھر کا
خواہ سونے چاندی وغیرہ کا اور مراد اس سے محبوب ہے - **قولہ ہر روز جوانے از سر** یعنی ہر روز از سر نو
جوانی کو تازہ کرتے ہین اور صباحت گلرویان شباب رسی ہے صباحت بالفتح خوبی اور جمال -
دست بر دل شدن کنایہ حسرت کے اٹھانے سے اور خوبی اور جمال کے قائل ہونے سے ہے از شرح عبدلی -
عناب بالضم و التشدید ایک میوہ ہے سرخ بیر کے موافق جسکو سنجد گیلان کہتے ہین - مناہی بر وزن کتاہی
جمع منہی باز رکھا گیا - یغما بالفتح غارت اور لوٹ اور نام ایک شہر کا کہ خوبصورتون کے ساتھ منسوب ہے - اور
یاے تحتانی نسبت کے لیے ہے - **شعر من کان بین یدیہ ما اشتہی رطب + یغنیہ ذلک عن رجم**
العناقید + یعنی جو شخص کہ اسکے سامنے جو وہ چاہتا ہے تازی کھجورین ہین اسکو تازی کھجورین شوقے کی

انگوروں کے خوشوں پر پتھر مارنے سے بے پروا کرتی ہیں - اغلب تہیدستان دامن عصمت بہ
معصیت آلایند وچون سگان گرسنہ نان ربایند بیت چون سگ درندہ گوشت یافت
نپرسد + کین شتر صالح است یا خر دجال + بسیار مستوران بعلت درویشی در عین فساد افتادہ اند
عرض گرامی را بباد زشت نامی دادہ بیت با گرسنگی قوت پرہیز نماند + افلاس عنان از کف
تقوی بستاند + عصمت بالکسر نگاہ رکھنا - معصیت بفتح اول وکسر سوم گناہ - دجال بفتح اول اور
تشدید دوم سے بڑا جھوٹ کہنے والا لقب ہے مشہور جھوٹے کا جو آخر زمانے میں ظاہر ہوگا اور وہ گدھے پر
سوار ہوگا - مستور پرہیزگار - عرض بالکسر ناموس اور آبرو اور وہ چیز کہ عیب سے بچائی جاوے -
گرامی فارسی کاف سے عزیز اور بزرگ - تقوی پرہیزگاری - حالیکہ من این سخن بگفتم عنان طاقت
درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید و اسپ فصاحت در میدان وقاحت جہانید
وگفت چندان مبالغہ در وصف ایشان کردی وسخنہاے پریشان گفتی کہ وہم تصور کند کہ
این طائفہ اغنیا تریاقند یا کلید خزانہ ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور مشتغل مال و نعمت
مفتتن جاہ وثروت کہ سخن نگویند الا بسفاہت ونظر نکنند الا بکراہت علما را بگدائی منسوب
کنند وفقرا را بہ بے سروپائی طعنہ زنند بغرور مالی کہ دارند وعزت جاہے کہ پندارند برتر از ہمہ
نشینند وخود را بہتر از ہمہ بینند نہ آن در سر دارند کہ سر بکسے بردارند بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند
ہر کہ بطاعت از دیگران کمتر است وبنعمت بیش بصورت توانگر است وبمعنی درویش
بیت گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم + کون خرش شمار اگر گاو عنبر است + فصاحت بالفتح
تیز زبانی اور کشادہ سخن ہونا - وقاحت بالفتح بے شرمی - تریاق بالکسر معرب ہے تریاک کا اور وہ پازہر ہے
ارزاق بالفتح جمع رزق بالکسر بمعنی روزی - مشت بالضم چھوٹا گروہ - متکبر گردن کش اسم فاعل باب تفعل کا
مغرور فریب خوردہ - معجب بروزن مصرف خودبین اور گردن کش اسم فاعل باب افعال کا - نفور بفتحتین
نفور بمعنی بھاگنے والے اور نفرت کرنے والے کے - مشتغل بضم میم ایک کام میں آیا ہوا اور گھسا ہوا
مفتتن بلا ہوا اسم مفعول افتتان کا - اور بعضے نسخوں میں معطش لکھا ہے آخر یعنی پیاسا - ثروت بالفتح
مال کی کثرت - سفاہت بالفتح بے خردی بے عقلی - کراہت ناپسند جاننا - بے سروپائی یا
مصدری سے پریشانی اور سرآسیمگی از برہان قاطع - کبر بالکسر بڑائی اور سرکشی - کون بفتح کسر نون سے

برہان قاطع میں کنایہ بے عقل اور سخت اور ناہموار آدمی سے گاؤ عنبر وہ عنبر کہ گاؤ سے حاصل ہو جیسا کہ
بعضے گمان کرتے ہیں کہ عنبر گوبر دریائی گاے کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک قسم کا موم ہوتا ہے خوشبودار
کہ شہد کی مکھی سے پیدا ہوتا ہے اور یہاں پر مراد گاؤ عنبر سے نفع رسان ہے۔ گفتم نوبت ایشان است و اہل دول
کہ خداوندان کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم اند چہ فائدہ کہ اگر ابر آذار اند و نمی بارند و چشمۂ
آفتاب اند و برکس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوار اند و نمی رانند و قدمی بہر خدا نہ نہند و درمے
بے من و اذیت ندہند مالے بمشقت فراہم آرند و بخست نگہدارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگان
گفتہ اند کہ سیم بخیل از خاک وقتے بر آید کہ وی در خاک رود بیت برنج و سعی کسے نعمتی بچنگ
آرد + دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد + مذمت بفتحتین اور تشدید میم سے برائی اور ہجو۔ آذر بالمد
و ذال معجمہ نام رومیانی مہینے کا ہے بہار کے تین مہینوں سے اور آگ کے معنی بھی ہیں مگر یہاں غیر مراد ہیں۔
استطاعت بالکسر طاقت اور سکنا۔ من بالفتح والتشدید منت۔ ایذا بکسر ہمزہ آزردہ کرنا۔ خست بالکسر
والتشدید بخیلی۔ گفتم بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتہ الا بعلت گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد
کریم و بخیلش یکسان نماید محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ ممسک کیست گفتا بتجربت آن
میگویم کہ متعلقان بر در بدارند و غلیظان شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندہند و دست جفا بر سینۂ
صالحان و اہل تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفتہ باشند بیت آنرا کہ عقل
و ہمت و تدبیر و رائے نیست + خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست + محک بکسر میم
اور فتحہ حاے حطی اور تشدید کاف عربی وہ پتھر جس پر سونے چاندی کو کستے اور امتحان کرتے ہیں۔ تجربت
بروزن تذکرۃ آزمانا۔ متعلقان نوکر چاکر۔ غلیظ سخت۔ غلیظان سخت آدمی اور بدخو۔ قولہ تا بار عزیزان
ندہند یعنی عزیزوں کو روک دیں اور سامنے نہ آنے دیں پردہ دار حاجب۔ گفتم بعد از آنکہ از دست
متوقعان بجان آمدہ اند واز رقعۂ گدایان بفغان و محال عقلست کہ اگر ریگ بیابان در شود و چشم
گدایان پر شود بیت دیدۂ اہل طمع بنعمت دنیا + پر نشود ہمچنانکہ چاہ بشبنم + حاتم طائی
کہ بیابان نشین بود اگر شہری بودی از جوش گدایان بیچارہ شدی و جامہ بر تن او پارہ کردندے
رقعہ بالضم کاغذ کا پرچہ جس پر خط لکھتے ہیں اور کپڑے کا ٹکڑا اور یہاں معنی دوم مقصود ہیں یعنی جامہ کے
ٹکڑے فقیروں کو دیتے دیتے گھبرا گئے اور شور کرتے ہیں۔ در بالضم والتشدید موتی جو بڑا ہو۔ گفتا کہ مرا

بر حال ایشان رحمت می برم گفتم نه که بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین گفتار و هر دو بهم
گرفتار هر بیذقی که براندی بدفع او کوشیدمی و هر شاهی که بخواندی بفرزین بپوشیدمی
تا نقد کیسهٔ همت در باخت و تیر جعبهٔ حجت همه بینداخت قطعه هان تا سپر نیفگنی از حملهٔ فصیح +
کو را جز آن مبالغهٔ مستعار نیست + دین ورز و معرفت که سخندان سجع گوی + بر در سلاح دارد و
کس در حصار نیست + بیذق بالفتح معرب پیاده اور وہ شطرنج کا ایک چھوٹا مہرہ ہے- شاہ کشت
شطرنج کے بادشاہ کو کہتے ہیں- فرزین بالفتح مہرۂ شطرنج مشہور- جعبه بالفتح جیم و با ترکش- قوله
هان تا سپر نیفگنی الخ- هان کلمۂ تنبیه ہے اور جلدی کے لیے اشارہ بھی ہے یعنی تیار ہو- تا برہان قاطع میں ہے
کہ جس طرح حتی اور الی کے معنی میں آتا ہے بمعنی زنہار بکاف مکسور کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ واقف باش
تا نیفتی و بپرهیز ورنه دم اور یہاں بمعنی کہ مستعمل ہے- سپر نیفگنی یعنی عاجز نہو وے فصیح تیز زبان اور
کشادہ سخن ہونا- مبالغه بروزن مقابله ایک چیز میں غلو کرنا اور خوب کوشش کرنی ایک کام میں-
مستعار لیا ہوا مانگی ہوئی چیز یعنی وہ مرد فصیح کہ بات کرنے میں مبالغہ کرتا ہے بجز استعارہ اور مجاز کے اور کچھ اسکے
پاس نہیں ہے- دین ورز امر ہے بمعنی فاعل مشتق ورزیدن سے بمعنی حاصل کرنیوالے- اور عمل میں
مداومت اور ایک کام میں محنت کرنی- معرفت معطوف ہے دین پر یعنی معرفت حاصل کر- سخندان کسرہ نون کے
موصوف- سجع گوی صفت- سجع بالفتح سین مهمله با قافیه بات کہنی- بر در سلاح دارد یعنی بظاہر لڑائی کے
ہتیار رکھتا ہے اور وہ زبان کی تلوار ہے- کس در حصار نیست یعنی قلعہ میں کوئی نہیں ہے یعنی اندر کچھ نہیں ہے
عاقبة الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیهوده گفتن آغاز و سنت
جاهلان است که چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسلهٔ خصومت بجنبانند چون آزر بت تراش که
بحجت با پسر برنیامد بجنگ برخاست- عاقبة الامر آخر الامر- ذلیل بالفتح خوار- تعدی بفتحتین
و التشدید حد سے گذرنا اور زیادتی ڈھونڈنی- سنت بالضم والتشدید طریق اور عادت- آزر بالمد و
فتح زا ایک شخص کا نام ہے حضرت ابراہیم علیه السلام کے چچا کا اسواسطے کہ ابراہیم علیه السلام کے باپ کا نام تارخ تھا
جب تارخ مرگیا تو آزر نے ابراہیم علیه السلام کو پرورش کیا از برہان قاطع- قوله با پسر برنیامد یعنی ابراہیم
خلیل الله سے قال الله تعالی لئن لم تنته لارجمنک خدا تعالی نے فرمایا کہ آزر بت تراش نے کہا اے
ابراہیم اگر تو باز نہ آئیگا بتوں کی عیب گوئی سے تحقیق میں سنگسار تجھے کردونگا- دشنامم داد

سقطش گفتم کہ بیا نہم وریدز نخدانش شکستم قطعہ او درمن ومن درو فتادہ + خلق ازپے ما دوان وخندان + انگشت تعجب جہانی + ازگفت وشنید ما بدندان ۔ سقط بالفتح ایک چیز گرا ہوا اور خراب بیقدر اسباب اور مراد اس سے بری بات ہے۔ انگشت بدندان گرفتن کنایہ تعجب اور تحیر کرنے سے ہے۔ القصہ مرافعہ این سخن پیش قاضی بردیم وبحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتے بجوید و میان توانگران و درویشان فرقے بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد وگفت ای کہ توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکہ ہر جا کہ گل است خار است و با خمر خمار است و بر سر گنج مار است و آنجا کہ دُر شاہوار است نہنگ مردم خوار است لذت عیش دنیا را لدغہ اجل در پی است و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش بیت جور دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست + گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند + مرافعہ حاکم کے سامنے مقدمہ لیجانا۔ حکومت داوری منطق فتح اول اور کسر سوم بات اور بات کا کہنا۔ خمر بالفتح شراب۔ خمار بالضم نشہ کا اتار۔ نہنگ بکسر اول اور فتح دوم سے مگرمچھ فارسی میں شیر آبی بھی اسکو کہتے ہیں۔ لدغہ بفتح لام اور سکون دال مہملہ اور فتح غین معجمہ کاٹنا۔ مکارہ بر وزن مساجد ناخوش چیزیں جمع مکروہ اور مراد اس سے عبادات اور طاعات ہیں کیلیے کہ محنت او مشقت نفس آسایش طلب کو مکروہ اور ناخوش معلوم ہوتی ہے۔ قولہ جور دشمن چہ کند الخ یعنی طالب دوست اگر دشمن کے ظلم نہ سہے یعنی رقیب کی ایذا کی برداشت نہ کرے تو کیا کرے۔ نظر نکنی در بستان کہ بید مشک است و چوب خشک ہمچنین در زمرۂ توانگران شاکرانند و کفور و در حلقۂ درویشان صابرانند و ضجور بیت اگر ژالہ ہر قطرۂ دُر شدی + چو خرمہرہ بازار ازو پر شدی + مقربان حضرت حق جل وعلا توانگرانند درویش سیرت و درویشانند توانگر ہمت مہین توانگران آنست کہ غم درویشان بخورد و مہین درویشان آنکہ کم توانگران گیرد قال اللہ تعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ۔ یعنی کہا ہے اللہ تعالیٰ نے جو شخص کہ بھروسا خدا تعالیٰ پر کرے پس خدا کافی ہے اسکو۔ بید مشک ایک قسم کی بید ہے نہایت خوشبودار ہوتی ہے اور عرق اسکا فرحت دل کے لیے نوش کرتے ہیں از برہان قاطع۔ زمرہ بالضم گروہ۔ شاکر کاف مکسور سے سپاس گزار۔ کفور بضم ناشکری کرنی۔ ضجور بالضم ضد صابر۔ ژالہ فارسی زے سے اولا یعنی اوس سے بھی ہے۔ خرمہرہ جیم ہکشہ ضمہ سے ایک مہرہ سفید ہو کم قیمت۔ مہین بکسر میم بزرگ و سردار۔ بہین بکسر بہتر نہایت خوب بہت۔

قولہ کم تونگران نگیرد - کم بالضم کاف تازی او تشدید میم آستین یعنی مالدارون سے کچھ نہ مانگے اور آستین
انکی نہ پکڑے - پس روے عتاب از من بدرویش کرد وگفت ای کہ گفتی **تونگران مشتغل مناہی اند**
و مست ملاہی نعم طائفہ ہستند برین صفت کہ بیان کردی قاصر ہمت کافر نعمت کہ ببرند و نہند
نخورند و ندہند اگر بمثل باران نبارد یا جہان سر بطوفان بر آرد باعتماد مکنت خویش از محنت
درویش نپرسند و از خداے تعالے نترسند و گویند بیت گر از نیستی دیگرے شد ہلاک + مرا
ہست بط را ز طوفان چہ باک + مناہی بروزن کماہی جمع منہی یعنی روکا گیا اور باز رکھا گیا - ملاہی
کھیل دل لگی - قاصر بروزن ناصر کوتاہ - کافر بکسر فا چھپانے والا اور ناشکر اور نہ ماننے والا - طوفان
بالضم زیادہ مینہ اور پانی کہ زمین سے ابلے اور سب کو ڈبادے اور ہر چیز کہ بہت اور غالب ہو اور
سب کو حاوی اور محیط ہو - مکنت بالضم قدرت اور دولتمندی - **قولہ** گر از نیستی الخ شرط ہے اور جزا
اسکی محذوف اور دوسرا مصرع علت جزا کی واقع ہے یعنی اگر نیستی سے دوسرا مر گیا مجھے کیا غم اس سبب سے
کہ میرے پاس مال ہے اور بط کو طوفان سے کیا خوف - **شعر و راکبات نیاق فی ہوادج + لم یلتفتن**
الی من غاص فی الکثب + یعنی عورات جو اونٹون کے ہودون مین سوار ہین انکی طرف مڑکر نہین
دیکھتین جو بالو مین پھنس گئے ہین - کثب بضمتین جمع کثیب جیسے سرر جمع سریر ہے یعنی ریگ کی
ڈھیری اور تودہ - **بیت دونان چو گلیم خویش بیرون بردند + گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند +**
قومی اندرین صفت کہ شنیدی و طائفہ خوان نعمت نہادہ و دست کرم کشادہ و طالب نام اند
و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت چون بندگان حضرت بادشاہ عالم مؤید مظفر مالک ازمہ انام
حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا والدین اتابک ابوبکر بن
سعد بن زنگی ادام اللہ ایامہ و نصر اعلامہ - مؤید بروزن مقید مدد یافتہ - ازمہ بالفتح بروزن ائمہ
جمع زمام بالکسر یعنی مہار - انام بالفتح خلق - حامی بکسر میم بہت نگاہ رکھنے والا - ثغور بضمتین سرحدین
جمع ثغر بالفتح - اعدل اسم تفضیل یعنی بڑا انصاف کرنے والا - ادام اللہ ایامہ و نصر اعلامہ یعنی خدا
ہمیشہ انکے دن رکھے اور اسکے نیزون کو مدد بخشے - **قطعہ پدر بجای پسر ہرگز این کرم نکند +**
کہ دست جود تو با خاندان آدم کرد + خداے خواست کہ بر عالمی ببخشاید + ترا برحمت خود بادشاہ
عالم کرد + قاضی چون سخن بدین غایت رسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغہ در گذرانید

بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ماضی درگذشتیم و بعد ما جا الطریق مدارا گرفتیم و سبیل تدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ بر سر و روی ہمدیگر دادیم و ختم سخن برین دو بیت کردیم **قطعہ**

مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش + کہ تیرہ بختی اگر ہمبرین نسق مردی + توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست + بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی + ماضی وہ چیز کہ گذر رہی - ما جرا سرگذشتہ اور قصہ گذرا ہوا - مدارا بضم میم صلح کرنی اور یہ مختصر مدارات کا ہے از کشف اللغات - نسق بفتحتین ترتیب دیا ہوا - اور رشتہ دندان ہموار اور بسکون ثانی سخن ترتیب سے لانا اور ایک چیز کا ترتیب او نظام میں لانا - تدارک بروزن تلاطم کسی چیز کا پانا - **قولہ** اگر ہمبرین نسق مردی یعنی اگر اسی طور سے دنیا کی شکایت کرتے کرتے تو مرگیا کم بخت تو بھی -

باب ہشتم در آداب صحبت

حکمت مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلے را پرسیدند کہ نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت **بیت**

مکن نماز بر آن ہیچکس کہ ہیچ نکرد + کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد + کشت بالکسر ماضی کشتن جو بالکسر یعنی کھیتی کرنا اور بیج بونے سے ہے یعنی اس جہان میں کھایا اور آخرت کے لیے کھیتی کی یعنی سخاوت کی دو کھیتی اور تخم ریزی آخرت کی ہے - ہشت بالکسر چھوڑ دی - ہیچکس یعنی نالائق آدمی - **قولہ** عمر در سر تحصیل مال کرد یعنی عمر کو مال کے حاصل کرنے میں صرف کیا اور تباہ برباد کیا اور نہ کھایا - **حکمت** و عظ حضرت موسے علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ احسن کما احسن اللہ الیک - یعنی نیکی کر جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ نیکی کی - نشنید عاقبتش شنیدی کہ چہ دید **قطعہ** آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد + خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا + با خلق کرم کن کہ خدا با تو کرم کرد + عرب گوید جد و لا تمنن فان الفائدۃ الیک عائدۃ - یعنی بخشش کر اور احسان مت دھر اسکا فائدہ تیری طرف پھر آنے والا ہے - **قولہ** سر عاقبت اندر سر دینار الخ یعنی آخر الامر دینار و درم کے سبب اپنا کھویا اور فائدہ جمع نہ کیا جیسا کہ قارون کے سامنے آیا - **قطعہ** درخت کرم ہر کجا بیخ کرد + گذشت از فلک شاخ و بالاے او + گر امیدواری کز و بر خوری + بمنت منہ ارہ بر پاے او +

قطعہ منت خدای کن که موفق شدی بخیر + ز انعام و فضل او نه معطل گذاشتت + منت منه که خدمت سلطان همی کنی + منت شناس ازو که بخدمت بداشتت + بالا قد و قامت اونچی درازی یعنی طول **قولہ** منت منه اره الخ یعنی بخشش کرکے احسان نہ رکھ اسواسطے کہ احسان رکھنا کرم کے لیے آرے کا قائم مقام ہوتا ہے کہ کاٹ ڈالتا ہے۔ موفق قوت دیا ہوا اسم مفعول ہے توفیق کا۔ انعام بالکسر نعمت دینا فضل افزونی اور بخشش کرنی۔ معطل بیکار کیا گیا اسم مفعول ہے باب تفعیل کا۔ **حکمت** دو کس رنج بیهوده بردند و سعی بی فایده کردند یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد **مثنوی** علم چندانکه بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی + نه محقق بود نه دانشمند + چارپایی برو کتابی چند + آن تهی مغز را چه علم و خبر + که برو هیزم است یا دفتر + **حکمت** علم از بهر دین پروردنست نه از بهر دنیا خوردن **بیت** هر که پرهیز و علم و زهد فروخت + خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت + **حکمت** عالم ناپرهیزگار کوریست مشعله دار یهدی و لا یهتدی یعنی لوگون کو راہ بتاتا ہے اور آپ راہ نہیں پاتا۔ **بیت** بی فایده هر که عمر در باخت + چیزی نخرید و زر بینداخت + **حکمت** ملک از خردمندان جمال گیرد و دین از پرهیزگاران کمال یابد پادشاهان بنصیحت خردمندان ازان محتاج ترند که خردمندان بقربت پادشاهان **قولہ** [illegible] **پند** اگر بشنوی ای پادشاه + در همه دفتر به ازین پند نیست + جز بخردمند مفرما عمل + گرچه عمل کار خردمند نیست + **حکمت** سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بی بحث و ملک بی سیاست **قطعه** وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی + باشد که در کمند قبول آوری دلی + وقتی بقهر گوی که صد کوزه نبات + گه گه چنین بکار نیاید که حنظلی + سیاست [illegible] اور [illegible] چلانا۔ مردمی بالفتح مروت اور بردباری۔ حنظل [illegible] ایک کدو سے موافق پیدا ہوتا اور بعضے کدوے تلخ کو کہتے ہیں۔ **حکمت** رحم آوردن بر بدان ستم است بر نیکان و عفو کردن بر ظالمان جور است بر درویشان **بیت** خبیث را چو تعهد کنی و بنوازی + بدولت تو گنه میکند بانبازی + تعهد بروزن تفعل تیمار کرنا اور یاد کرنا [illegible] تازه کرنا۔ انبازی یاے مصدری شرکت اور ساجھا۔ **پند** بر دوستی پادشاهان اعتماد نتوان کرد و بر آواز خوش کودکان غره نباید بود که آن بخیالی مبدل شود و این بخوابی متغیر گردد **بیت** معشوق هزار دوست را دل ندهی + ور میدهی آن دل بجدائی بنهی + **حکمت** هر آن

سری که داری با دوست در میان منه چه دانی که وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن
مرسان باشد که وقتی دوست گردد و رازی که نهان خواهی با کس در میان منه اگرچه
[illegible] کس پیش [illegible] مشفق‌تر نباشد قطعه خامشی به که ضمیر دل خویش + با کسی گفتن و گفتن
که مگوی + ای سلیم آب ز سرچشمه ببند + که چو پر شد نتوان بستن جوی + اے سلیم [illegible]
قوله چو پر شد [illegible] - بیت سخنی در نهان نباید گفت + کان سخن بر ملا نشاید گفت
حکمت دشمن ضعیف که در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی
گردد و گفته‌اند بر دوستی دوستان اعتماد نیست تا بتملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک را
حقیر شمارد بدان ماند که آتش اندک را مهمل گذارد قطعه امروز بکش چو میتوان کشت + کاتش
چو بلند شد جهان سوخت + مگذار که زه کند کمان را + دشمن که به تیر میتوان دوخت + مهمل [illegible]
اہمال بالکسر [illegible] محفوظ [illegible] حکمت سخن درمیان دو دشمن چنان
گوی که اگر دوست شوند شرمزده نباشی شعر میان دو کس جنگ چون آتش است
سخن چین بدبخت هیزم کش است + کنند این و آن خوش دگرباره دل + وی اندر میان کوربخت
و خجل + میان دو تن آتش افروختن + نه عقل است و خود درمیان سوختن + قطعه در سخن با
دوستان آهسته باش + تا ندارد دشمن خونخوار گوش + پیش دیوار آنچه گوئی هوش دار + تا نباشد
در پس دیوار گوش + سخن چین یعنی [illegible] - هیزم کش وصف ترکیبی (اسم فاعل ترکیبی) یعنی [illegible]
اور لکڑی کھینچنے اور اٹھانے والا - کوربخت بدنصیب - پند هر که با دشمنان دوستان صلح کند
سر آزار دوستان دارد بیت بشوی ای خردمند زان دوست دست + که با دشمنانت
بود هم نشست + دست شستن [illegible] حکمت چون در امضای کاری متردد باشی
آن طرف اختیار کن که بی آزارتر برآید بیت با مردم سهل گوی دشوار مگوی + با آنکه در صلح
زند جنگ مجوی + امضا بالکسر گذرانا اور [illegible] - متردد [illegible] والا حکمت تا کار
بزر برمی آید جان در خطر افگندن نشاید بیت چو دست از همه حیلتی درگسست + حلال است
بردن بشمشیر دست + یعنی جب حیلہ اور فریب سے [illegible]
[illegible] حکمت بر عجز دشمن رحمت مکن که اگر قادر شود [illegible]

بر تو نہ بخشاید **بیت** دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن + مغزیست در ہر استخوان
مردیست در ہر پیرہن + لاف کلام بیہودہ اور زائد - بروت بفتحتین مونچھ اور سبلت عربی -
حکمت ہر کہ بدی را بکشد خلق را از بلای برہاند و او را از عذاب خدای **قطعہ** پسندیدہ است
بخشایش ولیکن + منہ بر ریش خلق آزار مرہم + ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار + کہ آن ظلم است
بر فرزند آدم + یعنی مرہم اس شخص کے زخم پر نہ لگا کہ خلق آزار ہو کہ یہ چند ظاہر احسان ہے لیکن
حقیقت میں لوگون کی ایذا ہے **حکمت** نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن
رواست تا بخلاف آن کار کنی کہ عین صواب است **مثنوی** حذر کن زانچہ دشمن گوید
آن کن + کہ بر زانو زنی دست تغابن + گرت راہی نماید راست چون تیر + ازان برگرد
راہ دست چپ گیر + حذر بفتحتین پرہیز کرنا - تغابن بروزن تفاعل ایک دوسرے کو زیان مین
ڈالنا - یعنی دشمن جو کچھ کہے کہ یہ کر اس سے پرہیز کر نہیں اپنا ہاتھ زانو پہ تو ماریگا اور پشیمان ہوگا -
حکمت خشم بیش از حد وحشت آرد و لطف بی وقت ہیبت ببرد نہ چندان درشتی کن کہ
از تو سیر گردند و نہ چندان نرمی کہ بر تو دلیر شوند **مثنوی** درشتی و نرمی بہم در بہ است + چو رگزن
کہ جراح و مرہم نہ است + درشتی نگیرد خردمند بیش + نہ سستی کہ نازل کند قدر خویش + نہ مر
خویشتن را افزونی نہد + نہ یکبارگی در مذلت وہد + وحشت بالفتح غم اور رمیدگی - سیر شدن
مہربانی سے امید قطع کرنی اور جیسے کہ مصرع ع اگر خشم گیری شوند از تو سیر - یعنی اگر غصہ تو کرے اور سختی
اختیار آنکو لطف اور احسان کی امید تجھسے نہ رہیگی - **مثنوی** شبانی با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم
دہ پیرانہ یک پند + بگفتا نیک مردی کن نہ چندان + کہ گردد خیرہ گرگ تیز دندان + **حکمت**
دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاہ بی حلم و زاہد بی علم **بیت** بر سر ملک مباد آن ملک
فرماندہ + کہ خدا را نبود بندۂ فرمان بردار + **قولہ** خدا را نبود الخ یعنی جو خدا کا فرمان بردار نہ ہوا ور
لفظ را زائد ہے (از مہتمم کلمہ را زائد نہیں بلکہ فائدہ اضافت کا دیتا ہے) **نصیحت** پادشہ باید کہ
تا بحدی خشم بر بندگان راند کہ دوستان را اعتماد بماند آتش خشم اول در خداوند خشم افتد پس انگہ
زبانہ بخصم رسد یا نرسد **مثنوی** نشاید بنی آدم خاک زاد + کہ در سر کند کبر و تندی و باد + ترا با چنین
گرمی و سرکشی + نہ پندارم از خاکی باز آتشی + زبانہ بالضم زبانۂ آتش خشم معنی شعلہ - باد کنایہ

تیزی اور تندی سے اور غرور اور نخوت اور خودبینی کے معنی مین بھی آیا ہے از برہان قاطع - **قطعه** در
خاک بیلقان برسیدم بعابدے + گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن + گفتا برو چو خاک تحمل کن
اے فقیہ + یا ہرچہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن + بیلقان بفتح باے ابجد و لام ایک مقام کا نام ہے
یعنی بیلقان کی سرزمین مین ایک عابد سے مین نے کہا - **حکمت** بدخوے در دست دشمنی
گرفتار است کہ ہر کجا رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد **بیت** اگر ز دست بلا بر فلک
رود بدخوی + ز دست خوی بد خویش در بلا باشد + **قوله** در دست دشمنی گرفتار است یعنی ایک دشمن
کے ہاتھ کہ اسکی خو ہے ہمیشہ قیدی ہے - **پند** چو بینی کہ در سپاہ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش و اگر
جمع شوند از پریشانی اندیشه کن **قطعه** برو با دوستان آسوده بنشین + چو بینی در میان دشمنان
جنگ + وگر بینی کہ باہم یک زبانند + کمان را زه کن و بر باره بر سنگ + **قوله** از پریشانی اندیشه
یعنی اپنی پریشانی سے خوف کر - زه بالکسر چلۂ کمان باره بروزن خاره دیوار اور چاردیواری قلعہ اور
شہر کو کہتے ہین - **حکمت** دشمن چو از ہمہ حیلتی درماند سلسلۂ دوستی بجنباند پس آنگہ بدوستی کارہا کند
کہ ہیچ دشمن نتواند کرد **پند** سر مار را بدست دشمن بکوب کہ از احدی الحسنیین خالی نباشد اگر این
غالب آمد مار کشتی و اگر مار غالب آمد از دشمن برستی **بیت** بروز معرکہ ایمن مشو ز خصم ضعیف
کہ مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت + احدی بکسر ہمزه و الف مقصوره یکے حسنیین بضم حا
حطی اور سکون سین بے نقطہ اور فتح نون معنی دو نیک تثنیہ حسنی بالضم و الالف یعنی ایک دو نیک کام
نصیحت خبری کہ دانی کہ دلی بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد **بیت** بلبلا مژده
بہار بیار + خبر بد بہ بوم بازگذار **حکمت** پادشاه را بر خیانت کسی واقف مگردان مگر آنگہ کہ
بر قبول کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاک خود ہمی کوشی **مثنوی** بسیچ سخن گفتن آنگاه کن + کہ
بینی کہ در کار گیرد سخن + کمال است در نفس انسان سخن + تو خود را بگفتن ناقص مکن + واثق
بکسر ثالث استوار - **قوله** در کار گیرد یعنی تاثیر کرے - **حکمت** ہر کہ نصیحت خودرای میکند او خود بنصیحتگر
محتاج است - خودراے یعنی خودکام اور خودسر یعنی جو شخص خودسر کو نصیحت کرے وه خود دوسرے
شخص کی نصیحتگری کا محتاج ہے - **پند** فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر کہ این دام زرق نهاده است
و آن کام طمع گشاده - غرور بالضم بہکانا اور فریب مداح بالفتح و التشدید سراہنے والا زرق بالفتح

ریا اور نفاق اور حقد بغض اور کشف اللغات۔ این قرآن کی اشارت دشمن عیب چینے والے اور لالچی ہر آنے والے کی طرف ہے۔ **حکمت** احمق را ستایش خوش آید چون لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید **قطعہ**
الا تا نشنوی مدح سخنگوے + کہ اندک مایہ نفعی از تو دارد + اگر روزی مرادش بر نیاری + دو صد چندان عیوبت بر شمارد + لاشہ بالفتح شین منقوطہ دبلا اور ضعیف اور عاجز گدھا اور سب حیوانات کے مردہ کو کہتے ہیں۔ کعب بالفتح ٹخنا اور ٹخنا اور اس بند سے اس بند تک جو درمیان میں ہے۔ **قولہ** در کعبش دمے فربہ نماید یعنی لاشہ کے ٹخنے میں پھونک سے جو قصاب مارتے ہیں لاشہ فربہ موٹا تازہ معلوم ہوتا ہے۔ الا حرف تنبیہ یعنی غافل نہو۔ آہ یعنی زنہار و ہرگز سخنگوے شاعر۔ **قولہ** کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد الخ یعنی تھوڑا فائدہ اور مایہ تجھسے ارادہ رکھے **حکمت** متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد **بیت** مشو غرہ بر حسن گفتار خویش + بتحسین نادان و پندار خویش + متکلم بروزن متصرف بات کرنے والا۔ غرہ بالفتح والتشدید فریفتہ ہوتا اور دم میں آنا **حکمت** ہمہ کس را عقل خود بہ کمال نماید و فرزند خود بہ جمال **قطعہ** یکے جہود و مسلمان نزاع میکردند + چنانکہ خندہ گرفت از حدیث ایشانم + بطیرہ گفت مسلمان گر این قبالہ من + درست نیست خدایا جہود میرانم + جہود گفت بتوریت میخورم سوگند + اگر خلاف کنم ہمچو تو مسلمانم + گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد + بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم + جہود بالضم گبر۔ نزاع بکسر نون لڑائی۔ طیرہ بالفتح خشم اور غضب۔ بسیط جائے فراخ۔ منعدم نیست شدہ اسم مفعول انفعال۔ توریت بالفتح اول و سوم نام اس کتاب کا کہ موسٰے علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ **حکمت** دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند حریص بجہانے گرسنہ است و قانع بنانی سیر حکما گفتہ اند توانگری بقناعت است نہ ببضاعت **بیت** رودہ تنگ بیک نان تہی پر گردد + نعمت روے زمین پر نکند دیدۂ تنگ + **مثنوی** پدر چون دور عمرش منقضی گشت + مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت + کہ شہوت آتش است از وے بپرہیز + بخود بر آتش دوزخ مکن تیز + دران آتش نداری طاقت سوز + بہ صبر آبی برین آتش زن امروز + **قولہ** بہم بسر نبرند یعنی باہم موافقت نہ کریں اور وفا نکریں۔ رودہ بالضم مشہور ہے کہ انسان اور بکری اور گاے وغیرہ کی آنتیں ہیں۔ **حکمت** ہر کہ در حال توانائی نکوئی نہ کند در وقت ناتوانی سختی بیند **بیت** بد اختر تر از

مردم آزار نیست + کہ روز مصیبت کسش یار نیست + حکمت جان در حمایت یک دم است
و دنیا وجودی میان دو عدم دین بدنیا فروشان خرند یوسف را فروشند تا چہ خرند
قال اللہ تعالیٰ الم اعہد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ آیا تم سے
قول نہیں لیا تھا اے بنی آدم کہ شیطان کی پوجا نہ کرو بدرستیکہ وہ کھلا دشمن تمہارا ہے۔ بیت القول
دشمنی پیمان دوست بشکستی + ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی + القول دشمنی یعنے بقول
شیطان علیہ اللعنۃ۔ قولہ پیمان دوست یعنی پیمان خداے تعالیٰ حکمت شیطان با مخلصان
برنمی آید و سلطان با مفلسان مثنوی وامش مدہ آنکہ بے نماز است + ور خود دہنش ز فاقہ
باز است + کو فرض خدا نمیگزارد + از قرض تو نیز غم ندارد + مخلص بضم اول و کسرہ سوم پاک بے ریا
اور مخلصان سے مراد عارفان حق اندیش اور سالکان حقیقت کیش کہ جیسے دوست کی دوستی میں اور
دین روشن کی حمایت میں مضبوط ہیں۔ حکمت ہر چہ زود برآید دیر نپاید قطعہ خاک شرق شنیدہ ام کہ کنند بچہل
سال کاسہ چینی + صد بروزی کنند در بغداد + لاجرم قیمتش ہمی بینی + قولہ صد بروزی کنند یعنی سو پیالے ایک
دن میں بناتے ہیں۔ قطعہ مرغک از بیضہ برآید و روزی طلبد + و آدمی زادہ ندارد خبر از عقل و تمیز + آنکہ ناگاہ
کسی گشت بچیزی نرسید + وین بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز + آبگینہ ہمہ جا ہست ازان قدرش نیست +
لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز + حکمت کارہا بصبر برآید و مستعجل بسر در آید مثنوی
بچشم خویش دیدم در بیابان + کہ آہستہ سبق برد از شتابان + سمند بادپا از تگ فرو ماند + شتربان
ہمچنان آہستہ میراند + مستعجل اسم فاعل استفعال کا معنی جلد باز۔ سمند بروزن کمند گھوڑا کہ اسکا رنگ
زردی مائل ہو۔ بادپا تند اور جلد رو صفت سمند کی ہے۔ حکمت نادان را بہ از خاموشی نیست و
اگر این مصلحت بدانستے نادان نبودی ے چون نداری کمال و فضل آن بہ + کہ زبان در
دہان نگہ داری + آدمی را زبان فضیحت کرد + جوز بے مغز را سبکساری + قولہ نادان را بہ
خاموشی نیست یعنی بہتر خاموشی سے کوئی چیز نہیں۔ فضیحت بروزن طبیعت رسوا۔ بے مغز کنایہ
ہلکے اور بے تمکین سے ہے۔ سبکسار بیقرار اور سبک سر اور کبھی کنایہ ہے سفلہ اور کمینے آدمی سے اور آخر میں یا
مصدری ہے۔ قطعہ خرے را ابلہی تعلیم میداد + برو بر صرف کردہ سعی دائم + حکیمے گفتش اے
نادان چہ کوشی + درین سودا بترس از لوم لائم + نیاموزد بہایم از تو گفتار + تو خاموشی

بیاموزد از بہائم + **مثنوی** ہر کہ تامل نکند در جواب + بیشتر آید سخنش ناصواب + یا سخن آرای چو مردم بہوش + یا بنشین ہمچو بہائم خموش + **قولہ** برو بر صرف کردہ سعی دائم یعنی اُسکی کوشش اُسپر کی - لائم [illegible] ملامت کرنے والا - **قولہ** یا سخن آرائے مہر آراستن سے یعنی سخن کو آراستہ کرو - ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادان است **بیت** چون درآید بہ از توئی بسخن + گرچہ بہ دانی اعتراض مکن + **قولہ** بہ از تو ئی یعنی تجھسے بہتر - اعتراض بالکسر انکار سے پیش آنا - اور سرکشی کرنی - **حکمت** ہر کہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند **قطعہ** گر نشیند فرشتہ با دیو + وحشت آموزد و خیانت و ریو + از بدان خیر یعنی نیاموزی + نکند گرگ پوستین دوزی + وحشت رمیدگی اور رنج - خیانت بالکسر ناراستی اور دغلی ریو بالکسر مکر اور فریب - پوستین [illegible] ہے - اور یہ اعتراض کا سنجاب قاقم اور قندز کا ہوتا ہے - پوستین دوزی یعنی پوستین سینا [illegible] پہلے مصرع کی علت - کہ بیان [illegible] یعنی بھیڑیا کہ پھاڑنا اور خون کا پینا اُسکی عادت ہے پوستین دوزی کہ انسان کا کام ہے کسطرح خو کرے - پیدا مردمان را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشان را رسوا کنی و خود را بے اعتماد - **حکمت** ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدان ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند **حکمت** [illegible] از تن بے دل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجادلہ چست در معاملہ درست [illegible] بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد + چون باز کنی مادر مادر باشد + تن بے دل سے [illegible] اور ہر کہ اہل دل نہو - مجادلہ بروزن مقابلہ لڑنا - چست بضم جیم فارسی چالاک - **حکمت** اگر شبہا ہمہ شب قدر بودی [illegible] شب قدر بے قدر بودے **بیت** گر سنگ ہمہ لعل بدخشان بودی + پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی + **حکمت** نہ ہر کہ بصورت نکوست سیرت زیبا در وست کار اندرون دارد نہ پوست + **قطعہ** توان شناخت بیک روز از شمائل مرد + کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم + ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو + کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم + **قولہ** کار اندرون دارد نہ پوست یعنی سرو کار اندر سے ہے اور وہ اُسکی سیرت ہے نہ کام ظاہری پوست - **حکمت** ہر کہ با بزرگان ستیزد خون خود ریزد **قطعہ** خویشتن را بزرگ می بینی + راست گفتند یک دو بیند لوچ + زود بینی شکستہ پیشانی + تو کہ بازی بسر کنی با قوچ + لوچ بضم لام احول و دو بین کہ ایک کو دو دیکھے آنکھ سے اور ہندی میں بھینگا کہتے ہین -

قوچ بضم کاف و واو مجہول بکرا اور ذنبہ جو لڑا کرے۔ حکمت پنجہ با شیر انداختن و مشت با شمشیر
زدن کار خردمندان نیست بیت جنگ و زور آوری مکن با مست + پیش سرپنجہ در بغل
نہ دست + سرپنجہ پنجۂ دست کو کہتے ہین اور کنایہ اُس آدمی سے بھی ہے کہ پُر زور اور قوت ور اور
مردم آزار ہو اور یہان مراد معنی ثانی ہے۔ پند ضعیفی کہ با قوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاک
خویش قطعہ سایہ پرورده را چہ طاقت آن + کہ رود با مبارزان بقتال + سست بازو بجہل
می فگند + پنجہ با مرد آہنین چنگال + مبارز بضم میم و کسر راے مہملہ دلیر اور مردانہ کہ صف مین سے
میدان معرکہ مین باہر نکلے تا کہ لڑائی کرے۔ قتال بالکسر لڑائی کرنی حکمت ہر کہ نصیحت نشنود
سر ملامت شنیدن دارد بیت چون نیاید نصیحت در گوش + اگرت سرزنش کنم خاموش
لطیفہ بے ہنران ہنرمندان را نتوانند دیدن ہمچنانکہ سگان بازاری سگان شکاری را ببینند
و مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیارند سفلہ چون بہنر با کسے برنیاید بخبثش در پوستین افتد
بیت کند ہر آئینہ غیبت حسود کوتہ دست + کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال + مشغلہ بالفتح
شور و غوغا۔ نیارند اے نتوانند۔ خبث بالضم پلید ہونا۔ پوستین عیب۔ مقال بالفتح کہنا اور بات
حکمت اگر جور شکم نبودی ہیچ مرغے در دام صیاد نیفتادی بلکہ صیاد خود دام ننہادے
حکمت حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سد رمق و جوانان تا طبق برگیرند
و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان کہ در معده جای نفس نماند و بر سفره روزی کس
بیت اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب + شبی ز معده سنگی شبی ز دلتنگی + زاہد ریاضت کش
سد رمق بفتحتین یعنی باز داشت رمق جان۔ عرق بفتحتین خوی اندام سا حیوان اور کبھی مجازاً ہر چیز کے
ترشح کو عرق کہتے ہین۔ اور بکسر عین مہملہ و سکون راے مہملہ رگ اور ریشہ درخت وغیرہ۔ بکنند کندن سے
مشتق ہے یعنی بوڑھے رگ اور ریشہ اشیاء خوردنی تک کا جدا کرتے اور اکھیڑتے ہین۔ قلندر مراد درویش
بے خبر سے۔ معدہ بالکسر و بالفتح عضو آدمی کا کہ جسمین کھانا ٹھہرے۔ قولہ شبی ز معده سنگی یعنی ایک رات
معدہ مانند سنگ کے کہ کھانے کی ثقالت اور بوجھ سے ہو۔ حکمت مشورت با زنان تباه است و
سخاوت با مفسدان گناه بیت ترحم بر پلنگ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسفندان + مشورہ
بفتح میم اور ضم سین کام کی صلاح سوچنی۔ تباہ ضائع شدہ اور باطل اور فاسد ہندی اسکی اکارت

پند ہر کرا دشمن پیش است اگر نکشد دشمن خویش است + بیت + سنگ بر دست و مار سر بر سنگ +
خیرہ رائی بود قیاس و درنگ + وگروہے بخلاف این مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتن
بندیان تامل اولیٰ تر است بحکم آنکہ اختیار باقی است توان کشت و توان بخشید و اگر بے تامل
کشتہ شود محتمل است کہ مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد + نظم + نیک سہل است
زندہ بیجان کرد + کشتہ را باز زندہ نتوان کرد + شرط عقل است صبر تیر انداز + کہ چو رفت از
کمان نیاید باز + خیرہ رائی یعنی تیرہ تدبیری - تامل اندیشہ اور سوچ بچار کرنا - تدارک گئی چیز کو پانا
اور حاصل کرنا - نیک سہل یعنی بہت آسان ہے - حکمت حکیمی کہ با جہال درافتد باید کہ توقع عزت
ندارد و اگر جاہلے بزبان آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگی است کہ گوہر ہمی شکند -
جہال بالفتح والتشدید جمع نادان - درافتد یعنی لڑائی جھگڑا کرے - ابیات نہ عجب گر فرو رود نفسش +
عندلیبی غراب ہم قفسش + گر ہنرمند ز اوباش جفائے بیند + تا دل خویش نیازارد و درہم نشود +
سنگ بدگوہر اگر کاسہ زرین شکند + قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود + قولہ گر فرو رود نفسش
ضمیر شین کی نفسش میں راجع بطور اضمار قبل الذکر جانب عندلیب کے یعنی الراس عندلیب یعنی بلبل کا سانس
جبکہ ہم قفس کوا ہو نیچے جاوے اور یہ نکلے تعجب نہیں - اوباش بالفتح ہر قسم کے آدمی ملے جلے یا کمینے -
قولہ تا دل خویش نیازارد یعنی ہرگز اپنا دل نہ دکھائے - و درہم نشود پریشان نہ ہو - حکمت خردمندی را
کہ در زمرہ اجلاف سخن ببندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبہ دہل برنیاید و بوی عبیر
از گند سیر فرو ماند + مثنوی بلند آواز نادان گردن افراخت + کہ دانا را بہ بی شرمی بینداخت
نمیداند کہ آہنگ حجازی + فرو ماند ز بانگ طبل غازی + اجلاف بالفتح کمینے آدمی - شگفت
بکسرتین نادر اور عجیب - بربط بالفتح ایک ساز کا نام ہے مشہور اور بربط ساز عود ہے اور وہ تنبورا ہوتا ہے بڑے
پیالہ کے موافق اور دستہ اسکا چھوٹا - دہل بضمتین نقارہ - عبیر بالفتح ایک خوشبو ہے مشہور کہ اسکو صندل
گلاب اور مشک سے بناتے ہیں اور بعضوں نے کہا ایک خوشبو ہے زعفران کے ساتھ ملی ہوئی اور بعضوں نے
نری زعفران کو بیان کیا اور یہ خطا ہے - گند بالفتح بدبو کو کہتے ہیں از برہان قاطع - گردن افراخت
یہ کنایہ ہے نہایت سبقت اور جرأت کرنے اور غالب آنے سے - بے شرمی بینداخت یعنی بےحیائی
اور بے ادبی سے خاموش کیا - آہنگ سرود اور آواز - حجازی بالکسر نام ایک مقام کا ہے موسیقی کے

بارہ مقامات سے ۔ طبل بالفتح نقارہ چھوٹا ۔ غازی کافرون سے لڑائی کرنیوالا ۔ [illegible]
پیمان باندھتے ہین حکمت جوہر اگر در خلاب افتد ہمان نفیس است [illegible]
ہمان خسیس استعداد بے تربیت دریغ است و تربیت نا مستعد ضایع [illegible] بالای از
کہ آتش جوہر علوی ست ولیکن چون نفس خود بہستہ ندارد با خاک برابر است [illegible]
نہ از قیمت آن خود خاصیت [illegible] است شکر نی چو کنعان را طبیعت [illegible]
قدر [illegible] و [illegible] آدمی [illegible] از خدا است و [illegible]
[illegible] پیسپیس بالفتح نالائق [illegible]
بالکسر [illegible] تربیت و [illegible]
قابل [illegible] استعداد کی [illegible]
[illegible] میان [illegible] علوی [illegible]
کنعان بالفتح نام پسر نوح علیہ السلام کا [illegible] ابراہیم [illegible]
حکمت مشک آنست کہ خود ببوید [illegible] عطار [illegible]
دانا ان چون طبل غازی بلند آواز و میان تہی قولہ [illegible] میان [illegible] گفتہ اند
صدیقان [illegible] مسلمان [illegible] مشک بالکسر مشہور ہے
کتے ہین [illegible] عطار بالفتح [illegible] خوشبو فروش [illegible] اون کا خبر
غازی [illegible] مثل [illegible] صدیق بالکسر [illegible]
وہ شخص ظاہر مین ایمان لاوے اور باطن مین کافر ہو [illegible] کتاب [illegible] است
اعتقاد [illegible] حکمت [illegible]
بسیار زند [illegible] بیک [illegible] نفس [illegible]
حاصل کرین حکمت عقل در دست نفس چنان [illegible] است [illegible] عاجز در دست زن گربز بہت
ورنہ [illegible] کہ بانگ زن از وے [illegible] بلند + گربز [illegible] کاف فارسی و با عربی [illegible]
[illegible] اور حیلہ ساز اور زیرک و دانا از بربان قاطع حکمت [illegible] قوت مکر و فسون است و
[illegible] ملک دولت نادان

سلاح جنگ است خود دست + افسون بالضمتین کلمات کہ جادوگر لوگ پڑھتے ہین لوگون کے بہکانے کو
اور بیان اس کا مین عظمت افسیر مکر کا ہی اور اسی کے معنی مین ہی جنون بالضمتین دیوانگی قولہ اے
[illegible] تند گو شوون است الخ یعنی جو شخص کہ قوت اور زہنت اسکا وہ نہین راستے زندگی [illegible] اسکی تو
[illegible] ان تہذیب کی چہ یعنی اسکو مکار اور حیل لوتی ہی اور مکروفریب سے متہم کرتی ہی اور جو شخص کہ بے تدبیر
عقل ہو قوت اور توانائی اسکو جہل اور دیوانگی کے ساتھ منسوب کرتی ہی - قولہ سلاح جنگ خود دا
یعنی اپنی لڑائی کا ہتیار ہی کہ اس ہتیار سے اپنے تئین ہلاک کیا ہی - حکمت جوانمردے کہ بخورد و بدہد
بہ از عابدے کہ روزہ دارد و بنہد حکمت ہر کہ ترک شہوت از بہر قبول خلق کردہ است
از شہوتی حلال در شہوت حرام افتادہ است بیت عابد کہ نہ از بہر خدا
گوشہ نشیند + بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند + شہوت بالفتح اول وسکون دوم خواہش تن - قولہ در
شہوت حرام افتادہ است یعنی خواہش نفسانی حرام مین واقع ہوا ہی اور وہ آرزو قبول خلائق کی ہی - قولہ
در آئینہ تاریک چہ بیند یعنی تیرہ آئینہ دل مین بے معرفت کیا مشاہدہ کرے - حکمت اندک اندک خیلی
شود و قطرہ قطرہ سیلی گردد یعنی آنانکہ دست قدرت ندارند سنگ خردہ نگاہ دارند تا بوقت
فرصت دمار از دماغ خصم برآرند - خیل بالفتح عربی مین سوار ان اور گلہ اسپان کو کہتے ہین اور
فارسی مین یعنی بسیار کے مستعمل ہی - سیل بالفتح بہت پانی کہ جاری ہو اور روان ہونا پانی کا از منتخب اللغات
دمار بالفتح ہلاک ہونا اور ہلاکی - قدرت بالضم توانا ہونا اور دولتمندی - قولہ سنگ خردہ نگاہ دارند تا
بوقت الخ یعنی ناتوانون اور بے مقدورون کو چاہیے کہ روڑے کنکر رفتہ رفتہ اکٹھے کرتے رہین تاکہ
فرصت کے وقت دماغ دشمن سے ہلاکی نکالین یعنی مار ڈالین - قطرٌ علیٰ قطرٍ اذا اتفقت نہرٌ و
نہرٌ الیٰ نہرٍ اذا اجتمعت بحرٌ + یعنی قطرہ پر قطرہ جب اتفاق کرے تو ایک ندی ہو جاوے اور ندی کے
ساتھ ندی جمع ہو تو وہ دریا ہی - بیت اندک اندک بہم شود بسیار + دانہ دانہ است غلہ در انبار +
حکمت عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم بگذارد کہ ہر دو طرف را زیان دارد ہیبت این
کم شود و جہل آن مستحکم فرد چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی + فزون گرددش کبر و گردنکشی +
سفلہ [illegible] بالفتح [illegible] اور کمینگی کرنی - عامی جاہل آدمی اور عوام الناس - حکمت معصیت از ہر کہ
صادر شود ناپسندیدہ است و از علما ناپسندیدہ تر کہ علم سلاح جنگ شیطان است و خداوند

سلاح را چون با سپری بر ندش بسیاری بشتہ بر دشنوی عامی نادان پریشان روزگار
بزر و انشمند ناپرہیزگار + کان زنا بینائی از راہ او فتاد + وین دو چشمش بود و در چاہ
او فتاد + حکمت ہر کہ در زندگی نانش نخورند چون بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوہ
داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال مصر سیر نخوردے تا گرسنگان
فراموش نکند شنوی آنکہ در راحت و تنعم زیست + او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست ا
حال درماندگان کسی داند + کہ باحوال خویش درماند + صدیق بالکسر و التشدید بڑا سچ کہنے والا
تنعم بروزن تفعل ناز و نعمت مین زندگی بسر کرنا - قولہ لذت انگور بیوہ داند اس سبب سے کہ رانڈ
عورت اسکے درخت کے نیچے سے بہزار محنت چنکر بینکہ لاتی ہے اور بہوکہ کی شدت مین کہاتی ہے -
قطعہ ای کہ بر مرکب تازندہ سواری ہشدار + کہ خر خارکش سوختہ در آب و گل است +
آتش از خانہ ہمسایہ درویش مخواہ + کانچہ بر روزن او میگذرد دود دل است + تازندہ
اسم فاعل تاختن سے - سوختہ بالضم سین مہملہ و واو مجہول شعلہ زدہ یعنی وہ شخص کہ آگ کا کلیجہ کہی
بہ گیا ہو - قولہ کہ خر خارکش سوختہ الخ یعنی گدہا خار کھینچنے والا جگر جلا ہوا آب و گل مین پہنسا ہوا ہو اور
اس لفظ سوختہ کو صفت خر کی کہین تو بھی اچہا نہین ہے نصیحت درویش ضعیف حال را در تنگی
خشکسال مپرس کہ چونی الا بشرط آنکہ مرہمے بر ریشش نہی و معلومی پیش قطعہ خرے کہ بینی و
باری بگل در افتادہ + بدل بر و شفقت آن ولی مرد بسرش + و لے چو رفتی و پرسیدی ش
کہ چون افتاد + میان ببند و چو مردان بگیر دم خرش + معلوم بالفتح نان یا دام او در
دنیا کے معنی مین مستعمل ہے حکمت دو چیز محال عقل است خوردن بیش از رزق مقسوم و
مردن پیش از وقت معلوم قطعہ قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ بشکر یا بشکایت برآید از
دہنے + فرشتہ کہ وکیل است بر خزائن باد + چہ غم خورد کہ بمیرد چراغ پیر زنے + محال الفتح
نہ ممکن اور نا بود فی - وکیل وہ شخص جسپر ایک کام چھوڑا جاے - خزائن بالفتح جمع خزینہ الکسر
کہ گنجینہ کے معنی مین ہے نصیحت ای طالب روزی بنشین کہ بخوری و ای مطلوب
اجل مرو کہ جان نبری قطعہ جہد رزق ار کنی و گر نکنی + برساند خدای عز و جل + ور روی
در دہان شیر و پلنگ + نخورندت مگر بروز اجل + مطلوب اجل یعنی اجل جسکا طالب ہو حکمت

بناہا و دست قدرت نہادہ ہر جا کہ ہست پرسد. بیت شنید ذو کہ سکندر برفت در ظلمات
بچند محنت خورد آنکہ خورد آب حیات + بنا نہادہ یعنی بنیاد ... ہر چیز نہیں ملتی - قولہ نہادہ
ہر جا کہ ہست ... یعنی ... خدا تعالی کی زبان کا یہی ... ہے - قولہ خورد آنکہ خورد آب حیات
یعنی ... حضرت خضر علیہ السلام کی طرف ہے
حکمت تو انفاق ... درویش صالح شاہ خاک آلود این دلق
... آن ایش فرعون مرصع لیکن شدت نیکان روی در فرح دارد و دولت
بدان ... در نشیب. قطعہ ہر کرا جاہ و دولت است بدان + خاطر خستہ در نخواہد یافت + خبرش
دہ کہ ہیچ دولت و جاہ + بسرای دگر نخواہد یافت + مرصع بضم میم و فتح و تشدید صاد مہملہ جو چیز کہ
... شدت بالکسر الشدید یعنی ... فرح بالتحریک یعنی خوشی
... یعنی ... بالاک اور ... - قولہ بدان آ
... اور دولت حاصل ہو اور اس دولت اور نعمت غریب مسکین شکستہ خاطروں کو
... اور ... خبر دو الخ - قولہ بسرای دگر نخواہد یافت
یعنی ... حکمت حسود از نعمت حق بخیل است و مرد بی گناہ را دشمن می دارد
قطعہ مردکی خشک مغز را دیدم + رفتہ در پوستین صاحب جاہ + گفتم ای خواجہ
گر تو بدبختی + مرد نیکبخت را چہ گناہ + حسود بفتحتین برا چاہنے والا - قولہ از نعمت حق بخیل است
یعنی جو نعمت کہ خدا تعالی نے اسکو عطا فرمائی ہے اس سے بخل اور کنجوس پن کرتا ہے اور غلہ پن سے نعمت حق کو
... اور سمجھتا ہے کہ اپنی نعمت کو. قطعہ الا تا نخواہی بلا بر حسود + کہ آن بخت برگشتہ خود
در بلاست + چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنی + کہ ویرا چنان دشمن اندر قفاست + الا حرف
تنبیہ یعنی غافل نہ ہو - تا کلمہ تحذیر کا ہے - قولہ چنان دشمن اندر قفاست یعنی ایسا دشمن کہ تو بھی جانتا ہے
پیچھے ہے اور وہ حسد اور بدخواہی اسکی ہے حکمت تلمیذ بی ارادت عاشق بی زر است و
روندہ بی معرفت مرغ بی پر و عالم بی عمل درخت بی بر و زاہد بی علم خانہ بی در. مراد
از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب است نہ ترتیل سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ است
و عالم متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از عابد کہ در سر دارد بیت سرہنگ

لطیفہ خوش و دلدار، بہتر ز فقیہ مردم آزار + تلمیذ بالفتح اول وذال شاگرد۔ تلمیذ بالکسر شاگرد
وتلامذہ جمع و بظاہر از فارسی است و عربی فصیح نیست و لہذا صاحب قاموس نیاوردہ اما تحقیق آنست کہ بکسر
تلمیذ است کذا فی منتخب اللغات) قولہ رونده بے معرفت یعنی راہ گیر راستہ نجاننے والا۔ نزول بضمتین
آنا۔ ترتیل بالفتح ظاہر پڑھنا حروف کا اور وقفوں کی حفاظت اور اقتیا ... آیات کلام اللہ کا
جیسے کہ ہے پرسم الصدیر۔ عامی جاہل اور عوام الناس۔ متہاون اسم فاعل ہے باب تفاعل کا خوار اور
حقیر رکھنے والا۔ قولہ دست بردار یعنی دعا کا ہاتھ حق سبحانہ تعالی کے حضور میں اٹھانے قولہ کہ بہر دار ... دست ... در
سر دارد و دو دست در سر داشتن کنایہ تحیر اور تاسف سے ہے۔ دار مثل ... بمعنی بالا ...
در سر دارد کے یہ ہین کہ بہتر اس عابد سے کہ وہ خیال کرے کہ مین ایسا اور ایسا ہون یعنی مغرور م۔
بپند یکی را گفتم عالم بے عمل بچہ ماند گفت بزنبور بے عسل بیت زنبور درشت بی مروت
را گوی + باری چو عسل نمیدہی نیش مزن + قولہ بچہ ماند مشتق از ماندن یعنی کس چیز سے مشابہت
رکھتا ہے۔ نصیحت مرد بی مروت زن است و عابد با طمع رہزن قطعہ ای بناموس جامہ کردہ
سفید + بہر پندار خلق و نامہ سیاہ + دست کوتاہ باید از دنیا + آستین چہ دراز و چہ کوتاہ + مروت
بالفتح وتشدید واو فتحہ واو حلم اور بردباری۔ قولہ مرد بی مروت زن است یعنی جو مرد کہ اسمین مروت نہو عورت کے حکم
مین ہے اس سبب سے کہ مروت اور مردمی سے جو لازمہ مردان ہے اس سے بے نصیب ہے۔ رہزن چور اور
بٹ مار کو کہتے ہین۔ ناموس ننگ اور عصمت اور کشف اللغات مین ہے کہ اصطلاح متصوفہ مین عزت اور
مرتبہ کی توقع خلق سے رکھنی ناموس ہے اور کبھی عبارت ہے طلب شہرت اور آوازہ جاہ و نیکنامی اپنی سے۔
بہر پندار خلق یعنی حسن ظن خلق کے لیے۔ نامہ سیاہ یعنی اعمالنامہ گناہ اور عیب کے کامون سے کالا کیا۔
قولہ دست کوتاہ باید از دنیا الخ یعنی ترک دنیا کرنا چاہیے اور آستین کو چاہے لانبی کر یا چھوٹی دونون برابر ہیں
مطلب یہ ہے کہ ظاہر مین جو چاہو ہو خواہ در باطن مین کوشش کرو حکمت دو کس را حسرت از دل نرود
و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندران نشستہ قطعہ پیش درویشان
بود خونت مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل + یا مرو با یار ازرق پیرہن + یا بکش بر خان و مان
انگشت نیل + یا مکن با پیلبانان دوستی + یا بنا کن خانہ درخورد پیل + قولہ از گل بر نیاید یعنی
گرفتار اور پھنسا ہوا رہے اور خلاص نہ ہو۔ ارث ورثہ لینے والا۔ قلندر بالفتح عبارت اس ذات سے کہ

کہ عادت کی شکاون اور بے سعادتی کی امیدون سے خالی ہوا اور روح کے مرتبہ کو پہونچگیا اور تکلفات
رسمی کی قیدون سے علحدہ ہوا - قولہ وارث با قلندران نشست یعنی جو ورثہ پایا ہوا کہ قلندرون کی صحبت
مین بیٹھا اُسکے دل سے حسرت نجاے اس سبب سے کہ مورث کے مال متروکہ سے جوکچھ اُسے پہونچے قلندرون
کے صرف مین آئے اور وہ بے نصیب اُس سے رہے اسواسطے کہ قلندرون کا یہی طریقہ ہو کہ یارون کے
مال اور نعمت سے جو موجود ہو سب کسی کے مصارف مین خرچ کردیتے ہین - مباح بالضم حلال کیا ہوا -
سبیل بالفتح راہ اور فارسیون نے مباح کے معنی مین استعمال کیا ہو یعنی قلندرون کے درمیان اگر مال تیرا
مباح اور حلال نہو تو درویشون کے نزدیک قتل تیرا حلال ہو - ازرق بفتح ہمزہ اور سکون زاے معجمہ
فتح راے مہملہ رنگ نیلا اور عوام جو بعد ہمزہ کے راے مہملہ سے پڑھتے ہین غلط ہو از برہان قاطع - قولہ یا
ازرق پوش کنایہ ہو قلندران نیلگون لباس سے - خانمان کلمہ مرکب یعنی اسباب اور متاع خانہ ہو - انگشت
نیل کشیدن برہان قاطع مین کنایہ رسوائی سے ہو اور نشان ہو انتہا از فقرا - کام چھوڑ دینے کا اور بلی
شرح مین لکھا ہو کہ اہل ترکستان کی عادات سے ہو کہ میت کے دروازے پر نیل کا نشان کردیتے ہین
جس سے ماتم اور حسرت معلوم ہو - حکمت خلعت سلطان اگرچہ عزیز است جامہ خلقان از ان
بعزت تر و خوان بزرگان اگرچہ لذیذ است خردہ انبان خود از ان بلذت تر بیت
سرکہ از دسترنج خویش و ترہ + بہتر از نان دہخدا و برہ + عزیز گرامی بزرگ - خلقان بالضم جمع
خلق بفتحتین پرانے کپڑے از صراح - انبان بالفتح ہمزہ اور سکون نون بکرے کی کھال سکھا کر درویش
اپنی کمر سے باندھے رہتے ہین اور ذخیرہ اُسمین کہتے ہین - اور بعض نے خریطہ کو لکھا - دسترنج ہاتھ کی
مزدوری کو کہتے ہین اور پیشہ اور حرفہ اور کسب و کام کو بھی - ترہ روئیدگی سبز جسکو کھا سکتے ہین -
دہخدا گانون کا مالک - برہ بفتح اول و تشدید ثانی دوم بکری کا بچہ عطف ہو نان پر اور تخفیف کیواسطے
تشدید وزن شعر کے واسطے ہو - حکمت خلاف راہ صواب است و عکس راے اولی الالباب کہ
دارو بگمان خوردن و راہ نادیدہ بے کاروان رفتن از امام مرشد محمد غزالی پرسیدند کہ بدین
منزلت در علم چگونہ رسیدی گفت ہرچہ ندانستم از پرسیدن آن ننگ نداشتم قطعہ امید عافیت
انگہ بود موافق عقل کہ نبض را بطبیعت شناس بنمائی + بپرس ہرچہ ندانی کہ ذل پرسیدن
دلیل راہ تو باشد بعز دانائی + نصیحت ہرانچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن

آن نخیل مکن کہ حکمت راز یان دارد قطعہ چو لقمان دید کاندر دست داؤد ہمی آہن بمعجز
موم گردد + نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست + کہ بے پرسیدنش معلوم گردد + معجز بضم میم اور
سکون عین اور کسر جیم اصل میں معجزت تا سے تھی جو رعایت وزن سے حذف کیا معجزات
جمع اور وہ خرق عادت ہے کہ پیغمبروں سے ظاہر ہو۔ **حکمت** از لوازم صحبت یکی آنست کہ خانہ بپردازی
تا بخانہ خدائی درسازی۔ لوازم بفتح لام و کسر زائے منقوطہ جمع لازمہ کی یعنی درکار۔ صحبت بالضم یاری
کرنی۔ پردازی مشتق ہے پرداختن سے کہ بمعنی تمام کرنے اور چھوڑنے اور فارغ ہونے کے کام سے
خانہ خدا یعنی صاحب خانہ اور یائے حطی اسکے آخر میں وحدت کے واسطے ہے یعنی مصاحبت اور یاری کے
لوازم سے ایک یہ ہے کہ اول گھر کو پورا کردیا گھر کو اسکے لیے خالی کردے پھر صاحب خانہ سے موافقت کرو
قطعہ حکایت بمزاج مستمع گوی + اگر دانی کہ دارد با تو میلی + ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند +
نگوید جز حدیث عشق لیلی + مزاج بالکسر سرشت اور کیفیت کہ چار عنصر کے ملنے جلنے سے پیدا ہو۔
مستمع سننے والا اسم فاعل استماع۔ **حکمت** ہر کہ با بدان نشیند اگر نیز طبیعت ایشان درو اثر نکند بفعل
ایشان متہم گردد تا بحدیکہ اگر شخصی بنماز کردن بخرابات رود منسوب نشود الا بخمر خوردن۔ متہم
اسم مفعول اتہام بمعنی بدگمان کیا گیا۔ خرابات بالفتح شراب خانہ اور جوا خانہ اور اسکے مثل جو ہو اور کشف اللغات
میں آیا کہ خرابات جمع خرابہ کی ہے اور معنی اسکے ہیں ویرانہ کہ میخانہ دیار اسلام میں اکثر ویرانون میں ہوتا ہے اور
آبادی میں نہیں ہوتا۔ خمر بالفتح شراب۔ **مثنوی** رقم بر خود بنادانی کشیدی + کہ نادان را بصحبت
برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند + مرا گفتند با نادان مپیوند + کہ گر دانای عصری خر
باشی + وگر نادانی ابلہ تر باشی + **حکمت** حلم شتر چنانکہ معلوم است کہ اگر طفلی مہارش گیرد
و صد فرسنگ ببرد گردن از متابعتش نپیچد اما اگر راہی ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک باشد و طفل
آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش درگسلاند و دیگر مطاوعت نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت
مذموم است و گفتہ اند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکہ طمع زیادہ کند **قطعہ** کسیکہ لطف کند
با تو خاک پایش باش + وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی
مگوی + کہ زنگ خوردہ نگردد بنرم سوہان پاک + مہار رسی جو اونٹ کی ناک میں باندھتے ہیں اور
کشف اللغات میں بضم میم بمعنی [illegible] آگنا پر درگسلاند بضم کاف فارسی یعنی توڑے اور دفع کرے۔

مطاوعت بالضم فرمانبرداری کرنی - مذموم برائی کیا ہوا - آگن بالمد وفتح کاف فارسی از مصدر آگندن سے معنی پُر کرنا بھرنا - سوہان سوہن دونون بالضم اور واو مجہول سے ایک اوزار لوہے کا جس سے تلوار اور پیکان وغیرہ کی سختی دور کرین ہندی اُسکی ریتی ہے - **حکمت** ہر کہ درمیان سخن دیگران افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش بشناسند **قطعہ** ندہد مرد ہوشمند جواب + مگر آنگہ کزو سوال کنند + گرچہ برحق بود فراخ سخن + حمل دعویش بر محال کنند + سوال بالضم پوچھنا اور مانگنا - اور بجائے واو ہمزہ بھی آیا - فراخ سخن بسیار گو اور بڑگو - حمل بالفتح اُٹھانا اور بوجھ رکھنا - محال بالضم ناممکن یعنی ہرچند کہ بسیار گو جانب حق پر ہو مگر لوگ اُسکے دعوی کو ناممکن پر گمان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ دعوی اُسکا ہو سکنے والا نہین ہے - **حکمت** ریشی اندرون جامہ داشتم و شیخ ہر روز پرسیدی کہ چونی و نپرسیدی کہ جراحت تو بر کجاست دانستم کہ احتراز از آن میکند کہ ذکر ہر عضوی روا نباشد و خردمندان گفتہ اند ہر کہ سخن نسنجد از جوابش برنجد **قطعہ** تا نیک ندانی کہ سخن عین صواب است + باید کہ بگفتن دہن از ہم نگشائی + گر راست سخن گوئی و در بند بمانی + بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی + **قولہ** ہر کس کہ سخن نسنجد از جوابش برنجد - یعنی جو کوئی اپنی بات کو نہ تولے اور بغیر بُرے بھلے کے امتیاز کیے کہ اُٹھے اکثر بُری بات کہنے کا اُسے اتفاق ہو اور اُسکے جواب سے کہ مرد کہین آزردہ ہو - **حکمت** دروغ گفتن بضرب لازب ماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند چنانکہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغی کہ موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند - لازب بکسر زاے معجمہ ثابت اور لازم - ماند بفتح نون مضارع ماندن کا یعنی مشابہت رکھے - **قولہ تعالی** قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل یعنی یعقوب علیہ السلام نے کہا بلکہ آراستہ کیا تمھارے لیے تمھارے نفسون نے ایک کام کو یعنی یوسف[۱۲] کو تم نے مار ڈالا اور دروغ کہتے ہو پس میرا کام صبر نیک ہے اور صبر جمیل وہ ہے کہ اُسمین شکوہ اور شکایت کسی سے نہ کرے - **قطعہ** یکے را کہ عادت بود راستی + خطائی رود درگزارند ازو + وگر نامور شد بقول دروغ + دگر راست باور ندارند ازو + **حکمت** اجل کائنات از روے ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ است و باتفاق خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس **قطعہ** سگی را لقمہ ہرگز فراموش + نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ + وگر عمرے نوازی سفلہ را بکمتر چیزے آید با تو در جنگ + اجل بفتحتین و تشدید لام بہت بزرگ اور بڑا - کائنات مخلوقات

اور موجودات - اول بفتحتین خوار تر - حکمت از نفس پرور ہنروری نیاید و بے ہنر سروری نشاید
نظم مکن رحم بر گاو بسیار خوار + کہ بسیار خسپ است و بسیار خوار + چو گاو ار ہمی بایدت
فربہی + چو خر تن بجور کسان در دہی + بسیار خسپ بڑا سونے والا اشتق ہے خسپیدن سے اور
خوار مصرع اول کے آخر مین صفت خوردن سے ہے اور مصرع ثانی کے آخر مین ذلیل اور خوار شدہ ...
قولہ چو گاو ار ہمی بایدت الخ یعنی بیل کی طرح اگر تجھے بھی فربہی درکار ہے نفس پروری ہے کھینچنے سے باز رہ ...
اور گدھے کی طرح لوگون کے ظلم پر راضی ہونا ہوگا - حکمت در انجیل آمده است ای فرزند آدم اگر
توانگری دہمت از من بمال مشغول شوی و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوت
ذکر من کجا یابی و بعبادت من کی شتابی قطعہ گہ اندر نعمتی مغرور و غافل گہے از تنگدستی
خستہ و ریش + چو در سرا و ضرا حالت اینست + ندانم کی بحق پردازی از خویش + ...
... - سرا و ضرا بالفتح کلیم و تشدید یہ دونو شادی اور نفع اور سختی اور گزند - حکمت ارادت بیچون یکی را
از تخت شاہی فرود آرد و دیگری را در شکم ماہی نگہدارد بیت وقت است خوش آنرا
بود ذکر تو مونس + ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس + بیچون یعنی حق سبحانہ و تعالی ...
قولہ در شکم ماہی نگہدارد اشارہ ہے قصہ یونس علیہ السلام کی طرف - مونس بضم میم و کسر نون گرفتہ اور
ہمدم - حوت بالضم مچھلی اور نام ایک برج کا ہے برج آسمان سے کہ وہ مچھلی کی صورت ہے ... بیان مین
معنی اول ہے - حکمت اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی سر درکشند و اگر غمزه لطف بجنباند بدان را بہ نیکان در رساند قطعہ
گر بمحشر خطاب قہر کند + انبیا را چہ جای معذرت است + پرده از روی لطف گو بردار + کاشقیا
را امید مغفرت است + قولہ اگر تیغ قہر برکشد یعنی حق سبحانہ اگر قہر کرے - سر درکشد یعنی نبی اور ولی ...
ہو اور بھاگ جاوے - غمزه بالفتح آنکھ سے اشارہ کرنا اور آنکھ کی پلک کو برہم مارنا - معذرت بالفتح میم ...
ساون عین مہملہ اور کسر ذال معجمہ بہانہ کرنا - گو امر ہے گفتن سے - اشقیا بالفتح ہمزه اور کسر قاف بدبختان جمع
شقی - مغفرت بفتح میم اور کسر فا بخشنا - حکمت ہر کہ بتادیب دنیا راه صواب نگیرد بہ تعذیب عقبی
گرفتار آید - تادیب ادب دینا - تعذیب عذاب دینا - عقبی بالضم وه جہان یعنی جو شخص کہ پیرون اور
بزرگون کی تادیب اور تنبیہ سے دنیا مین نیک راه قبول اور اختیار نہ کرے عذاب آخرت مین گرفتار ہو
قال اللہ تعالی ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر یعنی کہا ہے اللہ تعالی نے ...

چکھائینگا مین کافرون کو عذاب خفیف اور کم علاوہ عذاب بزرگتر کے اور جاننا چاہیے کہ عذاب
ادنی عذاب دنیا ہے اور وہ قتل اور قید اور جزیہ وغیرہ ہے کہ اس جہان مین کافرون پر واقع ہوا اور عذاب
اکبر عذاب آخرت ہے اور وہ عذاب قبر اور آتش دوزخ مین جلنا وغیرہ وغیرہ ہے - انذیقن بالفتح لام تاکید
اور نون مشدد و مفتوحہ مضارع معروف متکلم مع الغیر باب افعال کہ مصدر اسکا اذاقت ہے اور ضمیر ہم مین
فاعل اسکی - ہم بالضم مفعول - **بیت** پندست خطاب مہتران آنگہ بند + چون پند دہند نشنوی
بند بنہند + خطاب بالکسر کسی سے منہ در منہ بات کہنی - اور فارسی غصہ اور عتاب کے معنی مین استعمال
کرتے ہین - مہتر بالکسر بزرگتر اور قومی سردار - **حکمت** نیکبختان بحکایت و امثال پیشینیان پند
گیرند پیش از انکہ پیشینیان بواقعہ ایشان مثل زنند **قطعہ** نرود مرغ سوے دانہ فراز +
چون دگر مرغ بیند اندر بند + پند گیر از مصائب دگران + تا نگیرند دیگران ز تو پند +
امثال بالفتح داستانین اور قصے جمع مثل بفتحتین - واقعہ حادثہ زمانہ اور سختی - **حکمت** آنرا کہ گوش ارادت
گران آفریدہ است چون کند کہ بشنود و آنرا کہ کمند سعادت میبرد چون کند کہ نرود **قطعہ**
شب تاریک دوستان خدا + می بتابد چو روز رخشندہ + وین سعادت بزور بازو نیست
تا نبخشد خداے بخشندہ + قولہ گوش ارادت گران آفریدہ است کنایہ ہے دل کے بہرے سے یعنی خدا
تعالی نے جس کسی کی ارادت کا کان بہرا پیدا کیا ہے چون کند کہ بشنود یعنی کسطرح کلام الہی کو حفظ اور نصیحت
سنے - **رباعی** از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست + وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست + آنرا کہ
تو رہ دہی کسے گم نکند + وانرا کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست + **حکمت** گداے نیک انجام بہ از پادشاہ
بد فرجام **بیت** غمے کز پیش شادمانی بری + بہ از شادی کز پسش غم خوری + فرجام بالفتح یعنی
انجام اور آخر کار - کز پیش یعنی اسکے پیچھے - **حکمت** زمین را از آسمان نثارست و آسمان را
از زمین غبار - نثار بالکسر گرانا اور جھاڑنا ہر ایک چیز سے یعنی آسمان زمین پر چھڑکتا ہے اور وہ بارش باران
اور عین تاثیرات اسکا ہے - قل انا یترشح بما فیہ یعنی ہر ایک برتن اسی چیز کو ٹپکاتا ہے اس سے جو اسمین ہے
بیت گرت خوی من آمد ناسزاوار + تو خوے نیک خویش از دست مگذار + **حکمت**
حق تعالی می بیند و میپوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد **بیت** نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان
بودے + کسی بحال خود از دست کس نیاسودے + نعوذ باللہ یعنی پناہ چاہتا ہون مین خدا

حکمت [illegible] نیکان [illegible] قطعه [illegible]

[illegible] نگویند [illegible] روزے [illegible] بکام [illegible] در [illegible]

[illegible]

[illegible] قوله [illegible] گوشت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو فی [illegible]

[illegible] اسے [illegible] کے طریق مین [illegible] بات [illegible]

[illegible] در راه [illegible] یا تو [illegible]

حکمت [illegible] خلاف در میان آید [illegible] بنهد که آنجا سلامت بکنار

است [illegible] در میان - قوله چون خلاف [illegible] در میان [illegible] مخالفت [illegible]

پیدا ہو [illegible] وہان سے [illegible]

اشاره [illegible] اور خلاف کی طرف [illegible] کی جانب [illegible] حکمت [illegible]

[illegible] ولیکن [illegible] میدان [illegible]

[illegible] خویش عنان [illegible]

[illegible] طلب [illegible]

[illegible] عنان اختیار بدست [illegible] حکمت [illegible] مناجات همی گفت [illegible]

رحمت کن که [illegible] نیکان خود رحمت کرده [illegible] ایشان را [illegible] مناجات [illegible]

[illegible] حکمت اول کسیکه علم بر جامه کرد و انگشتری در دست نهاد [illegible]

[illegible] فضیلت [illegible] نسبت [illegible]

[illegible] گفت [illegible] را که [illegible]

مرد ہشیار + کہ نیکان خود بزرگ و نیک‌اند ۔ علم بالفتح تین مشہور ہی کہ نیزہ کو کہتے ہین اور یہی قسم جامہ کی
کور دیلی وغیرہ جامہ پر بنا دیتے ہین اور اسکو علم جامہ کہتے ہین اور یہان مراد علم سے نشان جامہ کا ہی ۔
قولہ بات راست راستی فضیلت اور بزرگی اپنے طرف کے لیئے ثابت ہونہ باتین طرف کو ۔ قولہ
نام و ننگ بہا است ۔ خرگاہ بالفتح و بکاف فارسی ایک قسم کا خیمہ کہ امرا اور ملوک کے واسطے بناتے ہین ۔
بدوز نیکوتری نقش کردن ۔ حکمت بزرگی را پیش بنا با چندین فضیلت کہ دست راست دارد
خاتم بر دست چپ چرا میکنند گفت ندانی کہ اہل فضل ہمیشہ محروم می باشند بیت آنکہ حظ
آفرید و روزی داد یا فضیلت می دہد یا بخت + حظ بالفتح والتشدید نصیب ۔ حکمت نصیحت
پادشاہان کسی را است کہ بیم سر ندارد یا امید زر ۔ شوی ۔ موحد چہ در پای ریزی زرش
چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش ۔ امید و ہراس ش نباشد ز کس + برین ست بنیاد توحید و بس + موحد
خدا کو ایک جاننے والا ۔ توحید ایک ماننا ۔ کہ مرشد کو چاہیئے کہ دولت سے نجات پائے اور تمام
قیود سے آزاد ہو اور نظر اسکی ما سوا اللہ سے اٹھ گئی ہو یعنی اگر ہر کسکے قدمون پر سونا نثار کرو
یا اسکے سر پر ہندی تلوار رکھو اسکے نزدیک دونون برابر ہین ۔ ہراس خوف ڈر ۔ حکمت پادشاہ
از بہر دفع ستمکار است شحنہ برای خونخواران و قاضی مصلحت جوی طراران ہرگز دو خصم حق
براضی پیش قاضی نروند ۔ شحنہ بالفتح سردار اور حاکم از کشف اللغات ۔ طرار بالفتح والتشدید حیلہ گر
اور جیب کترا ۔ قطعہ چو حق معاینہ دانی کہ می بباید داد + بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دل تنگی
خراج اگر نگزارد کسے بطیبت نفس + بقہر ازو بستانند مرد سرہنگی + معاینہ بالضم روبرو کسی چیز کو
دیکھنا ۔ خراج بالفتح باج اور مالگذاری اور محصول یعنی جو بادشاہ کے یہان جائے ۔ طیبت بالکسر خوشی ۔
سرہنگ بالفتح والتشدید شحنہ ابراہیم کے فرہنگ مین حساب کے معنی مین درج ہی اور برہان قاطع مین اسی معنی کے
واسطے لکھا گیا از مترجم متن مین مرد سرہنگی ہی اور شرح مین لفظ مرد بمعنی حساب کے لکھے ہین اور دونون
الفاظ موزون نہین ہین یہ لفظ در اصل مزد بالضم و زا سے ہو نہ کہ معلوم ہوتا ہی بمعنی اجرت کے اور مزد
سرہنگی و شاکت طلبانہ سپاہی نوکری کا مقصود ہی جو علاوہ زر مالگذاری نادہندون سے لیا جاتا ہی ۔ سرہنگی
پاسے مصدری سے ہی پس معنی اسطرح ہونگے اگر غیر کے حق کو ظاہر اور عیان تو دیکھے کہ دینا چاہیئے تو نرمی
اور لطف سے دینا بہتر ہی کہ لڑائی اور جھگڑے سے اور دلتنگی اور ملال سے کسی کو دینا اور معنی بیت دوم کے

کماہے یہی (اور مترجم شارح نے مرد جنگی کے معنی اور بیان مطلب یہیں چھوڑ دیا) **حکمت** ہمہ کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را کہ بشیرینی **بیت** قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار ثابت بکند بہر تو دہ خربزہ زار (رشوت بالکسر و بالضم وہ چیز کہ کسی کو واسطے دین تاکہ ناحق کار روائی کرے۔ خیار خاص ایک قسم کا کھیرا ہوتا ہے [illegible] خربزہ اصل میں خربزہ یعنی قاضی اگر پانچ کھیرے رشوت لے [illegible] دس خربوزہ کے کھیت تیرے لیے ثابت کرے پس شیرینی کا اس مقام پر کنایہ رشوت سے ہے [illegible]) **حکمت** قحبہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنہ معزول از مردم آزاری **بیت** جوان گوشہ نشین شیرمرد راہ خداست کہ پیر خود نتواند ز گوشہ برخاست **بیت** [illegible] **شعر** [illegible] بدکار ہوتا [illegible] زبان فارسی [illegible] اصلی معنی [illegible] جب بڑھیا ہوگئی تو وہ اپنے بے مصرف اور نکمی کی وجہ سے [illegible] کیا ہے اگر توبہ کرے) **حکمت** حکیمی را پرسیدند کہ چندین درخت نامور کہ خدای تعالی آفریدہ است و برومند ہیچ را آزاد نخوانند مگر سرو را کہ ثمرہ ندارد درین چہ حکمت است گفت ہر یکی را دخلی معین است و وقتی معلوم گہی بوجود آن تازہ اند و گہی بعدم آن پژمردہ و سرو را ہیچ ازین نیست و ہمہ وقت خوش است و اینست صفت آزادگان **قطعہ** بانچہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسی پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد (دجلہ بالکسر [illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے [illegible] کا لقب [illegible] والمقتفی لامر اللہ اور المستغنی [illegible] **قولہ** برآید یعنی اگر ہاتھ سے [illegible] کام نکلے اور اسیطرح **قولہ** ورت از دست نیاید یعنی تیرے ہاتھ سے [illegible] آزاد بالمد بے قید اور مجرد اور خلاص شدہ اور نجات پایا ہوا **حکمت** [illegible]

داشت و نخورد و دیگر آنکه دانست و نکرد + قطعہ + کس نہ بیند بخیل فاضل را + که نه در عیب گفتنش کوشد + ور کریمی دو صد گنہ دارد + کرمش عیبہا فرو پوشد + قولہ کوشد فاعل اسکا فعلی ہی یعنی خلق اسکے عیب ظاہر کرنے مین کوشش کرے -

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیق باری عزّ اسمہ - درین جملہ چنانکہ رسم مولفان است از شعر متقدمان بطریق استعارہ تلفیقی نرفت - بیت - کہن خرقہ خویش پیراستن + بہ از جامہ عاریت خواستن + مستعان بالضم مدد مانگا گیا - توفیق بالفتح مدد کرنی کسی کی ایک کام مین قولہ درین جملہ یعنی ان آٹھون باب مین مؤلف جمع کرنے والا اسم فاعل تالیف کا مقابل تصنیف کا - شعر بکسر شین نظم - متقدمان جمع متقدم پہلے الاسم فاعل التفعل استعارہ بطور قرض لینا - تلفیق بفا و قاف دو بات کو ملانا اور ایک دوسرے کو ملانا اور سینا اور بعض نسخون مین تلفیف دو فا سے جسکے معنی لپیٹنا دیکھا گیا - خرقہ بکسر خا سے معجمہ دلق - پیراستن معنی مرمت کرنا اور آراستہ کرنا درخت سے رقعہ کی - جامہ بروزن نامہ بنا ہوا بغیر سیا ہوا کپڑا اور چھپانے کے معنی مین بھی ہے - عاریت بتشدید یا و تخفیف اسکے جو چیز دیکر پھیر لین - غالب گفتار سعدی طرب انگیز است و طیبت آمیز و کوتہ نظران را بدین علت زبان طعنہ دراز گردد و گویند کہ مغز دماغ بیہودہ بردن و دود چراغ بے فائدہ خوردن کار خردمندان نیست ولیکن بر رائے روشن صاحبدلان کہ روی سخن در ایشان ست پوشیدہ نماند کہ دُرّ موعظہائے شافی در سلک عبارت کشیدہ است و داروی تلخ نصیحت بشہد ظرافت بر آمیختہ تا طبع ملول ایشان از دولت قبول محروم نماند والحمد للہ رب العالمین - طرب انگیختن خوش ہونا اور خوشی کرنی - طیبت بالکسر اور فتح یاے موحدہ پاکی اور بوے خوش اور خوش طبعی - قولہ کوتہ نظران را بدین علت زبان طعنہ دراز گردد یعنی کوتہ نظرون کو زبان درازی کا موقع ملتا ہے کہ اس سبب سے کہ کلام سعدی خوش طبعی آمیز ہے - قولہ روی سخن در ایشان است یعنی کلام انکی طرف متوجہ ہے نہ دوسرون کی طرف حاسدا اور کوتہ نظرون کی جانب - دُرّ بضم اول اور فتح دوم بڑے بڑے موتی جمع دُرّ بالضم والتشدید کی - موعظہ بالفتح و کسر سوم پند اور نصیحت - شافی کلمہ فائدہ درست کرنے والا - سلک بالکسر موتی کی لڑی - ظرافت بالفتح زیرکی

اور عرف مین تھسی ل لگی ہی - مثنوی ما نصیحت بجای خود کردیم + روزگاری درین بسر بردیم +
گر نیاید بگوش رغبت کس + بر رسولان بلاغ باشد و بس + شعر یا ناظراً فیہ سل باللہ مرحمۃ +
علی المصنف و استغفر لصاحبہ + واطلب لنفسک من خیر تریدہا + من بعد ذلک غفراناً لکاتبہ +
اے گلستان کے پڑھنے والے خدا تعالی سے مصنف پر رحمت طلب کر اور اسکی مغفرت مانگ صاحب کتاب کے لیے
اور اپنی ذات کے لیے ہر ایک بہبود کہ تجھے خواہش اسکی ہی اور بعد طلب کر آمرزش کتاب کے لکھنے والے کے لیے -
یا حرف ندا - ناظراً منادی نکرہ ہو اسواسطے منصوب ہی - اشعار لو ان لی یوم التلاق مکانۃ + عند الرؤف
لقلت یا مولانا + انا المسیٔ انت مولی محسن + انا قد اسأت و اطلب الاحسان + یعنی اگر ثابت ہو
کہ ہر آئنہ میرے واسطے قیامت کے دن ایک مرتبہ نزد مہربانی کرنے والے یعنی خداے تعالی کے نزدیک تو مین
کہونگا اے مالک میرے مین گنہگار ہون اور بدکردار اور تو نیکوکار ہی مین نے تحقیق برا کیا اور مانگتا ہون تجھ سے
احسان اور نیکی کرنے کو - لو حرف شرط اور فعل اسکا محذوف مثل ثبت و حصل کے اسواسطے کہ حرف شرط کے واسطے
لازم ہی کہ فعل لفظی یا تقدیری پر داخل ہو - ان بالفتح و التشدید حرف مشبہ بالفعل اسم اور خبر کو چاہتا ہی مکانۃ
بالفتح رہنے کی جگہ اور مراد مرتبہ ہی اسم ان کا - لی جار مجرور خبر - یوم التلاق بفتح تا سے فوقانی قاف کے ساتھ
روز قیامت مضاف با مضاف الیہ ظرف متعلق فعل کہ ثبت یا حصل ہی - مسیٔ بضم اول و کسر دوم بمعنی بدکردار
و گنہگار خبر مبتدا کہ وہ لفظ انا ہی - بیت شکر کہ این نامہ بعنوان رسید + پیشتر از عمر بپایان رسید +
عنوان بالضم و بالکسر دیباچہ کتاب اور سرنامہ - پایان آخر اور انتہا اور ہر چیز کا کنارہ یعنی شکر ہی
کہ یہ کتاب شروع ہوئی اور عمر سے پہلے اختتام کو پہونچی +

خاتمۂ ترجمہ

حق سبحانہ و تعالی کا شکر ہی کہ ترجمہ شرح کتاب گلستان کا تمام ہوا - اس ترجمہ سے غرض خاص یہ ہی کہ کم استعداد طلبہ کو بہ نسبت شرح فارسی مطلب سمجھنے مین آسانی ہو - اس ترجمہ مین خواہش ہرگز نہ تھی کہ کسی طرح کی دست اندازی کی جاے اسواسطے کہ ہر ایک مصنف یا مؤلف کی جو کتاب ہی وہ ایک امانت کے مثال ہی کہ بجنسہ بلا تصرف رہنے کے سبب سے ایک یادگار اسکی دنیا مین رہے پس اسکو تصرفات متاخرین سے تبدیل کرنا خلاف انصاف اور انسانیت کے اور اسی واسطے جہان کہین نسخہ مختار شارح یا خود شارح کی عبارت مین تفاوت پایا گیا تو ایک

عبارت جداگانہ مستقلاً ایزاد کی گئی اور دو خط صرف اُس عبارت کے اول آخر مین کھینچکر لفظ مترجم نشان کے لیے
کر شرح سے یہ علٰحدہ ہوا ابتدا مین بڑھایا گیا جس سے کوئی خلل اُسکی خاص عبارت شرح مین نہ آوے
اور امید ہے کہ ناظرین اُس عبارت ضروری ایسے طریق کا بڑھانا ناپسند نہ فرماوینگے باقی رہا یہ امر کہ عبارت ترجمہ کی
بے تکلف اور روزمرہ بالکل نہین ہے سو اسکا عذر ظاہر ہے کہ یہ صرف ترجمہ ایک شرح غیر کا ہے اسمین صرف فارسی
مطلب کا اردو مین دکھلانا ہے نہ عبارت آرائی اور طبیعت کی زور آزمائی جو مقصود نہین - بعد اختتام کے
صرف اسقدر تصرف ہوا کہ عبارت عربیہ کی ترکیب نحوی ساقط کر دی کہ اُس سے فارسی خوان کو فائدہ نہ تھا
اور عربی دان اسکے محتاج نہ تھے - کارخانۂ عالی منشی نولکشور صاحب کا اس وقت مین طلبۂ علوم کے لیے
مستحق تشکر ہے کہ اسکے ذریعہ ہر قسم کی کتابین اصل اور ترجمہ تعلیم کے لیے طیار اور طبع ہوتی ہین اللہ تعالے
اسکو قائم رکھے - والعاقبۃ بالعافیۃ - ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ع - ابو الحسن غُفرلہ +



خاتمة الطبع نتیجۂ کلک جواہر سلک سید جلال شاہ صاحب مصحح مطبع

ن گلستان ہمیشہ بہار سخن کو مژدہ کہ فارسی زبان کی شرح گلستان مسمی ریاض سخندان مصنفۂ سرآمد
ن جناب مولوی ریاض علی لسان پشاوری کا اردو ترجمہ مسمیٰ بادۂ ترجمۂ ریاض سخندان شرح گلستان
ملکر تیار ہوگیا۔

اگرچہ اسکے مترجم کریم الصفات جامع اخلاق حسن جناب مولوی ابوالحسن صاحب نیلہ سابق تحصیلدا
بعض اعلیٰ علماے مطبع اودھ اخبار نے اسکا نام فقط ترجمہ شرح گلستان ہی رکھا ہے لیکن انصاف یوں ہے
ترجمہ بجاے خود گویا ایک دوسری شرح حامل ترجمۂ شرح گلستان ہے اسلیے کہ کل مقامات دشوار اور حل طلب
کل اشعار و تحقیق مین جناب مولوی صاحب موصوف نے بعد اقوال شارح علیہ الرحمہ اپنی راے بھی ثبت
کی ہے اور جو راے ہے ایسی ہی مدلل ہے کہ بایدوشاید حق یون ہے کہ جناب موصوف کی ذات بھی فی زماننا اشاعت
لطف حقائق علوم کے لیے مغتنمات سے ہے۔ جو تصنیف ہوئی ایسی ہی دلچسپ اور عمدہ ہوئی۔ چنانچہ
ہے کہ شرح مطلع الانوار حضرت امیر خسرو کسقدر قلیل مدت مین تحریر فرمائی جو اسی مطبع سے طبع ہو کر
اہل کمال سخن کے مشتاقون کی دیدہ افروز ہو چکی ہے بارے خدا کا شکر ہے کہ ماہ فروری سنہ ۱۸۸۶ع مطابق
جمادی الاولے سنہ ۱۳۰۳ ہجری مطبع نامی گرامی منشی نولکشور صاحب واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج مین اس
شرح کے طبع و انطباع کا اہتمام بھی بمزید احتیاط صحت انجام کو پہونچا۔

اعلان

حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع محفوظ ہے بموجب منشاء ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع لہذا کوئی صاحب
بلا اجازت مطبع منشی نولکشور قصد طبع نفرمادین۔

CALL No
ACC. NO
AUTHOR
TITLE

Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES

1 The book must be returned on the date stamped above

2 A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over due